سنن نسائی
(مترجم)
تالیف:
امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ
(م ۳۰۳ھ/۹۱۵ء)
ترجمہ:
مولانا دوست محمد شاکر۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جُزْءُ الثَّالِثِ مِنْ كِتَابِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ

كِتَابُ النُّحْلِ

کتاب عطیہ کے بیان میں

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النُّحْلِ

"راویان کرام نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خبر میں جو اختلاف کیا ہے اس باب میں اس کا بیان ہے"

۳۷۰۵ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ کے والد گرامی نے آپ کو ایک نوکر عطیہ کے طور پر دیا۔ بعد ازاں حضرت نعمان بن بشیر کے والد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے سب بچوں کو بخشش کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں (میں نے سب کے لیے تو بخشش نہیں کی) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بخشش کو واپس کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور حدیث پاک کے متن کے الفاظ جناب محمد کے ہیں۔

نوٹ:۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے دو اساتذہ ہیں جن سے آپ نے یہ حدیث پاک روایت فرمائی اسی لیے بیان فرماتے ہیں۔

کہ حدیث ہٰذا میں الفاظ محمد کے ہیں قتیبہ کے نہیں۔

٢٧٠٦ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ نَحَلْتُ ابْنِىْ غُلَامًا كَانَ لِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپکے والد ماجد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے اپنا غلام اپنے بیٹے کو عطیہ کے طور پر دے دیا ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا آپ نے یہ بخشش سب بیٹوں کو کی ہے؟ (یا صرف ایک کو؟) انھوں نے عرض کیا کہ (میں نے اپنے سب بیٹوں کو تو نہیں دیا) تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے عطیہ کو واپس لے لیجئے!

٢٧٠٧ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ بَشِيْرَ ابْنَ سَعْدٍ جَآءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ نَحَلْتُ ابْنِىْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپکے والد ان کو حضور کی خدمت میں لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنا غلام اس بیٹے کو بخش دیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ دیا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا۔ اسے واپس کرلو۔

٣٧٠٨ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ اِنِّىْ نَحَلْتُ ابْنِىْ هٰذَا غُلَامًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُنْفِذَهٗ اَنْفَذْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو غلام بخش دیا۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس بخشش کو برقرار رکھوں! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپنے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر اس غلام کو واپس لے لیجئے (یعنی عطیہ واپس لیجئے)

٣٧٠٩ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهٗ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اَشْهِدِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا نَحَلْتَ ابْنِىْ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَكَرِهَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْهَدَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد نے آپ کو بخشش کے طور پر کچھ دیا۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس دیئے گئے عطیہ پر فرمایا۔ کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے۔ اس پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیجئے! (وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے اس پر گواہ بننے کو ناپسند فرمایا۔

٣٧١٠ عَنْ بَشِيْرٍ اَنَّهٗ نَحَلَ ابْنَهٗ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

سیدنا حضرت بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے بیٹے کو بطور عطیہ ایک نوکر دیا۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس ارادے سے حاضر ہوئے کہ آپ کو اس پر گواہ فرمائیں! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے یہ عطیہ سب بیٹوں کو اس طرح دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا اسے واپس لے لیجیے۔

٣٧١١ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

سیدنا حضرت عروہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ جناب بشیر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حضرت نعمان کو عطیہ اور بخشش کے بطور کچھ دیا ہے، آپ نے ہدایت فرمایا۔ کیا تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اسے واپس لے لیجئے!

٣٧١٢ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْهَدْ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَّالِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ۔

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ کو ان کے والد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے! تو آپ کے والد نے عرض کیا کہ میں نعمان کو اپنے مال و دولت میں سے فلاں فلاں چیز بخشش دیتا ہوں اور آپ کو اس پر گواہ کرتا ہوں آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے! جیسے کہ نعمان کو عطیہ دیا ہے؟

٣٧١٣ عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتَى بِهٖ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا۔

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کو آپ کے والد گرامی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے تاکہ وہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کرلیں جو حضرت نعمان کو دیا تھا! آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے دوسرے بیٹوں کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے جیسے اس کو دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا میں اس پر گواہ نہیں بنتا۔ آپ نے حضرت نعمان کے والد سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ سب لوگ آپ کے ساتھ احسان کریں! آپ نے عرض کیا کیوں نہیں تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایسا کام نہ کیجئے!

۳۷۱۴ عَنْ نُعْمَانَ اَنَّ اُمَّهُ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لَهُ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ قَاتَلَتْنِيْ عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِيْ وَهَبْتَ لِابْنِكَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نعمان کی والدہ رواحہ کی بیٹی نے حضرت نعمان سے کہا کہ اپنے مال میں سے اس کے فرزند نعمان کو کچھ دو! حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے کم و بیش ایک سال تک اس عطیہ کو ٹال مٹول میں رکھا! بعد ازاں ان کے دل میں کچھ آیا تو عطیہ کی وہ چیز نعمان کو دینے لگے! نعمان کی والدہ نے کہا کہ میں نہیں مانتی جب تک کہ وہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کریں تو نعمان کے والد نے حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی بیٹی مجھ سے اس بات میں جھگڑا کرتی ہیں۔ اور مجھ سے اس لڑکے کے لیے کچھ بخشش کرانا چاہتی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے بشیر کیا آپ کے پاس کوئی اور لڑکا بھی ہے؟ جو اس کے علاوہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں ہے! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے اسے بھی اسی طرح بخشش میں دیا ہے۔ جیسے کہ اس فرزند کو ہبہ کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تم اس بات پر مجھے گواہ نہ کرو کیونکہ میں زیادتی اور ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

۳۷۱۵ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّيْ اَبِيْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ فَوَهَبَهَا لِيْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى اُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ اَبِيْ بِيَدِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ طَلَبَتْ بَعْضَ مَوْهِبَةٍ وَقَدْ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ ابْنٌ غَيْرُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ

سیدنا حضرت نعمان سے مروی ہے۔ کہ میری والدہ نے میرے والد سے بطور بخشش کے کچھ طلب کیا۔ اور اس نے مجھے دینا چاہا! اس وقت میری والدہ نے کہا جب تک حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گواہ نہ ہوں گے میں خوش نہیں ہوں گی! حضرت نعمان فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا۔ اور میں اس وقت لڑکا تھا! اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا کہ اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی بیٹی کچھ بخشش کے طور پر مانگتی ہیں۔ اور ان کی خوشی اس بات میں ہے کہ میرے دینے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے بشیر کیا اس کے

مَا وَهَبْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

٣٧١٦ عَنْ عَامِرٍ قَالَ إِنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ أَمَرَتْنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ.

٣٧١٧ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

٣٧١٨ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ ذَهَبَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ أَجْمَعَ كَذَا أَلَا سَوَّيْتَ

سوا بھی تمہارا بیٹا ہے؟ بشیر نے عرض کیا ہاں ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے اس کو بھی اسی طرح دیا ہے! جس طرح اس کو دیا ہے بشیر نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ایسا ہے تو آپ مجھے گواہ نہ کریں کیونکہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا!

سیدنا حضرت عامر رضی اللہ عنہ، راوی ہیں۔ کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی عمرہ نامی رواحہ کی بیٹی کہتی ہیں کہ صدقہ کرو اور میرے بیٹے نعمان کو دیجیے! اور کہتی ہے کہ اس پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیجیے! آپ نے بشیر سے دریافت فرمایا، کیا آپ کے کوئی اور بیٹے بھی ہیں اس کے علاوہ ہیں۔

انھوں نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم نے انہیں بھی اتنا ہی دیا ہے کہ نہیں اس نے عرض کیا نہیں تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ کہ تم مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عقبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور مصنف کے استاد محمد کی روایت میں "جاء" کا لفظ نہیں۔ بلکہ "اتی" کا لفظ ہے۔ اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ اور اس نے آکر عرض کیا۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کو کچھ دیا ہے اس پر آپ گواہ رہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بچے بھی ہیں اس کے علاوہ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے ان کو بھی اسی طرح دیا ہے جس طرح اس کو دیا ہے! اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ تاکہ وہ آپ کو اس کا گواہ کریں جو آپ مجھے عنایت کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا اس کے سوا بھی کوئی لڑکا ہے؟ انھوں نے عرض کیا

بَيْنَهُمْ۔

ہاں ہے۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرکے ارشاد فرمایا کہ تمام لڑکوں کو مساوی رکھنا چاہیئے۔

نوٹ: ایک کو دینا اور دوسرے کو محروم کردینا ظلم ہے۔

۲۷۱۹ عَنِ النُّعْمَانِ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِيْ أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلٰى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيْهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَيْنَهُمْ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا......... آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے درمیان مساوات پیدا کیجئے!

۲۷۲۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ اعْدِلُوْا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر بن مفضل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بچوں میں مساوات اور عدل کرو۔ اپنی اولاد کے درمیان مساوات اور عدل کرو۔

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ کے بارے میں کتاب

۲۷۲۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَصْلٌ وَعَشِيْرَةٌ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوْا مِنْ أَمْوَالِكُمْ أَوْ نِسَائِكُمْ قَالُوْا خَيَّرْتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَأَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا آپ نے اپنے دادا سے سنا ان کے دادا فرماتے ہیں کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جب قبیلہ ہوازن کے ایلچی آئے۔ اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک ہی قبیلے سے متعلق ہیں اور جو مصیبت ہم پر ٹوٹی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ لہٰذا ہم پر نظر کرم فرمایئے۔ اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا تو اپنا مال و دولت لے جاؤ یا اپنی عورتیں آزاد کرالو۔ انھوں نے کہا کہ آپ نے ہم کو اپنی حسب خواہش یعنی عورتوں اور مال و دولت

فَمَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُومُوا فَقُولُوا إِنَّا نَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِسَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَلَمَّا صَلَّوُا الظُّهْرَ قَامُوا فَقَالُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلَا وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو فَزَارَةَ فَلَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُو سُلَيْمٍ فَقَالُوا كَذَبْتَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ فَمَنْ تَمَسَّكَ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ فَلَهُ سِتُّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَرَكِبَهُ النَّاسُ اقْسِمْ عَلَيْنَا فَيْئَنَا

میں اختیار دیا ہے۔ اور ہم دونوں میں سے عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس قدر میرا اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کا (مال غنیمت میں) حصہ ہے۔ میں وہ تم کو دے چکا لیکن جب میں ظہر کی نماز پڑھوں تو تم سب کھڑے ہو اور یوں کہو۔ کہ ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] وسیلہ جلیلہ سے مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مالوں میں مدد چاہتے ہیں راوی کا بیان ہے۔ کہ جب لوگ نماز ظہر سے فارغ ہو چکے تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایسے ہی کہا۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ بات سن کر مہاجرین نے بھی کہا کہ جو کچھ ہمارا حصہ ہے۔ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ اور پھر انصار نے بھی یہی کہا۔ اقرع بن حابس نے کہا کہ میں اور بنی تمیم اس میں شریک نہیں ہیں۔ اور عیینہ بن حصین نے کہا کہ میں اور بنو فزارہ بھی اس میں شامل نہیں۔ یونہی عباس بن مرداس نے کہا کہ میں اور بنو سلیم اس میں شریک نہیں ہیں اس پر بنو سلیم اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے جھٹلا دیا اور کہا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ ہمارا جو کچھ بھی ہے۔ وہ حضور علیہ السلام کے لیے ہے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے لوگو ان کی عورتیں اور بچے واپس کر دو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہتا ہو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسے چھ اونٹ دوں گا۔ اس مال میں سے جو پہلے عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں۔

یہ ارشاد فرما کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو گئے۔ لیکن لوگ آپ کے پیچھے ہو گئے اور کہنے لگے واہ وا! ہمارا مال غنیمت ہمیں تقسیم کر دیجئے اور لوگ آپ کو گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں آپ کی ردائے مبارک درخت سے لگ کر جدا ہو گئی آپ نے فرمایا اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھا دو خدا کی قسم اگر تہامہ کے

فَالْجَؤُوْهُ اِلٰی شَجَرَۃٍ فَخَطِفَتْ
رِدَاءَہٗ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِي فَوَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لَكُمْ
شَجَرَ تِهَامَةَ نَعَمًا قَسَمْتُهٗ
عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقَوْنِي بَخِيْلًا
وَّلَا جَبَانًا وَّلَا كَذُوْبًا ثُمَّ اَتٰی
بَعِيْرًا فَاَخَذَ مِنْ سَنَامِهٖ وَبَرَۃً
بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ هَا اِنَّهٗ
لَيْسَ لِيْ مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَّلَا هٰذِهٖ
اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ
فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِّنْ
شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا
بَرْدَعَةَ بَعِيْرٍ لِّيْ فَقَالَ مَا كَانَ
لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ
لَكَ فَقَالَ اَوْ بَلَغَتْ هٰذِهٖ فَلَا
اَرَبَ لِيْ فِيْهَا فَنَبَذَهَا وَ
قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَدُّوا الْخِيَاطَ
وَالْمَخِيْطَ فَاِنَّ الْغُلُوْلَ يَكُوْنُ
عَلٰی اَهْلِهٖ عَارًا وَّشَنَارًا يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ۔

درختوں کے برابر بھی جانور میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کردوں پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤ گے۔ اور نہ جھوٹا بعدازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی میں اس کی کوہان کے بال پکڑ لیے بعدازاں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سنو میں تمہاری اس فیئ سے کچھ بھی نہیں لیتا۔ اور صرف خمس ہی لینا چاہتا ہوں۔ یعنی پانچواں حصّہ۔! اور وہ خمس بھی واپس تمہارے خرچ میں آتا ہے۔ یہ سن کر ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آکر کھڑا ہوا اور اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ چیز اس لیے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں! آپ نے اس سے ارشاد فرمایا۔ کہ جو چیز میرے لیے اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کے لیے ہے۔ بس وہ آپ کی ہے! اس شخص نے عرض کیا کہ جب یہ معاملہ اس حد کو پہنچا تو اب مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور بالوں کا وہ گچھا پھینک دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بعدازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگہ تک اس مال خیر میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ مال غنیمت میں چوری چوری کرنے والے کے لیے قیامت کے روز باعثِ ننگ و عار ہوگا!

نوٹ :- ہبہ مشاع کی تعریف یہ ہے۔ کہ ایک چیز کئی آدمیوں کے درمیان مشترک ہو۔ اور کوئی شخص تقسیم ہونے سے قبل اپنا حصّہ کسی کو بخش دے اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور حضرت عبدالمطلب کا حصّہ بنو ہوازن کو دے دیا۔

نوٹ :- اس حدیث پاک میں ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے مدد چاہتے ہیں۔ اور یہ جوازِ وسیلہ کی یقینی دلیل ہے

رُجُوْعُ الْوَالِدِ فِيْمَا يُعْطِي وَلَدَهٗ

والد اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے لے تو کیسا ہے؟

۳۷۲۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهٖ وَالْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص کسی کو کوئی چیز دے کر واپس نہ لے۔ مگر خود اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے لے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ کسی شخص کو ہبہ کر کے واپس لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے کی طرح ہے۔

۳۷۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطِيْ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِيْ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز بخش دے اور پھر اس سے وہ چیز واپس لے لے سوائے والد کے جو کچھ وہ اپنے بیٹے کو عطا کرتا ہے (اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) دے کر واپس لینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کتا مسلسل کھاتا چلا جاتا ہے۔ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے۔ اور بعد ازاں وہ اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۳۷۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہبہ کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کرکے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

۳۷۲۵ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا مِنْ وَلَدِهٖ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا صَغِيْرٌ عَائِدٌ فِيْ قَيْئِهٖ فَلَمْ نَدْرِ اَنَّهٗ ضَرَبَ لَهٗ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ ثُمَّ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ۔

سیدنا حضرت طاؤس سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ عطا کرے اور پھر اسے لے لے سوائے والد کے کہ وہ اپنے بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔ اور طاؤس بیان فرماتے ہیں کہ میں نے چھوٹی عمر میں "اپنی قے چاٹنے والا" سنا تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے یہ مثال بیان فرمائی یا نہیں۔ اور وہ یہ کہ پھر جو شخص اس طرح کرے وہ کتے کی طرح ہے۔ وہ کھاتا ہے پھر قے کر دیتا ہے اور بعد ازاں پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے اختلاف کا بیان

۲۷۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَاْكُلُهٗ

سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنے کھائے ہوئے کو اگل دیتا ہے۔ اور بعد ازاں اسے پھر کھا لیتا ہے۔

۲۷۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ فَاَكَلَهٗ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص صدقہ دے کر واپس لیتا ہے۔ اس کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے اور خود اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۲۷۲۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے (اور کتے کا کام یہ ہے) کہ وہ قے کرتا اور پھر اسے کھا لیتا ہے۔

۲۷۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۷۳۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۷۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے لیے بری مثال نہیں چاہیئے اپنی چیز دے کر واپس لینے والا اپنی ہی قے کو کھا لینے والا ہے۔

نوٹ: یعنی مسلمان کو چاہیئے کہ وہ بری شے سے اپنی مشابہت پیدا نہ کرے!

۲۷۳۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے لیے بری مثال نہیں چاہیے اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کھا لیتا ہے۔

۲۷۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے لیے بری مشابہت نہیں چاہیے (کوئی چیز دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے۔ جو قے کھاتا ہے (یعنی جیسے کتا اگلی ہوئی چیز کو کھا جاتا ہے۔ ایسے ہی دے کر واپس لینے والا بھی ہے)

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى طَاوُسٍ فِي الرَّاجِعِ فِي هِبَتِهِ

اس اختلاف کا ذکر جو راویان کرام نے جناب طاؤس کی روایت میں بیان کیا ہے!

۲۷۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو دے کر واپس کرنے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۷۳۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو دے کر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جیسے کتا قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

۲۷۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيهَا كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم ہر دو راوی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے دے کر واپس لے لینا حلال نہیں ہاں مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے کر واپس لے لے (تو کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے لیے درست ہے)۔ اور ایسا شخص جو دے کر واپس لے لیتا ہے کتے کی مثال ہے۔ وہ کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو جاتا ہے۔ تو قے کر دیتا ہے۔ پھر قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۳۷۲۷ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یَّھَبُ ھِبَۃً ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْھَا اِلَّا وَالِدٌ قَالَ طَاوُسٌ کُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْیَانَ یَقُوْلُوْنَ یَا عَائِدًا فِیْ قَیْئِہٖ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِکَ مَثَلًا حَتّٰی بَلَغَنَا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِیْ یَھَبُ الْھِبَۃَ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْھَا وَذَکَرَ کَلِمَۃً مَعْنَاھَا کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَاْکُلُ قَیْئَہٗ۔

سیدنا حضرت طاؤس راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز بخش دے اور پھر اسے واپس لے لے مگر والد کے لیے یہ امر جائز ہے کہ وہ اسے اپنے بیٹے سے واپس لے لے۔ جناب طاؤس بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا تھا جو کہتے تھے اے قے چاٹنے والے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مثال کے طور پر بیان فرمایا۔ آخر مجھے معلوم ہوا کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم دے کر پھیر لینے والے کو بطور مثال بیان فرماتے تھے۔ یہ دے کر پھیر لینے والے کے لیے ایک مثال ہے۔ جس کے معنی اس طرح تھے۔ یعنی وہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھاتا ہے۔

نوٹ:۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ضرب المثل ہو گیا یہاں تک کہ لڑکے کسی کو برا کہتے وقت اس طرح کہہ کر پکارتے طاؤس کو اس کلمے کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ آخر معلوم ہوا کہ یہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا لفظ ہے۔ یعنی حریص، لالچی اور کتے کی ایک عادت ہے۔ کہ اسے اپنی چیز ملے تب بھی وہ صبر نہیں کرتا۔ اور نہ ملے تب بھی صبر نہیں کرتا۔ پہلے وہ بادل نخواستہ بخش دیتا ہے۔ پھر پچھتاتا ہے۔ اور اسے لالچ دامن گیر ہوتی ہے۔ دوبارہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی عادات بد سے بچائے۔ (آمین)

۳۷۲۸ عَنْ حَنْظَلَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ طَاوُسًا یَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَثَلُ الَّذِیْ یَھَبُ الْھِبَۃَ فَیَرْجِعُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَاْکُلُ فَیَقِیْئُ ثُمَّ یَاْکُلُ قَیْئَہٗ

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے یہ حدیث مبارکہ جناب طاؤس سے سنی اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ میں نے یہ خبر ایسے شخص سے سنی جنہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس شخص کی مثال جو دے کر واپس لے لے اس طرح ہے۔ جیسے کتے کی مثال ہے۔ کتا کھاتا ہے اور قے کرتا ہے۔ اور پھر اس قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

كِتَابُ الرُّقْبٰى

"کتاب رقبیٰ کے بارے میں"

۳۴۳۹ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ جائز ہے۔

رقبیٰ

کسی شخص کا دوسرے شخص کو اپنا مکان یا زمین دے دینا۔ اور شرط یہ رکھنا کہ اگر پہلے میں فوت ہو جاؤں تو تم میرا مکان لے لینا۔ اور اگر تم پہلے فوت ہو گئے تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا!

۳۴۴۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِي اُرْقِبَهَا۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کا مالک اس شخص کو کیا۔ جسے مالک نے وہ چیز عنایت فرمائی تھی۔

نوٹ: کیونکہ یہ ہبہ تھا اور ہبہ میں رجوع کرنا منع ہے۔

۳۴۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا رُقْبٰى فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ رقبیٰ نہیں کرنا چاہیئے پھر جس شخص نے رقبیٰ کیا اس کا راستہ میراث کا ہے۔

نوٹ: یعنی رقبیٰ لینے والوں کے وارثوں کو میراث میں دیا جائے گا!

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ

حدیث ہذا میں ابوالزبیر پر اختلاف کا تذکرہ!!

۳۴۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ اُرْقِبَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مال کا رقبیٰ نہ کیا کرو پھر کوئی شخص اگر کسی چیز کا رقبیٰ کرے تو وہ چیز جس کا رقبیٰ کیا گیا اسی کی ہو گئی۔

۳۴۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُرْقِبَهَا وَالْعَائِدُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو تمام عمر کے لیے کوئی چیز دینا جائز ہے (اور یہ اسی کے لیے ہو جاتا ہے۔ جسے دیا جاتا ہے) اور رقبیٰ اس شخص کے لیے ہو جاتا ہے۔ جس کے واسطے کیا گیا (ھدی ہوئی

فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهٖ.

چیز کو واپس لینے والا اس طرح ہے جیسے قے کر کے کھا لینے والا!

نوٹ :- کسی کو یہ کہہ کر مکان زمین یا جائداد وغیرہ دے دینا کہ میں نے تمہیں یہ تمام عمر کے لیے دیا عمریٰ کہلاتا ہے۔

۳۷۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى سَوَاءٌ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمریٰ اور رقبیٰ دونوں برابر ہیں۔

نوٹ :- بعض لوگوں کے نزدیک عمریٰ اور رقبیٰ میں فرق ہے اور وہ یہ کہ کسی گھر یا زمین کا عمریٰ کر دینا کسی کو مالک کر دینا ہے اور رقبیٰ کرنا ایسا ہے جیسے کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دے دینا اور وہ مانگ کرے جانے والا اس سے اپنا کام نکال لیتا ہے حالانکہ وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَحِلُّ الرُّقْبٰى وَلَا الْعُمْرٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رقبیٰ درست نہیں اور اسی طرح عمریٰ بھی درست نہیں۔ پھر فرمایا جو کوئی کسی کو کوئی چیز عمریٰ کے طور دے پس وہ چیز اس شخص کی ہے۔ اور جس شخص نے رقبیٰ میں کوئی چیز لی تو وہ اسی کی ہے۔

نوٹ رقبیٰ - کسی شخص کو کوئی چیز اس شرط پر دینا کہ اگر دینے والا پہلے فوت ہو جائے تو وہ چیز اس دوسرے کی ملک ہو جائے گی۔ اور اگر لینے والا پہلے فوت ہو جائے تو دینے والا اسے واپس لے لے گا۔ اس کو رقبیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص دوسرے کی موت کا خواہاں اور منتظر ہوتا ہے۔ اسی طرح عمرے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی چیز تمہیں ساری عمر کے لیے دی۔ حدیث ہذا سے مراد یہ ہے کہ رقبیٰ اور عمریٰ کرنا مصلحت کے مخالف ہے لیکن جب ایک دفعہ کر دیا تو پھر واپس لینا درست اور جائز نہیں کیونکہ دینے کے بعد یہ چیز اس شخص کی ہوگی جسے دے دی گئی۔

۳۷۴۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمْرٰى وَلَا الرُّقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهٗ فَإِنَّهٗ لِمَنْ أُعْمِرَهٗ وَأُرْقِبَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ أَرْسَلَهٗ حَنْظَلَةُ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ عمریٰ کرنا اور رقبیٰ کرنا مصلحت کی بات نہیں۔ پھر جس شخص کو عمریٰ یا رقبیٰ میں کوئی چیز دی گئی وہ زندگی اور موت میں اسی کی ہوگی! حنظلہ نے حدیث ہذا کو مرسل کیا ہے۔

نوٹ :- حدیث کی سند کے آخر میں اگر کوئی راوی گم ہو جائے تو اس حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۳۷۴۷ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الرُّقْبٰى فَمَنْ أُرْقِبَ بِرُقْبٰى فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ.

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رقبیٰ کرنا جائز نہیں پھر اگر کسی شخص کو رقبیٰ کے طور کوئی چیز دی گئی اس کا راستہ میراث کا ہے۔

نوٹ:- یعنی دینے والے کا اس میں کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ لینے والے کے وارثوں کو دیا جائے گا!

۳۷۴۸ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ زمین عمر یا جائداد لینے والے کے وارثوں کی میراث قرار پاتا ہے

۳۷۴۹ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرٰی وارثوں کی میراث ہے۔

۳۷۵۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرٰی کرنا جائز ہے۔

۳۷۵۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرٰی وارثوں کی میراث ہے۔

۳۷۵۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرٰی وارثوں کی میراث ہے۔

كِتَابُ الْعُمْرٰى

عمرٰی کرنے کے بیان میں

۳۷۵۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى هِيَ لِلْوَارِثِ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمرٰی وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمرٰی وارث کی ملک ہے۔

۳۷۵۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے لیے عمرٰی کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِعُمْرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيْلِهِ۔

کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی چیز کو عمریٰ قرار دیا۔ تو وہ چیز اس کے لیے ہوگی جس کے لیے عمریٰ کیا۔ اور یہ عمریٰ زندگی اور موت دونوں میں ہوگا (اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) رقبیٰ نہ کیا کرو اور جس شخص نے کسی چیز میں رقبیٰ کیا تو وہ اپنے راستے میں جائے گی (اور رقبیٰ کے حکم کے مطابق عمل ہوگا۔ اور وہ چیز جسے رقبیٰ دیا ہے۔ اس کی ہو جائے گی اور شرط پر عمل نہ ہوگا)

۲۷۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ درست اور جائز ہے۔

نوٹ :۔ یعنی اگر کسی شخص نے عمریٰ ادا کیا تو وہ جائز ہو جائے گا اور عطا کردہ چیز دوسرے شخص کی ملک میں چلی جائے گی۔

۲۷۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ درست اور جائز ہے۔

۲۷۵۹ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى۔

سیدنا حضرت مکحول سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اور رقبیٰ کو ثابت رکھا۔

نوٹ :۔ یعنی عطا فرمانے کے بعد اس کے واپس کرنے کا حکم نہ فرمایا بلکہ اس بخشش کو قائم اور برقرار رکھا۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِي الْعُمْرٰى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر عمریٰ کے بارے میں ذکر کی ہے۔ اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا اس کا بیان

۲۷۶۰ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت عطاؒ نے جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ خطبہ کے وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ کہ عمریٰ جائز اور درست ہے۔ یعنی کرنے کے بعد درست اور جائز ہو جاتا ہے۔

۲۷۶۱ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

سیدنا حضرت عطا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اور رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا۔ (راوی نے اپنے استاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت

الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى قُلْتُ وَمَا الرُّقْبٰى قَالَ يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ فَإِنْ فَعَلْتُمْ فَهِيَ جَائِزَةٌ.

کیا اگر رقبیٰ کیا چیز ہے؟ اور کس کا نام ہے۔ آپ نے بتایا کہ رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے اور تم ہی اس کے مالک ہو۔ اسی طرح دینے کو منع فرمایا۔ پھر اگر کسی کو اس طرح کہہ دیا تو وہ چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ (جیسے اس نے اس طرح کہا)

۲۷۶۲ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ.

سیدنا حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ درست اور جائز ہے۔

۲۷۶۳ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْطٰى شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ.

سیدنا حضرت عطاء سے راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے کوئی چیز کسی کو زندہ رہنے تک دی (تاکہ وہ اس کو برت لے۔) تو وہ چیز زندگی اور موت کے بعد بھی اسی کی ہو گی!

نوٹ: یعنی مرنے کے بعد وہ لینے والوں کے وارثوں کی ہو جائے گی اور وہ چیز لوٹا کر دینے والوں کو نہ پہنچائی جائے گی۔

۲۷۶۴ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ أُرْقِبَ أَوْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ.

جناب عطاء نے سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ نہ کیا کرو اور عمریٰ کرنا اچھا نہیں پھر جس شخص کو رقبیٰ یا عمریٰ کسی چیز میں دیا جائے گا تو وہ چیز اس کے وارثوں کی ہو جائے گی۔

نوٹ: یعنی پہلے اس چیز کا مالک وہ شخص ہو جاتا ہے جس کو دی جاتی ہے۔ اور اس چیز کے مالک اس کے وارث ہیں۔ الغرض عمریٰ اور رقبیٰ میں دی ہوئی چیز واپس نہیں ہو سکتی اور یہ ہمیشہ لینے والے کی ملکیت ہو جاتی ہے۔

۲۷۶۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہ ہی عمریٰ کرنا چاہئے اور نہ رقبیٰ کرنا اچھا ہے۔ پھر جس شخص نے عمریٰ اور رقبیٰ کیا۔ تو وہ چیز ہمیشہ ہمیشہ اس شخص کی ہو گی خواہ لینے والا شخص فوت ہو جائے یا زندہ رہے!

۲۷۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی چیز میں رقبیٰ اور عمریٰ نہیں۔ پھر کسی شخص نے اگر کسی چیز میں عمریٰ یا رقبیٰ کیا تو وہ چیز زندگی اور موت دونوں میں اس کی ہو گی۔ جس

مَمَاتَهُ ۔

کے لیے عمریٰ یا رقبیٰ کیا گیا تھا۔

۳۷۶۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبَى وَقَالَ مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهُوَ لَهُ ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو رقبیٰ میں کوئی چیز دے تو وہ چیز اسی شخص کی ہو جاتی ہے جسے وہ دی گئی!

۳۷۶۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز میں عمریٰ کرے تو وہ چیز زندگی اور موت میں اس کی ہے۔

۳۷۶۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ لَا تُعْمِرُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لِمَنْ أَعْمَرَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے انصاری لوگو اپنے مال و دولت کو اپنے پاس رکھو۔ اور اپنے مال میں عمریٰ نہ کرو۔ پھر جو شخص کسی چیز میں عمریٰ کرے گا۔ تو وہ چیز زندگی اور موت دونوں میں اس کی ہو جائے گی!!

۳۷۷۰ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوهَا فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اپنے مال و دولت کی حفاظت کرو اور ان اموال میں عمریٰ نہ کیا کرو۔ پھر جو شخص کسی چیز میں دوسرے کے لیے عمریٰ کرے گا۔ تو وہ چیز زندگی بھر اس کی ہو جائے گی، جب تک وہ زندہ ہے۔ اور وفات کے بعد بھی وہ چیز اسی کی ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک سے غرض یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عمریٰ ایک ہبہ اور بخشش ہے .... اور جس شخص کو بخشش کی گئی وہ مکمل طور پر اس چیز کا مالک ہے۔ اور بخشش کرنے والے کو وہ چیز دوبارہ نہیں مل سکتی۔ جب یہ بات لوگوں کو معلوم کرا دی تو اب جس شخص کا جی چاہے وہ عمریٰ کرے اور جس کا جی چاہے وہ نہ کرے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بات اس لیے ارشاد فرما دی تاکہ وہ ایسا کرنے میں عار نہ سمجھیں۔

۳۷۷۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْبَى لِمَنْ أُرْقِبَهَا ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رقبیٰ اس شخص کا ہے جس شخص کے لیے رقبیٰ کیا گیا۔

۳۷۷۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے، جسے دیا گیا۔ اور رقبیٰ

لِاَهْلِهَا ۔ اس کے اہل کے لیے جائز ہو جاتا ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا اور اس کے مالک زندگی میں اس کو نہیں لے سکتے اور یہ اس کے قبضہ میں رہے گی۔ جیسے اس نے بخش دی تھی۔ اور اس کے مرنے کے بعد اسے اس کے وارث لے لیں گے! پھر دینے والا اسے کس طرح لے سکتا ہے ؟ اور عمریٰ کی تین اقسام ہیں۔ پہلی یہ کہ کہنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ چیز تجھے دی۔ اور یہ تمہارے پاس تمہاری زندگی تک ہے۔ اور تمہاری وفات کے بعد یہ تمہارے وارثوں کے سپرد ہے۔ اس میں بالاجماع اس کے وارث مالک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس کا کوئی وارث نہ ہوگا۔ تو وہ مال بیت المال میں داخل ہوگا۔ اور اگر دینے والے نے یہ کہہ دیا کہ میں یہ تمہیں تمہاری زندگی تک دیتا ہوں (مثلاً مکان)، تو اس کا حکم بھی پہلے حکم کی طرح ہے۔ تاہم بعض علماء کے نزدیک یہ حکم پہلے حکم کی طرح نہیں۔ بلکہ دینے والا دوبارہ اس گھر کو واپس لے سکتا ہے۔ لیکن یہ قول زیادہ معتبر نہیں اور تیسرا یہ کہ دینے والا جس کو دیا جانا اور بخشش کرنا مقصود ہے یہ کہہ دے کہ میں نے تمہیں یہ گھر تمہاری زندگی بھر کے لیے دے دیا اور تمہاری وفات کے بعد یہ گھر میرا ہو جائے گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو میرے وارثوں کا ہو جائیگا۔ راجح اور درست قول یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قول کی طرح ہے۔ یعنی مال دینے والے شخص کی طرف نہیں لوٹایا جا سکتا۔ بلکہ وہ لینے والے کا ہو گیا۔ یا اس کے وارثوں کا ہوگا اور یہ اس کے مرنے کے بعد اور عطا کرتے والے نے زندگی کی جو شرط لگائی ہے۔ وہ فاسد ہے۔ اور قابل اعتبار نہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ

اس حدیث پاک میں زہری پر بیان کیے گئے اختلاف کا بیان

۲۷۷۳ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَّرِثُهٗ ۔

جناب حضرت زہری نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی کے لیے عمریٰ کیا وہ چیز اسی کی ہو گئی اور بعد ازاں وہ اس کے وارثوں کی ہے جو اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

۲۷۷۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ تَرِكَهٗ مِنْ عَقِبِهٖ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ اس شخص کا ہے جس کے لیے عمریٰ کیا گیا۔ اور اس کے وارثوں کے لئے اس عمریٰ کا وارث وہ شخص ہے۔ جو اس کے بعد اس کے مال کا وارث ہوگا۔

۲۷۷۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ.

عمریٰ اس شخص کے لیے ہے۔ جس کے لیے عمریٰ کیا گیا ہے اور جو چیز اسے عمریٰ میں موصول ہوئی ہو۔ وہ اس کی ہے۔ اور اس کے بعد اس شخص کی ہے۔ جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو کوئی اس کے مال کا وارث ہوگا وہی اس کے عمرے کا بھی وارث ہے۔

٣٧٧٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوْثَةً.

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی شخص کو عمریٰ میں کوئی چیز دے اور اس کے پیچھے رہ جانے والے کو تو بخشش میں آئی ہوئی وہ چیز اس کی ملک ہے جس کو اس کے مالک نے دی۔ اور پھر اس شخص کی ہے۔ جو اس بخشش لینے والے کا وارث ہوگا۔

٣٧٧٧ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ مِنْ قَوْلِهِ حَقَّهُ وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے اپنی چیز دوسرے شخص اور اس کے وارثوں کو دی تو اس نے اپنے قول سے اپنے حق کو مٹایا۔ اور اس کے کہنے سے وہ چیز اسی کی اور اس کے وارثوں کی ہوگئی۔ جس کو اس نے دی ہے۔

٣٧٧٨ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِيْ أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمِيْرَاثُ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کے لیے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لیے عمریٰ کرے۔ یعنی اس کے ورثاء کے لیے تو وہ اس کی عطا کردہ چیز کا وارث ہو جاتا ہے اور وہ چیز واپس نہیں ہو سکتی۔ دینے والے کی طرف کیونکہ اس نے ایسی بخشش کی ہے۔ کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ہوگئی ہے۔

٣٧٧٩ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِيْ أُعْمِرَهَا يَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِيْ أَعْطَاهَا مَا وَقَعَ مِنْ مَوَارِيْثِ اللّٰهِ وَحَقِّهِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس شخص نے کچھ بطور عمریٰ دیا اور اسے مالک کر دیا اور اس کے پچھلے وارثوں کو مالک کر دیا۔ تو وہ اس چیز کا مالک ہوگیا۔ اور اللہ رب العزت کے مقرر کیے ہوئے حقوق کے مطابق اس کے وارث اس کے عمریٰ کو لیں گے۔ اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا۔

۳۷۸۰۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْمَنْ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ بَتْلَةٌ لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ لِأَنَّهٗ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمے میں حکم فرمایا جس نے اپنی چیز دوسرے آدمی کو عمریٰ میں دی اور اس آدمی کے وارثوں کو جو اس کی وفات کے بعد باقی رہ جائیں اور اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ بدلہ ہے۔ یعنی وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے۔ جو دینے والے کو نہیں مل سکتی اور دینے والے شخص کے لیے درست نہیں کہ وہ اس میں کوئی شرط لگائے الا یہ کہ وہ اس میں استثنیٰ کرے۔

حضرت ابو سلمہؓ فرماتے ہیں کہ وہ عطیہ اس لیے واپس نہیں کیا جا سکتا کہ اس دینے والے نے اس طرح بخشش اور عطیہ کیا ہے۔ کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ثابت ہو گئی ہے۔ اور وارثوں نے اس شرط کو قطع کر دیا۔

نوٹ:۔ اگر بخشش یا عطیہ کرنے والا کوئی شرط لگائے۔ کہ میں بعد ازاں یہ چیز واپس لے سکتا ہوں تو وہ شرط لغو ہے۔ کیونکہ اس نے خود کہہ دیا کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لیے عمریٰ ہے۔

۳۷۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ قَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهٗ أَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی شخص اور اس کے وارثوں کے لیے عمریٰ کیا۔ اور اس دینے والے نے دوسرے شخص کو یہ کہا کہ میں نے تمہیں اپنا گھر بخش دیا اور تمہارے وارثوں کے لیے جب تک ان میں سے کوئی ایک باقی اور زندہ رہے گا۔ تو وہ گھر اس کا ہو جائے گا جس کو اس دینے والے نے دیا۔ اور وہ واپس نہیں ہو سکتا۔ اس شخص کی طرف جس نے پہلے عطا اور بخشش کی ہے۔ کیونکہ اس دینے والے نے اس طرح پر بخشش کی کہ ان میں میراثیں واقع ہو گئیں۔

نوٹ:۔ یعنی ترکے میں وارثوں کو مل گیا۔ اور اب اس کا واپس کرنا عطا کرنے والے کے لیے نادرست ہے۔

۳۷۸۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ الْهِبَةَ وَلِعَقِبِهٖ الْهِبَةَ وَيَسْتَثْنِيْ إِنْ حَدَثَ بِكَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے متعلق حکم فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز بخش دے اور اس آدمی کو اس چیز کا مالک کرے اور وارثوں کو بھی اور یہ کہہ کر استثنا کرے کہ اگر آپ پر کوئی حادثہ آئے یا تمہارے وارثوں پر حادثہ آئے تو وہ چیز میری

حَدَثٌ وَيَعْقِبُكَ فَهُوَ اِلَيَّ وَ اِلٰى عَقِبِيْ اِنَّمَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَ لِعَقِبِهٖ .

اور میرے ورثاء کی ہوگی یہ کہنے کے باوجود بھی وہ چیز (حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق) اس شخص کی ہوگی جسے وہ شے بخشش میں دی گئی اور اس چیز کے اس دوسرے آدمی کے جو وارث ہیں مالک ہو گئے۔

نوٹ: یعنی استثناء کرنے اور شرط لگانے کے باوجود بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ چیز مالک کو واپس نہیں دی جا سکتی!

۳۷۸۳ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ .

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے جس کو بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے جس کو بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ کرنا اچھا نہیں۔ لیکن جس شخص نے کوئی چیز عمریٰ میں دے دی وہ اس کی ہو جائے گی جس کو دی گئی!

۳۷۸۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی چیز میں عمریٰ کیا۔ وہ چیز اس کی ہوگی جس کو مالک نے دی۔

۳۷۸۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ .

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

۳۷۸۸ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ .

حضرت شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ .

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

قَالَ قَتَادَةُ وَقُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت قتادہ راوی ہیں۔ کہ حسن فرماتے تھے۔ کہ عمریٰ جائز ہے (یعنی جس شخص کے لیے عمریٰ کیا جاتا ہے۔ وہ چیز اس شخص کے لیے درست اور جائز ہو جاتی ہے۔)

قَالَ قَتَادَةُ قَالَ الزُّهْرِيُّ اِنَّمَا الْعُمْرٰى اِذَا اُعْمِرَ

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب زہری نے فرمایا جب کسی شخص کو اس کی زندگی بھر عمریٰ دیا جائے

وَ عَقِبِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ فَاِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانَ لِلَّذِيْ يَجْعَلُ شَرْطُهٗ.

قَالَ قَتَادَةُ سُئِلَ عَطَاءُ ابْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُوْنَ بِهَا قَالَ عَطَاءٌ قَضٰى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَرْوَانَ.

اور اس کے بعد بھی اس کے وارثوں کو عطیہ کیا جائے تو پھر وہ عمریٰ اپنے دینے والوں کی طرف نہ لوٹے گا اور جو شخص اس کے ورثاء کے لیے نہ کرے تو شرط کے مطابق عمل کیا جائے گا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے عطاء ابن ابی رباح سے دریافت کیا آپ نے بیان فرمایا کہ جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ کرنا جائز ہے۔ جناب قتادہ زہریؒ سے سن کر بیان فرماتے ہیں۔ کہ خلفاء نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا (یعنی جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے جواز کا حکم نہیں دیا) مگر جناب عطاءؒ فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اس کے مطابق حکم دیا۔

عَطِيَّةُ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

اگر عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ دے تو اس کا بیان

٢٣٨٩ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ هِبَةٌ فِيْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت کو اپنے مال سے ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں اس وقت جبکہ مرد اس کی عصمت کا مالک ہو گیا ہو۔

٢٣٩٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ لَا يَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِيَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے راوی ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے خطبہ میں بیان فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حکم کے بغیر کوئی چیز بخشش کرے۔

٢٣٩١ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن علقمہ رضی اللہ عنہ

الثَّقَفِيِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ كَانَتْ هَدِيَّةً إِنَّمَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَإِنْ كَانَ صَدَقَةً فَإِنَّمَا يُبْتَغَى بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيَسْأَلُونَهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ۔

راوی ہیں، کہ قبیلہ بنو ثقیف کے ایلچی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور ان کے پاس کچھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ یہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر یہ تحفہ ہے تو اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے۔ اور یہ حاجت روائی کی چیز ہے۔ اور اگر یہ صدقہ یا خیرات ہے۔ تو اس میں اللہ رب العزت کی خوشنودی ہے۔ ان ایلچیوں نے یہ سن کر عرض کیا کہ یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ یا تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اسے قبول فرمایا اور آپ اس وقت ان کے پاس تشریف فرما ہو کر گفتگو فرمانے لگے اور وہ لوگ آپ سے سوال کرنے لگے یہاں تک کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھی

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ ہدیے اور صدقے میں یہ فرق ہے۔ جو کچھ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یعنی ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی کارروائی کے لیے ہوتا ہے۔ اور صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہوتا ہے!

۳۷۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کا تحفہ اور ہدیہ قبول نہ کروں ہاں مگر قریشی، انصاری ثقفی یا دوسی کا ہدیہ قبول کروں۔

نوٹ: کیونکہ یہ لوگ عالی ہمت ہوتے ہیں۔ ایک اعرابی نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ تحفہ دیا۔ آپ نے اسے چھ اونٹ دیئے۔ مگر پھر بھی وہ ناخوش رہا۔

۳۷۹۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا۔ یہ گوشت کیا ہے؟ گھر کے لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ بریرۃ کے لیے تو صدقہ ہے مگر ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

نوٹ:۔ عمریٰ اور رقبیٰ کی کتاب ختم ہوئی!

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

۳۷۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

"کتاب قسموں اور نذروں کے بارے میں"

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کے ساتھ قسم فرماتے۔ یعنی مجھے اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والی ہے۔

اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ

۳۷۹۵ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَا وَلَا مُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔

نوٹ:۔ دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالےٰ رب العزت ہے!

مصرف القلوب کے لفظ کیساتھ قسم کھانے کا بیان

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے نام کے ساتھ قسم کھاتے تھے۔

اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

۳۷۹۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَاَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلٰى مَا

اللہ جل شانہ کی عزت کی قسم کھانے کا بیان!

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ رب العزت نے جنت اور آگ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کی طرف بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جنت کو دیکھئے کہ اس میں میں نے جنت والوں کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے آکر ملاحظہ فرمایا۔ اور پھر واپس جاکر باری تعالےٰ عز اسمہ کی بارگاہ میں عرض کی اے اللہ مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم وہ چیز ایسی ہے کہ جو کوئی اس کو سنے گا۔ اس میں داخل ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا یعنی اس میں ہر کوئی داخل ہوگا۔ اس کے بعد اسے ڈھانپنے کا حکم فرمایا گیا تو وہ مشکل اور ناپسند باتوں سے ڈھانپ دی گئی بعد ازاں پھر جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اب جنت کو جاکر دوبارہ دیکھو اور اس چیز کو بھی جو جنت میں جنتیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس میں پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بہشت میں جاکر دیکھا تو بہشت کو مکروہ اور ناپسند اشیاء سے ڈھانپا ہوا پایا جناب جبرئیل علیہ السلام نے دوبارہ آکر اللہ تعالےٰ کی خدمت میں عرض کی اے اللہ

اَعَدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَ قَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

مجھے تیری عظمت و جلال کی قسم! اب تو اس کا یہ حال ہے کہ مجھے اس بات کا خدشہ لاحق ہو گیا کہ شاید اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا! اس کے بعد حکم ہوا کہ جاؤ اور آگ کو دیکھو جو دوزخیوں کے لیے تیار کی گئی ہے وہاں اگر جناب جبرئیل علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ ایک پر دوسری چڑھی جاتی ہے۔ جناب جبرئیل علیہ السلام نے واپس آکر عرض کی اے اللہ تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا۔ پھر اللہ رب العزت کا حکم ہوا تو یہ دل لگی کی اشیاء سے فوراً ڈھانپ دی گئی۔ پھر حکم ہوا جاؤ اور اس کی طرف دیکھو۔ جناب جبرئیل علیہ السلام نے واپس جا کر پھر اسے ملاحظہ فرمایا۔ اور عرض کیا۔ اے رب العزت مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم اب اس کے یہ حالت دیکھ کر مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اس میں سبھی جائیں گے۔

نوٹ: مکروہ اور ناپسند اشیاء سے مراد نیکیاں اور اعمالِ صالحہ ہیں۔ جن کا کہ نفس کو نہایت ناگوار اور مشکل ہوتا ہے جب تک عاجزی انکساری محنت، ریاضت اور عبادت نہ کی جائے جنت ملنا دشوار اور محال ہے۔ دنیا داروں اور لالچی لوگوں کو اہل جنت کے افعال بُرے معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ جنتیوں کی وضع سے ڈرتے ہیں خصوصاً اس چودھویں صدی میں جب کہ مسلمانوں پر فاسقوں اور کافروں کا غلبہ ہے۔ اللہ رب العزت پناہ دے۔ ہزاروں اہل علم بھی کافروں کی چال پسند کرتے ہوئے علم کو رسوا کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لپیٹے لیے جاتے ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ دوزخ کا ایک حصہ دوسرے پر لپٹا اور چڑھا جاتا ہے یعنی اس میں انتہائی شدت، حدت اور گرمی ہے۔

حدیث پاک کے آخر میں دوزخ کے متعلق حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے تیری جلالت و عظمت کی قسم اس میں سب لوگ جائیں گے! کیونکہ دوزخ میں جانے کا کام نفس کو نہایت بھلا اور لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ پھر ہر شخص ان کاموں میں پھنس جاتا ہے۔ ہاں وہ شخص جسے اللہ رب العزت بچائے!

حدیث ہذا کے بیان لانے کا مقصود یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی جلالت و عظمت کی قسم کھائی جس سے معلوم ہوا کہ یہ قسم کھانا درست اور جائز ہے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

"اللہ تعالیٰ کے سوا کی قسم کھانے کا بیان"

۲۷۹۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص قسم کھائے تو اللہ کے نام کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے۔ اور قریش کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے باپ کے نام کی قسم کھاتے آپ نے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرمایا۔

۳۷۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔

نوٹ:۔ یعنی قسم کھانے میں غیر اللہ کے نام کی بزرگی ہے۔ اور کسی غیر کے نام کی بزرگی خدا کے نام کے برابر کرنا کفر ہے۔ اسی لیے علماء کرام نے ارشاد فرمایا۔ کہ غیر کی قسم کھانا کفر ہے۔

اَلْحَلْفُ بِالْآبَاءِ

باپوں کی قسم کھانے کا بیان

۳۷۹۹ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَّهُوَ يَقُوْلُ وَأَبِيْ وَأَبِيْ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

سیدنا حضرت سالم اپنے والدگرامی سے راوی ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے یہ کلمہ سنا کہ وَاَبِیْ وَاَبِیْ یعنی مجھے اپنے باپ کی قسم، مجھے، اپنے باپ کی قسم۔ آپؐ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے یہ مسئلہ سننے کے بعد پھر کبھی اپنے والد کی قسم نہیں کھائی! نہ خود اور نہ کسی دوسرے شخص کی نقل کرکے!

۳۸۰۰ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ جملہ سنا تو پھر میں نے کبھی بھی نہ تو اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے شخص سے نقل کرکے باپ کی قسم کھائی۔

۳۸۰۱ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا.

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ جملہ سنا تو پھر میں نے کبھی نہ تو اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے شخص سے نقل کرکے باپ کی قسم کھائی۔

اَلْحَلْفُ بِالْأُمَّهَاتِ

ماؤں کی قسمیں کھانے کا بیان

۳۸۰۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے باپوں، ماؤں اور خدا کے شریک بتوں کی قسمیں نہ کھایا کرو اور اگر تم اللہ رب العزت کی قسم

تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ.

بھی کھاؤ تو سچی کھاؤ۔

اَلْحَلْفُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ

اسلام کے سوا کسی دوسری ملت اور دین کی قسم کھانے کے بیان میں

۳۸۰۳ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيْدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ.

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دین اسلام کے سوا کسی دیگر ملت اور دین کی قسم کھائے تو وہ شخص ویسے ہوگا جیسے اس نے جھوٹی قسم کھائی۔ اور قتیبہ نے (جو مصنف کے حدیث شریف میں استاد ہیں) کاذباً کی جگہ متعمداً کہا اور متعمداً کے معنی ہیں۔ قصداً اور جان کر اپنی قسم کے خلاف کیا اور مصنف کے دوسرے استاد یزید کی سند میں ان کی حدیث شریف میں کاذباً کا لفظ ہے یعنی اسلام کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی۔ اور پھر قسم میں جھوٹا ہو گیا علماء کا کہنا ہے کہ تہدید کے طور پر کافر نہ ہوگا بلکہ جھوٹ بولنے کا کفارہ دے۔ اگر کسی شخص نے خودکشی کی کسی چیز سے تو اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ دوزخ میں ڈال کر اس چیز سے جس سے اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا۔

۳۸۰۴ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ.

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اسلام کے سوا کسی دین یا مذہب کی قسم کھائے دراں حالیکہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو پھر وہ وہی ہے جو اس نے اپنی قسم میں ٹھہرایا۔

اَلْحَلْفُ بِالْبَرَاءَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ

اسلام سے بیزار ہونے کیلئے قسم کھانا

۳۸۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص یہ کہے کہ میں اسلام سے بری ہوں اگر وہ جھوٹا ہے تو ویسا ہی ہے جیسے کہ اس نے اپنے آپ کو ٹھہرایا اور اگر وہ سچا ہے تو بھی اسلام کی جانب سلامت نہ پھرے گا!

نوٹ:۔ یعنی گناہ سے تب بھی خالی نہیں۔ کیونکہ اسلام سے بیزار ہونا اس نے اپنی زبان سے قبول کیا۔

اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

۳۸۰۶ عَنْ امْرَأَةٍ جُهَيْنَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَحْلِفُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ.

کعبہ معظمہ کی قسم کھانے کا بیان

قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک یہودی آیا اور کہنے لگا کہ آپ اللہ کے لیے شریک ٹھہراتے ہیں اور شرک کرتے ہیں۔ اور یوں کہتے ہو کہ جو کچھ اللہ نے چاہا اور جو کچھ تم چاہو۔ اور تم یہ کہتے ہو، کعبہ کی قسم اس حکم کو تبدیل فرماتے ہوئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو یوں کہا کرو۔ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ (کعبہ کے رب کی قسم) اور اگر کوئی کہنا چاہے ما شاء اللہ اس کے بعد ثم شئت کہا کرے۔

اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ

۳۸۰۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ.

جھوٹے معبودوں کی قسم کھانے کے بیان

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے آباء و اجداد اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ

۳۸۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

لات کی قسم کھانے کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی لات کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جوا کھیلیں اسے چاہئے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

۳۸۰۹ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ

لات اور عزیٰ کی قسمیں کھانے کا بیان

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگوں میں بات چیت کر رہے تھے اور ان دنوں میں نے ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ میرے منہ سے نکل گیا۔ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى یعنی مجھے لات اور

لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتُ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ فَاِنَّا لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَعُدْ لَهٗ

عزیٰ کی قسم ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا۔ کہ تم نے بہت بُری بات کہی آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر یہ بات کہیں اور اس نے یہ کہا کہ ہمارے نزدیک تو آپ نے یہ کفر کی بات کی۔ مصعب رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور آپؐ سے اس کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم تین دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو اور تین دفعہ اعوذ باللہ کہو اور جب یہ پڑھ چکو تو تین دفعہ بائیں طرف تھوک دو۔ اور بعد ازاں کبھی ایسی قسم نہ کھاؤ۔

۳۸۱۰۔ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّانْفُثْ عَنْ يَّسَارِكَ ثَلَاثًا وَّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ لَا تَعُدْ.

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی میرے ساتھی نے یہ سن کر کہا کہ آپ نے بہت بُری بات کہی اور یہ فحش کلام ہے۔ بعد ازاں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے یہ صورتِ حال آپؐ کی خدمت میں عرض کی آپ نے ارشاد فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھ کر اپنی بائیں طرف تین بار تھوکو۔ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور پھر ایسی قسم نہ کھانا اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا مطلب یہ ہے۔ اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود برحق نہیں جو یکتا ہے اور اس کے مساوی کوئی نہیں اور سب جگہ اسی کی بادشاہت ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی حمد و تعریف ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکھتا ہے!

اِبْرَارُ الْقَسَمِ

قسموں کے پورا کرنے کے بیان میں

۳۸۱۱۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا۔ اوّل جنازوں کے ساتھ چلنا۔ بیمار شخص کی عیادت

بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

کے پیے جانا چھینک کا جواب دینا یعنی جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس وقت يَرْحَمُكَ اللهُ وَيَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ کہنا۔ اگر کوئی شخص دعوت کرے تو قبول کرنا۔ اور جس شخص پر ظلم ہو یا ہو رہا ہو اس کی مدد کرنا جس طرح ہو سکے۔ قسموں کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

"کسی شخص نے کسی چیز کو کرنے یا نہ کرنے کی قسم کے بعد دوسری چیز کو خوب اور بہتر پایا۔ تو وہ شخص کیا کرے"!

۲۸۱۲ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ يَمِينٌ أَحْلِفُ عَلَيْهَا فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُهُ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روئے زمین پر کوئی قسم ایسی نہیں اگر میں اس پر قسم کھاؤں اور بعد میں مجھے کوئی دوسری چیز اس سے بہتر لگے تو میں وہی کام کروں گا جو بہتر ہو۔

نوٹ: یعنی قسم کا کفارہ دے کر وہ کام کرونگا تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آئے!

اَلْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان!

۲۸۱۳ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا یعنی میں اکیلا نہیں بلکہ اپنی قوم کی جماعت میں مل کر آیا تھا۔ اور ہم سب اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کریں۔ آپ نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا واللہ میں تمہیں سواری نہ دوں گا اور تمہارے لیے میرے پاس سواری کی کوئی چیز نہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ جل جلالہ و عم نوالہٗ کو منظور ہوا ہم اتنی دیر ٹھہرے رہے اسی دوران کچھ اونٹ حاضر خدمت ہوئے اور بعد ازاں حکم ہوا کہ ہمیں تین اونٹ دیئے جائیں! جب ہم وہاں سے روانہ ہو گئے تو لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہیں ہمارے لیے بابرکت نہ ہوں گی کیونکہ جب ہم نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواریاں طلب کی تھیں۔ تو

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُکُمْ بَلِ اللّٰہُ حَمَلَکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔

آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ ہم تم کو سواری نہ دیں گے! ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور اس امر کے متعلق آپ کی خدمت میں تذکرہ کیا جو ہم آپس میں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور یہ ارشاد فرمایا کہ میں جو قسم کھاتا ہوں اور اس کے بعد کسی دوسرے امر کو اچھا دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔ اور وہ کام کرتا ہوں جو اس چیز سے بہتر ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ پہلے کفارہ دینا اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ میں کفارہ دیتا ہوں اور پھر وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے!

۳۸۱۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے اور اس کے بعد کسی دوسری چیز میں بہتری اور بھلائی دیکھے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے دے اور بعد ازاں وہ اس کام کی طرف رجوع کرے جو اسے اس چیز سے بہتر اور افضل معلوم ہو۔ جس پر اس نے قسم کھائی تھی!

نوٹ:۔ یعنی وہ اپنی قسم پر اڑا اور ڈٹا نہ رہے۔ بلکہ قسم کا کفارہ دے اور اس کا کفارہ دے کر وہ کام کرے!

۳۸۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَلَفَ اَحَدُکُمْ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلْیَنْظُرِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ فَلْیَاْتِہٖ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص کسی بات کی قسم کھائے اور بعد ازاں اس کے خلاف کرنے میں بھلائی سمجھے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ دینا چاہیئے اور اس کام کی طرف آئے جو بہترین ہو۔

۳۸۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا جب تو کسی چیز کی قسم کھائے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے پھر اس کو کر جو اس چیز سے بہتر ہو۔ جس چیز پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَائْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو کسی چیز کی قسم کھائے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے پھر اس کو جو اس چیز سے بہتر ہو جس چیز پر تو نے قسم کھائی تھی۔

اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

۲۸۱۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ.

۲۸۱۹ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْهَا.

۲۸۲۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيَتْرُكْ يَمِيْنَهٗ.

۲۸۲۱ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِّيْ اٰتِيْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا يُعْطِيْنِيْ وَلَا يَصِلُنِيْ ثُمَّ يَحْتَاجُ اِلَيَّ فَيَاْتِيْنِيْ فَيَسْاَلُنِيْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَلَّا اُعْطِيَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّاُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِيْ.

۲۸۲۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اٰلَيْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ

۲۸۲۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ

قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان

جناب حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور بعدازاں اس کے غیر میں بھلائی سمجھے تو پہلے وہ کام کرے جو بہتر ہو۔ بعدازاں اپنی قسم کا کفارہ دے۔

جناب حضرت عدی بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز پر کھائے اور بعدازاں اس کے غیر میں بھلائی سمجھے تو پہلے وہ کام کرے جو بہتر ہو۔ بعدازاں اپنی قسم کا کفارہ دے۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی بات کی قسم کھائے بعدازاں اس کے سوا کسی چیز میں بہتری اور بھلائی دیکھے۔ تو اس کام کو کرے جو بہتری ہے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

سیدنا حضرت ابوالزعراء رضی اللہ عنہ اپنے چچا ابوالاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا کہ میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیا آپ نے میرے چچا کے بیٹے کو دیکھا میں اس کے پاس آکر کچھ طلب کرتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتے۔ اور رشتہ داری کا سلوک بھی نہیں برتتے اور کچھ ضرورت ہوتی ہے تو میرے پاس آکر مانگتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی انہیں کچھ نہ دوں گا۔ اور قرابت کا لحاظ بھی نہ رکھوں گا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ آپ وہ کام کریں جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدیں۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے مقابل کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف سبقت کرو جس میں بھلائی ہے۔ اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف

مِنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ .

سبقت کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

۲۸۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف سبقت کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

اَلْيَمِيْنُ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ

آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی قسم کھانا!

۲۸۲۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِيْنَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ .

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس چیز کی نذر اور قسم نہیں ہو سکتی جس شے کا آدمی مالک نہ ہو۔ اور گناہ کی بات اور قطع رحمی میں بھی قسم نہیں ہو سکتی!

نوٹ :۔ ملک کے علاوہ کسی دوسری چیز میں نذر کرنا مثلاً کوئی شخص کہے کہ اگر میں فلاں فلاں بیماری سے صحت یاب ہو گیا تو فلاں فلاں شخص کے غلام کو آزاد کر دوں گا! قطع رحم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھائے کہ میں اپنے بھائی یا بھتیجے سے گفتگو نہ کروں گا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے! اور اس کا کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے۔

مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى

"قسم کھانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے والے کا بیان"

۲۸۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى فَإِنْ شَاءَ مَضٰى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ .

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ دے خواہ اسے پورا کرے یا نہ کرے اس کا کفارہ نہ ہوگا!

نوٹ :۔ لیکن ان شاء اللہ کہنا اس طرح ہو کہ وہ قسم کے ساتھ سمجھا جائے اور اگر کچھ دیر ہو گئی تو یہ معتبر نہیں۔

اَلنِّيَّةُ فِي الْيَمِيْنِ

قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے

۲۸۲۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ

سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جب یہ بات معلوم ہو گئی تو جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرے تو وہ ہجرت اور گھر کو چھوڑنا اللہ اور رسول کے واسطے ہوگا اور جو شخص دنیا کے لیے ہجرت کرے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت کروں گا تو مال و دولت ملے گا یا عورت کے لیے کہ اس سے نکاح کروں گا تو اس کی

إِلَىٰ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

ہجرت انہی اشیاء کے لیے ہوگی۔

نوٹ: اس کی نیت دنیا اور عورت کی طرف ہوگی اور اسے اس کا کچھ ثواب نہ ملے گا ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضروری ہے۔ اور ایسے ہی قسم میں بھی نیت معتبر ہے۔ کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال کیا ہے اسے اپنے اوپر حرام کر دینا

۳۴۲۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ إِنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلَىٰ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے (اور آپ ان کے دولت کدہ میں کچھ دیر تک قیام پذیر ہوئے) ایک دن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ہاں کچھ شہد پیا میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں کچھ مشورہ کیا۔ کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو ہم یوں عرض کریں کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ کیا آپ نے مغافیر تناول فرمایا ہے؟ اس مشورہ کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لائے اور آپ کی اس زوجہ مطہرہ نے آپ کی موجودگی میں وہی بات کہی آپ نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تو مغافیر نہیں کھایا۔ ہاں البتہ زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا ہے۔ اور فرمایا کہ دوبارہ اس شہد کو نہیں پیئیں گے بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ سے إِنْ تَتُوبَا تک (ترجمہ) یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حلال فرمائی ہے اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو کھول ڈالنا ٹھہرا دیا ہے الخ۔ اس حدیث میں دونوں کے آگے توبہ کرنے سے مراد حضرت عائشہ اور حفصہ ہیں اور چھپا کر بات کہنے سے مراد بل شربت عسلا ہے۔

إِذَا حَلَفَ لَا يَأْتَدِمُ فَأَكَلَ خُبْزًا بِخَلٍّ

اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں سالن کے ساتھ روٹی نہ کھاؤں گا اور اس نے سرکہ کے ساتھ روٹی کھائی تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۴۲۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ فَإِذَا فِلَقٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں داخل ہوا اور جب میں وہاں حاضر

وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

خدمت ہوا تو فلق یعنی روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھائیے کیونکہ سرکہ اچھا سالن ہے۔

نوٹ: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کو سالن فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص سالن کے ساتھ کھانا کھانے کی قسم کھائے اور بعد ازاں سرکے کے ساتھ کھائے تو اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔

فِي الْحَلِفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ

جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اس کا کفارہ!

٣٨٣٠ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ.

سیدنا حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ ہمیں دلال کہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم سودا کر رہے تھے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے سابقہ نام سے بہتر نام سے کر ارشاد فرمایا اے تاجروں کے گروہ بیچنے میں قسم کھانے کا اتفاق بھی ہوتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے کا بھی۔ اگرچہ تم دل سے نہ بولو۔ تو تم اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کو ملا دیا کرو یعنی اگر تم کچھ للہ دو تو یہ صدقہ ہو جائے گا۔

٣٨٣١ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَقِيعِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ.

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مدینہ طیبہ کی جگہ بقیع میں فروخت کرتے تھے

باقی ترجمہ اوپر گزرا

فِي اللَّغْوِ وَالْكَذِبِ

بے ہودہ اور جھوٹ کے بیان میں

٣٨٣٢ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ السُّوقَ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهَا بِالصَّدَقَةِ.

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم بازار میں تھے۔ آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ کہ یہ بازار ہے۔ اس میں لغو اور جھوٹی باتیں بھی ہوتی ہیں اور تم اس میں صدقے کو ملاؤ۔

٣٨٣٣ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّينَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنْ

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم مدینہ منورہ میں خرید و فروخت کرتے تھے اوساق یعنی کھجور وغیرہ کی اور ہم اپنے آپکو سماسرہ کا نام دیتے تھے۔ اور دوسرے لوگ بھی ہمیں سماسرہ کہتے تھے ایک دن حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب گھر سے روانہ ہوئے اور ہمیں اس نام سے پکارا جو ہمارے پہلے نام سے بہتر اور

الَّذِيْ سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلْفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ.

اچھا تھا اور یہ نام اس نام سے بہتر اور اچھا تھا۔ جو ہم نے اپنے لیے رکھا تھا۔ اور یامعشر التجار کہہ کر بلایا۔ یعنی اے سوداگری کرنے والو تمہاری تجارت میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا تمہارے لیے از بس ضروری ہے کہ تم اس تجارت میں صدقے کو ملاؤ!

نوٹ: یعنی جو نفع حاصل ہو اس میں سے صدقہ دیتے رہنا تاکہ جھوٹ اور لغو کا کفارہ ہو جائے!

اَلنَّهْيُ عَنِ النَّذْرِ

نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان

۳۸۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِيْ بِخَيْرٍ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اس سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ خرچ ہو۔

۳۸۳۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيْحِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال سے کچھ خرچ کرایا جائے۔

نوٹ: نذر ماننے سے اس لیے منع فرمایا کہ منت ماننے والا گویا خداوند قدوس سے ایک شرط کرتا ہے مثلاً یہ کہتا ہے کہ اگر خداوند تعالیٰ نے میری بیماری درست فرما دی تو میں اتنا صدقہ دوں گا۔ ورنہ نہیں۔ صدقہ دینے والا شخص نذر ماننے کی بجائے بے نذر اور بے حساب خرچ کرتا ہے۔

اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ

نذر اگلی چیز کو پیچھے اور پچھلی چیز کو آگے نہیں کرتی!

۳۸۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيْحِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کسی چیز کو آگے اور پیچھے نہیں کر سکتی۔ نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے۔

۳۸۳۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ أُسْتُخْرِجَ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر آدمی کے لیے کوئی چیز نہیں لاتی اور اسے کسی چیز کا مالک نہیں کرتی جو کہ اس کی تقدیر میں نہیں۔ لیکن نذر ایک ایسی چیز ہے جو بخیل کے مال کو خرچ کراتی ہے۔

النَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ

نذر اس لیے ہے کہ اس سے بخیل کا مال خرچ کرایا جائے

۲۸۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر مت مانا کرو۔ کیونکہ نذر اور منت تقدیر کے لکھے میں کچھ کام نہیں دیتی (اور جو ہونے والی بات ہے۔ اس کو نہیں روکتی) یہ تو فقط اس لیے ہے، کہ بخیل سے کچھ خرچ کرائے۔

النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

کسی عبادت کے لیے نذر ماننے کا بیان

۲۸۳۹ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ میں اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کروں گا۔ تو اسے چاہئے کہ وہ اس سے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کرے۔ اور جو نذر مانے نافرمانی کرنے کی تو اس کو چاہیئے کہ وہ نافرمانی نہ کرے۔

نوٹ:۔ اللہ رب العزت کی فرمانبرداری کرے یعنی نذر کو پورا کرے۔ اور اللہ رب العزت کی نافرمانی اور حکم عدولی نہ کرے یعنی نافرمانی کے کام نہ کرے قسم کو توڑ ڈالے اور اس کا کفارہ دے

النَّذْرُ فِي الْمَعْصِيَةِ

کارِ گناہ میں نذر کرنے کا بیان

۲۸۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی نذر مانے تو اسے خداوند تعالےٰ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔ اور جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اس کے لیے یہ امر ضروری ہے۔ کہ وہ نافرمانی کے کام سے باز آئے (اور نذر مانی ہوئی کو ادا نہ کرے!)

۲۸۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی نذر مانے تو اسے خداوند تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اس کیلیے یہ امر ضروری ہے۔ کہ نافرمانی کے کام سے باز آئے۔

اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ

۳۸۴۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهُ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

نذر کو پورا کرنے کا بیان

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں۔ بعدازاں وہ لوگ جو میرے زمانے کے قریب ہیں۔ اور پھر وہ لوگ ہوں گے جو اس زمانے کے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو اس زمانے کے قریب ہوں گے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ دو بار ارشاد فرمایا۔ یا تین دفعہ۔ بعدازاں ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو خیانت کرتے ہیں اور امانت داری نہیں کرتے۔ گواہی دیتے ہیں۔ اور گواہی کے لیے طلب نہیں کیے جاتے! نذر کرتے ہیں اور نذر کو پورا نہیں کرتے۔ اور ان میں موٹاپن ظاہر ہوگا۔

نوٹ:۔ اس سے ثابت ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اسے پورا کرنا واجب ہے۔

اَلنَّذْرُ فِيْمَا لَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ

۳۸۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا فِيْ قَرَنٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ۔

اُس نذر کا بیان جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جائے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کو رسی کے ذریعے کھینچ رہا تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس چیز کو کاٹ ڈالا جس کے ذریعے وہ کھینچ رہا تھا اس شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس نے اس طرح کی نذر مانی تھی۔

۳۸۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَعْنِيْ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ مِنْ اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ اس طرح کہ اسے ایک اور شخص اونٹ کی نکیل سے باندھ کر لے کھینچ رہا تھا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے کاٹ ڈالا۔ اور اسے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچو۔ جناب حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں اس طرح

أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِإِنْسَانٍ آخَرَ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ ۔

ہے کہ سیدنا حضرت ابن عباس نے روایت کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے نزدیک سے گزرے اور وہ کعبہ معظمہ کا طواف کر رہا تھا ایک شخص نے اپنے ہاتھ دوسرے شخص ۔ تسمے سے باندھ دیئے تھے ۔ اور جس چیز سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈور اتھا ۔ یا کوئی اور چیز تھی ۔ بعد ازاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دست مبارک سے کاٹ ڈالا اور اس کے کھینچنے والے سے ارشاد فرمایا ۔ کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچو ۔

النَّذْرُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ

ایسی چیز کی نذر کرنا جو اپنے قبضے اور ملک میں نہ ہو ۔

۳۸۲۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اللہ رب العزت کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں نذر کرنا جائز اور درست نہیں اور اس چیز کی نذر کرنا بھی درست نہیں جس کا مالک وہ شخص نہ ہو ۔

۳۸۲۶ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ۔

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ملت اسلام کے سوا کسی ملت کی قسم کھائے حالانکہ وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ شخص اس طرح ہو جائے گا جیسے اس نے اپنے آپ کو کہا ۔ اور جس شخص نے اپنے آپکو دنیا میں کسی چیز سے قتل کیا ۔ تو اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا جس سے اس نے اپنے آپ کو عذاب دیا ۔ قیامت کے روز اور نذر کسی ایسی چیز میں نہیں ہوتی جس کا آدمی مالک نہ ہو ۔

نوٹ : ملت اسلام کے سوا کسی دوسری ملت کی قسم کھانے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص کہے ۔ اگر میں فلاں فلاں کام کروں تو میں عیسائی یا یہودی ہو جاؤں وغیرہ ، (نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ ذٰلِكَ) ، اور آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر کرنا ناجائز ہے ۔

مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ تَعَالَى

بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر ماننا ۔

۳۸۲۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں بیت اللہ شریف کو پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اس مسئلہ کو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں ۔ بعد ازاں میں نے اس کے لیے یہ مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ، آپ نے فرمایا کہ پیدل چلے اور سوار ہو کر جایا کرے ۔

نوٹ : یعنی فقط پیدل چلنے کی نذر ماننا اپنی جان پر بے فائدہ تکلیف اور زیادتی اٹھانے کے مترادف ہے ۔

إِذَا حَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لِتَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ

۳۸۴۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔

اگر کوئی عورت ننگے پاؤں یا ننگے سر چل کر حج کے لیے جانے کی قسم کھائے تو اس کا حکم!

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنی بہن کے بارے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ انھوں نے ننگے پاؤں اور ننگے سر چل کر جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی بہن سے کہیۓ کہ وہ اپنی اوڑھنی اوڑھیں، سوار ہوکر جائیں اور تین دن کے روزے رکھیں

مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصُومَ

۳۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَأَةٌ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَصُومَ فَأَتَتْ أُخْتُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔

جو شخص روزے رکھنے کی نذر مانے پھر فوت ہو جائے اور روزے نہ رکھ سکے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئیں۔ اور انھوں نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی۔ بعد ازاں وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے فوت ہو گئی۔ اس کی بہن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمتِ اقدس میں اس کی یہ حالت بیان کی۔ آپ نے اس کی طرف سے اسے روزے رکھنے کا حکم فرمایا

مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

۳۸۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

۳۸۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

اس شخص کا بیان جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر واجب ہو!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمے تھی۔ اور وہ نذر ادا کرنے سے قبل فوت ہو گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ اس نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمے تھی اور وہ نذر ادا کرنے سے قبل فوت ہو گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ اس نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

۳۸۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَ عَلَیْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهٖ قَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے ایک نذر مانی تھی۔ وہ نذر پوری نہیں ہوئی اور ان کے ذمے ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے آپ اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

نوٹ:۔ احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جو نذر موجب قربت اور ثواب ہو۔ اگر وارث اس نذر کو ادا کرے تو وہ ادا ہو جاتی ہے۔ جیسے روزے رکھنا اور غلام آزاد کرنا۔ وغیرہ اور جو نذر بے سود اور بے فائدہ ہو مثلاً ننگے پاؤں اور پیدل چلنا کسی طرح بھی ہو درست اور جائز نہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کو حکم فرمایا کہ پیدل بھی چلیں اور سوار ہو کر بھی جائیں؟

اِذَا نَذَرَ ثُمَّ اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ یَّفِیَ

اس شخص کا بیان جس نے نذر مانی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے قبل مسلمان ہو گیا!

۳۸۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ عَلَیْهِ لَیْلَةٌ نَذَرَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ یَعْتَكِفُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَكِفَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں بیت اللہ شریف میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی بابت اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ آپ اعتکاف کریں (تاکہ نذر پوری ہو جائے۔)

۳۸۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلٰی عُمَرَ نَذْرٌ فِیْ اِعْتِكَافِ لَیْلَةٍ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَكِفَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رات بھر مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَیْهِ یَوْمًا یَعْتَكِفُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّعْتَكِفَهٗ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کرنے کی نیت فرمائی تھی اور بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے انہیں اسی جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تِیْبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض

عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے الگ ہوں اور اسے صدقہ کیے دیتا ہوں۔ تاکہ میں اسے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ اپنے مال میں سے کچھ رکھ لیجئے تاکہ اس سے تمہارا کام چلے اور تمہیں آرام و آسائش ہو۔

إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ

"اگر کوئی شخص اپنے مال کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا حکم"

۳۸۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ مُخْتَصَرٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ، روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جب آپ نے اپنے پیچھے رہ جانے کا حال بیان فرمایا۔ یعنی اس دور کا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کو تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری توبہ میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ میں اپنے مال سے جدا ہو جاؤں، اسے صدقہ کروں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ کہ تھوڑا سا مال رکھ لیجئے۔ تمہارے لیے یہ بات اچھی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ میں نے اپنا تھوڑا سا مال رکھ لیا ہے۔ وہ حصہ جو خیبر میں ہے۔ یہ روایت مختصر بیان فرمائی گئی ہے۔

۳۸۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ عَلَيَّ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جب آپ نے اپنے پیچھے رہ جانے کا حال بیان فرمایا۔ یعنی اس دور کا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری توبہ میں سے ایک بات یہی ہے کہ میں اپنے مال سے جدا ہو جاؤں، اسے صدقہ کروں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تھوڑا سا مال رکھ لیجئے! تمہارے لیے

۳۸۵۹ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا نَجَّانِي

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا وہ فرماتے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ رب العزت نے مجھے سچ کی وجہ

بِالصَّدَقَةِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

سے نجات بخشی اور میری توبہ میں سے یہ امر بھی ہے کہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ الگ کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں سے کچھ رکھ لیجئے۔ اور آپ کے حق میں یہ بات بہتر ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے لیے وہ حصہ رکھ لیا جو خیبر میں ہے۔

هَلْ تَدْخُلُ الْأَرَضُونَ فِي الْمَالِ إِذَا نَذَرَ

مال کو نذر کرنے سے اس میں زمینیں بھی داخل ہو جاتی ہیں یا نہیں

۳۸۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ خیبر کے سال ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ وہاں ہمیں لوٹ کا مال ومتاع یعنی سامان اور کپڑے ملے ایک شخص نے جسے رفاعہ بن زید کہا کرتے تھے اور وہ بنو ضبیب کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حبشی غلام ہدیہ کے طور پر دیا اور اسے مدعم کہہ کر پکارتے تھے۔ پھر بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے جب ہم لوگ وادی القریٰ میں پہنچے تو اچانک ایک تیر بے خبری کے عالم میں مدعم کو آ کر لگا اور اس تیر سے وہ ہلاک ہو گئے۔ اور وہ تیر اس وقت لگا جب کہ مدعم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساز وسامان اتار رہے تھے لوگ کہنے لگے آپ کو جنت مبارک ہو۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ وہ مال جو اس نے یوم خیبر کو مال غنیمت میں لیا تھا۔ ایسا مال جو تقسیم نہیں ہوا تھا۔ آگ اس کی وجہ سے شعلے مارے گی اور دہکے گی۔ جب لوگوں نے یہ بات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ایک شخص ایک یا دو چمڑے کے تسمے لایا اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چمڑے کا یہ ایک یا دو تسمے آگ ہیں۔

الْاِسْتِثْنَاءُ

ان شاء اللہ کہنے کا بیان

۳۸۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ لے۔ تو اس نے اس میں سے استثناء کر لیا۔

۳۸۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ دے۔ تو اس نے اس میں سے استثناء کر لیا

۳۸۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَمْضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے اور بعد ازاں ان شاء اللہ کہہ دے، اس کو اس بات میں اختیار ہے کہ وہ اسے پورا کرے یا نہ کرے!

إِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهُ اسْتِثْنَاءٌ

اگر کوئی شخص قسم کھائے اور اس کے لیے دوسرا آدمی ان شاء اللہ کہے، تو دوسرے آدمی کا اس کے لیے ان شاء اللہ کہنا معتبر ہے یا نہیں!

۳۸۶۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعِينَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن اعرج جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے راوی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آج اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ اور ان میں سے ہر ایک مجاہد جنے گی جو اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی نے اس کے لیے ان شاء اللہ کا جملہ کہا۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا۔ بعد ازاں آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور سب سے جماع کیا۔ ایک عورت کے سوا کوئی عورت بھی حاملہ نہ ہوئیں اور وہ بھی ایسی حاملہ کہ ان سے ادھورا بچہ پیدا ہوا۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس جل جلالہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر جناب سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ فرماتے تو آپ کے سب بیٹے اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتے۔

نوٹ: اس سے ثابت اور معلوم ہوا کہ غیر کے لیے استثناء اور ان شاء اللہ کافی نہیں ہو سکتا!

كَفَّارَةُ النَّذْرِ

نذر کے کفارے کا بیان

۳۸۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کا کفارہ ہی قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوا کرتی۔

۳۸۶۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ الْيَمِينُ. (ترجمہ اوپر گزرا)

۳۸۷۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

یحییٰ بن کثیر کے بہت سے اصحاب نے حدیث ہذا کو مختلف طور پر روایت کیا ہے۔ چنانچہ آگے بیان ہوتا ہے۔

۳۸۷۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ.

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۵ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ غَضَبٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ۔

کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غضب الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۶ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ غَضَبٍ وَّکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غضب الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۷ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ غَضَبٍ وَّکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غضب الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۸ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا کَانَ مِنْ نَذْرٍ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ فَذٰلِکَ لِلّٰہِ وَفِیْہِ الْوَفَآءُ وَمَا کَانَ مِنْ نَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ فَذٰلِکَ لِلشَّیْطَانِ وَلَا وَفَآءَ فِیْہِ وَیُکَفِّرُہٗ مَا یُکَفِّرُ الْیَمِیْنَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کی دو قسمیں ہیں۔ جو نذر اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہو وہ اللہ کے واسطے ہے۔ اور اسے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور جو نذر ایسی ہو جس میں گناہ ہو۔ وہ نذر شیطان کے لیے ہے۔ اور اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ اور نذر کا بھی اس طرح کفارہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قسم کا کفارہ۔

۳۸۷۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا اَلَّا یَشْہَدَ الصَّلٰوۃَ فِیْ مَسْجِدِ قَوْمِہٖ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِیْ غَضَبٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ کسی نے نذر مانی کہ میں اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے نہ جایا کروں گا۔ جناب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ کی ناراضگی اور غضب میں نذر جائز نہیں۔ اور نذر کا کفارہ وہ ہے جو یمین کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَّلَا غَضَبٍ وَّکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ اور غضب کے کام میں نذر جائز اور درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَّکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ اور غضب کے کام میں نذر جائز اور درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَا فِیْ مَعْصِیَۃِ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جس میں اللہ رب العزت ذوالمجد العلی

اللهِ عَزَّ وَجَلَّ .

کی نافرمانی ہو۔

خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَمُرَةَ

علی بن زید نے منصور کے خلاف حسن سے روایت کی ہے۔ اور حسن نے عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت فرمائی

۳۸۸۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ .

سیدنا عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس میں اللہ رب العزت کی نافرمانی ہو سا اور نہ اس میں جس کا آدمی مالک نہیں۔

۳۸۸۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ .

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس میں اللہ رب العزت کی نافرمانی ہو اور نہ اس میں جس کا آدمی مالک نہیں۔

مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

"اس شخص پر کونسی چیز واجب ہے جس نے ایک کام کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ اس سے پھر سرانجام نہ دے سکتا ہو۔"

۳۸۸۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ قَالَ إِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ .

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص کو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی تاکہ اس طرح وہ بیت اللہ کو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ انسان کی جان کو اس طرح کے عذاب دینے سے اللہ تعالیٰ بے پرواہ بے نیاز ہے۔ اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور بعد ازاں اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۳۸۸۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی تاکہ اس طرح وہ بیت اللہ کو جائے۔ آپ نے فرمایا ۔۔۔۔۔۔۔ اس کی جان کو اس طرح کے عذاب دینے

۳۸۸۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقِيلَ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيبِ هٰذَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے اور وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا (یعنی اس کے دونوں طرف سے اسے اس کے بیٹے پکڑ کر لیے جاتے تھے) آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کا کیا حال ہے؟ اور یہ اس طرح کیوں چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا کہ اس نے کعبہ معظمہ میں پیدل چل کر جانے کی نذر مانی ہوئی ہے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس طرح سے

نَفْسَهُ شَيْئًا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

عذاب اور ایذا اٹھانے کی کچھ قدر نہیں فرماتا۔ اور بعد ازاں آپؐ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ سوار ہو جائے۔

۲۸۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَدِ اسْتَثْنَى.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر ان شاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثناء کر لیا (اور حانث نہیں ہوگا۔)

۲۸۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج رات میں اپنی نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک کا بچہ پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں مجاہد ہوگا۔ تو آپ سے کہا گیا کہ ان شاء اللہ کہو تو وہ نہ کہہ سکے تو وہ عورتوں کے پاس گئے تو ان میں سے صرف ایک عورت جو نصف بچہ جنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ ان شاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے اور مقصد بھی پورا ہو جاتا۔

كِتَابُ الشُّرُوطِ فِيهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

"شرطوں کے بارے میں کتاب اور اس میں زمین کو مزارعت یا بٹائی پر دینے اور عہد و میثاق باندھنے کا بیان ہے۔"

۲۸۹۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا فَأَعْلِمْهُ أَجْرَهُ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب تم کسی مزدور سے مزدوری کرانا چاہو تو اس سے اس کی مزدوری طے کر لو۔

نوٹ: یعنی مزدور سے کہا جائے کہ تجھے اتنی مزدوری دی جائے گی جب وہ قبول کرے تو تب اس سے کام لیا جائے۔

۲۸۹۱- عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتَّى تُعْلِمَهُ.

سیدنا حضرت حماد بن ابوسلیمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان سے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اس شرط پر مزدور رکھے کہ وہ کھانا کھا لیا کرے گا تو اس کا کیا حکم ہے، آپؒ نے اسے جواب میں فرمایا کہ مزدوری معلوم کرائے بغیر یوں نہ کرے۔

نوٹ: کیونکہ اجرت کے معلوم ہوئے بغیر اجارہ فاسد ہے اور اس کا انجام جھگڑا و فساد ہوتا ہے۔

۲۸۹۲- عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ أَسْتَكْرِي مِنْكَ إِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ شَهْرًا أَوْ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا وَكَرِهَا أَنْ يَقُولَ أَسْتَكْرِي مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا

سیدنا حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے ان دو افراد کے بیان میں مروی ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا۔ کہ میں آپ سے مکہ مکرمہ تک کا کرایہ اتنے اتنے داموں پر کرتا ہوں اگر میں ایک ماہ یا اس سے کم یا زیادہ چلا۔ غرضیکہ اس نے دنوں کو معین اور مقرر کیا۔ اور کہا کہ تمہیں اتنا کرایہ اور زیادہ دیں گے۔ حضرت حماد اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ بات مکروہ جانتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو یہ کہے کہ میں تم سے اتنے پیسوں پر کرایہ کرتا ہوں۔ اگر میں نے اس مدت سے کم مدت لگائی تو تمہارے کرائے میں سے اس قدر کمی کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَطِّشْ مَنْ عَطَّشَ آلَ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ. فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ يَعْنِي فِي هٰذَا الْحَدِيثِ اسْتَاقُوا إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ.

انھوں نے اسے قتل کیا۔ اور اونٹنیوں کو چھین کرلے گئے۔ اور لوگوں نے کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جل جلالہ وعم نوالہ۔ اس شخص کو پیاسا رکھ جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل یعنی غلام کو رات بھر پیاسا رکھا۔ بعدازاں آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو روانہ کیا۔ وہ پکڑے گئے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے۔ اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا۔ کیونکہ انھوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح قتل کیا تھا بعض راوی دوسرے لوگوں سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں۔ مگر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث پاک میں یہ فرمایا ہے۔ کہ لوگ اونٹنیوں کو مشرکوں کے علاقے میں ہانک کرلے گئے۔

۴۰۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَغَارَ قَوْمٌ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا تو آپ نے انھیں پکڑا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔

۴۰۴۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا تو آپ نے انھیں پکڑا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔

۴۰۴۵ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ.

سیدنا حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک قوم نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کردیں۔

۴۰۴۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ أَغَارَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوهَا وَقَتَلُوا غُلَامًا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ.

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ عرینہ کے کچھ لوگوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں لوٹا۔ اور وہ انھیں ہانک کرلے گئے۔ اور آپ کے غلام کو قتل کرڈالا آپ نے کچھ آدمی ان کے تعاقب میں ارسال فرمائے وہ پکڑے گئے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔

٤٠٤٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ محاربہ کی آیت انہی لوگوں کے حق میں نازل ہوئی یعنی۔ انما جزآؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ۔ آخر تک

٤٠٤٨- عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَطَعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ الْاٰيَةَ كُلَّهَا

سیدنا حضرت ابوالزناد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں کو انگارے سے اندھا کیا جنہوں نے آپ کی اونٹنیاں چرائی تھیں۔ تو اللہ جل شانہ نے آپ پر عتاب کیا کہ اتنی سختی لازمی اور ضروری نہیں تھی۔ اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔

٤٠٤٩- عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی آنکھیں اندھی کیں کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی آنکھیں اندھی کی تھیں۔ تو آپ نے قصاص لیتے ہوئے ایسا کیا۔

٤٠٥٠- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا وَاَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَّرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک یہودی نے ایک انصاری کی لڑکی کو زیور کے طمع اور لالچ میں قتل کیا۔ اور اسے کنویں میں ڈال دیا۔ اور پھر اس کا سر پتھر سے کچلا بعد ازاں وہ پکڑا گیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا حتی کہ وہ مر جائے۔

٤٠٥١- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَّرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے انصاری کی ایک لڑکی کو زیور کے طمع اور لالچ میں قتل کیا۔ اور اسے کنویں میں ڈال دیا۔ اور پھر اس کا سر پتھر سے کچلا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا حتی کہ وہ مر جائے۔

٤٠٥٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قول میں مروی ہے کہ اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی

الْاٰیَۃُ قَالَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِی الْمُشْرِکِیْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْھُمْ قَبْلَ اَنْ یُّقْدَرَ عَلَیْہِ لَمْ یَکُنْ عَلَیْہِ سَبِیْلٌ وَلَیْسَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ وَحَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ثُمَّ لَحِقَ بِالْکُفَّارِ قَبْلَ اَنْ یُّقْدَرَ عَلَیْہِ لَمْ یَمْنَعْہُ ذٰلِکَ اَنْ یُّقَامَ فِیْہِ الْحَدُّ الَّذِیْ اَصَابَ۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ آخر تک مشرکین کے حق میں نازل فرمائی۔ تو ان میں سے جو شخص پکڑے جانے سے پہلے توبہ کرے تو اسے سزا نہ ہوگی اور یہ آیت مسلمانوں کے بارے میں نہیں۔ یعنی اگر کوئی قتل کرے یا فساد پھیلائے اور اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے اور بعد ازاں کافروں سے جا کر مل جائے اس سے پہلے کہ وہ پکڑا جائے تو اس پر سے یہ حد ساقط نہیں ہوگی اور جب وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے گا تو اسے سزا ہوگی۔

اَلنَّھْیُ عَنِ الْمُثْلَۃِ

ناک، کان اور اعضاء کاٹنے کی ممانعت

۴۰۵۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحُثُّ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَلَی الصَّدَقَۃِ وَیَنْھٰی عَنِ الْمُثْلَۃِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ دلانے کی رغبت دلاتے اور آپ مثلہ سے منع فرماتے۔

اَلصَّلْبُ

سولی پر چڑھانے کا بیان

۴۰۵۴ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٌ یُرْجَمُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا فَیُقْتَلُ اَوْ رَجُلٌ یَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ یُحَارِبُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَہٗ فَیُقْتَلُ اَوْ یُصْلَبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین صورتوں کے سوا مسلمان کا خون کرنا درست اور جائز نہیں۔ ۱۔ ایک وہ مسلمان جو شادی شدہ ہوتے کے باوجود زنا کرے۔ اور وہ سنگسار کیا جائے یعنی پتھروں سے مارا جائے گا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ تو اسے قتل کیا جائے گا (قصاص) تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے۔ اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا۔ یا ملک بدر کیا جائے گا۔

اَلْعَبْدُ یَأْبِقُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْکِ

اگر مسلمان کا غلام مشرکین کے پاس دوڑ کر چلا جائے

۴۰۵۵ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب غلام

إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيهِ۔

بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی، جب تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے!

۴۰۵۶ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرٌ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَأَبَقَ غُلَامٌ لِجَرِيرٍ فَأَخَذَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ۔

سیدنا حضرت شعبی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت جریر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر وہ ایسے ہی فوت ہو جائے گا تو حالت کفر میں مرے گا جریر کا ایک غلام بھاگا تھا۔ اور آپؓ نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کی گردن اڑا دی۔

نوٹ :۔ غالباً یہ سخت سزا اس لیے تھی کہ وہ مرتد ہو کر کافروں سے مل گیا تھا۔

۴۰۵۷ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ۔

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ جب غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو پھر اس کا ذمہ نہیں۔

نوٹ :یعنی اب اگر کوئی مسلمان اس کو پائے اور مار ڈالے تو کوئی مواخذہ نہیں۔

۴۰۵۸ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۵۹ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۰ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۱ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

حضرت جریرؓ نے فرمایا جو غلام مشرکوں کے علاقے میں چلا جائے اس کا خون حلال ہے۔

۴۰۶۲ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ أَحَلَّ بِنَفْسِهِ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے بھاگ جائے اور دشمن کے ملک یعنی دار الکفر میں چلا جائے اس نے خود اپنا خون حلال کر لیا۔

اَلْحُكْمُ فِي الْمُرْتَدِّ

اسلام سے پھر جانے والے کا بیان

۴۰۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ أَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

جناب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے کہ مسلمان شخص کا خون کرنا درست نہیں۔ ہاں تین وجوہ سے جو شخص شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اسے رجم کیا جائے۔ دوسرا جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے اس سے قصاص لیا جائے گا۔ تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے اسے قتل کیا جائے گا۔

۲۰۶۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا أُحْصِنَ أَوْ يَقْتُلَ إِنْسَانًا فَيُقْتَلَ أَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَيُقْتَلَ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان کو تین صورتوں کے سوا قتل کرنا درست نہیں یا تو وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ یا کسی شخص کو قتل کرے تو قتل کیا جائے یا اسلام کے بعد کافر ہو جائے تو قتل کیا جائے!

۲۰۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے اسے قتل کرو۔

۲۰۶۶ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ أَحَدًا وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ میں جلوا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو انہیں کبھی نہ جلاتا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے عذاب (آگ میں جلانے) سے نہ قتل کرو۔ اگر میں ہوتا تو انہیں قتل کر دیتا کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اس کو قتل کر دو۔

۲۰۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۲۰۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۲۰۶۹ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۲۰۷۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

ان سب روایتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

۴۰۷۱ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِنَاسٍ مِنَ الزُّطِّ يَعْبُدُونَ وَثَنًا فَأَحْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں زط پہاڑ کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کرو۔

۴۰۷۲ - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَأَلْقَى لَهُ أَبُو مُوسَى وِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَأُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ.

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حاکم بنا کر یمن کی طرف بھیجا بعد ازاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا بعد ازاں جب وہ یمن پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے جناب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے تکیہ رکھا تاکہ آپ اس پر تشریف رکھیں۔ اسی دوران ایک شخص لایا گیا جو اس سے قبل یہودی تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب تک یہ شخص اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق قتل نہ کیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ آپ نے یہ حکم تین بار ارشاد فرمایا۔ جب وہ قتل کیا جا چکا تو آپ تشریف فرما ہوئے۔

۴۰۷۳ - عَنْ سَعْدٍ كَانَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا۔ مگر آپ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ جہاں کہیں بھی ملیں انہیں قتل کر دو۔ اگرچہ (وہ اپنی جان کی حفاظت کے لیے) کعبہ شریف کے پردوں سے بھی لٹکے ہوئے ہوں۔ وہ چار مرد یہ تھے۔ عکرمہ بن ابی جہل۔ عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ملا۔ اور اسے قتل کرنے کے لیے دو شخص دوڑے ایک سعید بن حریث اور دوسرے جناب عمار بن یاسر رضی

حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ
عَمَّارًا وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَ
أَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ
فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ
الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ
أَصْحَابُ السَّفِينَةِ أَخْلِصُوا فَإِنَّ
آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا
فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ
يُنَجِّنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ
لَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللّٰهُمَّ
إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي
مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ
فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا فَجَاءَ
فَأَسْلَمَ وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ
فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى
أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْ
عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ
إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ
بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ
فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ
يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ
يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلَهُ فَقَالُوا
وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ
هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ
لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ ۔

اللہ عنہ ۔لیکن حضرت سعید رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ
عنہ سے زیادہ نوجوان تھے ۔آپ نے آگے بڑھ کر قتل کیا ۔
اور مقیس بن صبابہ بازار میں مل گیا ....
لوگوں نے اسے وہیں قتل کر دیا ۔ عکرمہ بن ابی جہل سوار ہو گیا
جہاز طوفان میں پھنس گیا ۔ تو کشتی والوں نے کہا ۔ اب خدا کو
پکارو ۔ کیونکہ بت وغیرہ تمہاری امداد نہیں کر سکتے ۔ عکرمہ نے
کہا ۔ اللہ کی قسم ! دریا میں مجھے اس کے سوا اور کوئی نہیں بچا
سکتا ۔ تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا ۔ اے
پروردگار میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں ۔ کہ اگر اس بلا اور مصیبت
میں جس میں پھنسا ہوں ۔ تو نے مجھے بچا لیا تو میں حضور سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا ۔ اور آپ کی
بیعت کروں گا ۔ اور مجھے توقع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر لازمی مہربانی اور کرم فرمائیں گے ! پھر وہ آ کر مسلمان ہو گیا ۔ عبد اللہ
بن ابی سرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جا چھپا
جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے
لیے یاد فرمایا تو جناب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس
کو لا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا ۔ اور عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ کی بیعت فرمائیے ۔آپ
نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین دفعہ عبد اللہ کی طرف دیکھا ۔
گویا ہر دفعہ بیعت سے انکار کیا اور آخر تین دفعہ کے بعد اس
کی بیعت فرمالی ۔ بعد ازاں آپ صحابہ کرام سے مخاطب ہوئے
اور ارشاد فرمایا تم سے کوئی بھی ایسا سمجھدار نہ تھا ۔ جو اس کی طرف
اٹھ کھڑا ہوتا جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تھا ۔
اور وہ اسے قتل کر دیتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہمیں آپ کے دل
کی بات کس طرح معلوم ہوتی ؟ آپ نے آنکھ سے اشارہ
کیوں نہ فرمایا ۔ آپ نے فرمایا نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ ظاہر میں
چپ رہے اور آنکھ سے اس کے خلاف اشارہ
کرے ۔

نوٹ:۔ عکرمہ ابن جہل اور اس کے باپ ابوجہل نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف پہنچائی ابوجہل بدر کے دن ذلیل ہو کر مارا گیا۔ اور عکرمہ زندہ تھا۔ اور عبداللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہوگیا۔ اور اس نے دو لونڈیاں رکھی تھیں جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں گا گا کر بیان کرتیں۔ اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ ابن ابی سرح یہ دونوں اسلام سے پھر گئے۔

تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ

مرتد کی توبہ

۴۰۷۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ سَلُوْا لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نَّسْاَلَكَ هَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَسْلَمَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص حارث بن سوید مسلمان ہوگیا۔ اور پھر اسلام سے پھر گیا۔ مشرکین میں جا ملا۔ جب اس کے بعد شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا بھیجا کہ تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیا میری توبہ قبول ہے؟ اس کی قوم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ فلاں فلاں شخص اب شرمندہ ہوا ہے اور اس نے ہمیں آپ سے دریافت کرنے کا کہا ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ آیت شریفہ کا ترجمہ اس طرح ہے اللہ رب العزت اس قوم کو کس طرح ہدایت بخشے گا۔ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوئی ہو۔ اور وہ گواہی دے چکی کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اور ان کے پاس دلائل بھی پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہِ راست نہیں دکھلاتا۔ ان پر اللہ جل جلالہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی ہلکا نہ ہوگا۔ اور نہ ہی انہیں کبھی مہلت ملے گی ہاں مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور وہ نیک ہوگئے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے بعد ازاں اس شخص کو کہلا بھیجا اور وہ مسلمان ہوگیا۔

۴۰۷۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ سُوْرَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَجَارَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورہ نحل میں یہ جو آیت شریفہ ہے من کفر باللہ من بعد ایمانہ۔ آخر تک۔ یعنی جس شخص نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ منسوخ ہوگئی۔ اور اس میں سے بعض لوگ مستثنیٰ قرار دیئے گئے جن کو بعد کی آیت میں بیان فرمایا گیا۔ پھر یہ آیت اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا۔ آخر تک پھر جو لوگ ابتداً آزمائش کے بعد ہجرت کرکے آئے۔ جہاد کیا۔ صبر کیا تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ آیت شریفہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی، جو مصر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منشی تھے۔ بعد ازاں وہ شیطان کے بھڑکانے پر کافروں کے ساتھ مل گیا۔ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم فرمایا بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کیلئے پناہ طلب کی تو آپ نے اسے امان دیدی۔

الحکم فی من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

٤٠٧٦۔ عن ابن عباس ان اعمى كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت له ام ولد وكان له منها ابنان وكانت تكثر الوقيعة برسول الله صلى الله عليه وسلم وتسبه فيزجرها فلا تنزجر وينهاها فلا تنتهي فلما كان ذات ليلة ذكرت النبي صلى الله عليه وسلم فوقعت فيه فلم اصبر ان قمت الى الغول فوضعته في بطنها فاتكات عليه فقتلتها فاصبحت قتيلا فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فجمع الناس وقال انشد الله رجلا لي عليه حق فعل ما فعل الا قام فاقبل الاعمى يتدلدل فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت ام ولدي وكانت بي لطيفة رفيقة ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين ولكنها كانت تكثر الوقيعة فيك وتشتمك فانهاها فلا تنتهي وازجرها فلا تنزجر فلما كانت البارحة ذكرتك فوقعت فيك فقمت الى المغول فوضعته في بطنها فاتكات عليها حتى قتلتها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اشهدوا ان دمها هدر۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اس کی سزا کیا ہے؟

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک نابینا شخص تھا۔ اس کی ایک لونڈی تھی جس کے بطن سے اس کے دو بچے تھے وہ اکثر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتی اور آپ کو برا بھلا کہتی۔ اندھا اسے ڈانٹتا، اور وہ نہ مانتی اور اگر منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ ایک رات اس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگی، اندھا شخص کہتا کہ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا میں نے تکلا اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر دبا دیا حتی کہ وہ مرگئی صبح کے وقت جب وہ فوت شدہ پائی گئی۔ تو لوگوں نے اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ اور ارشاد فرمایا میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے کہ وہ شخص جس نے اس لونڈی کو قتل کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو یہ سن کر وہ اندھا ڈر اور خوف کے مارے گرتا پڑتا آیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ خون میں نے کیا ہے وہ میری لونڈی تھی اور مجھ پر انتہائی مہربان اور میری رفیق تھی اس کے پیٹ سے میرے دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں لیکن وہ اکثر آپ کو برا بھلا کہا کرتی اور گالیاں دیتی اور میں منع کرتا تو وہ نہ مانتی اور زجر و توبیخ کرتا تو وہ بھی نہ سنتی، آخر کار گزشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ شروع کیا اور آپ کو برا بھلا کہنے لگی میں نے تکلہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے دبا دیا، یہاں تک کہ وہ مرگئی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم سب لوگ گواہ رہنا کہ اس لونڈی کا خون هدر ہے۔

نوٹ هدر یعنی اس کے خون کا بدلہ نہ لیا جائیگا، کیونکہ اس نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس سے اس کا قتل کرنا لازمی ہوگیا۔ پہلے نمبر پر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور دوسرا خاوند کی اطاعت نہ کرنا

۴۰۷۷ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَقُلْتُ اَقْتُلُهٗ فَانْتَهَرَنِیْ وَقَالَ لَیْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے دریافت کیا کیا میں اسے قتل کر دوں آپ نے مجھے جھڑکا اور فرمایا یہ مقام اور درجہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہیں۔

نوٹ:۔ کہ اس کے برا کہنے سے قتل واجب ہو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔

۴۰۷۸ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ تَغَیَّظَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِاَضْرِبَ عُنُقَهٗ اِنْ اَمَرْتَنِیْ بِذٰلِكَ قَالَ اَفَكُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِیْ الَّتِیْ قُلْتُ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی شخص پر ناراض ہو رہے تھے۔ تو میں نے کہا یہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ اگر آپ حکم دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو ایسی طرح کرے گا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ فرو کر دیا۔ پھر فرمایا یہ مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہیں۔

۴۰۷۹ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ مُتَغَیِّظٌ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ تَغَیَّظُ عَلَیْهِ قَالَ وَلِمَ تَسْاَلُ قُلْتُ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِیْ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سے گزرا وہ اپنے لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے۔ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

۴۰۸۰ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَغَیَّظَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ اَمَرْتَنِیْ لَفَعَلْتُ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر ناراض ہوئے میں نے عرض کیا اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اسے ٹھکانے لگا دوں؟ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے بعد یہ کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔

۴۰۸۱ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ غَضِبَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ غَضَبًا شَدِیْدًا حَتّٰى تَغَیَّرَ لَوْنُهٗ قُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرْتَنِیْ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ فَكَاَنَّمَا صُبَّ عَلَیْهِ مَاءٌ بَارِدٌ فَذَهَبَ غَضَبُهٗ عَنِ

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر بہت غصے ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم اگر آپ مجھے حکم فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ میں نے فقط اتنا ہی عرض کیا تھا۔ کہ آپ پر جیسے ٹھنڈا پانی انڈیل دیا گیا۔ آپ کا غصہ اس شخص پر سے جاتا رہا۔ اور فرمانے لگے اے

الرَّجُلِ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا بَرْزَةَ وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

ابو برزہ تمہیں تمہاری ماں روئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی کا درجہ نہیں (حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے۔ اور ابونضرہ کی بجائے ابونصر درست ہے۔ ان کا اسم گرامی حمید بن ہلال ہے۔ شعبہ نے بھی ایسے ہی روایت فرمایا۔)

نوٹ:۔ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ یہ عربوں کا ایک محاورہ ہے۔ اور اس سے کچھ بددعا مقصود نہیں جیسے تَرِبَتْ يَدَاكَ رَغِمَ أَنْفُكَ ۔

۴۰۸۲ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَانْتَهَرَنِي فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے کسی شخص کو ڈانٹ پلائی اس شخص نے گستاخانہ جواب دیا میں نے عرض کیا۔ کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے مجھے جھڑکا اور ارشاد فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے بعد یہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ابونصر کا نام حمید بن ہلال ہے۔ اور ان سے یونس بن عبید نے مسنداً روایت فرمایا۔ وہ روایت یہ ہے:

۴۰۸۳ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَغَضِبَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ أَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَنَسِيتُ الَّذِي قُلْتُ قُلْتُ ذَكِّرْنِيهِ

سیدنا حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران آپ ایک مسلمان پر غصے ہوئے اور سخت غصے ہوئے جب میں نے یہ حالت دیکھی تو عرض کیا اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ارشاد فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ جب میں نے قتل کا نام لیا تو آپ نے یہ ذکر فرمانا چھوڑ دیا۔ اور دوسری باتیں کرنے لگے۔ جب ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ اور جدا ہوگئے تو آپ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا۔ اے ابو برزہ آپ نے کیا کہا تھا مجھے یاد نہیں رہا۔ میں نے عرض کیا مجھے یاد دلائیے! آپ نے فرمایا۔ جو کچھ آپ نے کہا کیا وہ یاد نہیں؟ میں نے

قَالَ اَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ اَمَا اَيْتَ حِيْنَ رَاَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتَ اَضْرِبُ عُنُقَهُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَا تَذْكُرُ ذٰلِكَ اَوَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰهِ وَالْاٰنَ اِنْ اَمَرْتَنِي فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هِيَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عرض کیا نہیں خدا کی قسم نہیں آپ نے فرمایا جب تو نے مجھے ایک شخص پر ناراض ہوتے دیکھا تھا۔ تو تم نے کہا تھا کہ اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں! کیا تو ایسا کرتا؟ میں نے عرض کیا۔ بے شک! اور اب اگر آپ حکم فرمائیں تو میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی شخص کا مقام اور مرتبہ نہیں۔ (امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت سب روایتوں سے بہتر اور عمدہ ہے۔)

اَلسِّحْرَةُ

جادو کا بیان

۴۰۸۴ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَوَلَّوْا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُوْدُ اَنْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا بِاَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ چلو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں چلتے ہیں۔ دوسرے یہودی نے کہا تم انہیں نبی نہ کہو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن لیں گے۔ تو آپ خوشی کے مارے جامے میں پھولے نہ سمائیں گے (کہ یہودیوں نے آپ کو نبی کہہ دیا ہے) بہر حال وہ دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کون سی ہیں جو اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں؟ (جیسے کہ ارشاد فرمایا۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ اور ناحق سزا دلوانے کے لیے کسی شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو۔ سود مت کھاؤ۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا نہ لگاؤ۔

اَتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا يَهُوْدُ ۔ جہاد کے دن پیٹھ نہ پھیرو۔ یہ تو احکام ہیں اور اے یہود۔
ایک حکم تو فقط تمہارے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ یہ کہ تم ہفتے کے دن حرمت رکھو اور اس دن مچھلیوں کا شکار نہ کرو۔ تاکہ اس میں زیادتی ہو۔ یہ سن کر ان دونوں یہودیوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ اور کہا کہ بلاشبہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ آپ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا تو پھر تم میری تابعداری کیوں نہیں کرتے۔ انھوں نے کہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ آپ کی اولاد سے ہمیشہ ایک پیغمبر ہوا کرے (یعنی آپ ان کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ یہ فقط ایک بہانہ تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے) اور ہمیں اس بات کا کھٹکا ہے کہ اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو دوسرے یہودی ہمیں جان سے مار ڈالیں گے!
پس اصل بات یہ تھی کہ انہیں ذات اور برادری کا ڈر تھا اور معاشرے میں ان کی ناک کٹتی تھی!

نوٹ ۱: حدیث ہذا میں ہے کہ اَرْبَعَةَ اَعْيُنٍ یعنی آپ کی آنکھیں چار ہو جائیں گی اس سے دو معنی مراد لیے جاتے ہیں ایک وہ جو ترجمے میں گزرا اور دوسرا معنی یہ کہ اس سے مراد ظاہر کی دو آنکھیں اور دل کی دو آنکھیں ہیں۔ یعنی ظاہراً و باطناً آپ خوش ہوں گے۔
(۲) آیات سے مراد یا تو نو معجزے ہیں۔ اور وہ یہ تھے۔ ید بیضا، عصا، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈکیں، خون قحط اور پھلوں کا کم ہونا یا وہ احکام مراد ہیں جو تمام شریعتوں میں عام تھے۔ اور انہی کا ذکر حدیث ہذا میں بھی ہے۔

اَلْحُكْمُ فِى السَّحَرَةِ
جادوگر کا حکم

۴۰۸۵ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونکے تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا۔ تو پھر وہ اسی کے ذمے ہوگا۔

نوٹ ۱: یعنی اللہ رب العزت اس کی حفاظت نہ فرمائے گا۔ معاذ اللہ تعویذ لٹکانا اور اس پر بھروسہ کرنا گناہ نہیں۔ کیونکہ اس سے مراد وہ تعویذ ہیں۔ جو دور جاہلیت میں رائج تھے۔ اور ان میں بعض خلاف شرع عبارات لکھی ہوئی تھیں۔ آیات قرآنیہ اللہ کے اسماء اور حدیث شریف میں مذکورہ دعاؤں یا ایسے جائز الفاظ یا تکبیروں وغیرہ پر مشتمل الفاظ بغرض شفا گلے میں ڈالنا جائز اور درست ہے۔ اسی طرح بغرض شفا آیات قرآنیہ اسماء الٰہی درود شریف اور دعائیں وغیرہ رکابی میں لکھ کر مریض کو پلانا بھی جائز ہے۔

سَحَرَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ
اہل کتاب کے جادوگروں کا بیان

۴۰۸۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَحَرَ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاشْتَكَى لِذٰلِكَ أَيَّامًا فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ عَقَدَ لَكَ عُقَدًا فِيْ بِئْرِ كَذَا وَكَذَا فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْيَهُوْدِيِّ وَلَا رَآهُ فِيْ وَجْهِهِ قَطُّ.

کہ لبید بن عاصم یہودی نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا۔ اور آپ کافی دنوں تک اس کی وجہ سے بیمار رہے۔ بعدازاں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے۔ اور فلاں فلاں کنوئیں میں گرہیں ڈال رکھی ہیں۔ آپ نے وہاں لوگوں کو بھیجا اور وہ گرہیں نکال کر لے آئے اور انہوں نے جونہی انہیں نکالا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کھڑے ہوئے جیسے کوئی شخص رسی میں جکڑا ہوا ہو اور دوسرا کوئی اس کی رسی کو کھول دے۔ بعدازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا ذکر اس یہودی سے نہ کیا۔ اور نہ ہی اس یہودی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے جادو کا اثر پایا (تاکہ وہ شیطان پھر جادو کرتا۔)

مَا يَفْعَلُ مَنْ تُعُرِّضَ لِمَالِهِ

"اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے؟"

۴۰۸۷ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَأْتِيْنِيْ فَيُرِيْدُ مَالِيْ قَالَ ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ لَّمْ يَذَّكَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ حَوْلِيْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّيْ قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ.

جناب حضرت قابوس بن مخارق راوی ہیں۔ کہ آپؓ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا۔ کہ اگر کوئی شخص میرا مال لوٹنے کے لیے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے تم اللہ سے ڈراؤ۔ اس نے عرض کیا کہ اگر وہ شخص نہ ڈرے تو؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تو پڑوسی مسلمانوں سے امداد حاصل کر۔ اس نے عرض کیا اگر میرے نزدیک کوئی مسلمان نہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو تم حاکم سے کہو۔ اس نے عرض کیا کہ اگر حاکم بھی دور ہو تو؟ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو تم پھر اپنے مال کی حفاظت کے لیے جہاد کرو کیونکہ اگر تم مارے گئے تو شہید ہو گئے ورنہ اپنا مال بچا لو گے!

۴۰۸۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِي قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ.

۴۰۸۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِي قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ.

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ

۴۰۹۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ.

۴۰۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ

کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ظلم اور زیادتی سے میرا مال چھیننے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ تم اسے اللہ کی قسم دو! وہ بولا اگر وہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ پھر اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ شخص تسلیم نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا پھر اسے اللہ کی قسم دو! اس نے عرض کیا اگر یہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ تم پھر لڑو! اگر تم مارے گئے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر وہ شخص مارا گیا تو جہنم میں جائے گا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ظلم اور زیادتی سے میرا مال چھیننے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ تم اسے اللہ کی قسم دو! وہ بولا اگر وہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ شخص تسلیم نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا پھر اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر یہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ تم لڑو! اگر تم مارے گئے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر وہ شخص مارا گیا تو جہنم میں جائے گا۔

جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑے پھر مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑے پھر مارا جائے

فَهُوَ شَهِيدٌ ۔

تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے ظلم سے ہلاک کیا جائے وہ جنت میں جائے گا۔

۴۰۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کا مال کوئی شخص ناحق لینا چاہے۔ اور وہ (اس کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے۔ تو وہ شہید ہوگا۔

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ روایت ہذا میں غلطی ہوئی ہے۔ اور اس سے پہلی روایت ٹھیک ہے۔ اور بعض نسخوں میں اس طرح ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہ روایت درست ہے۔

۴۰۹۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کا مال کوئی شخص ناحق لینا چاہے۔ اور وہ (اس کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔

۴۰۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۴۰۹۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔ مُخْتَصَرٌ

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے (حدیث مختصر ہے)

۴۰۹۷ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔

حضرت سعید بن زید راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۸ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا جان سے ہاتھ دھو بیٹھے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ۔

سیدنا حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ظلم سے مارا جائے وہ شہید ہے۔ یہ روایت جامع ہے۔ اور شہید کی بھی یہی تعریف ہے کہ جو ناحق اور ظلم سے مارا جائے

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت ٹھیک ہے۔ اور اس سے پہلی روایت جسے مومل نے روایت کیا ہے غلط ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ

۴۱۰۰ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑے۔ اور بعدازاں وہ مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی جان کی حفاظت کے لیے لڑے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو اپنی اہل کے لیے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ

جو شخص اپنا دین بچانے کے لیے لڑے۔

۴۱۰۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنی اہل کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ

جو شخص ظلم وستم دور کرنے کے لیے لڑے

۴۱۰۲ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

سیدنا حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے۔ جو شخص ظلم سے مارا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم ہو اور وہ ظلم رفع کرنے کے لیے لڑے پھر مارا جائے)

مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ

جو شخص تلوار نکال کر چلانا شروع کر لے۔

۴۱۰۳ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ ۔

سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تلوار میان سے نکالے اور پھر اسے لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر ہے۔

۴۱۰۴ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

ہمیں اسحق بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا ہمیں عبدالرزاق نے (اسی طرح) اسی سند کے ساتھ خبر دی لیکن اسے مرفوع نہیں کیا۔

اب اگر اسے کوئی شخص مار ڈالے تو اس کا کوئی قصاص اور دیت نہیں۔

۴۱۰۵ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ.

سیدنا حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جو شخص ہتھیار اٹھائے اور پھر چلائے تو اس کا خون ہدر ہے

۴۱۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۴۱۰۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو مٹی کے اندر تھا۔ ابھی صاف نہیں ہوا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سونے کو اقرع بن حابس حنظلی بنی مجاشع کے ایک شخص، عُیینہ بن بدر فزاری علقمہ بن علاثہ عامری اور بنو کلاب کے ایک شخص میں تقسیم فرما دیا۔ نیز آپ نے اس سونے کو زید خیل طائی اور بنی نبہان کے ایک شخص میں بھی تقسیم فرمایا۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چونکہ وہ نو مسلم ہیں لہٰذا میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کی آنکھیں بیٹھی ہوئی تھیں اور گلے پھولے ہوئے تھے اس کی داڑھی گھنی تھی۔ سر منڈا ہوا تھا۔ اس شخص نے کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اللہ تعالیٰ کی تابعداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہیں کرتے؟ اسی دوران ایک شخص نے لوگوں میں سے درخواست کی (اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے) کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ یعنی دل پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر جانور سے صاف آر پار نکل جاتا ہے اور اس میں کچھ نہیں بھرتا (اسی طرح ان لوگوں میں دین کا کچھ نام ونشان بھی نہ ہوگا) وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو انہیں اس طرح قتل کروں جیسے عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

۴۱۰۸: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے اور وہ کم سن و بے وقوف ہوں گے (بظاہر میں قرآن مجید کی آیات پڑھیں گے) (یا لوگوں کی بہتری اور خیر خواہی کی باتیں کریں گے) مگر ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے آر پار نکل جاتا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں قتل کرو کیونکہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے روز ثواب ہوگا۔

۴۱۰۹: عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِيْ وَرَاَيْتُهٗ بِعَيْنِيْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَالَ

سیدنا حضرت شریک بن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے اس بات کی خواہش تھی کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ملوں۔ اور ان سے خوارج کے متعلق پوچھوں اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو آپ کے کچھ دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے دریافت کیا کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے اپنے کان سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو بائیں طرف بیٹھے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا محمد! آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی وہ

يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت رنجیدہ ہوئے اور ارشاد فرمایا، خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو مجھ سے زیادہ انصاف کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے۔ گویا یہ شخص بھی انہی لوگوں میں سے ہے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کی ہنسلی کے نیچے نہ اترے گا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ ظہور پذیر ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم انہیں قتل کرو۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر اور بدنفس ہیں۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ فقط انسان برائے نام مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ مسلمانوں کے سے اخلاق پیدا نہ کرے۔ نیک نفسی، خوش اخلاقی، ایمانداری، راست بازی مسلمانوں میں سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو تو صرف قرآن مجید پڑھنے یا نماز ادا کرنے سے اسلام پورا نہیں ہوتا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ شریک بن شہاب کچھ مشہور نہیں ہیں۔

قِتَالُ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے لڑنا

۴۱۱۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

۴۱۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے قتال کفر ہے۔

۴۱۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے [illegible] ہے۔

۴۱۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُہُ کُفْرٌ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۵ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتُ مَنْصُورًا وَسُلَيْمَانَ وَزُبَيْدًا يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُہُ كُفْرٌ مَنْ تَتَّهِمُ أَتَتَّهِمُ مَنْصُورًا أَتَتَّهِمُ زُبَيْدًا أَتَتَّهِمُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أَتَّهِمُ أَبَا وَائِلٍ۔

سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حماد سے کہا کہ میں نے منصور سلیمان اور زبید سے سنا یہ سبھی حضرات حضرت ابووائل سے نقل کرتے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ ـ اللہ تم کس شخص پر تہمت دھرتے ہو منصور پر یا زبید پر؟ یا سلیمان پر آپ نے فرمایا نہیں مگر میں ابووائل پر تہمت لگاتا ہوں۔

۴۱۱۶ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُہُ كُفْرٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ سَمِعْتَہُ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ۔

جناب حضرت زبید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو گالی گلوچ اور برا کہنا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ میں نے ابووائل سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ آپ نے فرمایا ہاں!

۴۱۱۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُہُ كُفْرٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُہُ كُفْرٌ۔

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُہُ فُسُوقٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

اَلتَّغْلِیْظُ فِیْمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ

جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے لڑے۔

۱۲۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا یَفِیْ لِذِیْ عَهْدِهَا فَلَیْسَ مِنِّیْ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ یَدْعُوْا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ اَوْ یَغْضَبُ لِعَصَبِیَّةٍ فَقُتِلَ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِیَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے الگ ہو جائے اور پھر اسی حالت میں اس کی موت ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص میری امت سے نکلے، نیک و بد سب لوگوں کو قتل کرے، اور مسلمان کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو اس سے اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ اور جو شخص گمراہی اور جہالت کے جھنڈے تلے لڑے، لوگوں کو تعصب کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (اللہ کے لیے نہ ہو) پھر وہ قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

۱۲۱ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ یُقَاتِلُ عَصَبِیَّةً وَیَغْضَبُ لِعَصَبِیَّةٍ فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِیَّةٌ۔

سیدنا حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے لڑے اور اپنی قوم کے تعصب کے لیے لڑے اور اسی پر غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہو گی (امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا میں عمران القطان ہیں جو قوی نہیں۔)

نوٹ: گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کا مطلب یہ ہے، کہ شریعت کی نظر میں وہ لڑائی درست اور صحیح نہ ہو۔ تعصب کا مطلب ہے۔ ظلم پر مدد کرنا مقصود یہ ہے کہ لڑائی ظلم پر نہ ہو بلکہ یہ اپنی عزت اور ناموس کی خاطر ہو۔

تَحْرِیْمُ الْقَتْلِ

مسلمان کا قتل حرام ہے؟

۱۲۲ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَشَارَ الْمُسْلِمُ عَلٰی اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلٰی جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَهٗ خَرَّا جَمِیْعًا فِیْهَا۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے (دوسرا بھی جواب میں اٹھائے) تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں، اور پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔

نوٹ:۔ یہ جب ہے کہ دونوں نے ایک ساتھ ہتھیار اٹھایا۔ اور دونوں کی نیت ایک دوسرے کو قتل کرنے کی تھی اور اگر ایک شخص نے ہتھیار اٹھائے اور دوسرے نے اپنے آپ کو بچانا چاہا، تو ہتھیار اٹھانے میں پہل کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ دوسرا نہیں۔

۴۱۲۳ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ اِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ اَحَدُهُمَا عَلَی الْاٰخَرِ فَهُمَا عَلٰی جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَهُمَا فِی النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب دو مسلمانوں نے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھایا۔ تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا، تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

نوٹ:۔ قاتل تو مسلمان کو قتل کرنے کی وجہ سے۔ اور مقتول اس لیے کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۲۴ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں۔ اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے، تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائے گا! مگر مقتول کیوں جائے گا؟ آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۲۵ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِی النَّارِ مِثْلُهُ سَوَاءٌ۔

سیدنا ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں، اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو وہ دونوں برابر جہنم میں جائیں گے۔

۴۱۲۶ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا یُرِیْدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ لَهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهُ كَانَ حَرِیْصًا عَلٰی صَاحِبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائیگا مگر مقتول کیوں جائے گا آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۲۷ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب دو مسلمان تلواروں سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں قاتل و مقتول جہنم میں جائیں گے

۴۱۲۸ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔

۴۱۲۹ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا جب دو مسلمان تلواروں سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کرے تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

۴۱۳۰ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَہَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْہِمَا فَقَتَلَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّہٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِہٖ ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائے گا! مگر مقتول کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے لگو۔

نوٹ: زہر الربیٰ میں ہے۔ کہ حدیث ہذا کے سات مطالب ہو سکتے ہیں پہلے وہ لوگ مراد ہیں جو ناحق خون کو حلال سمجھیں اور ان کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ دوسرا یہ کہ اسلام سے مراد حق اور کفر سے ناشکری ہے تیسرا یہ ہے کہ وہ شخص کفر کے قریب ہو جائے گا۔ چوتھا یہ کہ یہ فعل کفار کا سا ہے۔ پانچواں یہ کہ دراصل کفر مراد ہے یعنی کافر مت ہو جانا بلکہ ہمیشہ مسلمان رہنا چھٹا یہ کہ کفر سے مراد ہتھیار پہننا ہے۔ ساتواں یہ کہ ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ اور پھر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو قاضی عیاض کے نزدیک ان تمام اقوال سے راجح اور بہتر قول چوتھا ہے یعنی یہ فعل کفار کا سا ہے۔ (امام نوویؒ)

۴۱۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَّلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجِنَايَةِ اَبِيْهِ وَلَا جِنَايَةِ اَخِيْهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے میں نہ پکڑا جائے گا۔ (بلکہ ہر ایک کے قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا)

امام نسائی رح نے فرمایا کہ روایت ہذا خطا ہے

۴۱۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَّلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے میں نہ پکڑا جائے گا۔ (بلکہ ہر ایک کے قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا)

۴۱۳۴ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُلْفِيَنَّكُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَّلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ۔

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ آخر تک۔ (امام نسائی رح نے فرمایا۔ کہ یہ روایت درست نہیں ہے)

۴۱۳۵ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا مُرْسَلٌ۔

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ، سے مرسلاً مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ

۴۱۳۶ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا تاکہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو!

۴۱۳۷ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کیا پھر فرمایا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۴۱۳۸ عَنْ جَرِيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لوگوں کو چپ کرایا اور فرمایا

ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

دیکھوں میں تمہیں ...... اپنے ...... بعد ایسا نہ پاؤں کہ تم کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو!

آخِرُ كِتَابِ الْمُحَارَبَةِ

کتاب لڑائی کی ختم ہوئی

أَوَّلُ كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ

فے تقسیم کرنے کی کتاب

۴۱۳۹ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ حِينَ خَرَجَ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا لِقُرْبَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِينَ نَاكِحَهُمْ وَيَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطِيَ فَقِيرَهُمْ وَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُمْ عَلَى ذَلِكَ ۔

سیدنا حضرت یزید بن ہرمز راوی ہیں۔ کہ خوارج کے سردار نجدہ حروری نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں خروج کیا، تو اس نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کن کن لوگوں کو ملنا چاہیئے! تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ ہم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ اور ناطہ رکھنے والوں کا ہے۔ اور آپ نے اسے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لوگوں میں ہی تقسیم کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینا چاہا تھا۔ مگر آپ ہمارے حق سے کم دیتے تھے۔ تو ہم نے یہ نہ لیا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم رشتے والوں کے نکاح کرنے میں مدد دیں گے! اور ان میں سے جو شخص قرضدار ہو جائے گا اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو مفلس ہوگا اسے دیں گے۔ اور اس سے زیادہ دینے سے انہوں نے انکار کیا۔

نوٹ :۔ ذوی القربیٰ کے حصے سے مراد وہ حصہ ہے جس کا ذکر اللہ جل شانہٗ نے اس آیت شریفہ میں کیا ہے۔
مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۔

یعنی اللہ جل جلالہٗ نے جو کچھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گاؤں والوں یعنی بنو نضیر کے یہودیوں سے عنایت فرمایا ہے۔ تو وہ اللہ اس کے رسول ذو القربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فئے میں پانچ حصے کیے۔ ایک تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص حصہ ہے۔ دوسرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا تیسرے یتیم لوگوں کا چوتھے مساکین کا اور پانچواں مسافروں کا لہٰذا فئے کو اسی تناسب سے تقسیم کرنا چاہیئے۔

سے، مال غنیمت تو اس کے لیے ارشاد فرمایا۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ۔

یعنی تم جو مال غنیمت میں حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ جل شانہ، وعم نوالہ اس کے جلیل القدر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ رہے باقی چار حصے تو وہ لڑنے والوں کے لیے ہوں گے۔ تو اس میں بھی رشتہ داروں کا پانچواں حصہ خمس کا خمس ہوا۔

۴۱۴۰ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هُرْمُزَ وَاَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى نَجْدَةَ كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ اَيِّمَنَا وَيُحْذِيَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَيَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَاَبَيْنَا اِلَّا اَنْ يُسَلِّمَهٗ لَنَا وَاَبٰى ذٰلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجدہ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا (فے اور غنیمت میں سے) ذوالقربیٰ کا حصہ کس کس کو ملنا چاہیئے۔ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہمیں ملنا چاہیے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت عظام میں سے ہیں۔ اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں فرمایا تھا کہ میں اس حصے سے اس شخص کا نکاح کروا کہ جس کا نکاح نہیں ہوا اور حرج دیا کہ ہم اس کا قرضہ ادا کردوں گا ہم نے کہا نہیں بلکہ ہمارا حصہ ہمیں دے دیجیے آپ نے نہ مانا تو ہم نے انہی پر چھوڑ دیا

نوٹ:۔ جناب حضرت عثمان غنی اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے بنی عبد المطلب کو عنایت فرمایا اور ہمیں کچھ نہیں بخشا اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح یہ ہے کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم جن کی اولاد سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ دوسرے مطلب، تیسرے عبد شمس جن کی اولاد سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور چوتھے نوفل جن کی اولاد میں سے جناب حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ہیں۔

حدیث پاک کے آخر میں ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں تو بنو ہاشم اور بنی عبد المطلب کو برابر سمجھتا ہوں! یہ اس لیے کہ یہ دونوں قبائل جاہلیت میں۔ اور اسلام میں کبھی جدا نہیں ہوئے۔

۴۱۴۱ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهٗ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ هَاشِمٍ لَا تُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوالقربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم فرمایا تو میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بنو ہاشم کی فضیلت کا تو کوئی انکار نہیں۔ کیونکہ اللہ

لِمَكَانِكَ الَّذِي جَعَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونِي فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو مُطَّلِبٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

رب العزت نے آپ کو ان میں سے مبعوث فرمایا۔ لیکن بنی عبد المطلب کو آپ نے عنایت فرمایا۔ اور ہمیں نہ دیا حالانکہ ہم اور بنی عبد المطلب آپ سے درجے میں برابر ہیں۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی عبد المطلب مجھ سے اسلام اور جاہلیت میں جدا نہیں ہوئے۔ اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب ایک ہیں آپ نے ایک دستِ مبارک کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیں یعنی اس طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ جیسے یہ انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔

۱۴۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرُ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے روز اونٹ کا ایک بال لیا، اور فرمایا اے لوگو! مجھے اس مال میں سے جو اللہ رب العزت نے تمہیں عنایت فرمایا، اس ایک بال برابر بھی لینا جائز نہیں۔ ہاں مگر پانچواں حصہ اور وہ بھی تمہاری طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

نوٹ اس لیے تاکہ اس میں یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کی پرورش ہوتی رہے اور یہ ان کاموں میں صرف ہوتا ہے۔

۱۴۳ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ كِتَابًا فِيهِ وَقَسْمُ أَبِيكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلَّهُ وَإِنَّمَا سَهْمُ أَبِيكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَفِيهِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الرَّسُولِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

سیدنا حضرت امام اوزاعی سے مروی ہے۔ کہ (بنو امیہ کے خلیفہ عادل) جناب حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ، نے عمر بن ولید کو لکھا۔ کہ تمہارے والد ولید بن عبد الملک بن مروان کی تقسیم کے مطابق تو کل پانچواں حصہ تمہارا ہے۔ مگر درحقیقت تمہارے باپ کا ایک حصہ ایک مسلمان کے حصے کے برابر تھا۔ اور پانچویں حصے میں اللہ اس کے رسول، ذوالقربیٰ اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا حق تھا۔ تو قیامت کے روز تمہارے باپ پر کتنے دعویدار ہوں گے؟

فَمَا اَكْثَرَ خُصَمَاءَ اَبِيكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَكَيْفَ يَنْجُوا مَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهُ وَاَظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِي الْاِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ عَلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوْءِ.

اور جس شخص پر اس قدر زیادہ دعویدار ہوں اس کا چھٹکارا کیسے ہوگا اور تم نے جو بینڈ باجے اور ستار نکالے ہیں وہ اسلام میں سب بدعت ہیں صریح گمراہی ہیں۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں تو جو تمہارے باغی اور سرکش سر کو پکڑ کر کھینچے (تاکہ تم ذلیل خوار ہو اور گمراہی سے باز آ جاؤ)

۲۱۲۴ عَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَعُثْمٰنُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمَانِهِ فِيْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ حُنَيْنٍ بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا مِثْلُ قَرَابَتِهِمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرٰى هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ ابْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ.

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور حنین کے اس مال کے متعلق پوچھا جو آپ نے بنو ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم فرمایا تھا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بنی عبد المطلب کو دیا۔ جو ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہمیں کچھ عنایت نہ فرمایا۔ حالانکہ ہم بھی آپ سے وہی قرابت رکھتے ہیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں تو بنی ہاشم اور عبد المطلب کو ایک سمجھتا ہوں۔ جناب جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ نہ دیا جیسے آپ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو دیا۔

۲۱۲۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى بَعِيْرًا فَاَخَذَ مِنْ سَنَامِهٖ وَبَرَةً بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے۔ اور اس کی کوہان میں سے ایک بال اپنی دو انگلیوں میں پکڑا پھر ارشاد فرمایا۔ میرے لیے فے میں اتنا بھی نہیں۔ مگر پانچواں حصہ۔ اور وہ بھی تمہیں ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

۲۱۲۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْهَا قُوْتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کے مال اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیے مسلمانوں نے ان پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ (جہاد نہیں کیا) تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک سال کا خرچ لے لیتے۔ اور آپ باقی ماندہ

الستلاحِ عِدَّةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

مال گھوڑوں، ہتھیاروں اور جہاد کے سامان میں خرچ کرتے۔

۲۱۴۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْاَلُهُ مِیْرَاثَهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَکَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کسی کو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ترکہ لینے کے لیے بھیجا جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے اور خیبر کے مال کے پانچویں حصہ سے ...... چھوڑا تھا۔ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں (بلکہ جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے)

۲۱۴۸ عَنْ عَطَاءٍ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی قَالَ خُمُسُ اللّٰہِ وَخُمُسُ رَسُوْلِهِ وَاحِدٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُ مِنْهُ وَیُعْطِیْ مِنْهُ وَیَضَعُهُ حَیْثُ یَشَاءُ وَیَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت عطا رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو تم غنیمت حاصل کرو۔ اور اس میں سے پانچواں حصہ اللہ۔ اس کے رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے تو (اللہ رب العزت کے لیے کوئی الگ حصہ نہیں) یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ سے لوگوں کو سواریاں اور نقد دیتے اور آپ جہاں اور جس جگہ چاہتے خرچ کرتے اور جو کچھ چاہتے وہ خرچ کرتے۔

۲۱۴۹ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَهُ قَالَ هٰذَا مَفَاتِحُ کَلَامِ اللّٰہِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ لِلّٰہِ قَالَ اخْتَلَفُوْا فِیْ هٰذَیْنِ السَّهْمَیْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَهْمِ الرَّسُوْلِ وَسَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِیْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ

سیدنا قیس بن مسلم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حسن بن محمد رضی اللہ عنہ سے اس آیت شریفہ کے متعلق دریافت کیا وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَهُ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے فرمان کی ابتدا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا اور آخرت اللہ رب العزت کی ہے تاہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد دو حصوں کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ ایک تو رسول اللہ کے حصے اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصے میں۔ بعض لوگوں کے مطابق رسول کا حصہ آپ کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعض نے کہا ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے اور بعض

قَائِلٌ سَهْمُ ذِى الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِى الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِى الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَا فِىْ ذٰلِكَ فِىْ خِلَافَةِ اَبِىْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

نے کہا کہ اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے۔ آخر سب لوگ اس بات پر متفق ہوئے۔ کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کے سامان میں خرچ ہونا چاہیئے۔ اور یہ جناب حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی خلافت تک اسی طرح تقسیم ہوتا رہا۔

نوٹ:۔ جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے وہ حصہ ہرگز نہ لیا۔ جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ حالانکہ یہ حضرات اس کے مستحق تھے۔ اس سے شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی بے طمعی اور حقانیت کا ثبوت ملتا ہے۔

۴۱۵۰ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِىْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى الْجَزَّارَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

سیدنا حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے یحییٰ جزار سے اس آیت کے بارے دریافت کیا وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کا خمس میں سے حصہ کتنا تھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ کل پانچویں حصے کا پانچواں حصہ (یعنی پچیسواں حصہ)

۴۱۵۱ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سُئِلَ الشَّعْبِىُّ عَنْ سَهْمِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيِّهٖ فَقَالَ اَمَّا سَهْمُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَّا سَهْمُ الصَّفِىِّ فَغُرَّةٌ يَّخْتَارُ مِنْ اَىِّ شَىْءٍ شَاءَ۔

سیدنا حضرت مطرف راوی ہیں۔ کہ حضرت شعبہ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے اور صفی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تو ایک مسلمان کے حصے کے برابر تھا۔ اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تھا کہ آپ کو جو چیز پسند آئے وہ لے لیں۔

نوٹ:۔ صفی اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو چیز۔ غنیمت کے تقسیم ہونے سے قبل امام اپنے لیے منتخب کرے مثلاً غلام، گھوڑا وغیرہ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ حکم مخصوص تھا اور دوسرے کسی امام کو اس کا کوئی اختیار نہیں۔

۴۱۵۲ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ بَيْنَا اَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهٗ قِطْعَةُ اَدَمٍ قَالَ كَتَبَ لِىْ هٰذِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَقْرَاُ قَالَ

سیدنا حضرت یزید بن شخیر راوی ہیں۔ کہ میں مقام مربد میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اس دوران ایک شخص چمڑے کا ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھ دیا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص پڑھ سکتا ہے؟

كُنْتُ اَنَا اَقْرَأُهَا فِيْهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ زُهَيْرِ بْنِ اُقَيْشٍ اَنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَاَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِيْ غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِيِّ وَصَفِيِّهِ فَاِنَّهُمْ اٰمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں اس کے الفاظ مبارک یوں تھے۔" حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کے تمام لوگوں کو معلوم ہو کہ اگر وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور مشرکوں سے الگ رہیں گے اور وہ اس بات کا اقرار کریں گے کہ اموالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور صفی کا حصہ آپ کی ذاتِ اقدس کے لیے ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں رہیں گے۔

۴۱۵۲ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِيْ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِهٖ لَا يَاْكُلُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِيْ قَرَابَتِهٖ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِلْيَتَامٰى مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْمَسَاكِيْنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِابْنِ السَّبِيْلِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو خمس قرآن مجید میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے لیے آیا ہے۔ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپ کے رشتہ داروں کے لیے ہے کیونکہ انہیں صدقہ سے کچھ لینا درست نہ تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پانچویں حصے سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے رشتہ دار پانچویں حصہ میں سے حصہ لیتے اور یتیم و مسکین بھی اتنی ہی مقدار میں لیتے۔ مسافروں کا بھی اتنا ہی حصہ ہوتا۔

امام نسائی رح فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اسم گرامی سے شروع کیا
یہ ابتداء میں اس لیے آیا کہ یہ سب چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور فے اور خمس میں اللہ نے اپنے نام سے ابتداء
اس لیے فرمائی کہ یہ دونوں بہترین کمائی ہیں۔ اور صدقے میں اپنا اسم استعمال نہیں فرمایا۔
کیونکہ صدقہ لوگوں کے ہاتھ کی میل ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ مال غنیمت میں سے کچھ لے کر کعبہ میں رکھ دیتے
ہیں۔ اور یہی وہ حصہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جو امام کو دیا جائے گا۔ جو اس سے گھوڑے اور
ہتھیار وغیرہ خریدے گا۔ وگرنہ جسے مستحق اور حاجت مند دیکھے گا اسے دے گا۔ جس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ نیز وہ
اسے مسلمانوں، خدام قرآن وحدیث، فقہا اور علماء کو دے گا۔ اس کے علاوہ رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا جائے گا
خواہ وہ مالدار ہوں، یا محتاج اور بعض علماء کے نزدیک ان میں سے جو محتاج ہوں گے۔ انہیں ملے گا۔ اور مالداروں کو نہ ملے گا۔ جیسے
یتیم اور مسافر لوگوں میں سے جو محتاج ہوں۔ انہی کو ملے گا۔ لیکن حصہ لینے میں چھوٹے بڑے مرد
اور عورت سب برابر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال انہیں دلایا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا اور حدیث پاک میں یوں
نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو کم دیا اور بعض کو زیادہ۔ ہاں اگر کسی حصہ دار کے متعلق یہ تصریح کر دی جائے کہ
فلاں کو اتنا ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اور یتیموں کا حصہ ان یتیموں کو ہی دیا جائے گا۔ جو مسلمان ہیں
اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی شخص کو دو حصے نہ دیے جائیں گے۔ یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو بلکہ انہیں

اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ دے یا مسافر کا اب باقی چار خمس مال غنیمت میں سے تو وہ امام ان مسلمانوں کو دے گا جو بالغ ہیں اور لڑائی میں شریک تھے!

قرآن مجید اور حدیث شریف میں ہے کہ خمس اللہ اور اس کے رسول   اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے ہے کیونکہ صدقہ میں سے کچھ لینا ان کے لیے   درست نہ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔ تو وہ بنو ہاشم کے اشراف کے لائق نہیں۔

مسافر وہ جس کے پاس سواری نہ ہو اور زادِ راہ بھی نہ ہو۔

۴۱۵۴ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا فَقَالَ النَّاسُ افْصِلْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا أَفْصِلُ بَيْنَهُمَا وَقَدْ عَلِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَلِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِنْهَا قُوتَ أَهْلِهِ وَجَعَلَ سَائِرَهُ سَبِيلَهُ سَبِيلَ الْمَالِ ثُمَّ وَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ ثُمَّ وُلِّيتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَصَنَعْتُ فِيهَا الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ أَتَيَانِي فَسَأَلَانِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وُلِّيتُهَا بِهِ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَأَخَذْتُ عَلَى ذَلِكَ عُهُودَهُمَا ثُمَّ أَتَيَانِي يَقُولُ هَذَا اقْسِمْ لِي بِنَصِيبِي مِنِ ابْنِ أَخِي وَيَقُولُ هَذَا اقْسِمْ لِي بِنَصِيبِي مِنِ امْرَأَتِي وَإِنْ شَاءَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وُلِّيتُهَا بِهِ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَإِنْ أَبَيَا كُفِيَا ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى

سیدنا حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما دونوں اس مال کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے۔ فدک، بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میرا اور ان کا فیصلہ فرماتے ہوئے تقسیم فرما دیجیے لوگوں نے بھی عرض کیا کہ ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس مال کو کبھی تقسیم نہ کروں گا کیونکہ دونوں کو معلوم ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے البتہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متولی رہے ۔ اور آپ اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ کے بعد اس مال کے متولی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رہے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی ہوا میں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کے خرچ کے مطابق دیتے۔ اور آپ باقی بیت المال میں جمع کر دیتے۔ پھر یہ دونوں حضرات جناب حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے اور مجھے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دیجیے ہم اس پر اسی طرح عمل کریں گے جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور آپ نے کہا میں نے وہ مال ان

وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ هٰذَا لِهٰؤُلَآءِ
إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِينِ وَ
الْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذِهِ لِهٰؤُلَآءِ وَمَا
أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ
عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هٰذِهِ
لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرًى
عُرَيْنِيَّةَ فَدَكُ كَذَا وَكَذَا فَمَا أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ
السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَآءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ
فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِي هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ حَظٌّ
إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ وَلَئِنْ عِشْتُ
إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقُّهُ أَوْ قَالَ حَظُّهُ.

دونوں کے سپرد کر دیا۔ اور دونوں سے اقرار لے لیا۔ اب
یہ دونوں پھر آئے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے
بھتیجے سے دلاؤ (یعنی عباس رضی اللہ عنہ، جو حضور سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا کہتا ہے۔ کہ میرا حصہ
میری بیوی کی طرف سے دلاؤ۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ،
کی طرف سے (جو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے
خاوند تھے اور آپ حضور کی صاحبزادی ہیں) اگر وہ منظور کریں
تو یہ مال میں ان کے سپرد کرتا ہوں، اس شرط پر کہ وہ اس
طرح عمل کریں جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے
تھے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا
ہے اور ان کے بعد میں نے کیا ہے۔ اور اگر انہیں منظور نہ
ہو تو پھر اپنے گھر بیٹھیں اور مال میں اپنے قبضے میں رکھوں گا۔
پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قرآن مجید میں
دیکھو اللہ تعالیٰ مال غنیمت کے بارے ارشاد فرماتا ہے۔
اس میں سے پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول، رشتہ داروں
یتیموں، مسکینوں، عاملوں اور مسافروں کا ہے۔ اور صدقات
کے لیے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ کہ وہ
فقیروں، مسکینوں، عاملوں اور مؤلفۃ القلوب، غلاموں، قرضداروں اور مجاہدوں کے لیے ہیں (اور آپ نے اس مال کو صدقہ کیا تو اس
میں فقیروں، مسکینوں، اور سب مسلمانوں کا حق ہوگا۔ اور جو کچھ اس میں مال غنیمت ہے اس میں بھی سب کا حصہ ہے) جو مال اللہ جل
شانہ، نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا۔ اور تم نے اس پر اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں (جہاد نہیں کیا)
جناب امام زہری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مال حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور وہ چند گاؤں ہیں عرینیہ
کے فدک اور فلاں فلاں گاؤں۔ مگر اس مال کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ گاؤں والوں سے جو مال اللہ نے اپنے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ نیز ذوالقربیٰ یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پھر فرمایا کہ ان فقیروں
کا بھی اس مال میں حق ہے۔ جو ہجرت کر کے آئے۔ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور اپنے اموال سے محروم ہوئے پھر فرماتا
ہے کہ ان کا بھی حق ہے۔ جو ان سے پہلے دارالاسلام میں آ کر ایمان لا چکے تھے۔ نیز ان لوگوں کا بھی حق ہے۔ جو ان لوگوں کے

بعد ہو کر آئے تو یہ آیت شریفہ تمام مسلمانوں کو اپنے اندر شامل کرتی ہے اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا۔ جس کا حق اس مال میں نہ ہو۔ یا اس کا کچھ حصّہ نہ ہو (پھر ایسا مال جس کے مستحق سبھی مسلمان ہوں۔ اس کے علاوہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما چکے ہوں۔ کہ وہ صدقہ ہے۔ اور ہمارا ترکہ کسی شخص کو نہیں ملتا۔ یہ کس طرح تقسیم ہو سکتا ہے؟) البتہ تمہارے غلام اور لونڈیاں بعض رہ گئے ہیں۔ ان کا اس مال میں حق نہیں ہے اور اگر میں زندہ رہا، تو خدا کو منظور ہوا تو ہر مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حصّہ یا حق ضرور ملے گا۔

نوٹ:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر انہیں منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھیں اور مال میں اپنے قبضے میں رکھوں گا۔ کیونکہ وہ مال ترکے کی مثل نہیں ہے کہ وہ سب وارثوں میں تقسیم ہو۔ وہ تو ایک وقف کی طرح ہے جس کا انتظام اس طرح کرنا چاہیئے جیسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے یہ وہ وجوہات تھیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے یہ مال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثا میں تقسیم نہیں فرمایا اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں کیا اب شیعوں کا طعن اور الزام ان دونوں بزرگوں پر محض لغو ہے کیونکہ قرآن اور حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبَيْعَةِ

بیعت کے بارے میں کتاب

اَلْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

حکم ماننے اور تابعداری پر بیعت کرنا:۔

۴۱۵۵ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر

وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَّقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور جو شخص ہم پر حاکم بنایا جائے گا۔ اس سے نہ جھگڑیں گے (یعنے آپ جس شخص کو ہم پر حاکم بنائیں گے ہم اس کی اطاعت کریں گے) اور ہم جہاں بھی ہوں گے حق کے تابع رہیں گے اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہ ڈریں گے۔

۴۱۵۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے۔ اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور اسی کی طرح ذکر کیا۔

اَلْبَيْعَةُ اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ

اس بات پر بیعت کرنا کہ جو حاکم بنے اس کی مخالفت نہ کریں گے"

۴۱۵۷ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَّقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے۔ اسے سنیں گے اور اسکے مطابق عمل کریں گے) آسانی، مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور جو شخص ہم پر حاکم بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑیں گے (یعنی آپ جس شخص کو ہم پر حاکم بنائیں گے ہم اس کی اطاعت کریں گے) اور ہم جہاں بھی ہوں گے حق کے تابع رہیں گے اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہ ڈریں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

سچ کہنے پر بیعت کرنا

۴۱۵۸ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

ترجمہ حسب سابق البتہ اس حدیث مبارک میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ ہم نے اثرہ پر بیعت کی۔ یعنی آپ کسی

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَالْأَثَرَةِ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا.

شخص کو ہم سے زیادہ دیں گے تو ہم جھگڑا نہ کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں گے سچ کہیں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا!

۴۱۵۹ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكَارِهِنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْعَدْلِ أَيْنَ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا البتہ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ ہم نے انصاف کی بات کہنے پر بیعت کی خواہ ہم جس جگہ بھی ہوں۔ اور ہم کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے اللہ کے کام میں نہ ڈریں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْأَثَرَةِ

اس بات پر بیعت کرنا اگر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو زیادہ عنایت فرمائیں گے تو ہم ناراض نہ ہوں گے!

۴۱۶۰ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ البتہ ۲۱، ص ۱- اتنا اضافہ ہے کہ ہم نے انصاف کی بات کہنے پر بیعت کی خواہ ہم جس جگہ بھی ہوں۔ اور ہم کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے اللہ کے کام میں نہ ڈریں گے۔

۴۱۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَعُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تجھ پر مسلمان حاکم کی اطاعت کرنا لازمی ہے خواہ تو خوش ہو خواہ رنجیدہ خواہ سختی ہو یا آسانی، اگرچہ تجھ پر کسی دوسرے شخص کو ترجیح دی جائے۔

نوٹ:۔ اور وہ شخص تجھ سے زیادہ مستحق نہ بھی ہو۔ تب بھی اطاعت کرنا لازمی ہے۔ یہاں تک کہ وہ کام شرع کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی اطاعت ضروری نہیں۔ (نوویؒ)

اَلْبَيْعَةُ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۲ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر بیعت کی۔ یعنی ہم ہر مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دل رہیں گے۔

نوٹ:۔ یہ نہیں کہ منہ پر تعریف اور پیٹھ پیچھے برائی جو منافقین کی عادت ہے۔

۱۶۳ عَنْ جَرِيْرٍ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننے اور آپ کی اطاعت کرنے پر بیعت کی، نیز یہ کہ میں ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا!

اَلْبَيْعَةُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ — جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۱۶۴ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی۔ لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم موت سے نہ بھاگیں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْمَوْتِ — مرجانے پر بیعت کرنا

۱۶۵ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

سیدنا یزید بن ابی عبید سے مروی ہے۔ کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے دریافت کیا آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز کس بات پر بیعت کی؟ آپ نے فرمایا کہ مرجانے پر۔

نوٹ:۔ یعنی جہاد کریں گے۔ یہاں تک کہ شہید ہوجائیں گے یا فتح حاصل کریں گے!

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْجِهَادِ — جہاد پر بیعت کرنا

۱۶۶ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں فتح مکہ کے روز اپنے باپ امیہ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ سے ہجرت پر بیعت کیجیے۔ آپ نے فرمایا۔ اب ہجرت کہاں ہے۔ لیکن میں اس سے جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ یہاں ہجرت سے مراد وہ ہجرت ہے۔ جو مکہ کر مہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہوئی۔ جب مکہ مکرمہ میں اسلام پھیل چکا تو ہجرت ختم ہوگئی، لیکن وہ ہجرت جو کفار کے ملک سے مسلمانوں کے ملک کی طرف ہوتی ہے۔ وہ قیامت تک باقی ہے۔ کرمانی نے کہا کہ جب کسی ملک میں کافروں کے غلبہ سے دین کے کام ادا نہ ہو سکیں تو وہاں سے ہجرت واجب ہے۔

۱۶۷ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ تُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ.

راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور آپ کے گرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت تھی تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو۔ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو گے تم اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے کسی پر بہتان نہ تراشو گے۔ شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پھر جو شخص یہ کام نہ کرے اور اس بیعت کو پورا کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ اور جو شخص ان میں سے کوئی گناہ کرے۔ اور پھر اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے۔ (جیسے اسے زنا کی حد لگائی جائے۔ یا چوری میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے) تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرے (اور دنیا میں سزا نہ پائے) بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپائے تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمے ہے۔ خواہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔ خواہ (قیامت کے روز) اسے عذاب دے

نوٹ: تم اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے کسی شخص پر بہتان نہ لگاؤ! یہ حکم قرآن حکیم میں عورتوں کی بیعت کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اولاد نہ ہو۔ اور وہ اس خیال سے کہ خاوند کی ذات کہیں باہر نہ چلی جائے۔ کسی دوسرے شخص کا بچہ لے کر اسے اپنا بچہ ظاہر کرے جیسا کہ جاہلیت کے دور میں عورتیں ایسا کرتی تھیں۔ تو یہ بہتان ہے۔ کیونکہ وہ دونوں ہاتھوں کے درمیان سے جھوٹ اٹھاتی تھیں۔ کہ وہ ان کے پیٹ سے نہیں۔ اور کہتیں کہ ہمارے پیٹ سے ہے۔ اور دونوں پاؤں کے درمیان سے۔ یعنی شرمگاہ سے۔ کہ ان کی شرمگاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اور کہتی ہیں کہ پیدا ہوا۔ یہ عبارت مردوں کے لیے محال ہے اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ فعل اس طرح ہے کہ ایک شخص ایک کام کرتا ہے۔ اور وہ کام ساری جماعت یا قوم کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا یعنی تم زیور نکالتے ہو اور اسے پہنتے ہو۔ حالانکہ زیور صرف عورتیں پہنتی ہیں مرد نہیں۔ مگر نسبت مردوں کی طرف بھی ہے۔

اور بعض نے کہا کہ بین ایدیکم و ارجلکم سے مراد ذات اور نفس ہے۔ کیونکہ اکثر افعال ہاتھ اور پاؤں سے سرزد ہوتے ہیں۔ اس لیے ذکر ان ہی دونوں کا ہوا۔

٤١٦٨ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوْبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوْبَةٌ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت نہیں کرتے جن باتوں پر عورتوں نے بیعت کی ہے۔ یعنی تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہ باندھو۔ اور شریعت کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں! پھر ہم نے آپ سے مندرجہ بالا باتوں پر بیعت کی۔ آپ نے فرمایا۔ اب جو شخص ان گناہوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے۔ پھر دنیا میں اس کی سزا پائے تو وہ اس شخص کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص سزا نہ پائے۔ تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمے ہے خواہ وہ اسے بخش دے خواہ عذاب کرے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْهِجْرَةِ

ہجرت پر بیعت کرنا

٤١٦٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ جِئْتُكَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں۔ اور میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ حضور سرور کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انکی طرف واپس جاؤ اور انہیں اس طرح خوش کرو۔ جیسے تم نے انہیں رلایا ہے۔

نوٹ:۔ والدین کی رضامندی اور خوشنودی وخوشی ہجرت سے افضل اور مقدم ہے۔

شَانُ الْهِجْرَةِ

ہجرت کی شان

٤١٧٠ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو ہجرت بہت مشکل ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ

قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا جاؤ اور بستیوں کے اس پار محنت اور عمل کرو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

نوٹ: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم دوربیں ملاحظہ فرما رہی تھی کہ اس گنوار کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا مشکل ہے لہٰذا آپؐ نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔ ہجرت بہت مشکل ہے۔ یعنی اپنا گھر بار عزیز و اقربا ر دوست و آشناسب خدا کے لیے چھوڑ دینا۔ اور پھر اسی پر جمے رہنا یہ ہرگز نہیں کہ چند روز کے بعد ہجرت فسخ کر دی۔ آپ نے اعرابی سے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ خواہ تو کتنے فاصلے پر ہے۔

هِجْرَةُ الْبَادِي

گاؤں والے شخص کی ہجرت کا بیان

۴۱۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَأَمَّا الْبَادِي فَيُجِيبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی ہجرت سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کے نزدیک بری ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہجرت کی دو قسمیں ہیں، ایک تو وہ قسم ہے جو اس جگہ حاضر رہے، جہاں ہجرت کی ہے دوسرے گاؤں والے کی ہجرت جو شخص اپنے گاؤں میں رہے، تاہم اگر عندالضرورت اسے بلایا جائے تو وہ شخص چلا آئے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو وہ اسے تسلیم کرے حاضر پر سختی بہت زیادہ ہے اور سب سے بڑھ کر ثواب اسے ہی ہے۔

تَفْسِيرُ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے معنی

۴۱۷۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ مُهَاجِرُونَ لِأَنَّ

سیدنا حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما بھی مہاجرین میں سے تھے۔ کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا۔ اور بعض انصاری بھی مہاجرین میں سے تھے۔ اس لیے مدینہ مشرکوں کا ملک تھا۔ بعد ازاں چھوڑ

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ.

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لیلۃ العقبہ کو حاضر ہوئے

اَلْحَثُّ عَلَى الْهِجْرَةِ

ہجرت کی ترغیب

٤١٧٢ عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا.

سیدنا حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا کام ارشاد فرمائیے۔ جس پر میں مستقل مزاجی سے کاربند رہوں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم ہجرت پر مستقل مزاج رہو! اس کے مساوی کوئی کام نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ فِي انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے ختم ہو جانے میں اختلاف

٤١٧٤ عَنْ يَعْلَى قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ.

جناب حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں اپنے والد کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوا جس دن مکہ فتح ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت ختم ہو گئی۔

٤١٧٥ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی شخص جائے گا جس نے ہجرت کی ہو۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب سے مکہ مکرمہ فتح ہوا ہے، ہجرت ختم ہو گئی ہے۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی باقی ہے۔ تو جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے کہا جائے تو تم جہاد کے لیے نکلو جہاد بھی ایک طرح ہجرت ہے۔ کیونکہ اس میں گھر بار بال بچے، رشتہ دار چھوڑنے پڑتے ہیں، پس جو کوئی جہاد کرے گا۔ وہ جنت میں جائیگا۔

نوٹ:۔ جب سے مکہ مکرمہ فتح ہوا ہے۔ اس کے بعد ہجرت میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہجرت ختم ہو چکی۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ مکہ مکرمہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت قیامت تک باقی ہے۔ اور حدیث شریف سے مقصد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت ختم ہو گئی۔ (زہر الربیٰ)

٤١٧٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز ارشاد فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیتی

جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

ابھی باقی ہے. جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے کہا جائے تو تم جہاد کے لیے نکلو۔

۴۱۷۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

۴۱۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّنَا يَطْلُبُ حَاجَةً وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِي وَهُمْ يَزْعُمُونَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن واقد سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم میں ہر ایک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ کچھ حاجت اور غرض رکھتا تھا۔ میں سب سے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہوں وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اب ہجرت ختم ہو چکی۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تک کافروں سے جہاد جاری رہے گا۔ ہجرت ختم نہ ہوگی۔

نوٹ :۔ کیونکہ جب کوئی شخص دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف آئے اس نے ہجرت کی۔ اور جب تک کافر رہیں گے دار الکفر بھی رہے گا۔

۴۱۷۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ أَصْحَابِي فَقَضَى حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولًا فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ.

سیدنا حضرت عبد اللہ سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو میرے ساتھی پہلے حضور کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان کی حاجات پوری فرمائیں۔ پھر میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کب ختم ہوگی؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی، جب تک کافروں سے جہاد جاری رہے گا۔

اَلْبَيْعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ

ہر ایک حکم پر بیعت کرنا خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند

۴۱۸۰ عَنْ جَرِيرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا أَحْبَبْتُ وَفِيمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَتَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَا جَرِيرُ أَوْ تُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِي وَالنُّصْحِ

سیدنا حضرت جریر راوی ہیں، کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے سننے اور اطاعت کرنے پر ہر حکم کی بیعت کرتا ہوں۔ خواہ وہ مجھے پسند ہو یا ناپسند۔ آپ نے فرمایا، اے جریر! تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو؟ اس طرح کہو کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔ پھر بیعت کرو اور اس بات پر بیعت کرو میں ہر مسلمان کا خیرخواہ

رہوں گا۔

اَلْبَيْعَةُ عَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ

مشرک سے سوشل بائیکاٹ پر بیعت کرنا

۴۱۸۱ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ.

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، ہر ایک مسلمان سے خیرخواہی کرنے، مشرک سے الگ رہنے پر بیعت کی (خواہ وہ رشتہ دار اور قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو)۔

۴۱۸۲ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا حضرت جریر سے مروی دوسری روایات بھی ایسی ہی ہیں۔

۴۱۸۳ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتّٰى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ أُبَايِعُكَ عَلٰى أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِينَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ.

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں بھی آپ سے بیعت کروں۔ اور آپ مجھ پر شرائط لگائیں۔ حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں۔ جو آپ پسند فرمائیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو، نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو، مسلمانوں کے خیرخواہ رہو۔ اور مشرکوں سے الگ رہو۔

۴۱۸۴ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِيهِ وَهُوَ طَهُورُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے کئی افراد کی موجودگی میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت کرتا ہوں۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، کسی پر ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے بہتان نہ باندھنا، شریعت کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرنا، پھر تم میں سے جو شخص اپنی اس بیعت کو پورا کرے تو اس کا ثواب اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے ذمے ہے۔ اور پھر جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کر بیٹھے اور دنیا میں اسے سزا مل جائے۔ تو وہ پاک ہو گیا۔ اور اگر اللہ رب العزت اس کی غلطی کو چھپائے تو وہ اللہ کی مرضی پر ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے دے

چاہے تو معاف فرما دے!

بَيْعَةُ النِّسَآءِ

عورتوں سے بیعت کرنا۔

۴۱۸۵ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدَتْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيئُكَ فَأُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا يَعْنِي قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ام المومنین حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ جب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورِ جاہلیت میں ایک عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی (یعنی میت پر رونے پیٹنے چلانے اور اس کے اوصاف بیان کرنے میں ؛ جیسے جاہلیت کا رواج تھا) لہٰذا مجھے بھی بدلہ ادا کرنے کے لیے اس کے نوحہ میں شامل ہونا ہے میں جا کر شریک ہو جاتی ہوں۔ پھر آکر آپ کی بیعت کر لوں گی۔ (کیونکہ بیعت کے بعد گناہ کرنا بدتر ہے) حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ اور شریک ہو۔ ام عطیہ فرماتی ہیں کہ میں جا کر ان کے نوحے میں شریک ہو گئی۔ پھر واپس آئی اور آپ سے بیعت کی!

۴۱۸۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا تَنُوحَ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گے!

۴۱۸۷ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلُ قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ میں کئی انصاری عورتوں کے ہمراہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں بیعت کے لیے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ چوری نہ کریں گی زنا نہ کریں گی۔ دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان میں سے بہتان نہیں باندھیں گی۔ اور شرع کے کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہ بھی کہو کہ جہاں تک ہم سے ہو سکا۔ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے کہا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر بہت رحم ہے۔ کہ آپ ہماری استطاعت کے مطابق ہم سے بیعت لینا چاہتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آگے بڑھیے

اپنا دست مبارک ہم آپ سے بیعت کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ میرا ایک عورت سے کہہ دینا ایسا ہی ہے جیسے میں نے سو عورتوں سے کہا۔

بَيْعَةُ مَنْ بِهِ عَاهَةٌ

اگر کسی شخص کو بیماری ہو تو اس سے کس طرح بیعت کی جائے

۴۱۸۸ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرٌو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ

شرید کی اولاد میں سے عمرو نامی ایک شخص سے مروی ہے۔ کہ اس نے اپنے والد سے سنا کہ قبیلہ بنو ثقیف کے لوگوں میں سے ایک شخص جذامی کوڑھی تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم واپس چلے جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

نوٹ:۔ اور حضور نے اس سے ہاتھ نہ ملایا۔ کیونکہ جذامی سے ہاتھ ملانے میں کراہت ہوتی ہے۔

بَيْعَةُ الْغُلَامِ

نابالغ لڑکے کی بیعت کس طرح جائے؟

۴۱۸۹ عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ لِيُبَايِعَنِي فَلَمْ يُبَايِعْنِي.

سیدنا حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کیلئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور میں نابالغ لڑکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہاتھ نہیں ملایا۔

بَيْعَةُ الْمَمَالِيكِ

غلاموں سے بیعت کرنا

۴۱۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک غلام نے حاضر خدمت ہو کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے۔ بعدازاں اس کا مالک اسے لینے آیا۔ آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھوں بیچ ڈالو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے غلام دے کر اسے لے لیا۔ اس کے بعد آپ جب تک یہ دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔ بیعت نہ فرماتے۔

اِسْتِقَالَةُ الْبَيْعَةِ

بیعت توڑ ڈالنا

۴۱۹۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک گنوار نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ بعدازاں مدینہ منورہ میں بخار میں مبتلا ہو گیا۔ وہ آپ کی خدمت

إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبُهَا.

اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت توڑ دیجیے۔ آپ نے انکار فرمادیا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپ نے انکار فرمایا۔ آخر وہ نکل کر چلا گیا تب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ جو میل کو نکال دیتا ہے۔ اور صاف کھرا رکھ لیتا ہے۔

(یعنی بُرے آدمی کو مدینہ منورہ رہنے نہیں دیتا اور اچھے آدمی کو نکلنے نہیں دیتا)

أَلْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے بعد پھر اپنے گاؤں میں آکر رہنا۔

۴۱۹۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا بْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

سیدنا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ حجاج کے پاس تشریف لے گئے۔ تو حجاج بولا۔ اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا ہے۔ یعنی دین اسلام سے پھر گیا۔ جب کہ تو نے مدینہ منورہ چھوڑ دیا۔ اور اس نے کچھ کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ تو جنگل میں رہتا ہے۔ تو سلمہؓ نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت بخشی!

أَلْبَيْعَةُ فِيمَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ

اپنی طاقت کے مطابق بیعت کرنا

۴۱۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے آپ فرماتے جہاں تک تم کو طاقت ہے اور جتنی مجھ میں طاقت تھی آپ نے اتنا مجھے سکھلا دیا۔

۴۱۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.

حضرت ابن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آپ فرما دیتے۔ جہاں تک تم کو طاقت ہے۔

۴۱۹۵ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حکم کے سننے اور ماننے پر آپ نے اتنا سکھلایا اور کہا کہ جہاں تک مجھ کو طاقت ہے اور خیر خواہ رہوں گا۔ ہر مسلمان کا۔

۴۱۹۶ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ راویہ ہیں۔ کہ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے چند عورتوں کے ساتھ

بِنُسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ.

بیعت کی۔ آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے۔ اور تم کو طاقت ہے۔

ذِكْرُ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْإِمَامَ وَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ

جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدے اور اس سے اقرار کرے تو اس پر کیا لازم ہے؟

۴۱۹۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرَتِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكِرُونَهَا تَجِيءُ فِتَنٌ فَيُدَقِّقُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن عبد رب الکعبہ راوی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا۔ تو دیکھا کہ آپ کعبہ کے سائے تلے تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے ارد گرد لوگ جمع ہیں۔ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ہم ایک سفر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور ایک منزل پر اترے۔ ہم میں سے کوئی تو اپنا خیمہ گاڑتا۔ کوئی تیر چلاتا۔ کوئی جانوروں کو چراتا۔ اسی دوران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز کے لیے اکٹھے ہو۔ ہم سب جمع ہوئے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ اور ہمیں خطبہ سنایا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے ہر نبی کے لیے یہ بات لازمی تھی کہ وہ جس معاملہ میں امت کی بھلائی اور خیر خواہی دیکھے وہ انہیں بتلا دے اور اگر برائی دیکھے تو اس سے ڈرائے۔ اور تمہاری یہ امت تو اس کی ابتداء میں بھلائی ہے۔ اور انتہا میں بلا اور برائی ہے۔ اور دوسری کئی بری باتیں ہیں۔ ایک فساد ہو گا جو مٹنے نہ پائے گا۔ تو دوسرا شروع ہو جائے گا جب ایک فساد ہو گا تو مسلمان کہے گا اب میں ہلاک ہو جاؤں پھر وہ مٹ جائے گا پھر فساد ہو گا تو کہے گا اب میں ہلاک ہو جاؤں پھر وہ مٹ جائیگا لہذا تم میں سے جو شخص جہنم سے بچنا اور جنت میں جانا چاہے وہ اللہ اور روز قیامت پر یقین کر کے مرے۔ اور وہ لوگوں سے اس طرح پیش آئے۔ جیسے وہ چاہتا ہے۔ کہ لوگ مجھ سے پیش آئیں۔ اور تم میں سے جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے۔ اور اس کے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

دل سے اقرار کرے۔ تو پھر اس سے جہاں تک ہو سکے اطاعت کرے۔ اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔ عبدالرحمان فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا۔ اور آپ سے دریافت کیا کیا تم نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں سنا ہے۔

اَلْحَضُّ عَلٰى طَاعَةِ الْاِمَامِ

۴۱۹۸ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِيْ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔

امام کی اطاعت کا شوق دلانا!

سیدنا حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے اپنے دادا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا آپ فرماتے تھے اگر تم پر ایک حبشی غلام ہو اور وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے چلے تو تم اس کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ طَاعَةِ الْاِمَامِ

۴۱۹۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

امام کی اطاعت کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے میرے مقرر کردہ حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کیے ہوئے حاکم کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ

۴۲۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ ابْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک "اولوالامر کی اطاعت کرو" سے مراد

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ آیت شریفہ "اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو" حضرت عبداللہ بن حذافہ کے بارے میں نازل ہوئی جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ عِصْيَانِ الْاِمَامِ

۴۲۰۱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَتَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

امام کی نافرمانی کی برائی

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ شخص جو فقط اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے لڑے۔ اور امام کی اطاعت کرے۔ مال کو اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرے فساد سے بچے اس کا سونا اور جاگنا عبادت ہے۔ دوسرا وہ شخص جو دوسرے لوگوں کے دکھاوے ناموری و مشہوری کے لیے لڑے اور امام کی نافرمانی کرے ملک میں فساد پھیلائے تو وہ برابر بھی نہ لوٹے گا۔

نوٹ:۔ ملک میں فساد پھیلانے کا مطلب ہے۔ کہ وہ لوگوں پر خلاف شرع ظلم پھیلاتے یا عورتوں، بچوں اور غریبوں کے مال ناحق لوٹے۔ اور انہیں ستائے اور پریشان کرے برابر بھی نہ لوٹے گا۔ یعنی یوں نہ ہوگا کہ اسے نہ ثواب ہوگا نہ عذاب بلکہ اسے عذاب ہوگا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْاِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ

۴۲۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ اَمَرَ بِغَيْرِهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ وِزْرًا۔

امام کے لیے کیا کیا باتیں ضروری ہیں؟

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام ڈھال کی طرح ہے۔ جس کی آڑ، انتظام اور حمایت میں لوگ جہاد کرتے ہیں۔ اور اس کے باعث فتنوں اور آفتوں سے بچتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر انصاف کے مطابق حکم کرے تو اسے ثواب ہوگا۔ اور اگر اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال نازل ہوگا۔

اَلنَّصِيْحَةُ لِلْاِمَامِ

۴۲۰۳ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ

ظاہر اور باطن سے امام کے لیے مخلص ہونا

سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دین خلوص سچائی اور لوگوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے ساتھ، تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے ساتھ کہ سچے دل سے اس کی عبادت کرے۔

وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

اللہ سے سچے دل سے ڈرے دکھلانے کے لیے نہیں) اور اس کی کتاب کے ساتھ (کر اس پر عمل کرے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے امام کے ساتھ اور باقی سب مسلمانوں کے ساتھ!

۴۲۰۴ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دین خلوص سچائی اور لوگوں کی خیر خواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے ساتھ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے ساتھ (کہ سچے دل سے اس کی عبادت کرے اللہ سے سچے دل سے ڈرے نہ کہ دکھلانے کے لیے نہیں) اور اس کی کتاب کے ساتھ (کر اس پر عمل کرے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے امام کے ساتھ اور باقی سب مسلمانوں کے ساتھ!

۴۲۰۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لِعَامَّتِهِمْ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ یقیناً دین خیر خواہی ہے۔ البتہ دین خیر خواہی ہے حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی خیر خواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ اس کی کتاب اس کے رسول اور مسلمانوں کے خواص اور عام کی خیر خواہی۔

۴۲۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَلِعَامَّتِهِمْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی خیر خواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ اس کی کتاب اس [illegible] اور مسلمانوں کے خواص اور عام کی خیر خواہی۔

بِطَانَةُ الْإِمَامِ

امام کی خصلت کا بیان

بطانہ سے مراد اصل میں وہ قوت ہے۔ جو انسان میں رکھی گئی ہے۔ ہر انسان میں دو قوتیں ہیں ایک وہ جو نیکی کی طرف لے جاتی ہے۔ برائی سے روکتی ہے۔ دوسری وہ جو برائی کی طرف لے جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک بطانہ سے مراد فرشتہ اور شیطان ہے۔

۴۲۰۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَالٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِیَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِیَ وَهُوَ مِنَ الَّتِیْ تَغْلِبُ عَلَیْهِ مِنْهُمَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر حاکم میں دو قوتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ قوت جو نیک اور اچھی بات کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور بری بات سے منع کرتی ہے۔ دوسری وہ قوت جو (برے کام کرتے) بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی پھر جو شخص اس شر سے بچا وہ سالم اور محفوظ رہا۔ اور یہی قوت اکثر غالب آتی ہے۔ (برے کاموں کی طرف چلانے والی)

۴۲۰۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْخَیْرِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی خلیفہ کو متعین کر کے نہیں بھیجا مگر اس میں دو قوتیں رکھی ہیں ایک تو وہ قوت جو نیکی کی طرف بلاتی ہے اور دوسری وہ جو برائی کی طرف بلاتی ہے۔ مگر خداوند تعالیٰ ان کی اس قوت کو مغلوب کر دیتا ہے۔ اور وہ نیک قوت کے تابع رہتی ہے

نوٹ: جیسے دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا بھی آپ نے فرمایا۔ ہاں مگر اللہ رب العزت نے اسے میرا تابع بنا دیا ہے۔

۴۲۰۹ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا كَانَ بَعْدَهٗ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِیَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِیَ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ دنیا میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی خلیفہ ہوا ہے۔ جس میں دو خصائل نہ ہوں ایک تو وہ خصلت جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے۔ اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ جو بگاڑنے میں کوتاہی نہیں کرتی۔ پھر جو شخص بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا۔

وَزِیْرُ الْاِمَامِ

حاکم کا وزیر

۴۲۱۰ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّلِیَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَاَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِیْرًا صَالِحًا اِنْ نَّسِیَ ذَكَّرَهٗ وَ اِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) سے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص حاکم ہو پھر خداوند تعالیٰ اس کی بھلائی چاہے۔ تو اللہ رب العزت اس کیلئے نیک وزیر بنا دے گا۔ (یعنی عقلمند نیک طینت اور مدبر) اگر حکمران کوئی بات بھول جائے گا۔

تو وہ اس کو یاد دلائے گا۔ اور اگر وہ یاد رکھے گا تو وہ اس کی مدد کرے گا۔

نوٹ:۔ غرضیکہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہیں۔ اس کی حکومت بھی قائم رہتی ہے۔ اور ترقی ہوتی ہے۔ اور جس بادشاہ کے وزیر جاہل اور بے وقوف ہوتے ہیں اس کی حکومت بہت جلد مٹ جاتی ہے۔

جَزَاءُ مَنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَأَطَاعَ۔ اگر کسی شخص کو گناہ کرنے کا حکم ملے اور وہ گناہ کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟!

۴۲۱۱ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ خَيْرًا وَقَالَ أَبُو مُوسَى فِي حَدِيثِهِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا۔ اور اس پر ایک شخص حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر فرمایا آپؓ نے آگ بھڑکائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے اندر کود جائیں۔ بعض نے تو اس میں چھلانگ لگانے کا ارادہ کیا اور بعض دوسرے دوڑ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ اور واقعہ بیان کیا۔ آپ نے آگ میں چھلانگ لگانے والوں کو فرمایا کہ اگر تم اس میں گھس جاتے تو قیامت تک اسی عذاب میں رہتے اور جو لوگ آگ میں نہیں گھسے انہیں اچھا فرمایا ابو موسیٰ نے اس امر کو اچھے پیرائے میں بیان کیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ رب العزت کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کی جانی چاہیے اطاعت صرف نیکی میں ہونی چاہیے۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ میں کودنے کا حکم اس لیے فرمایا تھا۔ کہ وہ آپ کی اطاعت کرتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع کام کا حکم دے تو اسے سمجھانا چاہیے۔ اگر وہ باز آجائے تو بہتر، ورنہ سب مسلمان مل کر ایسے بادشاہ یا حاکم کو سلطنت اور حکومت سے معزول کر دیں۔ اور اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو حاکم یا بادشاہ بنا دیں۔ جو شریعت کے مطابق چلے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اصل بادشاہت اور حکومت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور جو قواعد اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرما دیئے ہیں ان سب پر عمل پیرا ہونا اور چلنا انتہائی ضروری ہے۔ سب کے لیے خواہ وزیر حاکم ہو۔ یا امام۔ سب ان قواعد کے محکوم ہیں۔

۴۲۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان کو حاکم کا حکم سننا اور اطاعت کرنا لازمی ہے۔ خواہ وہ پسند کرے یا نہ کرے۔ مگر جب گناہ کا حکم ہو تو وہ نہ تو سنے اور نہ ہی اطاعت کرے۔

ذِكْرُ الْوَعِيْدِ لِمَنْ اَعَانَ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

جو شخص ظلم کرنے میں کسی حاکم کی مدد کرے!

۴۲۱۲ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نو آدمی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو میرے بعد حاکم ہوں گے۔ جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے گا (خوشامد کرے اور حق کو ناحق کہے گا) اور ظلم کرنے میں ان کے ساتھ تعاون اور مدد کرے گا۔ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور نہ ہی میں اس کے ساتھ کچھ غرض رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان حکام کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ یہ کہے کہ جھوٹ ہے اور خاموش ہو رہے) اور ظلم کرنے میں ان کی مدد نہ کرے تو وہ شخص میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ اور وہ شخص میرے حوض پر آئے گا۔

مَنْ لَمْ يُعِنْ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

جو شخص ظلم کرنے میں حاکم کی مدد نہ کرے اس کا ثواب

۴۲۱۴ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے سے نکلے اور ہم نو آدمی تھے ہم میں پانچ تو عرب کے رہنے والے تھے اور باقی چار عجم سے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سنو۔ تم نے سنا کہ میرے بعد حاکم ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے اور ان کے پاس جا کر جھوٹ کو سچ کرے۔ اور ظلم پر ان کی امداد کرے۔ وہ شخص میرا نہیں اور نہ ہی میں اس کا ہوں۔ نہ ہی وہ میرے حوض پر آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ جائے۔ اور نہ ہی ان کے جھوٹ کو سچ کہے۔ نہ ظلم پر ان کی امداد کرے۔ وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ اور میرے حوض پر آئے گا۔

فَضْلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ

ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنے والے کی فضیلت

۴۲۱۵ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ

سیدنا حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

رَجُلُهُ فِي الْغَرْزِ اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

کیا درآنحالیکہ آپ اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ چکے تھے۔ کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا۔

ثَوَابُ مَنْ وَفٰى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ

اپنی بیعت کو پورا کرنے والے شخص کا ثواب

۲۲۱۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُوْنِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک مجلس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ اللہ جل جلالہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے (آیت کے آخر تک، جو اوپر ذکر ہو چکی) پھر تم میں سے جو شخص اپنی بیعت کو پورا کرے۔ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے ذمے ہے۔ اور جو شخص ان میں سے کسی کا مرتکب ہو۔ اللہ جل شانہ اس کی پردہ پوشی فرمائے (اور دنیا میں سزا نہ پائے) تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر پسند فرمائے تو بخش دے۔

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْاِمَارَةِ

حکومت و امارت کی خواہش و لالچ مکروہ ہے

۲۲۱۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حکومت کا لالچ کرتے ہو۔ حالانکہ اس کا انجام شرمندگی اور حسرت ہے کیونکہ جب حکومت ملے تو اس وقت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب چلی جائے تو رنج ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ اور جس نعمت کا انجام رنج و غم ہو اس کی خواہش کرنا عقلمندی کے خلاف ہے۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْبَيْعَةِ

بیعت کی کتاب تمام ہوئی

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ کی کتاب

عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو بچے کے پیدا ہونے کے وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں۔ بعد ازاں اس جانور کو عقیقہ کہا جانے لگا جو پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانور ان بالوں کے مونڈنے کے دن ذبح کیا جاتا ہے۔

۴۲۱۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَكَأَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَسْأَلُكَ أَحَدُنَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّنْسُكَ عَنْ وَّلَدِهٖ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَأَلْتُ زَيْدَ ابْنَ أَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشْتَبِهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيْعًا۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ عمرو کے دادا سے راوی ہیں۔ کہ کسی شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالٰے والدین کے نافرمان کو پسند نہیں فرماتا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو ناپسند فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس جانور کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں جو بچے کی طرف سے ذبح کرتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بچے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ذبح کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔ داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک جیسی سے مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا ملتی جلتی صورت میں دونوں ایک ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

نوٹ:۔ بعض علماء کے نزدیک یہ بکریاں عمر میں برابر ہونی چاہئیں۔ اور بعض کے نزدیک شکل و صورت میں۔ عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے۔ عقوق والدین کے نافرمان کو کہتے ہیں۔

۴۲۱۹ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کیا۔

اَلْعَقِيْقَةُ عَنِ الْغُلَامِ

لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۰ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى۔

سیدنا حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لڑکے کا عقیقہ یہ ہے کہ اس کے لیے جانور ذبح کیا جائے اور اس کے نالائق بالوں کو کاٹا اور مونڈا جائے!

۴۲۲۱ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ام کرز راویہ ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

الْعَقِيقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ

۴۲۲۲ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

۴۲۲۳ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ أَسْأَلُهُ عَنْ لُحُومِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا.

۴۲۲۴ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا.

۴۲۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ.

مَتَى يُعَقُّ

۴۲۲۶ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى.

نے ارشاد فرمایا لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں جو ایک جیسی ہوں۔ اور لڑکی کے لیے ایک بکری

لڑکی کی طرف سے عقیقہ کرنا

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں جو ایک جیسی ہوں۔ اور لڑکی کے لیے ایک بکری

لڑکی کی طرف سے کتنی بکریاں ذبح کی جائیں؟

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوئی۔ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا لڑکے کے عقیقہ کی دو بکریاں ہیں اور لڑکی کے لیے ایک بکری خواہ وہ نر ہو یا مادہ (کوئی حرج نہیں)

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے کے عقیقہ کی دو بکریاں ہیں۔ اور لڑکی کے لیے ایک بکری خواہ وہ نر ہو یا مادہ (کوئی حرج نہیں)

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ دو دو مینڈھوں سے کیا۔

کون سے دن عقیقہ کیا جائے؟

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنے عقیقے میں گروی ہے۔ اس کی طرف سے ساتویں روز قربانی کی جائے۔ اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

نوٹ: خطابی کہتے ہیں کہ حدیث ہذا میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے۔ اور سب سے بہتر قول حضرت امام احمد

بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ یہ شفاعت کے متعلق ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بچے کا عقیقہ نہ کرے۔ اور بچپن میں ہی فوت ہو جائے تو وہ اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔ (زہر الربی)

۲۲۲۷ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهُ فِي الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ۔

سیدنا حضرت حبیب بن شہید نے فرمایا کہ مجھ سے ابن سیرین نے فرمایا کہ آپ حسن سے عقیقے کی حدیث دریافت کریں کہ آپ نے عقیقے کے متعلق کس سے سنا آپؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے اسے سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت حسنؒ نے حضرت سمرہ کو دیکھا اور آپ سے سنا۔

كِتَابُ الْفَرْعِ وَالْعَتِيْرَةِ

فرع اور عتیرہ کے بارے میں کتاب

نوٹ:۔ فرع اس بچے کو کہتے ہیں۔ جو اونٹنی پہلے پہل جنے۔ دور جاہلیت میں اسے بتوں کے لیے ذبح کرتے بعض علماء کے نزدیک فرع اس اونٹ کو کہتے ہیں جو بتوں کے نام پر اس وقت قربان کیا جاتا۔ جب کسی شخص کے سو اونٹ پورے ہو جاتے۔ اور عتیرہ اس بکری کو کہتے جو رجب کے مہینے میں بتوں کے لیے ذبح کی جاتی۔ اسلام کی ابتدا میں مسلمان بھی فقط خدا کے لیے فرع اور عتیرہ کرتے لیکن بعد ازاں اس سے منع کر دیا گیا تاکہ جاہلیت کی مشابہت نہ ہو۔

۲۲۲۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ اب ختم ہو چکے۔

۲۲۲۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ وَقَالَ الْآخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا۔ آخر میں پھر فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا۔

۲۲۳۰ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أَضْحَاةً وَعَتِيْرَةً قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتِرُ أَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ فِيْ رَجَبٍ۔

سیدنا حضرت مخنف بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم میدان عرفات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! ہر سال میں گھر والوں میں سے ہر ایک پر ایک قربانی (دسویں ذوالحجہ) کو واجب ہے۔ اور (رجب میں ایک بکری) عتیرہ ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابن عون رجب میں عتیرہ کرتے اور میں نے آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا

۲۲۳۱ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ فَإِنْ تَرَكْتَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ

سیدنا حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَكْرًا أَوْ تَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ تُعْطِيهِ أَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْصَقُ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ فَتُكْفِئُ إِنَاءَكَ وَتُوَلِّهِ نَاقَتَكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْعَتِيرَةُ قَالَ الْعَتِيرَةُ حَقٌّ.

ارشاد فرمایا (خدا کے لیے کی جائے تو) درست ہے۔ پھر اگر تم فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم اسے خدا کی راہ میں دو (یعنی جہاد میں) یا مسکین اور بیوہ کو دو تو اس کو دینا بہتر ہے۔ اس کے ذبح کرنے سے اس کا گوشت پوست سے لگ جائے گا (اس کی ماں انتہائی دبلی پتلی اور کمزور ہو جائے گی) پھر تو دودھ کے برتن کو اوندھا کر کے رکھ دے گا یعنی پھر دودھ ختم ہو جائے گا اور ماں رنج و غم سے دیوانی ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر عتیرہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا عتیرہ حق ہے۔

۴۲۲۲ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَأَتَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ أَرْجُو أَنْ يَخُصَّنِي دُونَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ بِيَدِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ فِي الْغَنَمِ أُضْحِيَّتُهَا وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ إِلَّا وَاحِدَةً.

سیدنا حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر اونٹنی عضباء پر سوار دیکھا اور اس اونٹنی کے کان چیرے ہوئے تھے۔ میں آپ کی جانب سے کھسک کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میری بخشش کی دعا فرمایئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کی مغفرت فرمائے پھر میں دوسری طرف سے یہ خیال کر کے حاضر خدمت ہوا کہ شاید آپ میرے لیے بطور خاص دعا فرمائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لیے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عتیرہ اور فرع کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس کا جی چاہے کرے جس کا نہ چاہے نہ کرے بکریوں کی (دسویں ذوالحجہ) قربانی لازمی ہے۔ اور آپ نے ایک انگلی کے سوا اپنے دست مبارک کی سبھی انگلیوں کو بند فرما دیا۔

۴۲۲۳ عَنْ جَدَّتِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأُمِّي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ

سیدنا حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میری بخشش کی دعا فرمایئے

لَكُمْ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدَرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کی مغفرت فرمائے اور آپ اپنی اونٹنی عضباء پر سوار تھے پھر میں دوسری طرف سے یہ خیال کر کے حاضر خدمت ہوا کہ شاید آپ میرے لیے بطور خاص دعا فرمائیں گے۔ پھر آخر تک حدیث بیان کی

تَفْسِيرُ الْعَتِيرَةِ

عتیرہ کی تشریح

۴۲۲۴ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْعِمُوا۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم زمانہ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے آپ نے فرمایا جس ماہ میں چاہو اللہ کے لیے ذبح کرو نیکی کرو۔ اور مسکینوں کو اللہ کے لیے کھلاؤ۔

۴۲۲۵ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اذْبَحُوا فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فَمَا تَأْمُرُنَا فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے منیٰ میں بلند آواز سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جاہلیت میں ماہ رجب کو عتیرہ کیا کرتے تھے۔ پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم جس ماہ چاہو ذبح کرو۔ اور اللہ کے لیے نیکی کرو۔ اور کھانا کھلاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو فرع کیا کرتے تھے اب آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام چرنے والے جانوروں میں فرع ہے۔ لیکن تو اسے اس کی ماں کو کھلانے دے۔ جب بڑا ہو جائے اور لادنے کے قابل ہو جائے تو تو اسے ذبح کر اور اس کا گوشت تقسیم کر دے! (ماں کے ساتھ (یعنی دودھ پلاتے اور چرنے دے)

۴۲۲۶ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اور حضرت نبیشہ بنو قبیلہ بنو ہذیل سے تعلق رکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَمَّا تَسَعُكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَادَّخِرُوْا وَإِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ غَنَمُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

کریں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے تمہیں منع کیا تھا۔ لیکن اب اللہ تعالے نے لوگوں کو امیر اور غنی کر دیا ہے۔ تو تم کھاؤ خیرات کرو اور رکھ چھوڑو۔ اور یہ دن (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوی الحجہ) کھانے پینے اور اللہ جل شانہ و عم نوالہ کو یاد کرنے کے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں ماہ رجب کو عتیرہ کیا کرتے تھے اب آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ رب العزت کے لیے ذبح کرو جس ماہ میں بھی ہو۔ اور اللہ کے لیے نیکی کرو اور مساکین کو کھانا کھلاؤ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بکریوں میں فرع ہے۔ لیکن تم اس کی ماں کو کھلاتے دو۔ جب وہ تیار ہو جائے تو اسے ذبح کرو۔ گوشت خیرات کرو۔ مسافروں کے لیے یہی بہتر ہے۔

نوٹ:۔ گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو بلکہ اسے کھالو یا خیرات کردو۔ تاکہ سب محتاجوں کو ملے اور کوئی بھوکا نہ رہے۔

تَفْسِيْرُ الْفَرَعِ

فرع کی تعریف

۴۲۳۷ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَاذَا تَأْمُرُنَا فَقَالَ اذْبَحُوْهَا فِيْ اَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

۴۲۳۸ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں عتیرہ کیا کرتے تھے۔ اب آپ اس کے متعلق ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس مہینے میں ہو سکے اللہ کے لیے ذبح کرو اور اللہ کے لیے نیکی کرو۔ اور کھلاؤ۔

۴۲۳۹ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ

سیدنا حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم دور

ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَنَأْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَكِيعُ بْنُ عُدُسٍ فَلَا أَدَعُهُ.

جاہلیت کے رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اس سے خود کھاتے اور جو آتا اسے کھلاتے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں۔ حدیث ہذا کے راوی وکیع کا کہنا ہے کہ میں رجب کی قربانی کو نہیں چھوڑتا۔

جُلُودُ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال کا بیان

۴۲۲۰ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَاةٍ مَيْتَةٍ مُلْقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوِ انْتَفَعَتْ بِإِهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَكْلَهَا

سیدنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری پڑی ہوئی دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ بکری کس شخص کی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاتی تو اس پر کوئی گناہ نہ تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مردار ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالے نے صرف مردار کا کھانا حرام قرار دیا ہے نہ کہ اس کی کھال یا بال یا سینگوں سے۔ فائدہ اٹھانے کو۔

۴۲۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا جو آپ نے اپنی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو بخشی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہیں اٹھایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مردار ہو گئی! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيْتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوا جِلْدَهَا فَانْتَفَعُوا بِهِ قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں البتہ یہ زیادہ ہے۔ کہ وہ بکری صدقے کی تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کاش اس کی کھال اتار لیتے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔

۴۲۲۳ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ شَاةً مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں۔ کہ ایک بکری مر گئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی کھال کو رنگا کیوں نہیں؟ اور اس سے تم نے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا۔

۴۲۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ لِّمَيْمُوْنَةَ مَيِّتَةٍ فَقَالَ أَلَا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ کہ تم نے اس کی کھال کو دباغت کرکے کیوں نہ رکھ لیا ۔ اور اس سے نفع کیوں نہ اٹھایا ۔

۴۲۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری پر سے گزرے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ۔ کہ تم نے اس بکری کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا ؟

۴۲۲۶ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهَا حَتّٰى صَارَتْ شَنًّا ۔

سیدہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ ہماری ایک بکری مرگئی ۔ تو ہم نے اس کی کھال کو رنگا پھر ہم اس میں ہمیشہ نبیذ بناتے ۔ حتی کہ وہ پرانی ہوگئی ۔

۴۲۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کھال پر دباغت ہوگئی وہ پاک ہوگئی ۔

۴۲۲۸ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُوْا هٰذِهِ الْمَغْرِبَ وَإِنَّهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ وَلَهُمْ قِرَبٌ يَكُوْنُ فِيْهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدِّبَاغُ طَهُوْرٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَأْيِكَ أَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت ابن وعلہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ۔ کہ ہم مغربی ممالک میں جہاد کو جاتے ہیں ۔ اور وہاں کے لوگ بت پرست ہیں ۔ ان کے پاس پانی اور دودھ کی مشکیں ہوتی ہیں (تو اس میں پانی اور دودھ کا استعمال درست ہے یا نہیں) آپ نے فرمایا ۔ جس چمڑے کی دباغت کردی جائے ۔ وہ پاک ہے میں نے دریافت کیا کیا تم یہ اپنی عقل سے کہتے ہو یا تم نے اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے ۔

نوٹ :۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ مشرکوں سے پانی) دودھ یا دوسرے مائع جات لینا درست ہیں ۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نجاست نہ ہو ۔

۴۲۲۹ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ دَعَا بِمَاءٍ مِّنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِيْ إِلَّا فِيْ قِرْبَةٍ لِّيْ مَيْتَةٍ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ایک عورت سے پانی منگوایا اس عورت نے عرض کیا کہ میرے پاس پانی تو مردہ جانور کی مشک میں بھرا ہوا ہے ۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اس کی دباغت کی تھی ؟ اس عورت نے عرض کیا ہاں ، حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ تو یہ دباغت سے پاک ہوگئی ۔

۴۲۵۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُورُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کھال کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کھال کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردار کی پاکی اس کی دباغت ہے۔

۴۲۵۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردار کی پاکی اس کی دباغت ہے۔

۴۲۵۳ —— ایضاً ——

—— ایضاً ——

مَا يُدْبَغُ بِهِ جُلُودُ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال کو جیز سے پاک کیا جائے؟

۴۲۵۴ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے بعض لوگ نکلے اور وہ ایک بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹ رہے تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اس کی کھال اتار لیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ انہوں نے عرض کیا یہ مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور قرظ پاک وصاف کر دیتا ہے۔

نوٹ:۔ قرظ ایک گھاس یا چھال ہے۔ جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

۴۲۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

سیدنا عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ تحریر فرمایا تھا۔ وہ میرے سامنے پڑھا گیا۔ اور اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا کہ مردے کی کھال اور پٹھے سے نفع نہ اٹھاؤ۔

نوٹ:۔ یعنی دباغت سے پہلے۔ تاکہ یہ پہلے گزرنے والی احادیث مبارکہ کے موافق ہو۔

۴۲۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد

مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ.

فرمایا تم مردے کی کھال اور پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ!

۴۲۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جُهَيْنَةَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے لوگوں کی طرف لکھا، مردے کی کھال یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

نوٹ:۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ان تمام احادیث شریفہ میں حضرت امام زہری کی روایت ہے۔ جو عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آپ نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ کہ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ اور جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے۔ رہا اہل حدیث کا یہ اعتراض کہ مردار کی کھال حضرت عبداللہ بن عکیم کی روایت کے مطابق پاک نہیں ہوتی۔ تو اس حدیث شریف کے متن اور اس کی سند دونوں میں اضطراب اور ضعف ہے۔ اور آپ کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ بِجُلُوْدِ مَيْتَةٍ اِذَا دُبِغَتْ

جب مردار کی کھال پر دباغت ہو جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت۔

۴۲۵۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانے کا حکم فرمایا۔ جب اس کی دباغت ہو جائے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھالوں سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

۴۲۵۹ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ.

سیدنا حضرت ابوالملیح راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ یعنی ان کے پہننے اور بچھانے سے منع فرمایا۔

۴۲۶۰ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمُوْرِ.

سیدنا حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم سونے اور چیتوں کی کھالیں استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۴۲۶۱ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ.

سیدنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جناب حضرت مقدام بن معدی کرب سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں!

النَّهْيُ عَنِ الْانْتِفَاعِ بِشُحُومِ الْمَيْتَةِ

۴۲۶۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ۔

مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "اللہ جل جلالہ نے شراب، مردار، سور اور بتوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردار کی چربی تو کام آتی ہے کہ اسے کشتیوں پر لگاتے ہیں۔ کھالوں پر ملتے ہیں۔ رات کو روشنی کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالٰی یہودیوں کو تباہ کرے جب اللہ تعالٰی رب العزت نے ان پر چربی حرام فرمائی تو انہوں نے اسے ابالا۔ پھر بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

النَّهْيُ عَنِ الْانْتِفَاعِ بِمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

۴۲۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُبْلِغَ عُمَرُ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ اَذَابُوْهَا۔

(اور اس کا تیل بیچا)

حرام چیز سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی! آپؓ نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی سمرہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالٰی یہودیوں کو تباہ کرے جب ان پر چربی حرام ہوئی۔ تو انہوں نے اسے پگھلایا اور گلا ڈالا

بَابُ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

۴۲۶۴ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ۔

گھی میں گرنے والے چوہے کے متعلق

سیدنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چوہے کو بھی نکال ڈالو اور اس کے گرد جو گھی ہے اسے بھی نکال دو۔ اور باقی گھی کو کھاؤ۔

نوٹ: چونکہ وہ گھی جما ہوا ہے۔ تو چوہے کی تاثیر سارے گھی میں نہ پہنچے گی۔

۴۳۶۵ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ جَامِدٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَالْقُوْهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ جو ایک منجمد گھی میں گر پڑا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس چوہے کو وہاں سے نکال دو اور اس کے اردگرد لگنے والے گھی بھی پھینک دو۔

۴۳۶۶ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَقَالَ اِنْ كَانَ جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے متعلق دریافت کیا گیا۔ جو گھی میں گر پڑے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ گھی جما ہوا ہے۔ تو چوہا۔ اور اس کے اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دو۔ اگر گھی پتلا ہے۔ تو تم اس کے نزدیک نہ جاؤ۔

نوٹ:۔ یعنی سب گھی خراب ہو گیا اور کھانے کے قابل نہیں رہا۔

۴۳۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا كَانَ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الشَّاةِ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر اس بکری کا مالک اس کی کھال اتار لیتا اور پھر اس سے فائدہ اٹھاتا۔

اَلذُّبَابُ يَقَعُ فِي الْاِنَاءِ

اگر برتن میں مکھی گر جائے!

۴۳۶۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْقُلْهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو اچھی طرح ڈبو دے۔

نوٹ:۔ اس لیے ڈبو دے کہ اس کے ایک بازو میں شفا ہے ——— (بخاری شریف)

آخِرُ كِتَابِ الْعَقِيْقَةِ وَالْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

(عقیقہ، فرع اور عتیرہ کی کتاب ختم شد)

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ

شکار اور ذبیحوں کی کتاب

نوٹ:۔ ذبح کیا جانے والا جانور ذبیحہ کہلاتا ہے۔

اَلْاَمْرُ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الصَّيْدِ

۴۲۶۹ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُ لَمْ يَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَ كَلْبَكَ كِلَابًا فَقَتَلْنَ فَلَمْ يَاْكُلْنَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهَا قَتَلَ.

شکار کے وقت بسم اللہ کہنا:

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے تو بسم اللہ کہہ کر چھوڑ۔ پھر اگر تو شکار کو زندہ پائے تو اسے بسم اللہ کہہ کر ذبح کر۔ اگر اس شکار کو کتا مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھائے نہیں۔ تو تو اس شکار کو کھا۔ کیونکہ اس نے تمہارے لیے پکڑا۔ اور اگر کتا اس میں سے کھائے تو تو اس میں سے مت کھا۔ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے بھی شامل ہو گئے تو تو شکار میں سے مت کھا۔ کیونکہ پتا نہیں کہ کس کتے نے اسے مارا۔

نوٹ (۱) حدیث ہذا میں ارشاد ہوا کہ جب کتے نے اس میں سے کھا لیا، تو تو اس سے مت کھا جس سے معلوم ہوا کہ وہ کتا سکھایا ہوا نہیں تو پھر اس کا شکار کس طرح درست ہوگا

(۲) اگر تیرے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہو گئے؛ جنہیں ان کے مالکوں نے بسم اللہ پڑھ کر نہیں چھوڑا مثلاً کافروں کے کتے تھے۔ تو تو اس شکار کو نہ کھا کیونکہ یہ واضح اور معلوم نہیں کہ اسے کس کتے نے مارا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ اَكْلِ مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۲۷۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهِ

جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کے کھانے کی ممانعت

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

فَكُلْ مَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَأَخَذَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَ مَعَهُ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ

نے فرمایا۔ اگر جانور پر نوک لگے تو تم کھاؤ اور اگر آڑی لکڑی لگے تو وہ موقوذہ ہے۔ بعد ازاں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے کئے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اپنا کتا چھوڑے اور وہ کتا شکار کو پکڑے لیکن وہ کتا اس شکار میں سے کھائے نہیں تو تو اسے کھا۔ کیونکہ اس کا پکڑ لینا وہی شکار کو ذبح کرنا ہے۔ اور اگر تیرے کتے کے ساتھ دوسرے کتے ہوں اور تجھے خدشہ بھی ہو کہ شاید دوسرے کتے نے بھی پکڑا ہو تو تو اسے نہ کھا۔ کیونکہ تو نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔

نوٹ (۱) معراض ایسا تیر جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو۔ اور صرف ایک چھیلی ہوئی نوکدار لکڑی ہو۔ جس کی دونوں طرف نوک ہو اور ایک طرف لوہا لگا ہوا ہو۔ اسے پھینک کر مارتے ہیں۔ کبھی تو جانور پر اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی ساری لکڑی لگتی ہے۔ جس کی وجہ سے جانور مر جاتا ہے۔ (۲) موقوذہ وہ جانور جسے قرآن مجید میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ جو بوجھل چیز مثلاً پتھر یا لاٹھی وغیرہ سے مارا جائے۔

صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

سدھائے ہوئے کتے کا شکار

۴۲۶۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَيَأْخُذُهُ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں۔ اور پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اللہ کا نام لے کر شکاری کتا چھوڑے۔ اور پھر وہ جانور پکڑے تو تو اسے کھا۔ میں نے دریافت کیا۔ خواہ وہ مار بھی ڈالے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ مار بھی ڈالے میں نے عرض کیا حضور میں تو معراض پھینکتا ہوں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیر کی نوک لگے تو تم کھاؤ اور اگر عرض لگے تو مت کھاؤ۔

صَيْدُ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

جو کتا شکاری نہیں اس کا شکار

۴۲۶۲ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا بِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسے ملک میں ہوں جہاں بہت سا شکار ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں۔ اور شکاری و غیر شکاری دونوں (قسم) کے کتوں سے

۔اسْمَ اللهِ وَكُلْ مَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

شکار کرتا ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تیر تم اللہ کا نام لے کر مارو اسے کھاؤ اور جو تو شکاری کتے سے اللہ کا نام لے کر مارے وہ بھی کھا۔ اور جو تو اس غیر شکاری کتے سے پکڑے پھر وہ زندہ ہاتھ لگے اور تو اسے ذبح کرے تو اسے کھاؤ اور اگر مرا ہوا ہاتھ آئے تو وہ حرام ہے۔

إِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ

اگر کتا شکار کو مار ڈالے۔

۴۲۷۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ فَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ فَأَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ مَا لَمْ يَشْرَكْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَيَنْخَزِقُ قَالَ إِنْ خَزَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے شکاری کتوں کو چھوڑتا ہوں۔ بعد ازاں وہ شکار پکڑ لیتے ہیں۔ اور میں اسے کھاتا ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو شکاری کتوں کو چھوڑے پھر وہ شکار پکڑیں تو تو اسے کھا۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر وہ جانور کو مار ڈالیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ خواہ مار ہی ڈالیں۔ مگر لازمی ہے کہ ان کے ساتھ کوئی اور کتا نہ شامل ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا حضور میں معراض پھینکتا ہوں۔ اور یہ نوک سے گھس جاتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر نوک سے گھس جائے تو کھاؤ اگر عرض سے لگے تو نہ کھاؤ۔

إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا لَمْ يُسَمِّ عَلَيْهِ

اگر شکاری کے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا جسے بسم اللہ پڑھ کر نہ چھوڑا گیا ہو؟

۴۲۷۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَخَالَطَتْهُ أَكْلُبٌ لَمْ يُسَمَّ عَلَيْهَا فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَهُ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا گیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں جو بسم اللہ پڑھ کر نہ چھوڑے گئے ہوں۔ تو اس شکار کو نہ کھا کیونکہ معلوم نہیں اس کو کس کتے نے مارا۔

إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا غَيْرَهُ

جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے پائے

۴۲۷۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ كَلْبًا اٰخَرَ مَعَ كَلْبِكَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَا تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ ۔

نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر کتے کو چھوڑ دو تو کھاؤ۔ اور اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کوئی کتا چھوڑ دو تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے دوسرے کسی کتے پر نہیں صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے۔

۴۲۷۶ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَّ دَخِيْلًا وَّرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہمارے ایک ہمسائے تھے۔ اور ہمارے پاس آتے جاتے تھے اور نہرین شہر میں دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو گئے۔ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں سو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ کس کتے نے شکار کو پکڑا؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ کسی دوسرے کتے پر نہیں اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

۴۲۷۷ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم سے دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے۔

۴۲۷۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَوَجَدْتَ مَعَهٗ غَيْرَهٗ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو اس شکار میں سے کھاؤ اور اگر کتا اس شکار میں سے کچھ کھائے تو تم اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے (نہ کہ تمہارے لیے وگرنہ یہ کیوں کھاتا؟) اور جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پائے تو تو اس سے مت کھا کیونکہ تو نے بسم اللہ دوسرے کتے پر نہیں اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

۴۲۷۹ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِيْ كَلْبًا اٰخَرَ لَا اَدْرِيْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ پھر اس کے ساتھ دوسرا پاتا ہوں۔ اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس کتے نے پکڑا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے بسم اللہ دوسرے کتے پر نہیں۔ اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

اَلْكَلْبُ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

۴۲۸۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيْذٌ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ كَلْبِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَهُ كَلْبًا غَيْرَ كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۲۸۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ.

اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا کرنا چاہیے؟

سیّدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کی بابت دریافت کیا آپ نے فرمایا تیر اگر نوک سے لگے تو تم کھاؤ اگر چوڑائی سے لگے تو وہ حرام ہے۔ پھر میں نے شکاری کتے کے متعلق دریافت کیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑ دو تو کھاؤ میں نے دریافت کیا۔ اگر وہ کتا شکار کو مار ڈالے تو آپ نے فرمایا البتہ اگر اس میں سے کھالے تو تم اسے نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور اس نے شکار کو مار ڈالا ہو تو تم اسے مت کھاؤ (اگر زندہ ہو ذبح کر سکتے ہو) کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تھا دوسرے پر نہیں۔

سیّدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ آپؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑے۔ پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اسے کھاؤ۔ اگر اس میں سے کھالے تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے تمہارے لیے نہیں اپنے لیے پکڑا۔

اَلْأَمْرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۲ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى أَنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ الصَّغِيْرِ.

۴۲۸۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتَثْنٰى مِنْهَا.

کتوں کو مارنے کا حکم

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا ہم (رحمت کے فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر کتا یا صورت ہو۔ پس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کتے کو بھی مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

سیّدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

مگر اس میں سے بعض مستثنیٰ ہیں۔
نوٹ :۔ یعنی وہ کتے جو شکار کھیت، جانوروں کی رکھوالی اور حفاظت اور پہرے کے لیے رکھے گئے ہوں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۲۸۴ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ باآواز بلند کتوں کو مار ڈالنے کا حکم صادر فرماتے تھے، پھر انہیں مار دیا جاتا مگر شکاری یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا اس سے مستثنیٰ تھا۔

۴۲۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کتوں کو مار ڈالنے کا حکم صادر فرماتے تھے۔ پھر انہیں مار دیا جاتا مگر شکاری یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا اس سے مستثنیٰ تھا۔

صِفَةُ الْكِلَابِ الَّتِي أَمَرَ بِقَتْلِهَا

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قسم کے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا؟

۴۲۸۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيْمَ وَأَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کتے دوسرے جانوروں کی طرح ایک قسم کے نہ ہوتے، جیسے دوسرے جانوروں کی قسمیں ہیں تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا، تم ان میں سے کالے کتے کو قتل کرو۔ اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کھیت کی حفاظت کے لیے ہو، نہ شکار کے لیے، نہ جانوروں کی حفاظت کے واسطے ہو تو ان کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط ثواب کم ہوگا۔

نوٹ :۔ (۱) کالے رنگ کا کتا جس میں سفیدی کا نشان نہ ہو وہ نسبتاً زیادہ موذی اور شریر ہوتا ہے۔
(۲) دوسری ایک روایت کے مطابق اس مسلمان کے عمل سے دو قیراط روزانہ کم ہوں گے یعنی ایک دن کے اعمال میں سے اور دوسرا رات کے اعمال میں سے اس قیراط کا وزن اللہ رب العزت ہی کو معلوم ہے اور مقصود یہ ہے کہ اس کے عمل کا ثواب کم کیا جائے گا۔ لہٰذا مسلمان کو بلا ضرورت کتا نہیں پالنا چاہیئے!

اِمْتِنَاعُ الْمَلٰئِكَةِ مِنْ دُخُوْلِ بَيْتٍ فِيْهِ كَلْبٌ

جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتوں کا نہ جانا

۴۲۸۷ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا صورت یا ایسا شخص ہو جو جنبی ہو۔

(یعنی اسے غسل کی حاجت ہو اور وہ نہ نہائے)

٤٢٨٨ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ ۔

سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔

٤٢٨٩ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ يَوْمًا وَّاجِمًا فَقَالَتْ لَهٗ مَيْمُوْنَةُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَّلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهٗ كَذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَّنَا فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ بِهٖ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ قَالَ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک صبح کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم غمگین اور اداس اٹھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آج فجر سے آپ کی صورت اداس اور غمگین دیکھتی ہوں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر نہیں ملے اور خدا کی قسم آپ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ پھر آپ سارا دن اسی طرح رہے اس کے بعد آپ کو یاد آیا کہ کتے کا ایک بچہ ہمارے تخت کے نیچے تھا۔ آپ نے حکم فرمایا۔ اور وہ باہر نکالا گیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی نکال کر وہاں چھڑکا جب شام کا وقت ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے پچھلی رات کو آنے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا صورت ہو اسی دن کی صبح سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ

ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت:

٤٢٩٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ اِلَّا ضَارِيًا اَوْ صَاحِبَ مَاشِيَةٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے ہاں مگر شکاری، یا ریوڑ کا کتا اس سے مستثنیٰ ہیں۔

نوٹ:۔ یہ کتا چونکہ بھیڑیوں اور درندوں کے حملے سے بکریوں اور بھیڑوں کی حفاظت کرتا ہے۔

٤٢٩١ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

جناب حضرت سفیان بن زہیر شنائی راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ ۔

کتا پالے۔ اور وہ کتا نہ تو کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو۔ تو اس کے اعمال میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہو گا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے سفیان سے دریافت فرمایا کیا آپ نے یہ بات حضور سرور کونین سے سنی ہے؟ آپؐ نے جواب دیا! ہاں۔ اس مسجد کے رب کی قسم میں نے آپ سے سنا ہے)۔

نوٹ: ۔ ایسا کتا جو نہ تو کھیت کی حفاظت کے لیے پالا گیا ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے بلکہ بیکار اپنے گھر میں کتا پالے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ

شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت

۴۲۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ ضَارٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ باقی ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۴۲۹۳ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا۔

الرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

کھیت کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت۔

۴۲۹۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ ۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے۔ جس میں ہے کہ اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو گا۔

۴۲۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَالْأَرْضِ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا البتہ اس حدیث شریف میں یوں ہے۔ کہ اس شخص کے ثواب میں سے ہر روز ۲ دو قیراط کم ہوں گے۔

۴۲۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا

۴۲۹۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ریوڑ یا شکار کے کتے کے سوا کوئی دوسرا کتا پالے تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہو گا۔ حضرت عبداللہ

حرج۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کھیت کا کتا پالنا بھی معاف ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ۔

کتے کی قیمت وصول کرنے کی ممانعت۔

۴۲۹۸ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

سیدنا حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتے کی قیمت اور داشتہ کے پیسوں اور نجومی کی مزدوری سے منع فرمایا۔

نوٹ: اس سے معلوم اور ثابت ہوا کہ کتے کی خرید و فروخت، بیوپار، کاروبار، رنڈیوں، داشتہ عورتوں کی اجرت عورتوں سے وقتی نکاح متعہ اور نجومی کو مزدوری دینا وغیرہ ناجائز ہے۔ بعض علماء کے نزدیک شکاری کتے کی قیمت وصول کرنا درست ہے۔

۴۲۹۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتے کی قیمت، فالیں دینے والے کی مزدوری زنا پر اجرت دینا درست نہیں۔

۴۳۰۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ رنڈی کی اجرت کتے کی قیمت، اور پچھنے لگانے والے کی کمائی بہت بری ہے۔

نوٹ: بعض علماء نے حدیث ہذا کے ظاہر پر عمل کیا ہے۔ اور پچھنے لگانے کی مزدوری کو حرام قرار دیا ہے۔ تاہم اکثر علماء کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے۔ (زہر الربی)

اَلرُّخْصَةُ فِیْ ثَمَنِ الْكَلْبِ الصَّيْدِ

شکاری کتے کی قیمت وصول کرنا درست اور جائز ہے

۴۳۰۱ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بلی اور کتے کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

۴۳۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِیْ فِيْهَا قَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں۔ تو آپ ان کے متعلق ارشاد فرمایئے جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شکار تمہارے کتے پکڑیں

أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَهْمٍ غَيْرَ سَهْمِكَ أَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ يَعْنِي قَدْ أَنْتَنَ.

اور اس میں سے نہ کھائیں تو تو اسے کھا۔ اس نے عرض کیا خواہ میرے کتے مار بھی ڈالیں؟ آپ نے فرمایا۔ اگرچہ مار بھی ڈالیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا حضور اب تیر کمان کا مسئلہ ارشاد فرمائیے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شکار تمہارا تیر مارے تم اسے کھاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا۔ اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ وہ تیر کھا کر غائب ہو جائے۔ بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو۔ اور اس میں بدبو نہ پیدا ہوئی ہو۔

نوٹ: یعنی وہ جانور کئی دنوں کے بعد ملے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بدبو اٹھی ہو تو اس کو کھانا ناجائز ہے کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہے۔

اَلْإِنْسِيَّةُ تَسْتَوْحِشُ

اگر مانوس جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۲ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَّلَ أَوَّلُهُمْ فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدُفِعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَدَّ بَعِيرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام ذوالحلیفہ میں تھے جو ذات عرق کے قریب (تہامہ میں ہے لوگوں نے (کافروں کے مال غنیمت میں سے) اونٹ اور بکریاں حاصل کیں۔ اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے۔ آگے چلنے والوں نے جلدی کرتے ہوئے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے جانوروں کو ذبح کیا۔ اور ہنڈیا چولہے پر رکھ دیں۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مطابق ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ بعد ازاں جانوروں کو تقسیم فرمایا۔ تو آپ نے دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر کیں۔ اس دوران ایک اونٹ بھاگ نکلا (بگڑ گیا) اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی تھوڑے تھے (اگر نہ وہ ان کے ذریعے اس منہ زور اونٹ کو پکڑ لیتے) لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا حتیٰ کہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر مارا۔ تو اللہ نے اسے روک لیا (یعنی وہ تیر کھا کر کھڑا ہو گیا) پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ یہ جانور

(مانوس مثلاً اونٹ، گائے، بیل، بکری وغیرہ) بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں اور جو تمہارے ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

نوٹ[۱]: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ سب سے پیچھے اور آخر میں رہتے۔ تاکہ آپ سب کی اطلاع اور خبر رکھیں۔ اور جو شخص تھک جائے اسے سوار کر لیں۔

(۲) یعنی تم اسے تیر سے مارو۔ اگر وہ مر جائے تو کھالو۔ کیونکہ جب ذکاۃ اختیاری نہ ہو سکے تو اس وقت ذکاۃ اضطراری ہی کافی ہے۔

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ

اگر ایک شخص شکار کو تیر مارے اور شکار تیر کھا کر پانی میں جا گرے؟

۴۳۰۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اللہ کا نام لے کر تیر مارے اور پھر وہ جانور اگر تجھے مرا ہوا ملے تو تو اس کو کھا لے مگر جب یہ جانور پانی میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ یہ پانی میں گرنے یا تیر کے صدمہ سے مرا تو تو اسے مت کھا۔

۴۳۰۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ فَإِنْ بَاتَ عَنِّي لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ شَيْءٍ غَيْرِهِ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو تیر مارے یا بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑے پھر تیرے تیر سے شکار مر جائے تو تو اسے کھا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے تو آپ نے فرمایا۔ اگر تو اپنے تیر کے سوا کسی دوسری شی کا اثر نہ پائے تو اسے کھا۔ اور اگر پانی میں گرا ہو تو اسے نہ کھا۔

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

اس شکار کا بیان جو تیر کھا کر غائب ہو جائے

۴۳۰۶ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّ أَحَدَنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتَغِي الْأَثَرَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم شکاری لوگ ہیں اور ہم میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر وہ شکار ہم سے ایک یا دو راتوں تک غائب ہو جاتا ہے۔ پھر شکاری شکار کے پاؤں کے نشانوں کا تعاقب کرتے ہوئے شکار کو مردہ پاتا ہے اور

تیر اس کے اندر پیوست ہوتا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تیر اس کے اندر پیوست ہو اور کسی اور درندے مثلاً بھیڑیئے چیتے وغیرہ کا اس پر نشان نہ ہو اور تجھے یقین ہو جائے کہ وہ تیرے تیر سے مرا تو تو اسے کھا۔

۴۳۰۷ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ سَهْمَكَ فِيْهِ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرًا غَيْرَهُ وَعَلِمْتَ اَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنا تیر جانور (شکار) میں پیوست پاؤ اور اس کے سوا دوسرا کوئی نشان نہ پاؤ نیز تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اسے کھاؤ۔

۴۳۰۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَطْلُبُ اَثَرَهُ بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِيْهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں شکار کو تیر مارتا ہوں۔ اور بعد ازاں میں اس کے پاؤں کا نشان ایک رات بعد تلاش کرتا ہوں، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو تیر اس کے اندر پائے، اور اس میں سے کسی درندے نے بھی نہ کھایا ہو تو اسے کھا۔

اَلصَّيْدُ اِذَا اَنْتَنَ

جب شکار کے جانور سے بدبو آنے لگے!

۴۳۰۹ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَلْيَاْكُلْهُ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ سے روایت ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تین روز کے بعد اپنا شکار پائے تو وہ اسے کھالے۔ ہاں اگر یہ بدبودار ہو گیا ہو تو نہ کھائے۔

۴۳۱۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَيَاْخُذُ الصَّيْدَ وَلَا اَجِدُ مَا اُذَكِّيْهِ بِهِ فَاُذَكِّيْهِ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ اَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتا چھوڑتا ہوں، پھر وہ کتا شکار کو پکڑتا ہے۔ لیکن میرے پاس ذبح کرنے کو کچھ نہیں ہوتا۔ تو میں (دھاری دار) پتھر یا لکڑی سے ذبح کرتا ہوں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو جس چیز سے چاہے خون بہا دے۔ اور اللہ عز وجل کا نام لے۔

نوٹ:۔ ان دو باتوں سے جانور کا حلال ہونا کافی ہے۔

صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

معراض کا شکار۔

۴۳۱۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ فَاٰكُلُ مِنْهُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكِلَابَ يَعْنِيْ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سکھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں، پھر وہ شکار پکڑتے ہیں، تو میں اس شکار کو

الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَالَمْ يُشْرِكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَاِنِّي اَرْمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَاُصِيْبُ فَاٰكُلُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَزَقَ فَكُلْ اِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

کھاتا ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑ دو پھر وہ شکار کو پکڑ لیں۔ تو تو اسے کھا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر وہ شکار کو مار ڈالیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواہ وہ شکار کو مار بھی ڈالیں۔ جب تک ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو جائے۔ میں نے عرض کیا حضور میں معراض پھینکتا ہوں پھر اس سے شکار مارتا ہوں اور کھاتا ہوں۔ پڑھ کر معراض پھینکے اور وہ اس جانور کو نوک کی طرف حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو بسم اللہ سے لگے تو تو اسے کھا اور اسے اگر عرض کی جانب سے لگے تو مت کھا۔

مَا اَصَابَ بِعَرْضِ الْمِعْرَاضِ

جس جانور پر آڑا معراض پڑے

۴۲۱۲ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض تیر کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہ تیر دھار کی طرف سے لگے تو تم اسے کھاؤ۔ اور جب اس کی چوڑائی لگے تو تم اسے مت کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے۔

مَا اَصَابَ بِحَدٍّ مِّنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

جو شکار معراض کی نوک سے مارا جائے

۴۲۱۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تیر نوک سے لگے تو تم اسے کھاؤ اور جب چوڑائی سے لگے تو نہ کھاؤ۔

۴۲۱۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ۔

ترجمہ حسب سابق۔ روایت ہذا میں فقط اتنا زیادہ ہے کہ جب چوڑائی سے لگے تو وہ جانور موقوذہ ہے۔

اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

شکار کا تعاقب کرنا

۴۲۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ۔

راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص جنگل میں رہے گا وہ سخت ہو جائے گا جو شخص شکار کی دھن میں لگا رہا ہے وہ دوسری باتوں سے غافل ہوگا۔ اور جو شخص بادشاہ کے ساتھ رہے گا اس (کے دین) پر آفت آئے گی۔

نوٹ:۔ سخت ہو جائے گا یعنی اس کے دل میں نرمی اور خوش خلقی نہ رہے گی۔ کیونکہ ایسی باتیں لوگوں میں رہنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ (۲) دوسری باتوں سے غافل ہو جائے گا۔ یعنی اسے دین اور دنیا دونوں کے کاموں کا خیال تک نہ رہے گا۔

اَلْاَرْنَبُ

خرگوش کا ذکر:۔

۲۳۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ يَّاْكُلُوْا وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّیْ اَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش بھون کر لایا۔ اور آپ کی خدمت میں رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اسے تناول فرمانے کے لیے نہ بڑھایا لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس اعرابی نے بھی نہ کھایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تو کیوں نہیں کھاتا؟ اس نے عرض کیا۔ میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ہر ماہ روزے رکھتا ہے تو (۱۳، ۱۴، ۱۵) چاندنی راتوں میں رکھا کر۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے خرگوش کا گوشت تناول نہ فرمایا۔ ممکن ہے آپ اسے ناپسند فرماتے ہوں۔ آپ کو یہ نہ بھاتا ہو یا کوئی اور وجہ ہو تاہم چونکہ آپ نے خرگوش کا گوشت دوسرے لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا لہٰذا اس سے خرگوش کے حلال ہونے کی دلیل ملی۔

۲۳۱۷ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَنَا اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِیْ جَاءَ بِهَا اِنِّیْ رَاَيْتُهَا تَدْمٰى فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْكُلْ ثُمَّ اِنَّهٗ قَالَ كُلُوْا فَقَالَ رَجُلٌ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْبِيْضِ

جناب ابن حوتکیہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان) مقام قاحہ پر کون شخص ہمارے ساتھ تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش پیش کیا گیا۔ خرگوش پیش کرنے والے شخص نے عرض کیا۔ حضور میں نے دیکھا کہ اسے حیض آتا تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خرگوش کو تناول نہ فرمایا۔ اور آپ نے

الْغُرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا روزہ کیسا ہے؟ کہا میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں۔ تو ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزہ کیوں نہیں رکھتا۔ (سفید راتوں کو)

۴۳۱۸ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِي بِفَخِذَيْهَا وَوَرِكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ (مکہ مکرمہ سے ایک میل دور)۔ مقام مرالظہران میں میں نے ایک خرگوش کو دوڑایا پھر اسے پکڑا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ آپؓ نے اسے ذبح فرمایا۔ اور اس کی رانیں اور سُرین میرے ذریعے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ارسال کر دی جنہیں آپ نے قبول فرمالیا۔

۴۳۱۹ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْنَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ مَا أُذَكِّيهِمَا بِهِ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

سیدنا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دو خرگوش پکڑے پھر انہیں ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا تو انہیں پتھر سے ذبح کیا۔ بعدازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کھاؤ۔

اَلضَّبُّ

گوہ کا بیان

۴۳۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے کہ آپ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ تو اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

۴۳۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا حضور! آپ گوہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۲ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ فَأَهْوٰى إِلَيْهِ بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلٰكِنْ

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک تلی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ آپ نے اسے کھانے کے لیے اس کی طرف دست اقدس بڑھایا تو جو لوگ خدمت اقدس میں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اسے تناول نہ فرمایا۔ حضرت خالد بن ولید نے پوچھا یارسول اللہ

لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں تو لیکن یہ میری قوم کی سرزمین پر نہیں پائی جاتی لہٰذا مجھے اس سے نفرت معلوم ہوتی ہے۔ بعد ازاں حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا دستِ اقدس بڑھایا اسے تناول فرمایا اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے!

۴۳۲۳ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَلَا تُخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْكُلُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهُ قَالَ خَالِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ طَعَامٌ لَيْسَ فِي أَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ إِلَيَّ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاضر ہوئے۔ وہاں آپ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ جب تک معلوم نہ فرما لیتے کہ یہ کیا ہے۔ اس وقت تک وہ چیز تناول نہ فرماتے بعض عورتوں نے کہا کہ تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دے دو۔ کہ آپ تناول فرمائیں گے۔ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اسے چھوڑ دیا اور اسے تناول نہ فرمایا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا۔ حضور! کیا یہ حرام ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ تاہم یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ملتا۔ تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وہ گوشت اپنی طرف کھینچ لیا، اور کھایا حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میری خالہ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پنیر، گھی اور گوہ پر مشتمل ہدیہ پیش کیا تو آپ نے پنیر اور گھی کھا لیا اور گوہ نہ کھائی کراہت سے۔ لیکن آپ کے دسترخوان پر موجود دوسرے حضرات نے کھائی۔ اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے سامنے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔ اور نہ ہی آپ کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضِّبَابِ فَقَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کھانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت ام حفید رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت

فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَهُنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

اقدس میں گھی، پنیر اور گوہ بھیجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کو تناول فرمایا۔ اور گوہ کو نفرت سے چھوڑ دیا۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کھائی جاتی۔ نیز آپ دوسروں کو کھانے کا حکم کیوں صادر فرماتے۔

۴۳۲۶ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَأَخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُودًا يَعُدُّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكَلُوا مِنْهَا قَالَ فَمَا أَمَرَ بِأَكْلِهَا وَلَا نَهَى.

سیدنا حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم ایک منزل میں اترے اور وہاں لوگوں نے گوہ پکڑی۔ میں نے ایک گوہ لے کر اسے بھونا اور اسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کی ٹانگیں گننا شروع کیں۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں کی صورتیں اور شکلیں مسخ کر دیں (انسان سے حیوان بنا دیا) اور وہ زمین کے جانور ہو گئے مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سے جانور ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے تو اسے کھا لیا۔ لیکن آپ نے تو اسے کھانے کا حکم فرمایا۔ اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۷ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيُقَلِّبُهُ وَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِخَتْ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا.

سیدنا حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں گوہ لایا۔ اور آپ اسے ملاحظہ فرمانے لگے اور الٹ پلٹ کرنے لگے۔ اور فرمایا کہ یہ ایک مسخ شدہ امت ہے معلوم نہیں کہ اسے کون سے جرم اور گناہ کی پاداش میں یہ سزا ملی تھا شاید یہ اسی امت سے ہے۔

۴۳۲۸ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِخَتْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدنا حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں گوہ پیش کی تو آپ نے فرمایا۔ کہ ایک امت مسخ ہوئی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے (کہ وہ گوہ ہی یا کوئی اور جانور)

اَلضَّبُعُ

بجو کا بیان

۴۳۲۹ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا قُلْتُ

سیدنا حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بجو

أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ۔

کے متعلق پوچھا، تو آپ نے مجھے اس کے کھانے کی اجازت دی میں نے دریافت کیا کیا یہ شکار ہے ؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ السِّبَاعِ

درندوں کی حرمت کا بیان،

۴۲۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، ہر ڈاڑھوں والے درندے کو کھانا حرام ہے۔

نوٹ:۔ جو دانت سے شکار کرتا ہے۔ جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا اور بلی وغیرہ۔

۴۲۳۱ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ڈاڑھوں والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

۴۲۳۲ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ النُّهْبَى وَلَا يَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِي نَابٍ وَلَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی شخص کا مال لوٹنا جائز نہیں، نہ ہی کسی ڈاڑھوں والے درندے، کا شکار کھانا درست ہے، اور نہ مجثمہ کا کھانا حلال ہے۔

نوٹ:۔ مجثمہ وہ جانور جسے تیروں اور گولیوں کا نشانہ بنایا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

الْإِذْنُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت:۔

۴۲۳۳ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى وَذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ فِي الْخَيْلِ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا، اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت بخشی۔

۴۲۳۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ یہ غزوہ خیبر کے روز تھا جیسے کہ سابقہ روایت میں ہے۔

۴۲۳۵ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ

اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

سے روایت ہے کہ حضور نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا نَاکُلُ لُحُوْمَ الْخَیْلِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

تَحْرِیْمُ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہے،

۴۳۳۷ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ اَکْلُ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ۔

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گھوڑوں، خچروں، گدھوں کا گوشت کھانا حلال نہیں۔

۴۳۳۸ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ وَکُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خچر، گدھے اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۳۳۹ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا نَاکُلُ لُحُوْمَ الْخَیْلِ قُلْتُ الْبِغَالَ قَالَ لَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا خچروں کا؟ آپ نے فرمایا نہیں

تَحْرِیْمُ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ

گھر میں پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے!

۴۳۴۰ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ یَوْمَ خَیْبَرَ۔

سیدنا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعہ کے نکاح اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا۔

۴۳۴۱ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

نوٹ: جنگل کا گدھا گورخر کھانا درست اور جائز ہے۔

۴۳۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

۴۳۲۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ.

۴۳۲۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ نَضِيْجًا وَّنِيًّا.

۴۳۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَرَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ فَاَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ بِمَا فِيْهَا فَاَكْفَأْنَاهَا.

۴۳۲۶ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَخَرَجُوْا اِلَيْهَا وَمَعَهُمُ الْمَسَاحِيْ فَلَمَّا رَاَوْنَا قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ وَرَجَعُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا فِيْهَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ.

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔ اور اس میں خیبر کا ذکر نہیں۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا کچا یا پکا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے فتح خیبر کے دن ان گدھوں کو پکڑا جو گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا گوشت پکایا [illegible] ہنڈیوں پکڑ اسی دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منادی نے اعلان کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت کو حرام فرمایا ہے تو تم اپنے دیگچوں کو الٹ دو۔ ہم نے دیگچوں کو الٹ دیا (اور گوشت کو پھینک دیا)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح خیبر کے دن صبح سویرے وہاں پہنچے اور خیبر کے یہود اپنی کھیتی باڑی کے ہتھیار لے کر باہر نکلے جب انہوں نے انہیں دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے ہمراہ لشکر اور سب دوڑتے ہوئے قلعہ کے اندر گھس گئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند کیے اور فرمایا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم پر حملہ کریں تو اس قوم کی صبح بری ہوتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے وہاں گدھے پکڑے اور انہیں پکایا۔ اسی دوران حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا۔ کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

نوٹ:۔ جب ہم کسی قوم پر حملہ آور ہوں تو اس کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔ یعنی وہ مارے جاتے ہیں، خراب ہوتے ہیں۔ اور یہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ پھر ایسے ہی خیبر فتح ہو گیا۔ اور خیبر والے یہودی کچھ قتل کئے

گئے اور کچھ بھاگ نکلے۔

۴۳۴۷ عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ وَالنَّاسُ جِیَاعٌ فَوَجَدُوْا فِیْهَا حُمُرًا مِنْ حُمُرِ الْاِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَاَذَّنَ فِی النَّاسِ اَلَا اِنَّ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ یَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہمراہ خیبر کی طرف جہاد کے لیے گئے اور وہ بھوکے تھے۔ تو انہیں بستی کے چند گدھے ملے انہیں ذبح کیا۔ پھر اس بات کا تذکرہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ پالتو گدھوں کا گوشت اس شخص کے لیے حلال نہیں جو مجھے یعنی حضور علیہ السلام کو رسول جانتا ہے۔

۴۳۴۸ عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ہر داڑھوں والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا، اور گھر میں پالتو گدھوں کے گوشت سے

بَابُ اِبَاحَةِ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْوَحْشِ

وحشی گدھا یعنی گورخر کھانے کی اجازت

۴۳۴۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَکَلْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھے سے منع فرمایا۔

۴۳۵۰ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَثَایَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ اِذَا حِمَارٌ وَحْشٌ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَیُوْشِكُ صَاحِبُهُ اَنْ یَاْتِیَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِیْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنَکُمْ هٰذَا الْحِمَارُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ یَقْسِمُهُ بَیْنَ النَّاسِ۔

سیدنا حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ (سے تیس یا چالیس میل دور واقع) روحاء کے پتھروں میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ اور ہم سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اسی دوران میں ایک زخمی گورخر نظر آیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ اس کا شکاری (مالک) آ رہا ہوگا۔ پھر قبیلہ بہز کا ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ گورخر آپ لے لیجیے! آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس کا گوشت آپ سب لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

۴۳۵۱ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ اَصَابَ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاَتٰی بِهٖ اَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک گورخر کا شکار کیا اور سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

حَلَالٌ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوا لَنَا فَأَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ آپ اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لائے۔ انہوں نے اسے کھایا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا چاہیے ہم نے آپ سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا تم نے بہت اچھا کیا (کیونکہ احرام والوں کو بے احرام والے کا شکار کھانا درست ہے) اور ہم سے دریافت کیا کیا تمہارے پاس اس کا باقی ماندہ کچھ گوشت ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ ہمیں ہدیہ دو۔ پھر وہ لے کر آئے۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ الدَّجَاجِ

مرغ کا گوشت کھانے کی اجازت

۲۳۵۲ عَنْ زَهْدَمٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أُتِيَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ ۔

جناب زہدم راوی ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں ایک پکی ہوئی مرغی پیش کی گئی اور اسے ایک شخص دیکھ کر الگ ہوگیا۔ ابوموسیٰ رض نے دریافت کیا کیوں؟ وہ بولا میں نے اسے نجاست کھاتے ہوئے دیکھا۔ تو مجھے کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اب اسے نہ کھاؤں گا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قریب آؤ اور کھاؤ! کیونکہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تناول فرمارہے تھے۔ اور اسے حکم فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۲۳۵۳ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَدَّمَ طَعَامَهُ وَقَدَّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ ۔

جناب زہدم جرمی راوی ہیں۔ کہ ہم حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اسی دوران آپ کا کھانا آیا اور اس میں مرغی کا گوشت تھا۔ تو قبیلہ بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رو اور لال رنگ کا غلام کی طرح تھا۔ وہ نزدیک نہ آیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نزدیک آؤ کیونکہ تحقیق میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کھاتے ہوئے دیکھا۔

نوٹ:۔ مرغی اگرچہ غلاظت اور نجاست بھی کھاتی ہے تاہم دوسری پاکیزہ چیزیں بھی کھاتی ہے لہٰذا اس کا گوشت درست اور جائز ہے۔

۲۳۵۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح خیبر کے دن پنجے والے پرندے سے منع فرمایا۔ جو پنجے سے شکار کرے اور سر ڈاڑھوں والے

بَابٌ مِّنَ السِّبَاعِ۔

درندے سے (اور عربی تو نجیب سے شکار نہیں کرتی۔ لہذا حلال ٹھہری)

اِبَاحَةُ اَكْلِ الْعَصَافِيْرِ

چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت:

۴۳۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِيْ بِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص چڑیا یا اس سے بڑا جانور مارے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تونے یہ جان ناحق کیوں لی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا حق یہ ہے کہ وہ اسے اللہ کے نام پر ذبح کرے اور کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

بَابُ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

سمندر کے مردہ جانوروں کا بیان

۴۳۵۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سمندر کا پانی پاک ہے۔ اور اس کا مردہ حلال ہے۔

نوٹ:۔ یعنی جو جانور دریا سے مردہ پکڑا جائے۔ اس کو بغیر ذبح کیے کھایا جا سکتا ہے۔

۴۳۵۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا هُوَ بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم تین سو آدمیوں کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے بھیجا اور ہمارا زاد راہ ہماری گردنوں پر تھا۔ (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ حتیٰ کہ ہم میں سے ہر ایک کو ہر روز ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے پوچھا۔ اے ابو عبداللہ۔ ایک کھجور میں لوگ کیسے گزارہ کرتے ہوں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں معلوم ہوا کہ ایک کھجور میں اتنی طاقت رہتی ہے۔ پھر ہم سمندر کے نزدیک آئے تو وہاں ہمیں ایک ایسی مچھلی ملی۔ جسے دریا نے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ اور ہم اس میں سے اٹھارہ دنوں تک کھاتے رہے۔

۴۳۵۸ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم تین سو افراد کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ مِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَاَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَّادَّهَنَّا مِنْ وَّدَكِهٖ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ وَّاَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ.

رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قریش کے قافلے کی گھات اور تاڑ کے لیے ارسال فرمایا ہم اس قافلے کی انتظار میں سمندر کے کنارے پر پڑے رہے۔ ہمیں سخت بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے پتے کھانے شروع کر دیئے اسی دوران سمندر نے ایک جانور کنارے پر پھینکا جسے عنبر کہتے ہیں۔ اور اسے ہم آدھے ماہ تک کھاتے رہے اور تیل کی بجائے اس کی چربی استعمال کرتے رہے حتیٰ کہ ہمارے بدن جو بھوک سے لاغر اور ناتواں ہو گئے تھے پھر موٹے تازہ ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لی اور آپ نے ایک لمبے اونٹ کی طرف دیکھا۔ اور لشکر میں سے سب سے لمبے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ پھر لشکر کو بھوک لگی تو ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کر دیئے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور کاٹے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے (اس خیال سے منع فرمایا کہ سواریاں کم نہ ہو جائیں)۔

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَاَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً مِّنْ وَّدَكٍ وَّنَزَلَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنَيْهِ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ وَّكَانَ مَعَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ جِرَابٌ فِيْهِ تَمْرٌ فَكَانَ يُعْطِيْنَا الْقَبْضَةَ ثُمَّ صَارَ اِلَى التَّمْرَةِ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا

حدیث ہذا کے راوی حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کا کوئی گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا۔ اور اس کے آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک تھیلا تھا۔ آپ ہمیں ایک ایک مٹھی عنایت فرماتے پھر ایک ایک کھجور عنایت فرماتے پھر نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی اس کے بدلے ایک کا ملنا تو غنیمت تھا کہ کچھ تو تسکین ہوئی۔

۴۳۵۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْنَا بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهُ فَنَهَانَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کیساتھ ایک جہاد پر روانہ کیا ہمارا زادراہ ختم ہو گیا۔ تو ہمیں ایک ایسی مچھلی ملی جس کو دریا نے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اس میں سے کھانے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع

وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ كُلُوْا فَأَكَلْنَا بِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَا فَقَالَ وَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ فَابْعَثُوْا بِهٖ إِلَيْنَا۔

فرمایا۔ پھر فرمایا، ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ اور اس کے راستے میں نکلے ہیں لہٰذا کھاؤ۔ تو ہم کافی دنوں تک اس میں سے کھاتے رہے۔ جب ہم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس میں سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بھیج دو۔

۳۲۶۰ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ وَنَحْنُ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ فَأَعْطَانَا قَبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا أَنْجَزْنَا أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتّٰى إِنْ كُنَّا لَنَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ وَنَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَتّٰى إِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَسَفُّهُ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى سُمِّيْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ ثُمَّ أَجَزْنَا السَّاحِلَ فَإِذَا دَابَّةٌ مِثْلُ الْكَثِيْبِ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَأْكُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُّوْنَ كُلُوْا بِسْمِ اللهِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَشِيْقَةً وَقَدْ جَلَسَ فِي مَوْضِعِ عَيْنِهٖ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهٖ فَرَحَلَ بِهٖ أَجْسَمَ بَعِيْرًا مِنْ أَبَاعِرِ الْقَوْمِ فَأَجَازَ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ قُلْنَا كُنَّا نَتَّبِعُ عِيْرَاتِ قُرَيْشٍ وَذَكَرْنَا لَهٗ مِنْ أَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقٌ رَزَقَكُمُوْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم تین سو سے زائد آدمی تھے۔ آپ نے ہمیں کھجور کا ایک تھیلا ساتھ دیا کہ ہم جلدی واپس آئیں گے) جناب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک ایک مٹھی ہمیں عنایت فرمائی۔ جب وہ ختم ہونے لگیں تو آپ نے ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی، ہم اسے لڑکے کی طرح چوستے تھے۔ اور چوسنے کے بعد پانی پی لیتے۔ جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں اس کی وقعت کا اندازہ ہوا۔ آخر کار نوبت بایں جا رسید کہ ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے اور انہیں کھا کر اوپر سے پانی پی لیتے اسی وجہ سے اس لشکر کا نام "پتوں کا لشکر" پڑ گیا۔ جب ہم سمندر کے کنارے پر پہنچے وہاں ہمیں ایک جانور ملا جو ایک ٹیلے کی مانند پڑا ہوا تھا اور اسے عنبر کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یہ مردار ہے۔ اسے نہ کھاؤ پھر فرمانے لگے یہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے۔ اور اللہ کی راہ میں نکلا ہے ہم بھوک ... بے چین ہیں ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) تم اللہ کا نام لے کر کھاؤ، بعد ازاں ہم نے اس میں سے کھایا اور اس کا کچھ گوشت پکا کر سکھایا۔ تاکہ ہم اسے راستے میں کھائیں اس کی آنکھوں کے حلقے میں تیرہ آدمی سماگئے اور ابوعبیدہ نے اس کی ایک پسلی لی اور ایک بڑے اونٹ کو اس جانور کی پسلی کے نیچے سے گزارا۔ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں واپس آکر حاضر ہوئے، تو آپ نے دریافت فرمایا تم نے دیر کیوں لگائی۔ ہم نے کہا کہ ہم قافلۂ قریش کو تلاش کرتے رہے اور ہم نے جانور کا تذکرہ آپ سے کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ اللہ

کا رزق تھا جو اس نے تمہیں دیا۔ کیا تمہارے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔

اَلضِّفْدَعُ

۲۳۶۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِیْبًا ذَکَرَ ضِفْدَعًا فِیْ دَوَآءٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهٖ.

مینڈک کا بیان

سیدنا حضرت عثمان بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک طبیب نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مارنے سے منع فرمایا۔

اَلْجَرَادُ

۲۳۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَکُنَّا نَاْکُلُ الْجَرَادَ.

مکڑی کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ سات دفعہ جہاد کیا۔ تو ہم مکڑی کھایا کرتے تھے۔

۲۳۶۳ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ.

جناب حضرت ابو یعفور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ سے مکڑی مارنے کے متعلق دریافت کیا آپؓ نے کہا۔ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہاد کیئے اور ہم مکڑیاں کھاتے تھے۔

قَتْلُ النَّمْلِ

۲۳۶۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَیْهِ اَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَکْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ.

چیونٹی کو مارنا

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پیغمبروں سے ایک پیغمبر کو چیونٹی نے کاٹا۔ آپ نے چیونٹیوں کے بِل کو جلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ جلا دیا گیا۔ تو اللہ جل جلالہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تو تو نے پوری ایک قوم کو مار ڈالا جو اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرتی تھی۔

۲۳۶۵ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَآءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَیْتِهِنَّ تُحَرَّقُ عَلٰی مَا فِیْهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً.

جناب حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے اور انہیں ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم فرمایا۔ اور چیونٹیوں کا سارا بِل جلا دیا گیا پھر اللہ رب العزت نے ان کی طرف وحی ارسال کی کہ آپ نے فقط اس چیونٹی کو کیوں نہیں جلایا جس نے کاٹا تھا؟

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّ مِنْ یُّسَبِّحُنَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت مروی ہے البتہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ چیونٹیاں تسبیح کرتی ہیں۔

۴۳۶۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

اٰخِرُ کِتَابُ الصَّیْدِ وَالذَّبَائِحِ تمام ہوئی کتاب شکار اور ذبیحوں کی۔

کِتَابُ الضَّحَایَا

قربانیوں کی کتاب

۴۳۶۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰی یُضَحِّیَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کا ارادہ کرے تو اپنے بال اور ناخن نہ اتروائے یہانتک کہ قربانی کرے

۴۳۶۸ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یُقَلِّمْ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَلَا یَحْلِقْ شَیْئًا مِنْ شَعْرِهٖ فِی عَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ دس ذوالحجہ تک اپنے ناخن اور بال نہ کٹائے۔ پھر دسویں تاریخ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے۔

۴۳۶۹ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَدَخَلَتْ اَیَّامُ الْعَشْرِ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا اَظْفَارِهٖ فَذَکَرْتُهٗ لِعِکْرِمَةَ فَقَالَ اَلَا یَعْتَزِلُ النِّسَآءَ وَالطِّیْبَ۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے دن آجائیں۔ تو وہ بال اور ناخن نہ کاٹے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے یہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا قربانی کرنے والا عورتوں سے بھی الگ رہے اور خوشبو بھی نہ لگائے۔

۴۳۷۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَاَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ بَشَرِهٖ شَیْئًا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب ذوالحجہ کے پہلے دس دن شروع ہوں پھر تم میں سے کسی شخص کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کتروائے۔

نوٹ:۔ زہر الربی السیوطی رحمۃ اللہ میں ہے کہ یہ ممانعت جمہور علماء کے نزدیک تنزیہی ہے۔

بَابُ مَنْ لَّمْ یَجِدِ الْاُضْحِیَّةَ

جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو!

۴۳۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص

لِرَجُلٍ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةً أُنْثٰى أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتُقَلِّمُ أَظْفَارَكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

سے ارشاد فرمایا۔ مجھے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کرنے کا حکم ہوا۔ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ نے اس دن کو میری امت کے لیے عید بنایا۔ اس شخص نے عرض کیا حضور اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (قربانی کے مطابق نصاب نہ ہو) اور صرف ایک ہی اونٹنی یا بکری ہو تو کیا میں اس کی قربانی کروں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اگر تو نے اسے ذبح کر دیا تو تکلیف ہوگی) بلکہ تم اپنے بال کٹواؤ ناخن اتراؤ۔ اور مونچھوں کے بال چھوٹے کراؤ۔ اور زیر ناف بالوں کو صاف کرو۔ پس اللہ کے نزدیک تمہاری پوری قربانی یہی ہے۔

ذَبْحُ الْإِمَامِ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلّٰى

امام عید گاہ میں اپنی قربانی ذبح کرے

۴۳۷۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عید گاہ میں ذبح یا نحر فرماتے

۴۳۷۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الْأَضْحٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَقَدْ كَانَ إِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مدینہ منورہ میں اونٹ ذبح فرمایا اور جب آپ اونٹ ذبح نہ فرماتے تو عید گاہ میں ذبح فرماتے

ذَبْحُ النَّاسِ بِالْمُصَلّٰى

عید گاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا

۴۳۷۴ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ أَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ رَأٰى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں بقر عید میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ تھا۔ آپ نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہو چکے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھیں۔ حضور نے فرمایا جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کو ذبح کیا، وہ دوسری بکری ذبح کرے۔ اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے

مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ

جن جانوروں کی قربانی منع ہے۔ ان کا بیان:

اس جانور کا بیان جس کی ایک آنکھ اندھی ہو:

۴۳۷۵ عَنْ أَبِي الضَّحَّاكِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ مَوْلٰى

سیدنا حضرت ابو الضحاک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اور آپ

بَنِي شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِينَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قُلْتُ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَأَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔

کا اسم گرامی عبید بن فیروز ہے۔ اور آپ بنی شیبان کے مولی تھے۔ کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ان قربانیوں سے مطلع فرمائیں جن کو ذبح کرنے کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا تھا۔ آپؓ نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوئے (حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بتایا) میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ چار قسم کے جانوروں کی قربانی درست نہیں ایک تو وہ کانا جانور جس کا کانا پن صاف معلوم ہو۔ دوسرا بیمار جانور جس کی بیماری عیاں ہو۔ تیسرا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن صاف معلوم ہو۔ چوتھا ناتواں اور کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ میں نے کہا۔ قربانی کے لیے مجھے تو وہ جانور بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں یا دانت ٹوٹے ہوئے ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تجھے جو جانور برا معلوم ہو اسے چھوڑ دے۔ اور جو پسند ہو اس کی قربانی کر مگر کسی دوسرے کو اس کی قربانی کرنے سے منع نہ کرو۔

اَلْعَرْجَاءُ

لنگڑے جانور کا بیان

۴۳۷۶ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ أَوْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ لَا يُجْزِينَ فِي الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس حدیث مبارکہ میں صرف اس قدر زیادہ ہے۔ کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تو وہ جانور بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا جس کے سینگوں یا کانوں میں نقص ہو۔

اَلْعَجْفَاءُ

دبلا پتلا یا کمزور

۴۳۷۷ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ قَالَ لَا يَجُوزُ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور آپ نے اپنی انگلیوں سے بتایا اور میری انگلیاں آپ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ قربانی میں چار عیب نہیں ہونے چاہئیں

مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي.

پھر آپ نے مذکورہ بالا چار عیوب کو بیان فرمایا۔

اَلْمُقَابَلَةُ وَهُوَ مَا قُطِعَ طَرْفُ اُذُنِهَا

وہ جانور جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔

٤٣٧٨ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانوروں کی آنکھیں اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا۔ تاکہ یہ صحیح وسالم ہوں۔ اور جس جانور کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اس سے منع فرمایا اور جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو نیز دم کٹے اور کان میں گول سوراخ والے جانور سے منع فرمایا۔

اَلْمُدَابَرَةُ

جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔

٤٣٧٩ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

ترجمہ وہی جو گذشتہ حدیث مبارکہ میں گزرا لیکن اس حدیث شریف میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کانے جانور اور کان چرے کی قربانی کرنے سے منع فرمایا اور اس میں بترار کا ذکر نہیں۔

اَلْخَرْقَاءُ وَهِيَ الَّتِي تُخْرَقُ اُذُنُهَا

ایسا جانور جس کے کان میں سوراخ ہو اس کا بیان

٤٣٨٠ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ اَوْ مُدَابَرَةٍ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ، مدابرہ، شرقاء، خرقاء اور جدعاء کی قربانی دینے سے منع فرمایا۔

۱۔ مقابلہ:۔ جس جانور کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو۔
۲۔ مدابرہ:۔ جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔
۳۔ شرقاء:۔ جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں۔
۴۔ خرقاء:۔ جس جانور کے کانوں میں گول سوراخ ہو
۵۔ جدعاء:۔ جس جانور کے کان کٹے ہوئے ہوں۔
(ان سب کی قربانی کرنے سے آپ نے منع فرمایا)

اَلشَّرْقَاءُ وَهِيَ مَشْقُوقَةُ الْاُذُنِ

جس جانور کے کان چرے ہوں اس کا بیان

٤٣٨١ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ، مدابرہ، شرقاء، خرقاء اور عوراء (کانا) کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

٤٣٨٢ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الْاُذُنَ .

اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ دیکھنے کا حکم فرمایا۔

الْعَضْبَاءُ

ایسا جانور جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔

۴۳۸۳ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ نَعَمْ الْاَعْضَبُ النِّصْفُ وَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

جناب جری بن کلیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ پھر میں نے اس کا تذکرہ جناب حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں جب سینگ آدھا، یا آدھے سے زیادہ ٹوٹ گیا ہو۔ تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں (اور اگر اس سے کم ٹوٹا ہو تو درست اور جائز ہے)

الْمُسِنَّةُ وَالْجَذَعَةُ

مسنہ اور جذعہ کا بیان

نوٹ:۔ مسنہ وہ جانور جس کی عمر قربانی تک پہنچ گئی ہو۔ اونٹ کی عمر پانچ برس ہو چکی ہو اور چھٹا برس شروع ہو چکا ہو۔ گائے یا بیل کو دو برس مکمل ہو چکے ہوں اور تیسرا سال شروع ہو۔ اسی طرح بھیڑ بکری میں ایک سال پورا ہو چکا ہو اور تیسرا سال شروع ہونے والا ہو۔

۴۳۸۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ قربانی نہ کرو، مگر مسنہ کی۔ البتہ اگر تمہارے لیے مسنہ کی قربانی مشکل ہو تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کی قربانی کرو۔

نوٹ:۔ جذعہ وہ بھیڑ جس پر ایک سال نہ گزرا ہو۔ مگر وہ دیکھنے پر ایک سال کی معلوم ہوتی ہو۔ اس عمر کی بکری درست نہیں ہو البتہ بھیڑ سال سے کم عمر کی بھی ہو تو درست ہے۔

۴۳۸۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ اَنْتَ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بکریاں دیں تاکہ آپ انہیں صحابہ کرام میں تقسیم کریں۔ پھر ایک سال کی عمر کی ایک بکری بچ گئی آپ نے اس کے بارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تو اس کی قربانی کر۔

۴۳۸۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان

ضَحَايَا فَصَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا.

اللہ علیہم اجمعین میں اپنی قربانیاں تقسیم فرمائیں، اور میرے حصے میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا۔ آپ نے فرمایا اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا أَضَاحِيَّ فَأَصَابَنِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اپنی قربانیاں تقسیم فرمائیں، اور میرے حصے میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم نے بھیڑ کے جذعے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ قربانی کی۔

۴۳۸۹ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هٰذَا الْيَوْمُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ.

سیدنا جناب عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہم سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی تو ہم میں سے کوئی ایک دو یا تین جذعے دے کر مسنّے خریدنے لگا (تاکہ قربانی کرے) قبیلہ بنو مزینہ سے ایک شخص کھڑا ہوا، وہ شخص بولا کہ ہم ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے تو یہی دن آیا پھر ہم میں سے کوئی شخص دو یا تین کر جذعے دے کر مسنّہ لینے لگا۔ آپ نے فرمایا اس کام میں جذعہ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ جہاں مسنّہ استعمال ہو سکتا ہے۔

۴۳۹۰ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مِمَّا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ.

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم بقر عید سے پہلے دو جذعے دے کر ایک مسنّہ لینے لگے تاکہ قربانی کریں، پھر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس جگہ جذعہ بھی کافی ہے جہاں مسنّہ کافی ہے۔

اَلْكَبْشُ

مینڈھے کا بیان

۴۳۹۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور

وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرمایا کرتے تھے۔ (یعنی دو بھیڑوں کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو املح مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

نوٹ:۔ املح یعنی کالے اور سفید دونوں رنگ ملے ہوئے ہوں مگر ان میں سفیدی زیادہ ہو۔ یا بالکل سفید ہوں۔ یا سفید سرخ ہوں۔ یا سیاہ سرخ ہوں۔

۴۳۹۳ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دو سفید، سینگوں والے مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھی تکبیر فرمائی۔ اور اپنا پاؤں مبارک ان کی گردن پر رکھا۔

۴۳۹۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا پھر آپ دو سفید مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا۔ (یہ روایت مختصراً مروی ہے)

۴۳۹۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن دو سفید مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اور انہیں ذبح فرمایا۔ پھر بکریوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ہم میں تقسیم فرمایا۔

۴۳۹۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ ۔

جناب حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے موٹے تازے اور سیاہ آنکھوں اور سیاہ پاؤں والے مینڈھے کی قربانی فرمائی۔

نوٹ:۔ یمشی فی سواد الخ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سیاہی میں کھاتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔ کا مطلب ہے کہ اس مینڈھے کے چاروں پاؤں، پیٹ اور آنکھوں کے حلقے سیاہ تھے باقی سفید۔

بَابُ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا

اونٹ کتنے افراد کے لیے کافی ہے؟

۴۳۹۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے حضور غنیمت بانٹتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشَرَةٍ وَ الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور اسی دوران قربانی کا دن آگیا، تو اونٹ کی قربانی میں دس آدمی شریک ہوئے جب کہ گائے کی قربانی میں سات۔

بَابُ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرُ فِي الضَّحَايَا

گائے یا بیل کی قربانی میں کتنے اشخاص شامل ہوسکتے ہیں

۴۲۹۹ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کرتے تھے۔ تو ہم سات آدمیوں کی طرف سے گائے ذبح کرتے۔ اور اس میں شامل ہو جاتے۔

ذَبْحُ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْإِمَامِ

امام سے پہلے قربانی کرنا:

۴۳۰۰ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ ذِبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بقرعید کے روز کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرکے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھتا ہے۔ ہماری قربانی کی طرح قربانی کرتا ہے۔ تو جب تک وہ نماز عید نہ پڑھ لے قربانی نہ کرے۔ یہ سن کر میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ، کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو عجلت سے قربانی کر لی تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کو کھلاؤں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوبارہ قربانی کرو کیونکہ سابقہ قربانی ادا نہیں ہوئی۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بکری کا ایک دوسرا بچہ ہے جو ابھی ایک سال کا نہیں ہوا، اور میرے نزدیک وہ دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا اسے ذبح کیجئے یہ تمہاری دو قربانیوں سے بہتر ہے۔ اور تمہارے بعد یا تمہارے سوا کسی کا بچہ (جذعہ) قربانی میں دینا درست اور حلال نہیں۔

نوٹ:۔ زہر الربیٰ میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ قربانی میں کسی اور شخص کے لیے بکری کا جذعہ دینا درست اور جائز نہیں البتہ جیسے اوپر والی احادیث مبارکہ میں گزرا بھیڑ کا جذعہ دینا درست ہے اب رہا یہ سوال کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے ایسا کرنے کا حکم کیوں فرمایا تو یہ حکم صرف حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص تھا۔ جیسے گواہی میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی صرف ایک شہادت کو دو کے برابر قرار دیا گیا۔ اور صحابہ کرام کے لیے اکثر ایسا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات ثابت ہوتے ہیں۔

رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ الصلوۃ والسلام ماذون من اللہ ہو کر شارع ہیں شریعت گر ہیں۔ شریعت سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے احکام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیے۔ جو چاہیں جسے چاہیں احکام شریعت سے خاص فرمائیں اور جو چاہیں جس کے لیے چاہیں حلال و حرام فرمائیں۔ (حضور علیہ الصلوۃ والسلام حلال بھی فرماتے ہیں اور حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں)
(۱) مواہب لدنیہ للقسطلانی (۲) زرقانی جلد ۵ صفحہ ۳۲۲ (۳) الخصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۴۔

قرآن مجید میں ہے۔

حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم حلال و حرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

(۱) وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (پ۹ اعراف ع۹)

"اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے صاف ستھری اشیاء حلال فرمائیں گے اور گندی چیزیں ان پر حرام فرمائیں گے"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(۲) مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (پ ۲۸، حشر ع۱)

"اور جو چیز تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔"

(۳) ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۔ پ ۱۰ توبہ ع۶

"اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا اسے وہ کفار حرام نہیں سمجھتے۔"

(۴) فرمان باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب ع۳)

"کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ فرمائیں تو وہ اس میں اپنی رائے اور اختیار کو دخل دیں۔"

حضور علیہ الصلوۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہ تھے بلکہ شارع ہونے کی وجہ سے مطاع بھی ہیں۔ آمر، حاکم اور قاضی بھی۔

(۵) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

(۶) فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ۵ ع۵) تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

(۷) وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

(۸) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء ع۹)

"اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک وہ آپس کے جھگڑوں میں آپ کا حکم نہ مانیں۔"

ان مذکورہ بالا آیات قرآنیہ، ارشادات ربانیہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کی حیثیت صرف پیغام رساں کی طرح نہیں بلکہ نبی ماذون من اللہ ہو کر شارع محلل، محرم، حاکم اور مطاع ہوتا ہے۔

احادیث شریفہ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سولہ احادیث جن میں آپ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا۔ ان میں سے صرف تین ہدیۂ ناظرین ہیں۔

۱۔ عَنِ النَّبِیِّ مَرْفُوْعًا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا ۔ رواہ الشیخان واحمد والطحاوی فی شرح معانی الآثار۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ مَرْفُوْعًا وَاِنِّیْ حرمت المدینۃ کما حرم ابراھیم مکۃ ۔ الحدیث رواہ الشیخان

۳۔ عن ابی ھریرۃ مرفوعا وانی احرم ما بین لابتیھا ۔ رواہ الشیخان لفظ البخاری "حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی"

پچاسی ۸۵ احادیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ احکام سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرم مکہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی ممانعت فرمائی۔ حضور کے چچا سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا اذخر گھاس اس سے مستثنیٰ ہے۔ عن ابن عباس متفق علیہ، عن ابی ہریرۃ نحوہ متفق علیہ، عن صفیۃ بنت شیبۃ رواہ ابن ماجہ۔

نیز یہ مضمون کہ "میں نماز عشا کو موخر کر دیتا" رواہ الطبرانی فی الکبیر واحمد والشیخان والنسائی عن ابن عباس واحمد و ابوداؤد وابن ماجۃ، وابن ابی حاتم والنسائی عن ابی سعید الخدری واحمد وابن ماجۃ ومحمد بن نصر وابن جریر والحاکم والبیہقی والنسائی والترمذی عن ابی ہریرۃ واحمد وترمذی۔

اس کے علاوہ آپ کا یہ ارشاد مبارک کہ "میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے" متعدد احادیث صحاح میں ہے۔ رواہ احمد ومسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ، ورواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ، عن علی کرم اللہ وجہہ، واحمد والدارمی والنسائی عن ابن عباس ابن ماجۃ، عن انس بن مالک[۲۸]۔

واقعات اختیار فی التشریع

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کیلئے چھ ماہ کی بکری کا بچہ قربانی کیلئے جائز فرما دیا۔" رواہ الشیخان" بخاری جلد دوئم صفحہ ۸۳۲ مسلم جلد دوئم صفحہ ۱۵۴ عن البراء۔ مواہب وزرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۵۔ خصائص کبری جلد دوئم صفحہ ۶۳۔

۲۔ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو (بھی) اس کی اجازت بخشی۔ رواہ الشیخان عن عقبۃ مسلم جلد دوئم صفحہ ۱۵۵، وزاد البیہقی فی بسند صحیح۔ وَلَا رُخْصَۃَ فِیْھَا لِاَحَدٍ بَعْدَکَ۔ مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۱۲۶۔

۳۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی رخصت بخش دی۔ رواہ مسلم جلد اول صفحہ ۳۰۴۔ عن ام عطیہ۔ رواہ النسائی والترمذی، واحمد نحوہ البخاری وابن مردویہ۔ والطبرانی زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۴ خصائص کبری جلد دوئم صفحہ ۲۶۳۔

نیز ایک دفعہ آپ نے خولہ بنت حکیم کو اس کی اجازت فرمائی۔ ابن مردویہ عن ابن عباس۔

۵۔ یوں ہی حضرت اسماء بنت یزید کو آپ نے ایک دفعہ کی پروانگی عطا فرمائی۔ الترمذی عن اسماء نیز ایک بڑھیا کو بوقت بیعت نوحہ کا بدلہ اتارنے کا اذن بخشا۔ احمد و طبرانی عن مصعب۔

۶۔ اسماء بنت عمیس کو آپ نے عدتِ وفات کا سوگ معاف فرما دیا ابن سعد فی الطبقات عنہا، مواہب و زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۵۔ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۳

۷۔ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سورت قرآن سکھانا کافی کر دیا۔ ابن السکن عن ابی النعمان الازدی رضی اللہ عنہ و رواہ سعید بن منصور، مواہب و زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۷، وابوداؤد عن مکحول وابن عوانہ عن اللیث بن سعد نحوہ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۴۔

۸۔ ایک صاحب کیلیے روزے کا کفارہ خود ہی کھالینا جائز فرما دیا۔ البخاری و مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجۃ۔

۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز قرار دے دیے۔ رواہ الشیخان، زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۸ مزید دلائل کے لیے دیکھئے "الامن والعلی" مصنفہ مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی۔

۴۴۰۱ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِي وَجِيْرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِيْ عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

سیدنا حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، تو ارشاد فرمایا جس شخص نے ہماری طرح نماز پڑھی (نماز کے بعد) ہماری طرح قربانی کی، تو اس نے قربانی کی، اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی اسے قربانی کا ثواب نہ ملے گا) اور وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے گوشت کھانے کیلیے بکری ذبح کی۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں نے تو نماز سے پہلے قربانی کی، اور میں نے سمجھا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے، لہٰذا میں نے جلدی کی، میں نے خود بھی کھایا اور اپنے گھر والوں پڑوسیوں کو بھی کھلایا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، یہ تو گوشت کی بکری ہوئی! حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جذعہ) اور میرے نزدیک وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا اس کی قربانی دی جاسکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مگر تمہارے سوا کسی اور کے لیے درست اور جائز نہ ہوگا۔

۴۴۰۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهِ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهٗ قَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیدالاضحیٰ کے دن ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو تو وہ پھر ذبح کرے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ دن ہے۔ جس میں ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس شخص نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سچا سمجھا پھر اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک جذعہ ہے۔ جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے اسے (قربانی کے لیے ذبح کرنے کی) اجازت بخشی مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لیے بھی تھی یا کہ نہیں۔ بعدازاں آپ دو[2] مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں ذبح فرمایا۔

٤٤٠٣ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ اَنَّهٗ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ قَالَ عِنْدِيْ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا وَفِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعَةً فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّذْبَحَ۔

سیدنا حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ذبح کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں دوبارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس صرف بکری کا ایک جذعہ ہے جو مجھے دو مسنوں سے زیادہ پسند و پیارا ہے آپ نے انہیں (قربانی کے لیے ذبح کرنے کی) اجازت بخشی اور عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میرے پاس تو ایک جذعہ کے سوا اب کچھ بھی نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اسے ذبح کرو۔

٤٤٠٤ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَضْحٰى ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم نے ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عیدالاضحیٰ کی۔ لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی اپنی قربانیاں ذبح کر ڈالیں جب آپ نے نماز سے فارغ ہو کر قربانیوں کو ملاحظہ فرمایا کہ لوگوں نے نماز سے پہلے قربانی کے جانور ذبح کر ڈالے تو فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہماری نماز سے فراغت تک وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

❖ ❖ ❖

بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

۴۳۰۵ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ أَصَابَ أَرْنَبَيْنِ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيدَةً يَذْبَحُهُمَا بِهِ فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اصْطَدْتُ أَرْنَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أُذَكِّيهِمَا بِهِ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ أَفَآكُلُ قَالَ كُلْ.

دھار دار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت محمد بن صفوان نے دو خرگوش پکڑے اور آپ کو چھری نہ مل سکی تا کہ وہ انہیں ذبح کریں۔ تو آپ نے تیز پتھر سے ذبح کیا۔ پھر آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دو خرگوش پکڑے لیکن چھری نہ ملی تو میں نے انہیں تیز دھار پتھر سے ذبح کر ڈالا۔ کیا میں انہیں کھاؤں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہاں کھاؤ۔

۴۳۰۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْلِهَا.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو دانت سے زخمی کر دیا۔ تو وہ مرنے لگی۔ لوگوں نے اسے ایک تیز دھار دار پتھر سے ذبح کر دیا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔

إِبَاحَةُ الذَّبْحِ بِالْعُودِ

۴۳۰۷ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي فَآخُذُ الصَّيْدَ فَلَا أَجِدُ مَا أُذَكِّيهِ بِهِ فَأَذْبَحُهُ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ أَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں۔ پھر وہ شکار پکڑتا ہے۔ اور ذبح کرنے کے لیے مجھے کوئی اور ہتھیار نہیں ملتا تو میں اسے تیز پتھر یا لکڑی سے ذبح کر دیتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تم جس چیز سے چاہو۔ خون بہا دو۔ اور بسم اللہ پڑھو۔

۴۳۰۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعَى فِي قِبَلِ أُحُدٍ فَعَرَضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتَدٍ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ وَتَدٌ مِنْ خَشَبٍ أَوْ حَدِيدٍ قَالَ لَا بَلْ خَشَبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک انصاری کی اونٹنی احد پہاڑ میں چرتی تھی اس اونٹنی کو کوئی حادثہ پیش آیا۔ تو اس انصاری نے اسے کھونٹی سے ذبح کر دیا۔ حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے جناب حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ آیا وہ لکڑی کی کھونٹی تھی یا لوہے کی؟ انہوں نے فرمایا لکڑی کی۔ پھر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے اسے کھانے کی اجازت بخشی۔

النهي عن الذبح بالظفر
ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۰۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ إِلَّا السِّنَّ أَوْ ظُفُرٍ.

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تم اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں۔

۴۴۱۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا أَوْ ظُفُرًا وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

جناب حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کل ان شاء اللہ) دشمن کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہو گی (اور وہاں مال غنیمت میں جانور ملنے کا بھی امکان ہے) ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، جو چیز خون بہا دے۔ اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھا جائے۔ تو تم اسے کھاؤ جب تک کہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں، دانت تو محض (جانوروں کی) ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

نوٹ:۔ ناخن چونکہ حیوان کی ہڈی ہے۔ لہٰذا اس سے ذبح جائز نہ ہوا اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے وہ ناخن نہیں کاٹتے اور جانوروں کو کسی اور چیز کی بجائے ناخن سے ہی مار ڈالتے ہیں اور وہ کافر ہیں تو ان کی مشابہت نہیں کرنی چاہیے۔

الأمر بإحداد الشفرة
چھری تیز کرنے کا حکم

۴۴۱۱ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سن کر یاد کی ہیں آپ نے فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے سبھی پر احسان فرض فرمایا ہے، تو جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو۔ اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو اور جانور کو آرام دو۔

نوٹ:۔ اچھی طرح قتل کرو تاکہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام سے زیادہ تکلیف کے بغیر ذبح کرو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

اگر اونٹ کو نحر کے بدلے ذبح کریں۔ اور دوسرے جانوروں کو ذبح کے بدلے نحر کریں تو کوئی حرج نہیں

۴۴۱۲ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا

سیدنا حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے

فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَا۔

مروی ہے، کہ ہم نے ایک گھوڑے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور اقدس میں نحر کیا، پھر اسے کھایا۔

بَابُ ذَكَاةِ الَّتِيْ قَدْ نَيَّبَ فِيْهَا السَّبُعُ

جس جانور میں درندہ دانت مارے اسے ذبح کرنا

۴۴۱۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَكْلِهَا۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اسے پتھر سے ذبح کیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔

ذِكْرُ الْمُتَرَدِّيَةِ فِي الْبِئْرِ الَّتِيْ لَا يُوْصَلُ اِلٰى حَلْقِهَا

اگر ایک جانور کنویں میں گر پڑے اور مرنے لگے تو اسے کس طرح حلال کیا جائے؟

۴۴۱۴ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِيْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَكَ۔

سیدنا حضرت ابو العشراء راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی (جناب مالک دارمی) سے سنا! مالک دارمی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حلق اور سینہ میں ذکوٰۃ لازمی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تو جانور کی ران میں کونچا مار دے تو بھی کافی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی عند الضرورت جب حلق اور سینے میں ذبح کرنا ناممکن ہو تو جس طرح سے ممکن ہو کریں۔

بَابُ ذِكْرِ الْمُنْفَلِتَةِ الَّتِيْ لَا يُقْدَرُ عَلٰى اَخْذِهَا

اگر جانور بگڑ جائے جسے پکڑ نہ سکیں تو؟

۴۴۱۵ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ قَالَ فَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْبًا فَنَدَّ بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ النَّعَمِ

سیدنا حضرت رافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے، اور ہمارے پاس چھری نہیں، تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو جس سے خون بہ جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تو اسے کھا، مگر ناخن اور دانت سے نہیں۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعد ازاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت ملا، اور اس میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا۔ ایک شخص نے اسے تیر سے مارا اور وہ کھڑا رہ گیا، سرور عالم صلی اللہ

اَوْ قَالَ الْاِبِلِ اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی جنگل کے جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں۔ تو تمہیں جو جانور ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۴۴۱۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفْرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَصَبْنَا نَهْبَةَ غَنَمٍ اَوْ اِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

سیدنا حضرت رافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے۔ اور ہمارے پاس چھری نہیں تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو جس سے خون بہ جائے۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تو اسے کھا۔ مگر ناخن اور دانت سے نہیں ہیں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعد ازاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کو مال غنیمت ملا۔ اور اس میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اسے تیر سے مارا اور وہ ٹھہر گیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی جنگل کے جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں۔ تو تمہیں جو جانور ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو

۴۴۱۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ اِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے۔ تو جب تم قتل اور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کرو جب ذبح کرنے لگے تو جانور کو آرام دو۔

بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

اچھی طرح ذبح کرنا

۴۴۱۸ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے۔ تو جب تم قتل اور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کرو جب ذبح کرنے لگے تو جانور کو آرام دو۔

۴۴۱۹ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کیں۔ آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے تو جب تم قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری کو اچھی طرح تیز کرو جب ذبح کرنے لگو تو جانور کو آرام دو۔

۴۴۲۰ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبِيْحَةَ لِيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کیں آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے تو جب تم قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو تو جانور کو آرام دو۔

وَضْعُ الرِّجْلِ عَلٰى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کے پہلو پر پاؤں رکھنا

۴۴۲۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهٗ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حدیث مبارکہ سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

تَسْمِيَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۴۴۲۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ فَكَانَ يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے

اَلتَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

۴۴۲۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهٗ يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔

قربانی ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید، اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

ذَبْحُ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهٖ

۴۴۲۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ۔

اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید، اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے

ذَبْحُ الرَّجُلِ غَيْرَ اُضْحِيَّتِهٖ

۴۴۲۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ بُدْنِهٖ بِيَدِهٖ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهٗ۔

ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کرسکتا ہے۔

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اونٹوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرمایا۔ اور باقی اونٹوں کو ایک اور شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ذبح کیا۔

نَحْرُ مَا يُذْبَحُ

۴۴۲۶ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اس کو نحر کرے تو درست ہے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ ہم نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس

فَأَكَلْنَاهُ۔ میں ایک گھوڑے کو نحر کیا اور اسے کھایا۔

عبدہ بن سلمان نے اس کے خلاف روایت کیا اور وہ روایت یہ ہے۔

۴۴۲۷ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ فِي الْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور اقدس میں مدینہ میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا، اور پھر اسے کھایا۔

نوٹ:۔ غالباً ذبح سے مراد نحر ہے۔ (واللہ ورسولہ اعلم)

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جو شخص خدا کے سوا کسی اور کے لیے ذبح کرے

۴۴۲۸ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ شَيْئًا دُونَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا دُونَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَأَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تنہائی میں کچھ ایسی باتیں ارشاد فرماتے تھے جو دوسروں سے ارشاد نہیں فرماتے تھے؟ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی کوئی پوشیدہ بات ارشاد نہ فرماتے تھے جو آپ دوسروں کو ارشاد نہ فرماتے ہوں البتہ ایک دفعہ میں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر کے اندر تھے۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں ارشاد فرمائیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والد پر لعنت کرے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر پھٹکار اور لعنت ہو جو خدا کے سوا کسی دوسرے کے لیے جانور ذبح کرے تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر پھٹکار ہو جو کسی بدعت سیئہ کے مرتکب کو پناہ دے۔ چوتھے اس شخص پر لعنت ہو۔ جو زمین کی نشانی کو مٹائے (جیسے میل، کلومیٹر، فرلانگ وغیرہ کے نشان اور پتھر)

"وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ"

دنبہ، بکرا، گائے۔ وغیرہ کو غیر اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرنا خواہ لات وعزّیٰ کا نام ہو۔ یا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے اولیاء کرام کا بالکل ناجائز ہے۔ اور کفر و شرک ہے۔ کیونکہ مشرکین عرب کا یہی وطیرہ تھا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فرما کر حرمت کا حکم لگایا ہے۔ اور مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں وضاحت فرما دی ہے۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا جائے جیسے کہ مشرکین ذبح کرتے وقت باسم اللات والعزّیٰ کہہ کر ذبح کرتے تھے ہر تفسیر میں یہی معنی مذکور ہے لہٰذا وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذبح کیے جائیں

اور ذبح کرتے وقت صرف بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا جائے۔ غیر کا نام شامل نہ کیا جائے۔ تو وہ ذبح للہ ہے لغیر اللہ نہیں۔ لہٰذا وہ جانور جنہیں اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے اور ان کا گوشت اللہ کے نام پر صدقہ کیا جاتا ہے۔ اسے غیر اللہ کی عبادت قرار دینا اور اس پر شرک و کفر کے فتوے لگانا بہت بڑی جہالت اور بے دینی ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بکرا غوث اعظم کا ہے۔ یا یہ گائے خواجہ اجمیری کی ہے۔ توان کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ ان کی عبادت کے لیے ذبح کیا جاتا ہے۔ اور وہ اللہ کے ساتھ اس مالی عبادت میں شریک ہیں۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو ثواب اس کے صدقہ کرنے سے ملے گا۔ وہ ان مقدس ہستیوں کے لیے ہے۔ اور اسی مقصد کے تحت یہی الفاظ خود صحابہ کرام نے استعمال فرمائے ہیں۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا تو انہوں نے آپ کی طرف سے صدقہ کرنا چاہا۔ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ پانی صدقہ کرنا سب سے افضل صدقہ ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا اور اس کو اللہ کے لیے وقف کر دیا۔ اور فرمایا ھٰذا لِأُمِّ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ (یعنی اس کا ثواب سعدؓ کی ماں کے لیے ہے۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں بصرہ سے چند آدمی آئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے قریب ایک قصبہ ہے۔ جس کو اُبُلّہ کہا جاتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں ہم اسے جانتے ہیں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "تم میں سے کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے۔ کہ وہ مسجدِ اُبلّہ کی مسجد میں دو یا چار رکعتیں پڑھے اور پھر کہے۔ کہ یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے؟ یعنی اس کا ثواب سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نامۂ اعمال میں درج ہو؟ (مشکوٰۃ شریف)

نماز بھی اللہ کے لیے ہے اور صدقہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے۔ لیکن نماز کا ثواب سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہنچاتا ہے۔ اور صدقہ کا ثواب حضرت اُمِّ سعد رضی اللہ عنہا کو لہٰذا اس نیت سے یہ کہنا کہ یہ بکرا سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے ہے اور یہ گائے حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ وغیرہ وغیرہ بالکل جائز ہے۔ نیز کسی کی طرف سے جانور ذبح کرکے اسے ثواب میں شریک کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

الغرض عبادات مالی ہوں یا بدنی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ لیکن عبادت اللہ کے لیے کی جائے اور اس سے ملنے والے ثواب کو کسی کی طرف بھی بطور ہدیہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بالکل جائز ہے۔ عقائد کی کتابوں میں ہے۔

زندہ لوگوں کا فوت ہونے والوں کے لیے دعا کرنا، صدقہ کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا ان کے لیے نافع ہے۔

لہٰذا کوئی بھی اہلِ سنت و جماعت، سوادِ اعظم سے متعلق . . . اور مذہب حق کا پرستار اس کو کفر و شرک اور ناجائز وحرام نہیں کہہ سکتا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَعَنْ اِمْسَاكِهَا

۴۴۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلٰثٍ ۔

۴۴۳۰ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّمْسِكَ اَحَدٌ مِّنْ نُّسُكِهٖ شَيْئًا فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۔

۴۴۳۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلٰثٍ ۔

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا اور اس کا رکھ دینا ممنوع ہے

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (بلکہ اسے تقسیم کر دینا چاہیئے)۔

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ راوی ہے۔ اور آپ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ اور اذان واقامت نہ کی۔ پھر فرمایا کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ۔

اَلْاِذْنُ فِيْ ذٰلِكَ

۴۴۳۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا ۔

نوٹ:۔ اس سے ممانعت منسوخ ہو گئی۔

۴۴۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِّنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰى اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَخِيْهِ لِاُمِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضًا لِّمَا كَانُوْا نُهُوْا عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۔

تین دن سے زیادہ قربانی کو گوشت رکھنے اور اس کے کھانے کی اجازت

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا پھر فرمایا۔ کھاؤ اور سفر کا توشہ کرو۔ اور تم رکھ سکتے ہو۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن خباب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس تشریف لائے اور ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا جو سکھا کر رکھ چھوڑا تھا۔ آپ نے فرمایا میں اسے نہیں کھاؤں گا۔ بعد ازاں اپنے ماں جائے بھائی کے پاس گئے۔ جن کا اسم گرامی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھا۔ اور وہ جنگ بدر میں موجود تھے۔ ان سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے بعد نیا حکم نازل ہوا جس سے سابقہ حکم جو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ رکھ سکنے کے متعلق تھا وہ منسوخ ہو گیا۔

۴۴۳۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ وَکَانَ اَخَا اَبِیْ سَعِیْدٍ لِاُمِّہٖ وَکَانَ بَدْرِیًّا فَقَدَّمُوْا اِلَیْہِ فَقَالَ اَلَیْسَ قَدْ نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ اِنَّہٗ قَدْ حَدَثَ فِیْہِ اَمْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَاْکُلَہٗ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَاْکُلَہٗ وَنَدَّخِرَہٗ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا۔ حضرت ابوسعید کے اخیافی بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سفر سے واپس تشریف لائے۔ اور وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے لوگوں نے آپ کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا۔ تو انہوں نے دریافت کیا کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ایک اور تازہ حکم نازل ہوا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا۔ بعد ازاں کھانے اور رکھ چھوڑنے کی اجازت بخشی۔

نوٹ: (اخیافی بھائی یعنی ماں ایک باپ دو)

۴۴۳۵ عَنْ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ ثَلٰثٍ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَلْتَزِدْکُمْ زِیَارَتُھَا خَیْرًا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ بَعْدَ ثَلٰثٍ فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَمْسِکُوْا مَا شِئْتُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فِی الْاَوْعِیَۃِ فَاشْرَبُوْا فِیْ اَیِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا (وَلَمْ یَذْکُرْ مُحَمَّدٌ وَاَمْسِکُوْا)

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا۔ ایک تو قبروں کی زیارت سے۔ (کیونکہ زمانہ شرک نزدیک تھا) لیکن اب زیارت کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ دوسرے قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے (کیونکہ اس زمانہ میں محتاج اور بھوکے بہت تھے) اب کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو۔ (محمد کی روایت میں رکھو نہیں ہے) تیسرے میں نے تمہیں بعض برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا (جن میں قبل ازیں شراب بنتی تھی) اب تم جس برتن میں چاہو پیو لیکن وہ شراب نہ ہو جو نشہ لائے

۴۴۳۶ عَنْ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَعَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ وَعَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَکُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ مَا بَدَا لَکُمْ وَتَزَوَّدُوْا

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم قربانیوں کا گوشت تین روز کے بعد نہ کھاؤ۔ نیز یہ کہ مشکیزے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ اور قبروں کی زیارت سے۔ لیکن اب جب تک چاہو قربانیوں کا گوشت کھاؤ اور سفر کے لیے توشہ کرو اور رکھ

وَادَّخِرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

اَلْإِدِّخَارُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۴۴۳۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَادَّخِرُوا ثَلٰثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَفِعُونَ مِنْ أَضَاحِيهِمْ يَحْمِلُونَ مِنْهُ الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نُهِيتَ مِنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ كُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا

۴۴۳۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ قَالَ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ

چھوڑ دو۔ اور جو شخص چاہے قبروں کی زیارت کرے۔ کیونکہ قبروں کی زیارت سے آخرت یاد آتی ہے۔ اور ہر برتن میں پیو لیکن نشہ لانے والی شراب سے بچو۔

قربانیوں کا گوشت خشک کر کے رکھ چھوڑنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر محتاجوں کا جھنڈ مدینہ منورہ میں آگیا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ تین دن تک قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ اور رکھو (تاکہ لوگ خیرات صدقات کریں اور اس طرح محتاجوں کا پیٹ بھرے۔) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کی چربی جمع کر کے رکھتے ہیں ان کی کھالوں سے مشکیں بناتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تو پھر اب کیا ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو ان محتاجوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو امڈ آتے تھے کھاؤ رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو۔

سیدنا حضرت عبد الرحمٰن بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ یا بعد کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں لوگ محتاج تھے تو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالدار ہو وہ غریب کو کھلائے (لہٰذا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرما دیا) پھر فرمایا میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو دیکھا کہ آپ پندرہ دن کے بعد بکری کا پایا تناول فرماتے تھے (لہٰذا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا جائز ہوا) میں نے دریافت کیا کیوں ایسی تکلیف کیا تھی؟ تو وہ ہنسنے لگیں اور بولیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل نے تین دن مسلسل روٹی

لُحُومِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال شریف ہو گیا

۴۴۳۹ عَنْ عَابِسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَتْ كُنَّا نُخَبِّئُ الْكُرَاعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا ثُمَّ يَأْكُلُهُ.

سیدنا حضرت عابس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ہم ایک ماہ تک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پایہ محفوظ رکھ لیتے تھے پھر آپ اسے تناول فرماتے۔

۴۴۴۰ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِمْسَاكِ الْأُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا بعد ازاں فرمایا جب تک چاہو کھاؤ اور کھلاؤ

بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُوْدِ

یہودیوں کا ذبح کیا ہوا جانور

۴۴۴۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ وَالْتَزَمْتُهُ قُلْتُ لَا أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فتح خیبر کے روز چربی کی ایک مشک ہاتھ لگی اور میں اس سے لپٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ کسی شخص کو نہیں دوں گا، پھر میں نے دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے اور ہنس رہے ہیں جو کچھ میں نے کہا تھا اسے سننے پر۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ یہود و نصاریٰ اگر اللہ کے نام پر ذبح کریں تو ان کا ذبیحہ درست ہے

ذَبِيْحَةُ مَنْ لَمْ يُعْرَفْ

وہ جانور جس کا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا کہ نہیں۔

۴۴۴۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ كَانُوْا يَأْتُوْنَنَا بِلَحْمٍ وَلَا نَدْرِيْ أَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوْا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عرب کے بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے تھے اور ہمیں معلوم نہ ہوتا تھا کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا کہ نہیں ہم نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم کھاتے وقت اللہ کا نام لے لو اور کھاؤ

تَأْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۔ آیت ہذا کی تفسیر

۴۴۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت

عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالُوْا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَأْكُلُوْهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ اَكَلْتُمُوْهُ۔

وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (اس جانور کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو) یہ اس وقت اتری کہ جب مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ جو جانور مر جائے، اللہ ذبح کرے تو اسے تم نہیں کھاتے اور تم جسے ذبح کرتے ہو اسے کھاتے ہو۔

نوٹ: ہر قوان کی حلت اور حرمت تو اللہ کے نام سے ہوئی لہٰذا ہم جسے اللہ ربّ العزت کا نام لے کر حلال کریں وہ حلال ہے اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیں ہمارا ذبح کیا ہوا بھی حرام ہے اور مردار پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہے لہٰذا وہ حرام ہے اور کوئی مسلمان ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام نہیں لیتا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

اگر ایک جانور کو نشانہ باندھ کر ماریں تو اس کا کھانا درست نہیں

۴۴۴۴ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجثمہ درست نہیں۔

نوٹ: یعنی وہ جانور جسے تیروں اور گولیوں کے لیے کھڑا کریں اور پھر وہ مر جائے۔

۴۴۴۵ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ اَيُّوْبَ فَاِذَا اُنَاسٌ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فِيْ دَارِ الْاَمِيْرِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

سیدنا حضرت ہشام بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حکم بن ایوب کے پاس گیا وہاں لوگ ایک امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ باندھ رہے تھے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۴۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اُنَاسٍ وَهُمْ يَرْمُوْنَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوْا بِالْبَهَائِمِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اسے باندھ کر) آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا جانوروں کا مثلہ نہ کرو۔

نوٹ: مثلہ یہ ہے کہ زندہ ہوتے ہوئے اس کے اعضاء کاٹ دیے جائیں یا اسے زخم لگایا جائے۔

۴۴۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو جاندار کو تیر یا گولی مارنے کے لیے اس پر نشانہ لگائے۔

۴۴۴۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ.

ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو جانور کا مثلہ کرے۔

۴۲۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

۴۲۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا بِغَيْرِ حَقِّهَا

جو شخص بے فائدہ چڑیا کو مارے

۴۲۵۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَاْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو بلاوجہ مارے تو قیامت کے دن اس سے پرسش ہوگی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کیا حق ہے؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا حق یہ ہے۔ کہ اسے ذبح کرنے اور پھر کھائے اور اس کے سر کا ٹکڑا کاٹ کر نہ پھینک دے۔

۴۲۵۲ عَنِ الشَّرِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ لِمَنْفَعَةٍ.

حضرت شرید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو شخص ایک چڑیا کو بلاوجہ مار ڈالے تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ کے سامنے چلائے گی اور کہے گی اے اللہ فلاں فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ قتل کیا ہے لیکن کسی فائدہ کیلئے مجھے قتل نہیں کیا

نوٹ: یعنی اگر کھانے کے لیے مارتا تو کوئی حرج نہیں تھی۔ اور جانور کو بلاوجہ ہلاک کرنا مکروہ ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ اَكْلِ لَحْمِ الْجَلَّالَةِ

جلالہ کے گوشت سے ممانعت

نوٹ جلالہ وہ جانور جو صرف نجاست اور غلاظت کھاتا ہو۔ گائے، بکری، مرغی یا کوئی اور جانور وغیرہ ایسے جانور کا گوشت بعض علماء کے نزدیک کھانا درست نہیں۔ اور بعض کے نزدیک جب درست ہے کہ اسے کئی روزوں تک باندھ کر پاکیزہ چارہ کھلائیں۔

۴۲۵۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنْ رُكُوْبِهَا وَعَنْ اَكْلِ لَحْمِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت اور جلالہ سے منع فرمایا۔ اس کا گوشت کھانے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نجس ہے تو سواری کرتے ہے اس کا

کا پسینہ لگ جائے گا اور جسم پلید ہوگا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ

جلالہ کے دودھ پینے کی ممانعت

۴۳۵۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا جلالہ کے دودھ پینے اور مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے

اٰخِرُ كِتَابِ الضَّحَايَا

قربانیوں کی کتاب ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

بیچنے اور خریدنے کی کتاب

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْكَسْبِ

کسب حلال کی ترغیب

۴۴۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر کمائی وہ ہے جسے آدمی اپنی محنت سے کمائے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی کمائی میں ہے

۴۴۵۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۴۴۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۴۴۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

بَابُ اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

کمائی میں شکوک و شبہات سے پرہیز کرنا۔

۴۴۵۹ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللهِ لَا أَسْمَعُ بَعْدَهُ أَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَإِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرًا مُتَشَابِهَاتٍ وَرُبَمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ أُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَأَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَإِنَّ حِمَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُخَالِطَ الْحِمٰى وَرُبَمَا قَالَ إِنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ وَإِنَّ مَنْ يُخَالِطِ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ أَنْ يَجْسُرَ.

میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور خدا کی قسم میں آپ کے سوا کسی سے نہ سنوں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا حلال ظاہر ہے (جس میں کوئی شبہ نہیں) اور حرام بھی واضح ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری وغیرہ) اور ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے۔ (جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) میں اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کرتا ہوں۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ایک چراگاہ بنائی ہے۔ اور اللہ کی چراگاہ حرام چیزیں ہیں۔ (اس کے اندر آنے کا حکم نہیں) تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد چرائے (یعنی اس کے اردگرد چلا جائے) تو قریب ہے کہ وہ کسی روز چراگاہ کے اندر چلا جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے قریب ہے کہ وہ حرام کاموں میں پھنس جائے جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے۔ کہ اور زیادہ جرأت کرے۔ (اور جو بالکل حرام ہے اس کا ترکیب بھی ہو جائے)

۴۴۶۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُبَالِي الرَّجُلُ مِنْ أَيْنَ أَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا جب کوئی اس کی پروا نہ کرے گا کہ مال کہاں سے پیدا کیا حلال سے یا حرام سے؟

۴۴۶۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُوْنَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے۔ اور جو شخص سود نہ کھائے گا۔ اس پر بھی سود کا غبار اور گرد پڑے گی۔

نوٹ :- سود کی غبار اور گرد پہنچے گی کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ سود کے مقدموں میں گواہی اور وکالت کرے گا، یا اگر خود نہ کھائے گا تو دوسروں کو کھلائے گا۔

بَابُ التِّجَارَةِ

تجارت کا ذکر

۴۴۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ

سیدنا حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت

السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَبِيعَ فَيَقُولُ لَا حَتَّى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ يَلْتَمِسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبَ فَلَا يُوجَدُ.

کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مال پھیل جائے گا اور بکثرت ہوگا۔ تجارت عام ہوجائے گی۔ جہالت ظاہر ہوجائے گی اور ایک شخص فروخت کریگا پھر کہے گا نہیں جب تک میں فلاں سوداگر سے مشورہ نہ کرلوں اور ایک بڑے محلے میں لکھنے والے کو ڈھونڈیں گے کوئی نہ ملے گا۔ علم اس قدر کم ہوجائے گا۔

مَا يَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوْقِيَةِ فِي مُبَايَعَتِهِمْ

سوداگروں کو خرید و فروخت میں کس قاعدے پر عمل پیرا ہونا چاہیے؟

۴۴۶۳ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک وہ الگ الگ نہ ہوں اگر سچ بولیں گے اور چیز میں موجود عیب کو بیان کریں گے تو ان کے بیچنے میں ترقی ہوگی۔ اور اگر قیمت میں جھوٹ بولیں گے۔ عیب چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت چلی جائے گی۔ (اور نفع کی بجائے نقصان ہوگا۔)

الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ اپنا مال تجارت جھوٹی قسمیں کھاکر فروخت کرنے والا!

۴۴۶۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے بات نہ کریگا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا۔ نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور انہیں انتہائی دردناک عذاب ہوگا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریفہ کی تلاوت فرمائی۔ پھر سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ لوگ نقصان اور گھاٹے میں رہے اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنی چادر یا شلوار (ٹخنوں سے نیچے غرور سے) لٹکانے والا۔ دوسرا جھوٹی قسمیں کھاکر اپنا مال تجارت فروخت کرنے والا اور

ناحیرا کچھ دے کر احسان جتلانے والا۔

۴۳۶۵ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَلَّذِیْ لَا یُعْطِیْ شَیْئًا اِلَّا مَنَّهٗ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْکَذِبِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔ اور نہ انہیں پاک فرمائے گا۔ اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ شخص جو کوئی چیز نہیں دیتا مگر احسان جتلاتا ہے۔ یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتلاتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنا مال جھوٹ بول کر فروخت کرتا ہے۔

۴۳۶۶ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَةَ الْحَلِفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپؓ نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ بیچنے میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم میں مال فروخت ہوتا ہے پھر برکت اٹھالی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فروخت کرنے والا ہر بات میں قسم کھاتا ہے۔ تو کوئی شخص اس کی قسم کا اعتبار نہیں کرتا۔

۴۳۶۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْکَسْبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قسم کھانے سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے۔ لیکن کمائی مٹ جاتی ہے۔

اَلْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِیْعَةِ فِی الْبَیْعِ۔

فروخت کرنے میں دھوکا دور کرنے کے لیے قسم کھانا۔

۴۳۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَآءٍ بِالطَّرِیْقِ یَمْنَعُ ابْنَ السَّبِیْلِ مِنْهُ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لِدُنْیَا اِنْ اَعْطَاهُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَهٗ وَاِنْ لَمْ یُعْطِهٖ لَمْ یَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰی سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا کَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَهُ الْاٰخَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے بات بھی نہ کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت بھی نہ فرمائے گا نہ انہیں پاک کریگا نیز انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ شخص جس کے راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہے۔ اور وہ مسافر کو پی لینے سے منع کرے۔ اگر وہ امام اس کی دنیوی حاجات وضروریات پوری کرے تو یہ اس کی بیعت کرے۔ اور اگر نہ دے تو وہ بھی پوری نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے، پھر وہ فروخت کرنے والا کہے کہ یہ چیز اتنے کو لی گئی ہے۔ اور

دوسرا اس کو سچ جانے لیکن اس نے درحقیقت اتنے پیسے نہیں دیئے تھے (بلکہ محض خریدار کے ٹھگنے کے لیے ایسا کیا تھا)

اَلْاَمْرُ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ يَعْتَقِدُ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ فِيْ حَالِ بَيْعِهٖ

جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے اسے صدقہ دینے کا حکم

۲۲۶۹ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّيْ اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا بِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهٗ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کیا کرتے اور خریدتے تھے۔ ہم اپنے آپ کو دلال کہلاتے اور لوگ بھی ہمیں دلال کہتے۔ ایک دفعہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارا اس نام سے اچھا نام رکھا جو ہم نے اپنے لیے تجویز کیا تھا۔ یعنی (تجار) اور ارشاد فرمایا۔ اے جماعت تجار! تمہاری بیع میں قسم بھی آتی ہے۔ اور لغو و فضول باتیں بھی نکلتی ہیں۔ تو اسے تم صدقے کیساتھ دھو دو۔

وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا

جب تک فروخت کرنے والا اور خریدنے والا الگ الگ نہ ہوں انہیں اختیار ہے

۲۲۷۰ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ بَيَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو ان کی فروخت میں برکت ہو گی۔ اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب چھپائیں گے تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی۔

نوٹ: جب تک جدا نہ ہوں اگر انہیں نقصان معلوم ہو تو وہ بیع کو فسخ کر ڈالیں گے۔ خواہ وہ زبان سے قبول اور منظور ہی کیوں نہ کر چکے ہوں۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعٍ فِیْ لَفْظِ حَدِیْثِهٖ

جناب حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے راویوں میں اختلاف کا ذکر

۴۴۷۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ خریدنے والے اور فروخت کرنے والے ہر دو کو اپنے ساتھی پر اختیار ہے جب تک دونوں الگ اور جدا نہ ہوں۔ ہاں مگر جس بیع میں خیار کی شرط کی گئی ہے۔

نوٹ :- اپنے ساتھی پر اختیار ہے۔ یعنی خریدنے والے کو قیمت واپس لینے۔ اور چیز واپس دینے کا اختیار ہے۔ اسی طرح فروخت کرنے والے کو چیز واپس لے لینے اور قیمت واپس دینے کا اختیار ہے۔ اگر نقصان معلوم ہو۔ مگر جس بیع میں شرط کی گئی ہے۔ یعنی واپس لینے کا اقرار کیا گیا ہے۔ وہاں تو الگ اور جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے۔

۴۴۷۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ فِى الْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنُ خِيَارًا.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک جدا اور الگ نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے یا خیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے۔

نوٹ :- لیکن شرط کے موافق اختیار باقی رہتا ہے۔

۴۴۷۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے یا ان میں ایک دوسرے سے کہے کہ مجھے اختیار ہے۔

۲۲۷۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ فِي الْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے۔ جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں، یا بیع میں خیار کی شرط ہو، یا ایک دوسرے سے کہے کہ تو اپنے لیے اختیار کی شرط کرے۔

۲۲۷۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۲۲۷۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ الگ نہ ہوں اور اکٹھے رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے دے، پس اگر اس نے اختیار دے دیا تو اس شرط پر بیع فاسد ہو گی اور بیع پوری ہو جائے گی (لیکن شرط کی وجہ سے اختیار رہے گا) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع لازم ہو گئی۔

۲۲۷۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اپنی بیع میں اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ ہاں مگر اس میں اختیار کی شرط ہو (تو الگ ہو جانے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب کوئی ایسی چیز خریدتے جو آپ کو پسند ہوتی تو آپ اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے۔

نوٹ:۔ آپ اس لیے جدا اور الگ ہوتے تاکہ خریدنے کے بعد وہ فسخ نہ ہو۔

۲۲۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا

جب تک کہ وہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فِي لَفْظِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

حدیث ہذا کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ پر راویوں کا اختلاف ہے۔

۴۴۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے۔

۴۴۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر ایک بائع اور مشتری کی بیع مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک وہ علیحدہ اور جدا نہ ہوں۔ لیکن بیع خیار۔

۴۴۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں، انہیں اختیار ہے۔ سوائے اس کے کہ

ان کی بیع خیار ہو۔

۴۴۸۷ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اَوْ يَاْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هَوِيَ وَيَتَخَيَّرَانِ ثَلٰثَ مِرَارٍ.

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے۔ یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کے مطابق پورا کرے۔ اور وہ بیع کو تین دفعہ اختیار کریں۔

نوٹ:۔ یعنی ایجاب اور قبول کے بعد دونوں ایک دوسرے کو فسخ کا اختیار دیں لیکن ان میں سے ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اسے نافذ کرے تو پھر اختیار نہ رہے گا۔

۴۴۸۸ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَاْخُذَ اَحَدُهُمَا مَا رَضِيَ مِنْ صَاحِبِهٖ اَوْ هَوِيَ.

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے۔ یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کے مطابق پورا کرے۔

وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا بِاَبْدَانِهِمَا

جب تک بائع اور مشتری دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تب تک انہیں اختیار ہے۔

۴۴۸۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں ہاں مگر اس صورت میں کہ بیع خود خیار کے ساتھ ہو۔ (تو اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) اور ایک کو دوسرے سے جدا نہیں ہونا چاہیے اس خیال سے کہ وہ فسخ نہ کرے۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی بیع کرتے اور آپ چاہتے کہ یہ فسخ نہ ہو۔ تو آپ بیع کے بعد دو دو قدم تشریف لے جاتے، اور پھر ان پر لوٹ آتے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا میں تفرق بالابدان مراد ہے۔ لیکن سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک تفرق بالاقوال مراد ہے

اَلْخَدِيْعَةُ فِي الْبَيْعِ

بیع میں دھوکا کھانا

۴۴۹۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سودے میں نقصان اٹھاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

تو فروخت کرے تو کہے کہ فریب نہیں ہے۔ جب وہ شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا۔

نوٹ۔ فریب نہیں ہے کیونکہ میں ناواقف ہوں۔ بیع کا مجھے علم نہیں۔ لہٰذا مسلمان کو لازمی اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے جب وہ فروخت کرتا تو یہی کہتا۔ اور اس طرح نقصان نہیں اٹھاتا تھا۔

۴۴۹۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِیْ عُقْدَتِهٖ ضُعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاِنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص کی عقل میں ضعف تھا، اور وہ فروخت کیا کرتا تھا۔ اس کے رشتہ دار سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے (اور شکایت کی) آپ نے ارشاد فرمایا جب تم فروخت کرو تو کہا کرو کہ فریب اور دھوکا نہیں ہے۔

اَلْمُحَفَّلَةُ

ایسا جانور جس کے تھنوں میں خریدار کو دھوکا دینے کے لیے دودھ جمع کیا گیا ہو

۴۴۹۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاةَ اَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهُمَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص بکری اور اونٹنی فروخت کرے تو وہ اس کے جسم میں دودھ جمع نہ کرے۔

اَلنَّهْیُ

مصراۃ کے فروخت کرنے کی ممانعت

عَنِ الْمُصَرَّاةِ وَهُوَ اَنْ تَرْبِطَ اَخْلَافَ النَّاقَةِ اَوِ الشَّاةِ وَتَتْرُكَ مِنَ الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيْدُ مُشْتَرِيْهَا فِیْ قِيْمَتِهَا لِمَا يَرٰى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا۔

(ا) مصراۃ ایسا جانور مثلاً بکری، اونٹنی، گائے، بھینس کا دودھ دو تین دن تک نہ دوہے۔ حتیٰ کہ اس کے تھنوں میں دودھ جمع ہو جائے۔ اور خریدار اس کا دودھ بہت سا سمجھ کر اس کی قیمت میں اضافہ کر دے۔

۴۴۹۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

(ب) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آگے جا کر قافلے سے مت ملو اور اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو اگر کوئی شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو تو اسے اختیار ہے چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے۔ اور جو خریدار نے استعمال کیا ہو اس کے بدلے ایک صاع کھجور دے دے۔

نوٹ۔ قافلے سے ملنے کا مطلب یہ ہے ایسا قافلہ جو غلہ لے کر شہر میں وارد ہو رہا ہو۔ اور اسے شہر کا بھاؤ معلوم

ہو، تو وہ دھوکا دے کر اس سے سستا خریدے۔ پھر شہر میں مہنگا بیچے۔

۴۴۹۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِيَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْيُمْسِكْهَا وَاِنْ كَرِهَهَا فَلْيَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو۔ اگر اسے پسند آئے تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی اس کے ساتھ دے۔

۴۴۹۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ يُمْسِكُهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن تک اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے اور چاہے تو اسے واپس کر دے۔ اور گندم کی بجائے کھجوروں کا ایک صاع واپس کر دے۔

نوٹ:۔ یہ صاع دودھ کی قیمت کے بدلے واپس کیا جائے اور اہل عرب کے ہاں گیہوں کھجور سے زیادہ قیمتی ہے

اَلْخِرَاجُ بِالضَّمَانِ

نفع اس شخص کے لیے ہے جو ضامن ہو گا

۴۴۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا۔ مال کا نفع اس کا ہے جو شخص ضامن ہو۔

یہ حدیث شریف کا ایک بہت بڑا قاعدہ اور کلیہ ہے۔ جس سے فقہاء کرام نے بہت سے مسائل اخذ کیے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے ذمے مال کا تاوان ہو۔ یعنی تلف ہو جانے کی صورت میں اس شخص کا نقصان ہو تو وہی شخص اس کے نفع کا مستحق ہے۔ مثلاً ایک شخص نے ایک بیل خریدا۔ اور اس سے کھیتی باڑی کی اس کے بعد اس سے کوئی عیب اور نقص معلوم ہوا۔ اور بیل بائع کو لوٹا دیا گیا۔ تو کھیتی باڑی سے حاصل ہونے والی آمدنی کا پیسہ خریدار کا ہو گا۔ کیونکہ مثلاً اگر بیل مر جاتے تو مشتری ہی کا نقصان ہوتا۔ بائع سے کچھ غرض نہ تھی اور نہ ہی اس سے کوئی پوچھتا۔

بَيْعُ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِيِّ

جو شخص ایک شہر میں ہجرت کر کے آیا ہو۔ یعنی وہاں رہنے والا ہو گیا ہو، وہ باہر والے کا مال فروخت نہ کرے

۴۴۹۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ يَّبِيْعَ مُهَاجِرٌ لِاَعْرَابِیٍّ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ وَالنَّجْشِ وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقی سے منع فرمایا اور یہ کہ مہاجر دیہاتی کا مال فروخت کرے، اور جانور کے تھنوں میں دودھ جمع کرنے، نجش اور اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور

عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِهَا ۔　اپنی سوکن کی طلاق کے لیے خاوند کو کہنے سے منع فرمایا۔
تلقی یعنی تاجروں سے شہر کے باہر جا کر ملنا تاکہ انہیں دھوکا دے کر شہر کا نرخ سستا بتا دیں اور اس طرح مال خرید یں۔ مہاجر کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے یعنی ایک گڈریا غلہ لایا۔ تاکہ وہ اسے فروخت کرے اور وہ موجودہ نرخ پہ فروخت کرنا چاہتا ہے۔ ایک شہری نے کہا کہ یہ غلہ میرے پاس چھوڑ جائیے۔ جب یہ مہنگا ہو گا تو فروخت کر دوں گا۔ اسے منع کیا کہ لوگوں کا اس میں نقصان ہے
تصریہ کا مطلب ہے۔ جانور کے جسم میں دودھ جمع کرنا اور اسے نہ دوہنا۔ تاکہ خریدار زیادہ دودھ سمجھ کر مہنگی قیمت پہ خرید ے۔
نجش کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو۔ لیکن دوسرے شخص کو نقصان پہنچانے کے لیے قیمت بڑھا دے تاکہ وہ بیچارہ دھوکا کھائے۔

بَیْعُ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ

شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۴۴۹۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ کَانَ اَبَاهُ وَاَخَاهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

نوٹ اس کی تشریح ابھی گزری۔

۴۴۹۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِیْنَا اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ کَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۵۰۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِیْنَا اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۴۵۰۱ عَنْ جَابِرٍ یَّقُوْلُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ شہری باہر والے شخص کا مال فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو ان کی مرضی کے مطابق سودا کرنے دو اللہ تعالیٰ ایک شخص کے ہاتھوں دوسرے کو رزق دلاتا ہے۔

۴۵۰۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِلْبَیْعِ وَلَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم آگے جا کر قافلے سے نہ ملو جو (غلہ لایا ہو) تاکہ تم اس سے مال خرید و۔ حتیٰ کہ شہر میں داخل ہو جائے) اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے بیچنے پر

نہ بیچے (ضد، عداوت اور حسد پر کہ اس کا مال نہ بکے) اور نجش نہ کرو، اور شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے (یعنی اس کا دلال نہ بنے)

۵۰۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش قافلے سے آگے جاکر ملنے اور شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اَلتَّلَقِّيْ — قافلے سے آگے جاکر ملنا

۵۰۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قافلے سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ کیونکہ اس طرح قافلہ والوں کو گھاٹا اور نقصان ہے۔ انہیں شہر کا بھاؤ معلوم نہیں وہ اسے سستا بیچ دیں گے۔

۵۰۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتّٰى يَدْخُلَ بِهَا السُّوْقَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا، جب تک کہ وہ بازار میں نہ آئے (اور خود بھاؤ تاؤ معلوم نہ کرے)

۵۰۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَلَقَّى الرُّكْبَانَ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے منع فرمایا، (تا کہ بستی کے باہر جاکر ملاقات کی جائے) اور یہ کہ شہری دیہاتی کے پاس فروخت کرے حدیث ہذا کے راوی جناب طاؤس نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ کہ اس سے کیا مراد ہے۔ کہ شہری دیہاتی کے ہاتھوں فروخت نہ کرے؟ تو آپ نے فرمایا کہ شہری باہر والے کا دلال نہ بنے۔

۵۰۷- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس قافلے سے نہ ملو جو مال لے کر آئے۔ اگر کوئی شخص جاکر ملے اور مال خریدے پھر مال والا بازار میں آئے (اور دیکھے کہ مجھے دھوکا دیا حالانکہ بازار میں اس سے قیمت زیادہ ہے) تو اسے اختیار ہے۔ چاہے تو وہ بیع فسخ کر ڈالے۔ اور اپنا مال واپس لے لے

سَوْمُ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ — اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۵۰۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسَاوِمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شہر سے باہر والے کے لیے فروخت نہ کرو۔ نجش نہ کرو۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے جب کہ اس سے سودا طے پا چکا ہو۔ اور بائع بیچنے کو مستعد ہو گیا ہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق کا تقاضا نہ کرے۔ یعنی اپنے خاوند سے یہ نہ کہے کہ تم اپنی سابقہ بیوی کو طلاق دے دو۔ تاکہ وہ اس کے برتن سے انڈیل لے جو اس دوسری کے حصے میں تھا اور نکاح کرے جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھا ہے۔

نوٹ:۔ اس کے برتن میں آتا تھا۔ یعنی اس خیال سے کہ اس کا حصہ بھی مجھے مل جائے گا۔

بَيْعُ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۴۵۰۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔

۴۵۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَبْتَاعَ أَوْ يَذَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ جب تک کہ خریدار اس کا مال خرید لے یا چھوڑ دے!

نوٹ:۔ اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال فروخت کر سکتا ہے۔ لیکن جب تک دوسرے شخص سے سودا ہو رہا ہو تب تک دخل اندازی نہ کرے۔

اَلنَّجْشُ

نجش کا بیان

۴۵۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نجش سے منع فرمایا

نوٹ:۔ نجش کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو۔ لیکن دوسرے کسی شخص کو ٹھگانے کے لیے اس کی قیمت بڑھا دی جائے!

۴۵۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا.

اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نجش نہ کرو۔ اور اپنے بھائی کے بیچنے پر زیادہ نہ کرو اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق نہ مانگے تاکہ وہ عورت انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔ یعنی اپنی بہن کا حصہ بھی لے لے۔

نوٹ:۔ اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر زیادہ نہ کرو۔ یعنی ایک بھائی فروخت کر رہا ہے۔ تو تم اب اس کے خریدار کو نہ بھڑکاؤ کہ میں اتنا اتنا زیادہ دوں گا۔

۵۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا

اور شہری آدمی دیہاتی آدمی کے لیے فروخت نہ کرے اور نجش نہ کرو۔ اور اپنے بھائی کے بیچنے پر زیادہ نہ کرو اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق نہ مانگے! تاکہ وہ عورت انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔ یعنی اپنی بہن کا حصہ بھی لے لے۔

اَلْبَيْعُ فِيْمَنْ يَزِيْدُ

نیلام کرنے کا بیان

۵۱۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيمَنْ يَزِيدُ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیالہ اور کمبل نیلام فرمایا۔

بَيْعُ الْمُلَامَسَةِ

ایک دوسرے کو چھو کر سودا کرنے کا بیان،

نوٹ:۔ ملامسہ کے معنی ہیں ایک دوسرے کو چھونا۔ اور یہ بیع دور جاہلیت میں مروج تھی جب کہ ایک دوسرے کا کپڑا چھو لیتے۔ تو بیع لازم ہو جاتی۔ نہ تو ایجاب وقبول کرتے۔ اور نہ ہی مبیع یعنی فروخت شدہ چیز کو دیکھتے۔

۵۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔ (اس کی تشریح آگے آتی ہے)

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

ملامسہ اور منابذہ کی تشریح

۵۱۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ کا مطلب ہے۔ کپڑے کا چھونا۔ اور اس کو اس طرح

هِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ.

نہ دیکھنا کہ یہ اندر سے کیسا ہے۔ اور منابذہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینک دے۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے الٹ پلٹ کرنے یا دیکھے۔

بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ

بیع منابذہ کا بیان

نوٹ:۔ اس کا رواج دورِ جاہلیت میں تھا۔ مشتری بائع کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازمی اور ضروری ہو جاتی۔ نہ ایجاب و قبول کرتے اور نہ مبیع کو اچھی طرح سے دیکھتے۔

۴۵۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

۴۵۱۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو قسم کی بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

اس کی تشریح

۴۵۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَتَبَايَعَ الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و فروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ملامسہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ دو افراد رات کو دو کپڑوں پر سودا کریں، ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھوئے۔ اور منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینکے اور وہ اس کی طرف اسی پر بیع ہو۔

۴۵۲۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ سے منع فرمایا ملامسہ یہ ہے کہ کوئی شخص کپڑے کو چھوئے اور اس کی طرف نہ دیکھے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینک دے۔ اور وہ اسے الٹ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِي الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرُهٗ وَلَا يُقَلِّبُهٗ اِذَا مَسَّهٗ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

مروی ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو طرح کے پہناوے سے منع فرمایا۔ اور دو طرح کے بیچنے سے بھی لیکن دو طرح کا بیچنا وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیع درست اور صحیح ہوگئی اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو اپنے ہاتھ سے چھوئے، نہ ہی اسے کھولے اور نہ الٹے جب اس کپڑے کو چھوئے تو بیع لازم ہوگئی۔

نوٹ:۔ دو طرح کے پہننے کی تشریح نہیں فرمائی وہ یہ ہے کہ ایک کندھے پر کپڑا ہو اور دوسرا کندھا کھلا ہو یا ننگا ہو۔ دوسرا یہ کہ کوئی شخص آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور اپنا کپڑا اس طرح باندھے کہ اس کا ستر کھلا رہے۔

۴۵۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَهِيَ بُيُوْعٌ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہننے سے منع فرمایا۔ اور دو بیعوں سے بھی منع فرمایا۔ ایک منابذہ اور دوسری ملامسہ اور دور جاہلیت میں یہ دونوں بیعیں لوگ کیا کرتے تھے۔

۴۵۲۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُلَامَسَةَ اَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَبِيْعُكَ ثَوْبِيْ بِثَوْبِكَ وَلَا يَنْظُرُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ يَلْمِسُهٗ لَمْسًا وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اَنْبِذُ مَا مَعِيْ وَتَنْبِذُ مَا مَعَكَ لِيَشْتَرِيَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَلَا يَدْرِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمْ مَعَ الْاٰخَرِ وَنَحْوًا مِنْ هٰذَا الْوَصْفِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے منع فرمایا۔ ایک منابذہ سے اور دوسری ملامسہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں۔ کہ ملامسہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے۔ میں یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے بدلے فروخت کرتا ہوں۔ اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف چھولیں

منابذہ کی تعریف یہ ہے، کہ ایک شخص کہے جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ اسے پھینک دے اور دوسرا کہے جو کچھ تیرے پاس ہے اسے پھینک دے لیکن کسی شخص کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے کے پاس کتنا ہے اور جو اس کے مشابہ ہو۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ کنکری کو فروخت کرنا:

نوٹ:۔ یہ بھی دور جاہلیت کی ایک بیع تھی۔ مثلاً خریدنے والا کہے کہ جب میں تمہاری چیز پر کنکریاں ماروں تو اس وقت بیع صحیح ہو جائے گی، یا فروخت کرنے والا کہے کہ میں تمہارے ہاتھوں وہ سامان فروخت کر دوں گا۔

جس پر تمہاری کنکری لگے ۔ یا اتنی زمین بیچی جہاں تک تیری کنکری جائے گی ۔

۵۲۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع اور غرر سے منع فرمایا (جیسے دریا کی مچھلی یا ہوا کے پرندے کو فروخت کرنا)

بَیْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُهٗ

پھلوں کے پکنے کی اطلاع سے قبل انہیں فروخت کرنا

۵۲۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ۔ پھل کو درخت پر فروخت نہ کرو جب تک اس کا پختہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے ۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کنندے کو فروخت کرنے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا ۔

نوٹ :۔ بائع کو منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پھل تباہ ہو جائیں گے ۔ تو مشتری کا مال مفت لینا درست نہ ہوگا ۔ اور مشتری کو خریدنے سے اس لیے منع فرمایا تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو

۵۲۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْبَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔ جب تک کہ اس کی بہتری کا حال معلوم نہ ہو جب یہ یقین ہو جائے کہ یہ پھل پک کر اتریں گے ۔ اور خراب نہ ہوں گے ، تو اس وقت فروخت کرے) ۔

۵۲۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَایَعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبَایَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مِثْلِهٖ سَوَاءً ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھلوں کو فروخت نہ کرو ۔ جب تک کہ ان کا پختہ ہونا اور پکنا یقینی نہ ہو جائے ۔ اور پھلوں کے بدلے پھلوں کو فروخت نہ کرو ۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم نے بتایا اور انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اسی پھل کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔

نوٹ :۔ پھلوں کے بدلے پھلوں کو فروخت نہ کرو یعنی درختوں پر سے پھلوں کا اندازہ کرکے اس کے بدلے سوکھے پھلوں کو فروخت نہ کرو ۔ کیونکہ اس طرح کمی وبیشی کا خوف ہے ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھل کو جنس کے پھل کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔ تو دوسری قسم کے پھل کے بدلے بیچنا درست ہے ۔ کیونکہ جب جنس مختلف ہوگی تو سود کا احتمال نہ رہے گا ۔

۴۵۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُ وَ صَلَاحُہٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تک پھلوں کی بہتری اور پختگی ظاہر اور واضح نہ ہو انہیں فروخت نہ کرو۔

۴۵۲۹۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَاَنْ یُّبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰی یَبْدُ وَ صَلَاحُہٗ وَاَنْ لَّا یُبَاعَ اِلَّا بِالدَّرَاھِمِ وَالدَّنَانِیْرِ وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ مزابنہ، محاقلہ سے منع فرمایا اور آپ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو۔ اور پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر روپیہ اور اشرفیوں کے بدلے میں اور عرایا میں رخصت دی۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا مجمل الفاظ کی تفصیل و توضیح اس طرح ہے۔

(۱) مخابرہ کا مطلب یہ ہے، کہ پیداوار کے ایک حصے پر زمین کرائے پر دی جائے۔ مثلاً ایک زمین دار کسی کسان کو زمین کرائے پر دے دیتا ہے، کہ وہ وہاں جوتنے اور بوئے اور اس کے ساتھ شرط لگائے۔ کہ جو کچھ اس میں پیدا ہو۔ اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا نصف مجھے دے دینا۔ اس سے آپ نے منع فرمایا۔ کیونکہ اجرت مجہول ہے۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ کچھ بھی پیدا نہ ہو۔

(۲) مزابنہ کا مطلب یہ ہے، کہ درخت پر موجود پھلوں کا اندازہ کیا جائے اور اس کے بدلے اترے ہوئے پھلوں کے بدلے میں فروخت کرے۔ مثلاً درختوں پر سے کھجور کا اندازہ کیا کہ سو من کھجور اترے گی اور اس کو سو من کھجور کے بدلے میں فروخت کردے۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے۔ اور یہ حرام ہے۔ جب کہ جنس ایک ہو۔

(۳) محاقلہ کے معنی یہ ہیں کہ گیہوں کا بالیوں اور میں ہی اندازہ کر لیا جائے کہ کتنے من نکلے گا۔ اور پھر اسے اتنے گیہوں کے دانوں کے بدلے فروخت کردے دوسرے تمام غلوں کا بھی یہی حکم ہے جب کہ جنس ایک ہو۔ کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے اور وہ ربا ہے۔

(۴) عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عریۃ کی جمع ہے۔ جو مزابنہ کی ایک قسم ہے، اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں ایک یا دو درخت غریب اور مسکین کو دیتے۔ پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے تنگ آ کر اس کے درختوں کے پھلوں کا اندازہ کر کے اتنے ہی خشک میوے دے کر خرید لیتے۔ اسے جائز فرمایا۔ تاکہ محتاجوں کو تکلیف نہ ہو۔ اور اس کا دینا بند نہ ہو جائے۔ تاہم عریہ کی مقدار پانچ وسق تک ہے۔ اور اس سے زیادہ عریہ نہیں اگر زیادہ ہو تو وہ ممنوع ہے۔ اور ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں۔

۴۵۳۰۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَبَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یُطْعَمَ اِلَّا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ اور پھلوں کو فروخت کرنے سے جب تک وہ کھانے

کے قابل نہ ہوں اور آپ نے عرایا کی اجازت بخشی۔

۴۵۳۱ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُطْعَمَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو۔

شِرَاءُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلٰى اَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتْرُكَهَا

پھلوں کو ان کے پکنے سے پہلے خریدنا۔ اس شرط پر کہ خریدنے والا انہیں کاٹ لے گا اور درخت پر نہ رکھیگا

۴۵۳۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيهِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ خوش رنگ نہ ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش رنگ کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یک کہ سرخ ہو جائیں (اور کسی ارضی و سماوی آفت کا امکان نہ رہے) پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو اگر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ، پھلوں کو روک دے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے میں لے گا۔

نوٹ:۔ اللہ رب العزت پھلوں کو روک دے یعنی وہ نہ پکیں اور گر جائیں یا تباہ و برباد ہو جائیں تو اس طرح لینے والے کا زبردست نقصان ہے۔

وَضْعُ الْجَوَائِحِ

آفت اور مصیبت کا نقصان ادا کرنا

۴۵۳۳ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرے پھر اس کھجور پر مصیبت یا آفت آجائے تو، تجھے اس کے مال کے بدلے میں کچھ لینا درست اور جائز نہیں آخر تو کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال لے گا

نوٹ:۔ تو ثابت ہوا کہ اگر سب پھل خراب ہو جائیں تو سارا روپیہ واپس کر دے ورنہ جتنا نقصان ہو اتنا روپیہ حساب سے نقصان اور تاوان ادا کرے۔

۴۵۳۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ اَخِيهِ وَذَكَرَ شَيْئًا عَلٰى مَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر آفت آجائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ لے۔ اور آپ نے کچھ اس طرح

ارشاد فرمایا۔ آخر تم میں سے کس بات پر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال کھائے گا؟

۴۵۳۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الْجَوَائِحَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتوں اور حادثات کا نقصان اور تاوان دلایا۔

۴۵۳۶ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا فَکَثُرَ دَیْنُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْہِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک شخص نے پھل خریدے۔ ان پر آفت آگئی۔ اور وہ شخص بہت قرضدار ہوگیا حضور ؐ نے فرمایا۔ اسے صدقہ دو! لوگوں نے صدقہ دیا۔ تب بھی اس کا قرض پورا ادا نہ ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تمہیں ملا اسے لے لو۔ اور اس سے زائد کچھ نہیں ملے گا۔

نوٹ:۔ یعنی اس قدر بھی غنیمت سمجھو اور چاہیے تو یہ تھا کہ جب پھلوں پر آفت آئی تھی تو تمہیں کچھ نہ ملتا۔

بَیْعُ الثَّمَرِ سِنِیْنَ — کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنا

نوٹ:۔ یہ جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین سال کا میوہ کسی کے ہاتھ فروخت کرتا اب میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا خراب ہوجائے تو یہ خریدار کا مال اور اس کی قسمت۔

۴۵۳۷ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ سِنِیْنَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ — درختوں کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۳۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کو اتری ہوئی کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت بخشی۔ (اس کا مطلب پہلے گزرا)

۴۵۳۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع

الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

فرمایا اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور ایک مقررہ ماپ کی کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے۔ اگر کھجور درخت سے زیادہ نکلے تو وہ زیادہ خریدار کی ہوگی۔ اور اگر کم نکلے تو اسی کا نقصان ہے۔

بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ

تازہ انگوروں کو خشک انگوروں کے عوض فروخت کرنا

۴۵۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ کا معنی یہ ہے کہ درخت پر کھجور کو خشک کھجور کے عوض ناپ کر فروخت کیا جائے۔ اور تازہ انگوروں کو خشک انگوروں کے بدلے ناپ تول کر فروخت کر دیا جائے۔

۴۵۲۱ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۴۵۲۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت دی

۴۵۲۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

سیدنا حضرت زید اپنے باپ ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی اجازت بخشی۔

بَابُ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا۔

۴۵۲۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا تُبَاعُ بِخَرْصِهَا۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرایا میں پھلوں کے اندازہ کر کے فروخت کیے جانے کی اجازت فرمائی۔

۴۵۲۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عریہ کی بیع میں خشک کھجور کا اندازہ کر کے دینے کی اجازت بخشی۔

بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ

عرایا میں تر کھجور سے سودا کرنا

۴۵۲۶ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں تر اور خشک کھجور دینے کی اجازت فرمائی اور اس کے علاوہ کسی اور بیع میں رخصت نہ دی۔

۴۵۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازہ کرکے فروخت کرنے کی اجازت دی بشرطیکہ وہ پانچ وسق ہوں یا اس سے کم۔

۴۵۴۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا ۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی خوبی معلوم نہ ہو۔ اور عرایا میں اندازہ کرکے فروخت کرنے کی اجازت دی۔ تاکہ لوگ فروخت کرکے رطب کھائیں۔

۴۵۴۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ ۔

سیدنا حضرت نافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ (مزابنہ) درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنا مگر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا والوں کی اجازت بخشی کیونکہ وہ محتاج ہوتے ہیں۔ انہیں ضرورت ہوتی ہے۔

۴۵۵۰ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیع میں پھلوں کا اندازہ کرکے فروخت کرنے کی اجازت بخشی

اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ

تر کھجور کے بدلے میں خشک کھجور فروخت کرنا

۴۵۵۱ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خدمت میں حاضر لوگوں سے دریافت کیا تر کھجور خشک ہوکر (وزن میں) کم ہوجاتی ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ اس جگہ سوال اور اعتراض ہوتا ہے۔ کہ تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے میں کیوں ممنوع ہے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ خشک کھجور کے برابر نہیں ہوسکتی اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ممنوع ٹھہرا کیونکہ تولتے وقت برابر اور مساوی ہے۔ مگر درحقیقت تر کھجور خشک کھجور کے بدلے وزن میں کم ہے۔ اور اس میں کمی کا اندازہ دشوار اور مشکل ہے

"واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب"

۴۵۵۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْتَقِصُ إِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ۔

سیدنا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ تب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ

"کھجوروں کا ایک نامعلوم وزن والا ڈھیر معلوم شدہ وزن والی کھجور کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے ایسے ڈھیر کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جس کا وزن معلوم نہ ہو۔ اس کھجور کے بدلے جس کا ناپ معلوم ہے۔

نوٹ: کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے

بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۵۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ الطَّعَامِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اناج کا ایک ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے فروخت نہ کیا جائے اور نہ ہی ناپے ہوئے اناج کے عوض میں۔

نوٹ: کیونکہ دونوں صورتوں میں کمی بیشی کا احتمال ہے، اگر دونوں کو ناپ کر مساوی فروخت کرے تو جائز ہے۔

بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

اناج کے عوض کھیتی فروخت کرنا

۴۵۵۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ تَبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ وَإِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ تَبِيْعَهُ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ تَبِيْعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے باغ میں درختوں پر موجود کھجور کو کھجور کے بدلے فروخت کر ڈالے اور درختوں پر لگے ہوئے انگور کو خشک انگوروں کے بدلے ناپ کر فروخت کر دے اور کھیتی کو اناج کے بدلے میں ناپ کر فروخت کر دے حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی تمام اقسام کی فروخت سے منع فرمایا۔

۴۵۵۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُحَاقَلَۃِ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یُّطْعَمَ وَعَنْ بَیْعِ ذٰلِکَ اِلَّا بِالدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاھِمِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخابرہ، مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ نیز پھلوں کو فروخت کرنے سے منع بھی فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں۔ اور روپیہ و اشرفی کے سوا پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا۔

بَیْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ

جب تک بالی سفید نہ ہو اسے فروخت نہ کرنا

۴۵۵۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلَۃِ حَتّٰی تَزْھُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاھَۃَ نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ خوش رنگ نہ ہو۔ اور بالی کو فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ سفید نہ ہو۔ اور آفت کا خطرہ بھی ٹل جائے آپ نے فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا۔

۴۵۵۸ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَجِدُ الصَّیْحَانِیَّ وَلَا الْعِذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰی نَزِیْدَ ھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْہُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِبِہٖ۔

سیدنا حضرت ابو صالح نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کھجور کی دو قسمیں صیحانی اور عذق کھجور کو نہیں پاتے۔ جب تک کہ اس کے بدلے میں زیادہ نہ دیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ کھجور کو پہلے چاندی کے بدلے فروخت کر ڈالو۔ اور بعد ازاں اس کے بدلے صیحانی اور عذق خرید لو۔

بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا

کھجور کو کھجور کے بدلے کم و بیش فروخت کرنا

۴۵۵۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَآءَ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ ھٰکَذَا قَالَ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ ھٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاھِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاھِمِ جَنِیْبًا۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری اور جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ شخص عمدہ قسم کی کھجوریں (جنہیں جنیب کہا جاتا تھا) لایا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم اسے ہم دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا۔ ایسا مت کیجئو بلکہ کھجور کو پہلے درہم کے بدلے فروخت کرو اور بعد ازاں روپیہ دے کر جنیب خرید لیجئے!

۴۵۶۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِتَمْرٍ رَيَّانَ وَكَانَ تَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِيهِ يُبْسٌ فَقَالَ أَنَّى لَكُمْ هٰذَا قَالُوا ابْتَعْنَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ هٰذَا لَا يَصْلُحُ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هٰذَا حَاجَتَكَ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عمدہ قسم کی ایک کھجور "ریان" پیش کی گئی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود کھجوریں، خشک تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کھجور کہاں سے آئی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے اس کو ایک صاع کے بدلے دو صاع دے کر خریدا۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ درست نہیں۔ لیکن تم اپنی کھجوروں کو نقد قیمت پر فروخت کرو اور پھر جو ضرورت ہو۔ خرید لو۔

۴۵۶۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِيعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں ہمیں کھجور ملتی تھی۔ اور ہم اس کے دو صاع کے بدلے ایک صاع خرید لیتے تھے۔ اس بات کی اطلاع حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے فروخت نہ کئے جائیں۔ اور دو صاع گیہوں کے ایک صاع کے عوض نہ فروخت کیے جائیں اور ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے میں نہ دیا جائے۔

۴۵۶۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ يَعْنِي تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ.

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ملی ہوئی کھجور کے دو صاع دے کر ایک صاع لیتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے میں نہ دو اور نہ دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع گیہوں دو ایک درہم کے بدلے میں دو درہم نہ دو۔

۴۵۶۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أُتِيَ بِلَالٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ.

جناب حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عمدہ قسم کی کھجور) برنی لے کر حاضر ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ میں نے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو نرا سود ہے۔ اس کے قریب نہ جاؤ۔

۴۵۶۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ سونا چاندی کے عوض

رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

فروخت کرنا سود ہے۔ ہاں مگر جب کہ نقد کے بدلے میں نقد ہو۔ اور کھجور کے عوض کھجور دینا سود ہے سوائے اس کے نقد کے بدلے فروخت کی جائے۔ اور گیہوں کے بدلے گیہوں دینا سود ہے۔ سوائے اس کے کہ نقد کے بدلے نقد دی جائے۔ اور جو کے بدلے جو دینا سود ہے۔ ہاں مگر نقد کے بدلے نقد دی جائے تو نہیں۔

بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

کھجور کے بدلے میں کھجور فروخت کرنا

۴۵۶۶ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کھجور کے بدلے کھجور گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو۔ نمک کے بدلے نمک (نقدًا نقد) جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا۔ ہاں مگر جب قسم مختلف ہو جائے۔

نوٹ: یعنی گیہوں کو کھجور کے عوض فروخت کیا جائے۔ تو زیادہ یا کم لینا درست ہے۔

بَيْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ

گندم کے بدلے گندم فروخت کرنا۔

۴۵۶۷ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ اَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبد اللہ بن عبید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا۔ چاندی کے عوض چاندی گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی غالبًا مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا۔ "مگر برابر برابر، نقد نقد" اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے میں فروخت کرنے کا حکم ہوا۔ اور گندم جو کے بدلے میں۔ اور جو گندم کے بدلے میں نقد بہ نقد ہم جس طرح چاہیں فروخت کریں (کم و بیش یا مساوی) ایک راوی نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا۔ اس نے سود دیا یا سود لیا۔

ك عُبَيْدٍ ك اِسْتَزَادَ

۴۵۶۷: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا۔

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہما جو ابن ہرمز بھی کہلاتے تھے سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا، چاندی کے عوض چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی غالباً مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا: "مگر برابر برابر، نقد نقد" اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے عوض میں فروخت کرنے کا حکم ہوا اور گندم جو کے بدلے میں اور جو گندم کے بدلے میں ہم جس طرح چاہیں فروخت کریں (کم و بیش یا مساوی) ایک راوی نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا سود لیا۔

بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

جو کے بدلے جو فروخت کرنا

۴۵۶۸: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُبَادَةُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هَذَا الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ بِأَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہما نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا۔ چاندی کے عوض چاندی، گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی غالباً مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا" مگر برابر برابر، نقد نقد" اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے میں اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرنے کا حکم ہوا۔ اور گندم جو کے بدلے میں جو گندم کے بدلے میں ہم جس طرح چاہیں گے فروخت کریں (کم و بیش یا مساوی) ایک راوی

وَقَدْ صَحِبْنَاهُ لَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُبَادَةُ ابْنُ الصَّامِتِ فَقَامَ فَاَعَادَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا سود لیا۔ البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف سنی تو فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ اور ہم آپ کی صحبت میں رہے۔ جب یہ بات سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے سنی تو آپؓ پھر کھڑے ہوگئے۔ اور اسی حدیث کو دہرایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اسے بیان کریں گے۔ خواہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ناراض ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۵۶۹ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ اَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ اَلَا اِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَاِنَّ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ اَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ النَّسِيْئَةُ اَلَا اِنَّ الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ مُدًّا بِمُدٍّ وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ نَسِيْئَةً اَلَا وَاِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدًّا بِمُدٍّ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدٍّ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور آپؓ حضور انور کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ رب العزت کے حکم کی بجاآوری میں کسی بھی شخص کی برائی سے نہ ڈریں گے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو! تم نے ایسے نئے نئے سودے نکالے ہیں جو مجھے معلوم نہیں ہیں آگاہ رہو۔ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرو۔ تول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو۔ اور چاندی کے بدلے چاندی بیچو وزن شدہ ہو ٹکڑا ہو یا سکہ۔ اور چاندی کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ چاندی زیادہ بھی کیوں نہ ہو، مگر نقد بنقد لازمی ہے۔ اور اس میں میعاد درست نہیں۔ خبردار گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو برابر برابر تول کر فروخت کرو۔ اور اگر کوئی شخص جو کو گیہوں کے بدلے میں فروخت کرے۔ تو زیادہ دینے میں کوئی حرج نہیں مگر نقد بنقد دینا لازمی ہے اور ادھار درست نہیں آگاہ رہو۔ کھجور کو کھجور کے بدلے میں برابر برابر ناپ کر فروخت کرو۔ حتیٰ کہ آپ نے نمک کو بیان فرمایا کہ اسے بھی برابر ناپ کر بیچو جو شخص زیادہ دے یا لے تو اس نے سود کھایا یا کھلایا۔

نوٹ: اس میں سونے اور چاندی کے بیچنے میں میعاد درست نہیں۔ یعنی اگر چاندی سونے کے بدلے میں فروخت کرے۔ تو وزن میں برابر ہونا ضروری نہیں، تاہم دست بدست ضروری ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر تو۔ یہ ناجائز ہے۔

۴۵۷۰ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ،

ف۔ لَمْ نَسْمَعْهُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى.

راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ سونا سونے کے بدلے میں ٹوٹا ہوا اور سکہ برابر برابر بروزن کرکے فروخت کرو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے سکہ یا ڈلا برابر برابر فروخت کرو۔ نمک کے بدلے نمک، کھجور کے بدلے کھجور گیہوں کے بدلے گیہوں جَو کے بدلے جَو برابر برابر یکساں اور مساوی فروخت کرو جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس کا سود ہوا۔

۴۵۷۱ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ مَرَّ بِهِمْ فِي السُّوقِ فَقَامَ إِلَيْهِ قَوْمٌ أَنَا فِيهِمْ قَالَ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ لِنَسْأَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُهُ قَالَ فَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلَى ذَلِكَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَالْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ.

سیدنا حضرت سلیمان بن علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ابو المتوکل (علی بن داؤد) بازار میں لوگوں کے قریب سے گذرے اور بہت سے لوگ ان کی طرف ہو گئے۔ میں بھی ان میں تھا ہم نے کہا کہ ہم آپ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اسی دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور آپ کے درمیان کوئی چوتھا راوی تو نہیں؟ تو (علی بن داؤد) نے فرمایا ابو سعید رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا چاندی کے بدلے چاندی یعنی سکہ کے بدلے (روپیہ) گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے میں کھجور اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر فروخت کرو۔ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سود لیا یا سود دیا۔ دینے والا اور لینے والا دونوں ایک جیسے (گنہگار) ہیں۔

۴۵۷۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ عُبَادَةُ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ.

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ سونے کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر (اور حضرت یعقوب نے پلڑے کا ذکر نہ فرمایا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نے فرمایا ہمیں تو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے اس بات کی بالکل پروا نہیں کہ میں اس ملک میں نہ رہوں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رہیں! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

ن منهم

بَيْعُ الدِّيْنَارِ بِالدِّيْنَارِ

اشرفی کو اشرفی کے بدلے میں فروخت کرنا

۵۷۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو، روپے کو روپے کے عوض فروخت کرو تول کر برابر برابر اس طرح کہ کم و بیش نہ ہو۔

نوٹ: اگر بالغرض ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک شخص کا سونا کھرا ہو تو روپے کو اشرفی دے کر یا اشرفی کو روپیہ دے کر خریدے

بَيْعُ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ

روپیہ کو روپیہ کے بدلے میں فروخت کرنا

۵۷۴ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دینار کو دینار کے بدلے، درہم کو درہم کے عوض فروخت کرو، برابر برابر اور یہ کم یا زیادہ نہ ہو۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم فرمایا ہے۔

۵۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ[1] فَقَدْ أَرْبٰى.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں تول کر برابر برابر فروخت کرو۔ اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں تول کر برابر برابر فروخت کرو جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوگا۔

بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا:

۵۷۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا[2] شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت نہ کرو ہاں مگر برابر برابر اور ایک کو دوسرے پر نہ بڑھاؤ، چاندی کے عوض چاندی نہ دو مگر برابر برابر، اور ان میں سے کسی ایک کو فروخت نہ کرو جو نقد کے بدلے ادھار ہو۔

۵۷۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے

[1] اسْتَزَادَ [2] مِنْهُمَا

بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشِفُّوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ.

ہیں، چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر اور ہم وزن ہونے کے سوا فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا۔ ادھار کو نقد کے بدلے میں نہ بیچو۔ اور ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اگرچہ ایک کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۴۵۷۸: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ.

جناب حضرت عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سونے یا چاندی کا بنا ہوا پانی پینے کا ایک برتن فروخت کیا اور اس کے وزن سے زیادہ چاندی یا سونا لیا۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ برابر برابر ہونے کے سوا اس قسم کی بیع سے منع فرماتے تھے۔

بَيْعُ الْقِلَادَةِ فِيهَا الْخَرَزُ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

ایسے ہار کو سونے کے عوض فروخت کرنا جس میں موتی اور ہیرے اور سونا جڑا ہوا ہو۔

۴۵۷۹: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ.

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے غزوۂ خیبر کے دن سونے کا ایک ایسا ہار جس میں نگینے جڑے ہوئے تھے بارہ دینار کے بدلے میں خریدا جب میں نے اس کا سونا الگ کیا تو یہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تک سونا الگ نہ کیا جائے۔ یہ فروخت نہ کیا جائے۔

نوٹ:۔ بشرطیکہ سونے کے عوض فروخت کیا جانا مقصود ہو۔

۴۵۸۰: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا.

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ غزوۂ خیبر کے روز مجھے ایک ایسا ہار ملا جس میں سونا اور موتی وجواہر جڑے ہوئے تھے۔ میں نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ سونا اور موتی الگ الگ کر دو۔ اور بعد ازاں اسے فروخت کر دو۔

بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

چاندی کو سونے کے بدلے میں ادھار فروخت کرنا

۴۵۸۱: عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ

جناب حضرت ابو المنہال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راوی ہیں

لِی وَبَاعَ نَسِیْئَةً فَجَآءَ اِلَیَّ فَاَخْبَرَنِیْ فَقُلْتُ هٰذَا لَا یَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ بِعْتُهُ فِی السُّوْقِ وَمَا عَابَهُ عَلَیَّ اَحَدٌ فَاَتَیْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَنَحْنُ نَبِیْعُ هٰذَا الْبَیْعَ فَقَالَ مَا کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَا بَاْسَ وَمَا کَانَ نَسِیْئَةً فَهُوَ رِبًا ثُمَّ قَالَ لِیْ اِئْتِ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاَتَیْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

کہ میرے ایک حصہ دار نے ادھار پر (سونے کے بدلے) چاندی فروخت کی۔ اور بعدازاں مجھے آکر بتایا۔ میں نے کہا یہ جائز نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے علی الاعلان بھرے بازار میں فروخت کی۔ اور کسی شخص نے یہ نہیں کہا کہ یہ بُری بات ہے بعدازاں میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؓ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور ہم اسی طرح کے سودے کیا کرتے تھے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر نقد کے بدلے نقد ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ادھار ہو تو یہ سود ہے پھر مجھے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جایئے۔ میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے پوچھا آپ نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

۴۵۸۲ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ فَقَالَ کُنَّا تَاجِرَیْنِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَدًا بِیَدٍ فَلَا بَاْسَ وَاِنْ کَانَتْ نَسِیْئَةً فَلَا یَصْلُحُ۔

سیدنا حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ہم دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تجارت کیا کرتے تھے۔ ہم نے آپ سے صرف یا سونے کو چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے کی بابت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر نقد در نقد ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ادھار ہو تو نا جائز ہے۔

۴۵۸۳ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّهُ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَعْلَمُ فَسَاَلْتُ زَیْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَآءَ فَاِنَّهُ خَیْرٌ مِّنِّیْ وَاَعْلَمُ فَقَالَا جَمِیْعًا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَیْنًا۔

جناب حضرت ابو المنہال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے صرف کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو کیونکہ آپ مجھ سے افضل ہیں اور زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے حضرت زید سے دریافت کیا۔ تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ مجھ سے افضل ہیں اور زیادہ جانتے ہیں۔ بعدازاں دونوں نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے میں ادھار پر فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَیْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَیْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

چاندی کو سونے کے بدلے اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۸۴ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا.

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا اور سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے ہاں مگر برابر برابر ہو۔ اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے خریدنے کا حکم ہوا ہم جس طرح (کم وبیش) چاہیں سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدنے کا حکم ہوا۔

۴۵۸۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی کے بدلے چاندی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ مگر نقد کے بدلے نقد، برابر برابر اور آپ نے سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ مگر نقد کے عوض نقد، برابر کے بدلے برابر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرو جس طرح تم چاہو۔ اور چاندی کو سونے کے عوض فروخت کرو جیسے تمہاری مرضی ہو۔

۴۵۸۶ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ.

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ادھار کے سوا سود نہیں ہے۔

۴۵۸۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، آپ جو کچھ فرماتے ہیں کیا آپ نے اسے اللہ کی کتاب میں پایا ہے، یا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کہ نہ تو میں نے اسے اللہ کی کتاب میں پایا اور نہ ہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، نے مجھ سے بیان فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ سود صرف ادھار ہی میں ہے۔ (اگرچہ وہ برابر برابر ہی فروخت کرے)!

۴۵۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نقیع میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا، تو میں اشرفیوں کے

بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ

عوض فروخت کیا کرتا اور روپیہ لے لیتا تھا میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نقیع میں اونٹ فروخت کرنا چاہتا ہوں۔ اور اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپے لیتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر تم اسی دن کے بھاؤ سے لے لو۔ جب تک کہ تم دونوں الگ اور جدا نہ ہو۔ اس حال میں کہ ایک کا کچھ دوسرے کے ذمہ باقی ہو۔

"نوٹ": یعنی اگر نقد نقد سودا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

أَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ

سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینا۔

۴۵۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں چاندی کے عوض سونا فروخت کیا کرتا تھا۔ اور چاندی سونے کے بدلے فروخت کرتا تھا۔ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جب فروخت کرے تو تو اپنے ساتھی سے الگ مت ہو۔ جب تک تیرے اور اس کے درمیان معاملہ ہے۔

نوٹ:۔ یعنی حساب کتاب، لین دین ختم کر کے الگ ہو۔

۴۵۹۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ.

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روپیہ کے بدلے میں اشرفیاں اور اشرفیوں کے بدلے میں روپیہ لینے کو مکروہ فرماتے۔

۴۵۹۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا يَعْنِي فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ روپے کے بدلے اشرفیاں لینے اور اشرفیوں کے عوض روپیہ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۹۲ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ.

جناب حضرت ابراہیم روپیوں کے عوض اشرفیاں لینے کو برا جانتے تھے۔ جب کسی شخص کا قرض دینا ہو۔

۴۵۹۳ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔ حرج نہیں سمجھتے تھے خواہ قرض ہی کیوں نہ ہو۔

۵۹۴ عَنْ سعید ابن جُبَیر بِمِثْلِہٖ قَالَ اَبُوْ عبد الرحمٰن كَذَا وَجَدْتُهٗ فِیْ هٰذَا الموضع۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

اَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ
سونے کے عوض چاندی لینا

۵۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رُوَيْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّیْ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ وَاٰخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَیْءٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ذرا ٹھہریئے میں آپ سے عرض پرداز ہوں کہ بقیع میں اشرفیوں کے عوض اونٹ فروخت کرتا ہوں اور روپیہ لیتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اگر تم مروجہ بھاؤ سے لے لے۔ جب تم ایک دوسرے پر چھوڑ کر الگ نہ ہو۔

اَلزِّيَادَةُ فِی الْوَزْنِ
تول میں زیادہ دینا

۵۹۶ عَنْ جَابِرٍ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ دَعَا بِمِيْزَانٍ فَوَزَنَ لِیْ وَزَادَنِیْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگوایا۔ اس میں تول کر دیا اور مجھے میرے قرض سے زیادہ عنایت فرمایا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اگر قرض دار اپنی خوشی اور رضامندی سے زیادہ دے تو بہتر اور افضل ہے۔ اور قرضخواہ کو اس کا لینا جائز اور درست ہے۔

۵۹۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِیْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا قرض ادا کیا اور مجھے زیادہ عنایت فرمایا۔

اَلرُّجْحَانُ فِی الْوَزْنِ
تولتے وقت جھکتا تولنا

۵۹۸ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِیُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى وَوَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَاشْتَرٰى مِنَّا سَرَاوِيْلَ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ۔

سیدنا حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر کی بستی سے کپڑا لے کر آئے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور ہم منیٰ میں تھے اور وہاں ایک تولنے والا قیمت لے کر تولتا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا اور آپ نے تولنے والے سے ارشاد فرمایا۔ تولو اور جھکتا ہوا تولو!

۵۹۹۔ عَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرَاوِیْلَ قَبْلَ الْھِجْرَۃِ فَاَرْجَحَ لِیْ۔

حضرت ابو صفوان رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں۔ کہ میں نے ہجرت سے پہلے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی۔ تو آپ نے وزن میں جھکتی ہوئی تول مجھے عنایت فرمائی۔

۶۰۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمِکْیَالُ عَلٰی مِکْیَالِ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ وَالْوَزْنُ عَلٰی وَزْنِ اَھْلِ مَکَّۃَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ناپ مدینہ منورہ والوں کی معتبر ہے اور تول مکہ مکرمہ والوں کی۔

بَیْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ یَسْتَوْفِیَ

جب تک غلے کو تول یا ناپ لیا جائے اس کو فروخت کرنے کی ممانعت:

۶۰۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَہٗ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ جب تک اسے ناپ یا تول نہ لے اسے فروخت نہ کرے۔

۶۰۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ اسے فروخت نہ کرے۔ جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

۶۰۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِیْعُہٗ حَتّٰی یَکْتَالَہٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ جب تک اسے ناپ نہ لے فروخت نہ کرے۔

۶۰۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَالَّذِیْ قَبْلَہٗ حَتّٰی یَقْبِضَہٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا حدیث ہذا میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ جب تک قبضہ نہ کرے۔

۶۰۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَمَّا الَّذِیْ نَھٰی عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّبَاعَ حَتّٰی یُسْتَوْفٰی اَلطَّعَامُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل جس چیز کی بیع کرنے سے منع فرمایا وہ اناج ہے۔

۶۰۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اناج

طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَحْسِبُ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

خریدے۔ وہ جب تک قبضہ نہ کرے۔ اس کو فروخت نہ کرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرے خیال کے مطابق ہر چیز کو قبضے سے پہلے فروخت کرنا درست نہیں

۴۶۰۷ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِعْ طَعَامًا حَتّٰى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تک تو اناج کو خرید نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کرے اسے فروخت نہ کر۔

۴۶۰۸ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۶۰۹ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ابْتَعْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ اَقْبِضَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے صدقے کا اناج خریدا اور اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس پر نفع کمایا۔ پھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے عرض کیا۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تو اس پر قبضہ نہ کرے اسے فروخت نہ کر۔

اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ مَا اشْتُرِيَ مِنَ الطَّعَامِ بِكَيْلٍ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى

"جو اناج ناپ کر خریدے اس پر قبضہ ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنا ممنوع ہے"

۴۶۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبِيْعَ اَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اناج کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جس کو ناپ کر خریدا ہو۔ جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کر۔

بَيْعُ مَا يُشْتَرٰى مِنَ الطَّعَامِ جِزَافًا قَبْلَ اَنْ يُنْقَلَ مِنْ مَكَانِهِ

اناج کا جو ڈھیر ناپے بغیر خریدا ہوا ہو۔ اسے اس جگہ سے اٹھانے سے پہلے فروخت کرنا:

۴۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ ابْتَعْنَا فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَبِيْعَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں اناج خریدتے تھے پھر ہم آپ کی خدمتِ اقدس میں ایک ایسا شخص روانہ کرتے جو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اسے بیچنے سے پہلے کسی اور جگہ اٹھالیں۔

نوٹ: حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے اٹھانے کا حکم فرماتے جہاں سے خریدا ہے۔

۴۶۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں

فِي أَعْلَى السُّوقِ جُزَافًا فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوهُ.

لوگ بازار کی بلندی پر ڈھیروں کے ڈھیر غلہ خریدتے ۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔ جب تک کہ اسے اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں ۔

۴۶۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الطَّعَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّكْبَانِ فَنَهَاهُمْ أَنْ يَّبِيعُوا فِي مَكَانِهِمُ الَّذِي ابْتَاعُوا حَتّٰى يَنْقُلُوهُ إِلٰى سُوقِ الطَّعَامِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ سواروں سے اناج خریدتے تھے ۔ آپ نے انہیں اس جگہ فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔ جب تک اسے بازار میں نہ لائیں ۔

۴۶۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا أَنْ يَّبِيعُوهُ حَتّٰى يُؤْوُوهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ میں نے دیکھا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگوں کو اس بات پر جھاڑ پڑتی کہ وہ اناج کا ڈھیر خرید کر اس جگہ فروخت کریں جب تک کہ گھر نہ لائیں ۔

اَلرَّجُلُ يَشْتَرِي الطَّعَامَ إِلٰى أَجَلٍ وَّيَسْتَرْهِنُ الْبَائِعُ مِنْهُ بِالثَّمَنِ رَهْنًا

ایک شخص ایک مدت تک ادھار پر غلہ خریدے اور فروخت کرنے والا قیمت کے اطمینان کیلئے اسکی کوئی چیز گروی رکھے

۴۶۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار پر ایک مدت تک اناج خریدا ۔ اور آپ نے اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی ۔

اَلرَّهْنُ فِي الْحَضَرِ

گھر میں رہ کر کسی چیز کو گروی رکھنا ۔

۴۶۱۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ مَشٰى إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ دِرْعًا لَّهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِّأَهْلِهِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جو کی روٹی اور چربی لے کر حاضر خدمت ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھ دی تھی ۔ اور آپ نے اپنے گھر کے لیے اس سے جو لیے تھے ۔

بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ

اس چیز کو فروخت کرنا جو بائع کے پاس نہیں ۔

۴۶۱۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَّلَا بَیْعٌ مَّا لَیْسَ عِنْدَکَ

راوی ہیں، کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیع قرض جائز نہیں۔ اور نہ ہی بیع میں دو شرطیں کرنا جائز ہے۔ اور نہ ہی اس چیز کو فروخت کرنا جائز ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے

نوٹ (۱) بیع قرض کا مطلب ہے کہ کسی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اس شرط پر کہ اتنا روپیہ تم مجھے قرض دینا یا کسی کو قرض دیا جائے اور اس کے ہاتھ کوئی چیز اس کی قیمت سے زیادہ فروخت کر دی جائے۔ تاکہ قرض دینے والے کو فائدہ حاصل ہو جائے۔

(۲) اور نہ ہی بیع میں دو شرطیں کرنی جائز ہیں اور نہ ہی ایک شرط جیسے مثلاً ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ میں یہ چیز تیرے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ تو دس روپے نقد دے اور اگر ادھار ہی لینا ہے۔ تو بیس روپے کو فروخت کروں گا۔

(۳) اس چیز کو فروخت کرنا بھی ناجائز ہے جو تیری ملک میں نہیں ہے۔ یا قبضہ میں نہیں ہے۔ مثلاً بھاگا ہوا غلام یا ہوا میں اڑتا ہوا پرندہ یا کسی دوسرے شخص کا مال فروخت کرنا۔

۲۶۱۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ بَیْعٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا انسان پر اس چیز کی بیع لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو۔

نوٹ:۔ اگر وہ چیز کسی دوسرے شخص کی ملک میں ہے تو وہ اس کی اجازت پر موقوف ہے۔ اور جو چیز کسی شخص کی ملک میں نہ آئی ہو مثلاً اڑتا ہوا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی تو اس کی بیع باطل ہے۔

۲۶۱۹ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاْتِیْنِیْ الرَّجُلُ فَیَسْأَلُنِیْ الْبَیْعَ لَیْسَ عِنْدِیْ اَبِیْعُہٗ مِنْہُ ثُمَّ اَبْتَاعُہٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص میرے پاس آتا ہے۔ اور وہ مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے۔ جو میرے پاس نہیں ہوتی میں بازار سے خرید کر اسے فروخت کر دیتا ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم ایسی چیز کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

اَلسَّلَمُ فِی الطَّعَامِ — اناج میں بیع سلم کرنا

نوٹ:۔ سلم اور سلف اس بیع کو کہا جاتا ہے کہ فروخت کرنے والے کو نقد روپیہ دے دیا جائے۔ اور چیز کے وصول کرنے کی ایک مدت مقرر کر دی جائے۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کو سو روپے دیئے۔ کہ تم مجھے دو ماہ کے بعد اسی نرخ سے اتنی گندم دینا۔ یہ بیع سلم ہے۔

۲۶۲۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی عَنِ السَّلَفِ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ابو المجالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے

فَقَالَ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ عَلَى قَوْمٍ لَا أَدْرِي أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا.

دریافت کیا۔ کہ سلف جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور اقدس میں گندم جو اور کھجور میں سلف کیا کرتے تھے۔ اور یہ سودا ہم ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرتے تھے جن کے متعلق معلوم نہیں تھا کہ ان کے پاس یہ چیزیں موجود ہوتیں یا نہیں۔

اَلسَّلَمُ فِي الزَّبِيبِ

۴۶۲۱ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ تَمَارَى أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلَمِ فَأَرْسَلُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ مَا نُرَاهُ عِنْدَهُمْ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ.

خشک انگور میں سلم کرنا

سیدنا حضرت ابن ابو المجالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابو بردہ اور حضرت عبد اللہ بن شداد نے بیع سلم میں بحث کی تو مجھے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس اور جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بیع گیہوں، جو، سوکھے انگور اور کھجور وغیرہ کی ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرتے۔ جن کے پاس یہ چیزیں ہم نہیں دیکھتے تھے۔ بعد ازاں میں نے حضرت ابن البزیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ تو آپ نے بھی ایسے ہی فرمایا۔

اَلسَّلَفُ فِي الثِّمَارِ

۴۶۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلٰثَ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

پھلوں میں بیع سلف کرنا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کی مدت تک سلف کرتے تھے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ جو شخص سلم کرے تو وہ ماپ، وزن اور مدت مقرر کرے۔

اِسْتِسْلَافُ الْحَيْوَانِ وَاسْتِقْرَاضُهُ

۴۶۲۳ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَأَتَاهُ

جانور میں سلم کرنا۔

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ میں

يَتَقَاضَاهُ بَكْرَةً فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَابْتَعْ لَهُ بَكْرًا فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا أَصَبْتُ إِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ أَعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ الْمُسْلِمِينَ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

بیع سلف کی بعدازاں وہ شخص اپنا اونٹ لینے کے لیے آیا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جاؤ اور اس کے لیے ایک بچھڑا خرید لاؤ۔ وہ شخص واپس حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو صرف ساتویں برس میں لگا ہوا اونٹ ملا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے وہی دے دے۔ مسلمانوں میں سے بہترین شخص وہ ہے۔ جو قرض کو بطریق احسن ادا کرے۔

۴۶۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ قَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ لینا تھا وہ شخص اس اونٹ کو لینے آیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دے دو۔ بعدازاں لوگوں کو اس اونٹ کی عمر سے زیادہ عمر والا اونٹ ملا حضور نے فرمایا یہی دے دو۔ اس شخص نے عرض کیا حضور آپ نے مجھے دینے کا حق ادا کر دیا ہے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھی طرح ادا کریں۔

۴۶۲۵ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يَقُولُ بِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَجَلْ لَا أَقْضِيكَهَا إِلَّا بُخْتِيَّةً فَقَضَانِي فَأَحْسَنَ قَضَائِي وَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ سِنًّا فَأَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ سِنِّي فَقَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ قَضَاءً۔

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نوجوان اونٹ پیش کیا تھا میں اسے لینے کے لیے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں بہترین نسل کا اونٹ (بختی) دوں گا۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کرنے کا حق ادا کر دیا۔ اور ایک اعرابی سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اونٹ لینے کے لیے حاضر ہوا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسی عمر کا اونٹ اس شخص کو دے دو لوگوں نے اسے ایک بڑا اونٹ دیا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو میرے اونٹ سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

جانور کو جانور کے عوض ادھار پر فروخت کرنا۔

۴۶۲۶ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے عوض ادھار پر فروخت کرنے سے منع فرمایا (اور اگر نقد فروخت کرے تو جائز ہے)

بَيْعُ الْحَيْوَانِ بِالْحَيْوَانِ يَدًا بِيَدٍ مُتَفَاضِلًا

جانور کو جانور کے بدلے نقد کم یا زیادہ قیمت پر فروخت کرنا

۴۶۲۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر بیعت کی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے بعد ازاں اس کا مالک اسے تلاش کرتا ہوا آیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مجھے فروخت کر دو۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے غلام دے کر اسے خرید لیا۔ بعد ازاں کسی سے بیعت نہ لی جب تک کہ دریافت نہ کر لیا۔ کہ یہ غلام ہے یا آزاد ہے۔ (اگر وہ آزاد ہوتا تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیتے)۔

بَيْعُ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

پیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنا۔

۴۶۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَفُ فِيْ حَبَلِ الْحَبَلَةِ رِبًا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پیٹ کے بچے کے بچے میں سلم کرنا سود ہے۔

نوٹ:۔ یعنی حرام ہے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے شخص کو پیسے دے۔ کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو۔ اور پھر اس بچے کا بچہ پیدا ہو تو وہ میرا ہے۔ تو یہ بیع باطل ہے کیونکہ اس میں صریح دھوکا ہے۔ شاید اس اونٹنی کا بچہ۔ پیدا نہ ہو۔ اور اگر بالفرض ہو بھی جائے تو شاید اس کے بچے کا بچہ نہ ہو۔ اور بعض علماء نے کہا ہے۔ کہ دور جاہلیت میں لوگ بیع سلم کی میعاد بچے کے بچے کو کرتے یعنی ایک شخص رقم دیتا اور مال دینے کی مدت یہ مقرر کرتا۔ کہ میری جو اونٹنی حاملہ ہے جب یہ بچہ جنے گی پھر وہ بچہ جب حمل سے ہو گا اور جنے گی تو اس وقت میں تیرا مال دوں گا۔ چونکہ یہ میعاد نامعلوم، غیر مقررہ اور مجہول ہے لہٰذا اس بیع سے بھی منع فرمایا۔

۴۶۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۴۶۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

اس کی تشریح

۴۶۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ

نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ جَزُورًا إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ سے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ یہ ایک دورِ جاہلیت کی بیع تھی۔ ایک شخص ایک اونٹ خرید تا اور رقم دینے کا وعدہ کرتا۔ جب تک اونٹنی جنے پھر اس کا بچہ جنے۔

بَيْعُ السِّنِيْنَ

کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنا

۴۶۳۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا

نوٹ: یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو یا تین سالوں کا کسی شخص کے ہاتھوں فروخت کرے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ اور اس میں دھوکا ہے۔ معلوم نہیں کہ پھل پیدا ہو یا نہ ہو۔

۴۶۳۳ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اَلْبَيْعُ إِلَى الْأَجَلِ الْمَعْلُوْمِ

ایک مدت مقرر کرکے ادھار فروخت کرنا

۴۶۳۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ فَكَانَ إِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِيهِمَا ثَقُلَا عَلَيْهِ وَقَدِمَ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ مُحَمَّدٌ إِنَّهُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر (بحرین کی بستی) قطر کی دو چادریں تھیں۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے اور پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بوجھل اور بھاری ہو جاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا۔ میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو ارسال فرماتے۔ اور دو کپڑے اس شرط پر خریدتے کہ جب آپ کے پاس روپیہ ہوگا تو دیں گے۔ آپ نے اس کے پاس کسی شخص کو ارسال کیا۔ اس نے کہا مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ آگیا آپ میرا مال یا میرے کپڑے ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اور میں امانت کو سب سے زیادہ ادا کرنے والا ہوں۔

سَلَفٌ وَبَيْعٌ

(ا) سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا

(ب) وَهُوَ أَنْ يَبِيعَ السِّلْعَةَ عَلٰى أَنْ يُسْلِفَهُ سَلَفًا۔

(ب) کسی شخص کے ہاتھ ایک چیز اس شرط پر فروخت کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی مال میں سلم کرے

۴۶۳۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیع وسلف، بیع میں دو

سَلَفٍ وَّشَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ.

شرطیں کرنے اور اس چیز کے منافع جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو سے منع فرمایا۔

نوٹ:- بیع میں دو شرطیں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک کپڑا اس شرط پر خرید اکہ تم اسے دھلوا دینا یا سلوا دینا۔

(۲) اور اس چیز کا نفع جس کا تاوان اپنے ذمہ پر نہ ہو کا معنی یہ ہے کہ پرائے مال سے نفع اٹھایا جائے۔ مثلاً ایک ایسا جانور خریدا جو ابھی تک بائع کے پاس ہے۔ اس کے کرائے کا خریدار دعویٰ کرے۔ تو یہ ناجائز ہے کیونکہ وہ جانور جب تک خریدار کے قبضہ میں نہ آئے گا۔ اس وقت تک اگر وہ تباہ ہو جائے یا مر جائے تو خریدار کا نقصان نہیں بلکہ فروخت کنندے کا ہی نقصان ہے لہٰذا نفع بھی بیچنے والا ہی لے گا۔

شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَّهُوَ اَنْ يَّقُوْلُ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ اِلٰى شَهْرٍ بِكَذَا وَاِلٰى شَهْرَيْنِ بِكَذَا

ایک بیع میں دو شرطیں لگانا: مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ میں یہ چیز تمہارے ہاتھ فروخت کرتا ہوں، اگر ایک ماہ میں قیمت دے گا تو اتنے پیسے اور اگر دو ماہ میں دے گا تو تجھے اتنے اتنے پیسے دینا ہوں گے۔

۴۶۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَالَمْ يُضْمَنْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلف اور بیع درست نہیں نہ ہی بیع میں دو شرطیں لگائی جا سکتی ہیں اور نہ اس چیز کا نفع اٹھانا جو چیز قبضہ میں نہیں۔

۴۶۳۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ وَّعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَّاحِدٍ وَّعَنْ بَيْعِ مَالَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلف اور بیع اور ایک بیع میں دو شرطیں کرنے، جو چیز اپنے پاس نہیں اسے فروخت کرنے اور جس چیز کا نقصان اپنے ذمے نہیں اس کا نفع لینے سے منع فرمایا۔

بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَّهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا اَوْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَسِيْئَةً

ایک بیع کے اندر دو بیعیں کرنا:

مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ میں یہ چیز تمہیں بیچتا ہوں۔ اگر تو نقد دے گا تو سو روپیہ اور ادھار دے گا تو دو سو روپیہ کو۔

۴۶۳۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعیں کرنے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتّٰى يُعْلَمَ

بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو۔

نوٹ: ثنیا کا مطلب ہے۔ استثنا کرنا۔ یعنی ایک چیز کو فروخت کرنا اور اس میں سے ایک نامعلوم مقدار کو مستثنیٰ کر لینا مثلاً کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ فروخت کرے مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کرے تو جب تک اس کا اندازہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو یہ ناجائز ہے

٤٦٣٩ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُحَاقَلَةٍ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت، مزابنت، مخابرت سے منع فرمایا۔ اور استثناء سے بھی مگر جب معلوم ہو تو جائز ہے

"ان سب کے معانی گزر چکے ہیں"۔

اور استثناء معلوم کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کی مقدار معلوم ہو۔ یعنی وہ کل غلہ یا میوہ جس کو فروخت کرتا ہے۔ اس کا اندازہ معلوم ہو۔ اور پھر جتنا نکالتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہو۔

٤٦٤٠ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ، مخابرہ، معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت بخشی۔

نوٹ:۔ معاومہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ کئی سالوں کا رکھا ہوا میوہ فروخت کیا جائے۔

اَلنَّخْلُ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِيْ ثَمَرَهَا۔

اگر کوئی کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں

٤٦٤١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی کھجور کا درخت فروخت کرے جسے وہ پیوند کر چکا ہو۔ تو پھل اسی کے ہیں۔ اگر خریدار یہ شرط کرے۔ کہ پھل میں لوں گا۔ اور بائع راضی ہو جائے تو اسے ہی ملیں گے۔

اَلْعَبْدُ يُبَاعُ وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِيْ مَالَهُ

اگر غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط کرے

٤٦٤٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کھجور کا درخت پیوند کرنے کے بعد خریدے تو وہ اس کے فروخت کرنے والے کو ملیں گے۔ مگر جب خریدار اس طرح شرط کرے اور جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا ہے سوائے اس کے کہ خریدار شرط کرے۔

اَلْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

بیع میں شرط لگانا

٤٦٤٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَعْيَا جَمَلِيْ فَاَرَدْتُ اَنْ اُسَيِّبَهُ فَلَحِقَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهُ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ فَقَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں ایک سفر میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میرا اونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ میں اس اونٹ کو آزاد کر دوں اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم آکر مجھے ملے۔ اور آپ نے اس اونٹ کے لیے دعا فرمائی۔ اور آپ نے اسے ہانکا وہ اس طرح چلا جیسے پہلے کبھی اتنا تیز نہیں چلا تھا۔ سرور کونین

بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَابْتَغَيْتُ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ أَتُرَانِي إِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِآخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَدَرَاهِمَكَ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اونٹ ہم چالیس درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میں یہ فروخت نہیں کرتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ دو۔ چنانچہ میں نے اسے چالیس درہم کے عوض فروخت کر دیا اور ساتھ یہ شرط کی کہ ہم مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہوں گے جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں اونٹ لے کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور قیمت وصول کی۔ میں واپس چلا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا بھیجا اور فرمایا۔ کیا تو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں نے تیرے اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی تاکہ تیرا اونٹ لے لوں۔ لو یہ رہا۔ تمہارا اونٹ اور تمہارا روپیہ۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے مندرجہ ذیل مسائل کا استنباط ہوتا ہے۔

۱:۔ بیع میں شرط کرنا جائز اور درست ہے۔ اگرچہ اس میں فروخت کرنے والے کا نفع ہو۔

۲:۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ خلق ملاحظہ ہو۔ کہ آپ نے وہ چیز بھی واپس کر دی۔ اور دام بھی دے دیئے۔

۳:۔ یہ حدیث شریف ایک معجزہ ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ انتہائی ضعیف اور کمزور اونٹ آپ کی برکت سے چالاک اور تیز ہو گیا۔

۴۶۴۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَأُزْحِفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَشَطَ حَتَّى كَانَ أَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا أَرَى جَمَلَكَ إِلَّا قَدِ انْتَشَطَ قُلْتُ بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَقْدَمَ فَبِعْتُهُ وَكَانَتْ لِي إِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُهُ بِالتَّعْجِيلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو أُصِيبَ وَتَرَكَ جَوَارِيَ أَبْكَارًا فَكَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لِي ائْتِ أَهْلَكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ أَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کیا۔ اور بعد ازاں حدیث شریف کو بیان کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اونٹ تھک گیا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز ہو گیا۔ حتی کہ سب لشکر کے آگے ہو گیا۔ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر مجھے معلوم ہے کہ تمہارا اونٹ تیز ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی برکت سے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ یہ مجھے بیچ دو۔ اور تم مدینہ منورہ پہنچنے تک اس [illegible] میں نے یہ [illegible] حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] دیا۔ اگرچہ مجھے اونٹ کی بہت ضرورت تھی مجھے اس بات پر شرم آئی۔ (کہ آپ فروخت کرنے کو فرماتے ہیں۔ اور میں فروخت نہ کروں!) جب ہم جہاد سے فارغ ہوئے اور ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے جانے کی اجازت طلب کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ابھی نکاح کیا ہے۔ حضور علیہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ.

الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا۔ کیا کنواری عورت سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کیا۔ ثیب سے (یعنی جس کی شادی ہو چکی تھی اور وہ بعد میں بیوہ ہو گئی) (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میرے باپ عبداللہ مارے گئے اور وہ کنواری لڑکیاں پیچھے چھوڑ گئے تو مجھے ان کے پاس ایک کنواری لڑکی لانا برا معلوم ہوا (یعنی ایسی بیوی سے نکاح کر کے لاؤں) لہٰذا میں نے ثیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ انہیں تعلیم دے اور ادب سکھلائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی۔ اور فرمایا رات کو اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ جب میں گیا تو اپنے ماموں سے اونٹ فروخت کرنے کا حال بیان کیا انہوں نے مجھے ڈانٹ پلائی۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر گیا۔ آپ نے اونٹ کی قیمت ادا فرمائی۔ اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔ اور مال غنیمت سے ایک حصہ سب لوگوں کے برابر عطا فرمایا۔

۴۶۴۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ وَمَا لَكَ فِي آخِرِ النَّاسِ قُلْتُ أَعْيَى بَعِيرِي فَأَخَذَ بِذَنَبِهِ فَزَجَرَهُ فَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَنَا فِي أَوَّلِ النَّاسِ يُهِمُّنِي رَأْسُهُ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعْنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِوُقِيَّةٍ ارْكَبْهُ فَإِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ فَأْتِنَا بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ جِئْتُهُ بِهِ فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهُ أُوقِيَّةً وَزِدْهُ قِيرَاطًا قُلْتُ هَذَا شَيْءٌ زَادَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِي فَجَعَلْتُهُ فِي كِيسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک سفر میں میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور اونٹ پر سوار تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے کہ تو سب لوگوں کے پیچھے اور سب سے آخر میں رہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ کمزور اور نحیف ہو گیا ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کی دم پکڑ کر اسے ڈانٹ دیا۔ اور پھر وہ ایسا ہو گیا کہ میں سب لوگوں سے آگے تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے دریافت فرمایا۔ اونٹ کو کیا ہوا۔ یہ تم میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ بلا قیمت ہی قبول فرمائیے آپ نے فرمایا۔ نہیں فروخت کر ڈالو۔ میں نے عرض کیا آپ یوں ہی لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں فروخت کر دو۔ میں نے یہ اونٹ چالیس درہم کے عوض خرید لیا (آپ نے فرمایا) تم اس پر سواری کرتے رہو جب مدینہ منورہ پہنچو تو اسے ہمارے پاس لانا جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے اونٹ آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے بلال انہیں ایک اوقیہ چاندی تول کر دے دو۔ اور ایک قیراط زیادہ دینا میں نے کہا یہ وہ چیز ہے۔ جو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد بخشی ہے لہٰذا میں نے اسے ایک تھیلی میں محفوظ رکھا۔ اور وہ ہمیشہ میرے پاس محفوظ رہا یہاں تک کہ حرہ کے روز اہل شام آئے اور وہ ہم سے سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔

نوٹ: حرہ مدینہ منورہ کے نزدیک کالی زمین کو کہتے ہیں۔ ذوالحجہ ۶۳ ہجری میں یزیدی لشکر نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی۔ جنہوں نے اہل مدینہ کو شہید کیا اور ان کے مال و متاع کو لوٹا۔

۴۶۴۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا سُوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سُوْءٍ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ أَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَعَرْتُكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ هَيَّأْتُهُ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ ثَمَنَهُ فَلَمَّا أَدْبَرْتُ دَعَانِي فَخِفْتُ أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار دیکھا۔ جو بڑا سرکش تھا۔ میں نے کہا ہمارے پیسے ہمیشہ ہی پانی کا بُرا اونٹ رہتا ہے۔ ہائے افسوس حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر کیا تم اسے فروخت کرتے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹ بلا قیمت آپ ہی کا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ جابر کو بخش دے اور اس پر رحم فرما میں نے اتنے پیسوں کے بدلے اونٹ لے لیا اور میں تمہیں اس پر مدینہ منورہ تک سوار ہونے کی اجازت دیتا ہوں۔ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں اس اونٹ کو تیار کر کے لے گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے بلال اس کی قیمت دے دو۔ جب میں واپس ہو کر چلا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر بلایا۔ میں اس بات کا اندیشہ [illegible] کہ کہیں آپ [illegible] دیں آپ نے فرمایا۔ اونٹ بھی تمہارا ہے لہٰذا لے جائیے۔

۴۶۴۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور میں ایک پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار تھا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم اسے اتنی قیمت لے کر بیچو گے؟ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اتنے اتنے پیسے لے کر فروخت کرو گے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ ہی کا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو اتنی قیمت کے بدلے فروخت کرے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی کا ہے؟ حدیث ہذا کے راوی ابونضرہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے' ایک ایسا حکم ہے جیسے مسلمان کہتے ایسا ایسا کرو۔ خدا تمہاری مغفرت کرے!

اَلْبَيْعُ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ

اگر بیع میں شرط فاسد ہو تو بیع درست ہو جائے گی اور شرط باطل ہوگی!

۴۶۴۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی

أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

ہے۔ کہ میں نے بریرہ کو خریدا اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے آزاد کر دو۔ کیونکہ ترکہ اسی شخص کو ملتا ہے جو خرید کر روپیہ دے پھر اسے آزاد کر دیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا اس نے خاوند سے جدا ہونا اختیار کیا اور اس کا خاوند آزاد تھا۔

نوٹ: حضورؐ نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا۔ یعنی وہ چاہے تو اس کے پاس رہے۔ اور چاہے تو اس سے علیحدہ اور الگ ہو جائے! کیونکہ آزاد کردہ لونڈی کو اختیار ہوتا ہے۔ کہ اس خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے جس خاوند سے اس کا آزاد ہونے سے قبل نکاح ہوا تھا۔

٣٦٤٩ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ هَذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے خریدنے کا ارادہ فرمایا لیکن اس کے مالکوں نے شرط یہ لگائی کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا تم اسے خرید لو اور آزاد کر دو۔ کیونکہ ولا اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے گا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں گوشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے۔ جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا بریرہ کے لیے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے بریرہ کی طرف سے تحفہ (ہدیہ ہے) اور جب وہ آزاد ہوئیں تو انہیں اختیار ملا کہ چاہے اپنے خاوند کے پاس رہیں یا نہ رہیں۔

٣٦٥٠ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم یہ لونڈی آپ کے ہاتھوں اس شرط پر فروخت کرتے ہیں۔ کہ ولا (ترکہ) ہمیں ملے گا۔ انہوں نے اس کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں یہ شرط خریدنے سے نہ روکے۔ کیونکہ ولا اسی شخص کو ملے گی جو آزاد کرے۔

نوٹ: پس بیع صحیح ہے۔ اور ان کی شرط باطل ہے۔

بَيْعُ الْمَغَانِمِ قَبْلَ اَنْ تُقْسَمَ

مال غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے فروخت کرنا

۴۶۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالٰی اَنْ يُّوْطَاْنَ حَتّٰی يَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نے مال غنیمت کی فروخت کو منع فرمایا۔ جب تک کہ یہ تقسیم نہ ہو۔ اور آپ نے (جہاد میں قید ہو کر آنے والی) حاملہ عورتوں سے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا جب تک کہ وہ بچہ نہ جنیں اور آپ نے ہر ڈاڑھوں والے درندے کے گوشت سے بھی منع فرمایا۔ (جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ)۔

بَيْعُ الْمُشَاعِ

مال مشترک کو فروخت کرنا۔

۴۶۵۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِیْ كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰی يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ بَاعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰی يُؤْذِنَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز میں ہے۔ خواہ وہ زمین ہو یا باغ ایک شریک کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنا مال غنیمت فروخت کرے جب تک وہ دوسرے شریک سے اجازت نہ لے۔ اگر وہ فروخت کرے تو دوسرا شریک لینے کا زیادہ حق دار ہے۔ جب تک کہ اجازت نہ دے

اَلتَّسْهِيْلُ فِیْ تَرْكِ الْاِشْهَادِ عَلَی الْبَيْعِ

فروخت کرتے وقت گواہ مقرر کرنے میں آسانی۔

قرآن مجید میں ہے۔ کہ جب تم فروخت کرو۔ تو گواہ مقرر کر لو۔ اور یہ حکم بطریق استحباب کے ہے، وجوبی نہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ آئندہ معاملہ پیچیدہ نہ ہو۔

۴۶۵۳ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ اَعْرَابِیٍّ وَاسْتَتْبَعَهٗ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَاَسْرَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِیُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ يَتَعَرَّضُوْنَ بِالْاَعْرَابِیِّ فَيَسُوْمُوْنَ بِالْفَرَسِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهٗ حَتّٰی زَادَ بَعْضُهُمْ فِی السَّوْمِ عَلٰی مَا ابْتَاعَهٗ مِنْهُ فَنَادَی الْاَعْرَابِیُّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ

سیدنا حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور انہوں نے اپنے چچا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔ جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے ایک گھوڑا خرید اور اسکو ساتھ لے گئے۔ ایسے کہ اپنے گھوڑے کی قیمت لے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے اور گنوار دیر سے چلا۔ لوگوں نے اعرابی سے پوچھنا شروع کیا اور گھوڑے کی قیمت مقرر کرنے لگے انہیں علم نہ تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے (لاعلمی میں) آپ کی قیمت خرید سے اس کی قیمت میں اضافہ کر دیا۔ اس وقت اعرابی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر آپ نے خریدنا ہے تو ٹھیک ورنہ میں گھوڑا کسی دوسرے شخص کے

كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ هُ فَقَالَ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ فَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ اَنِّيْ قَدْ بِعْتُكَهُ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بِعْتَهُ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ قَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ۔

ہاتھ فروخت کر رہا ہوں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم یہ آواز سن کر کھڑے ہوئے اور دریافت فرمایا۔ کیا تم نے یہ گھوڑا مجھے فروخت نہیں کر دیا؟ اور میں نے تم سے خرید نہیں لیا؟ اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں نے اسے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے خرید چکا ہوں کچھ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گئے اور بعض دوسرے اعرابی کی طرف اور دونوں میں تکرار ہونے لگی۔ اعرابی نے کہا۔ اچھا تو آپ گواہ لائیے۔ کہ میں نے آپ کے ہاتھوں گھوڑا فروخت کر دیا ہے۔ ؟ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ گھوڑا حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم کیوں گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا میں آپ کو جان چکا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو اشخاص کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

خِلَافُ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ

بیچنے والے اور خریدنے والے کا قیمت میں اختلاف

۴۶۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتَرَكَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا آپ فرماتے تھے۔ جب فروخت کنندہ اور خریدار قیمت میں اختلاف کریں فروخت کرنے والا زیادہ بتائے اور خریدار کم ہے اور دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں تو فروخت کرنے والے کی بات کو ترجیح دی جائے گی (اسی کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے) اور خریدار کو اسی قیمت پر لینا ہوگا۔ یا اگر نہ لے تو اسے چھوڑ دینے کا اختیار ہے۔

۴۶۵۵ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَضَرْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَخَذْتُهَا بِكَذَا وَقَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اُتِيَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ الْبَائِعَ اَنْ يَسْتَحْلِفَ ثُمَّ يُخَيِّرَ

جناب حضرت عبدالملک بن عبید راوی ہیں۔ کہ ہم حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہاں دو آدمی آئے جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص بولا کہ میں نے تو اتنے اتنے دام دے کر لیا ہے۔ اور دوسرا کہنے لگا میں نے اتنے اتنے داموں کے عوض فروخت کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ نے بتایا کہ حضرت ابن مسعود رضی

الْمُبْتَاعِ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ ۔

اللہ عنہ کے پاس اسی نوعیت کا ایک مقدمہ آیا ۔ انہوں نے بتایا کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا ۔ آپ کی خدمت میں بھی ایسا ہی مقدمہ پیش ہوا اور آپ نے فروخت کرنے والے کو حلف اٹھانے کا حکم صادر فرمایا ۔ اور بعد ازاں خریدار کو اختیار دیا کہ وہ چاہے تو (فروخت کنندہ کی قسم کے مطابق بیان کیے گئے) داموں کے بدلے سامان لے لے وگرنہ چھوڑ دے ۔

مُبَايَعَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب سے خرید و فروخت کرنا

۴۶۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور آپ نے اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی ۔

۴۶۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ لِأَهْلِهِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس دو تہائی صاع جَو کے بدلے گروی تھی ۔ جو آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے خریدے تھے :

بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

مدبر کی بیع

نوٹ :۔ اس غلام یا لونڈی کو مدبر کہا جاتا ہے ۔ جس کو اس کے مالک نے اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دینے کا کہا ہو ۔

۴۶۵۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنْ ذِي قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا يَقُولُ وَهٰكَذَا يَقُولُ وَهٰكَذَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ بنو عذرہ میں سے ایک شخص نے ایک غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ۔ آپ نے اس کے مالک سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی لونڈی یا غلام ہے ؟ اس نے عرض کیا نہیں ۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا ۔ اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے ؟ یہ سن کر جناب نعیم بن عبداللہ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض خریدا اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیے ۔ آپ نے یہ درہم اس کے مالک کو دیئے اور فرمایا پہلے اپنے آپ پر خرچ کرو اور صدقہ دو ۔ پھر اگر کچھ بچے تو اپنے گھر والوں کو دو ۔ اگر اپنے گھر والوں سے بھی بچ جائے تو اپنے عزیزوں کو دو ۔ اگر عزیزوں سے بھی بچے تو اس طرح یعنی سامنے اور دائیں و بائیں طرف اشارہ فرمایا یعنی ۔ فقیروں کو صدقہ دے دے ۔

۴۶۵۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْمَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُّقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهٖ اَوْ عَلٰى ذِيْ رَحْمِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ابومذکور نامی ایک مرد انصاری نے اپنے غلام یعقوب کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا مگر اس کے پاس اسکے سوا اور کوئی مال نہ تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے بلایا اور دریافت فرمایا۔ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض خریدا، آپ نے وہ درہم اس مرد انصاری کو دیئے اور فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی شخص محتاج ہو تو وہ سب سے پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کوئی بچے تو وہ اسے اپنی بیوی بچوں پر صرف کرے پھر اگر کچھ بچے تو وہ اسے اپنے رشتہ داروں یا ذی رحم پر خرچ کرے۔ اور اگر پھر بھی کچھ بچے تو وہ ادھر ادھر فقیروں پر خرچ کرے۔

۴۶۶۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو فروخت فرمایا۔

بَيْعُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کو فروخت کرنا

نوٹ:۔ مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں۔ جسے اس کے مالک نے کہہ دیا ہو۔ کہ اگر تو اتنے روپئے دے تو آزاد ہے۔

۴۶۶۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ فَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَمَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بدل کتابت ادا کرنے کے لیے) مدد طلب کرنے آئیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ جاؤ اور اپنے مالکوں سے پوچھو اگر انہیں منظور ہوا تو میں تمہاری کتابت کے پیسے ادا کر دوں گی۔ اور تمہارا ترکہ میں لے لوں گی اس نے آکر اپنے مالکوں سے بیان کیا اور انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا۔ اگر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ کو منظور ہو تو وہ جو چاہیں اور جیسے چاہیں کریں تیری وراثت ہم لیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا تم خرید کر لو اور آزاد کر دو۔ ترکہ اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کر دے بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وہ لوگ کیسے قابل افسوس ہیں۔ جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ

میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہ ہوگی اگرچہ سو شرطیں لگائے اللہ تعالیٰ کی شرط قبول کرنے اور بھروسا کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

اَلْمُكَاتَبُ يُبَاعُ اَنْ يَّقْضِىَ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْئًا

مکاتب نے اگر اپنی بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہ کیا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۶۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّىْ كَاتَبْتُ اَهْلِىْ عَلٰى سَبْعِ اَوَاقٍ فِىْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَةٌ فَاَعِيْنِيْنِىْ وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا ارْجِعِىْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِىْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ ذٰلِكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِىْ وَاَعْتِقِىْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے عائشہ میں نے اپنے مالکوں سے سات اوقیہ پر کتابت کی۔ کہ میں ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں گی لہٰذا آپ میرے ساتھ تعاون فرمائیں! اور انہوں نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی طرف رغبت ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ تم اپنے مالکوں کے پاس چلی جاؤ اور اگر وہ رضامند ہوں تو میں یہ سات اوقیے دے دوں گی لیکن تمہارا ترکہ میں لوں گی۔ بریرہ مالکوں کے پاس گئیں۔ اور ان سے یہ بیان کیا انہوں نے انکار کر دیا کہ اگر عائشہ چاہیں تو بلاشبہ آپ سے سلوک کریں تاہم ترکہ ہم لیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کے کہنے سے بریرہ کو نہ چھوڑو خرید لو اور آزاد کر دو۔ کیونکہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے گا آپ نے ایسا ہی کیا۔ بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی۔ اور فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ تو وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو شرطیں بھی ہوں اللہ جل شانہ کا حکم قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے۔ اور اس کی شرط بھی نہایت مضبوط ہے۔ ولاء اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے گا۔

بَيْعُ الْوَلَاءِ

۴۶۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

۴۶۶۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

۴۶۶۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ.

ولاء کا فروخت کرنا:

جناب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ولاء کی فروخت اور ہبہ سے منع فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ولاء کی فروخت اور ہبہ سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْمَاءِ

۴۶۶۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ.

۴۶۶۷ عَنْ مُرَّةَ بْنِ عَبْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ.

پانی کو فروخت کرنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت مرۃ بن عبد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ

۴۶۶۸ عَنْ اِيَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَبَاعَ قَيِّمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكَرِهَهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ.

۴۶۶۹ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ.

بچے ہوئے پانی کا فروخت کرنا:

سیدنا حضرت ایاس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔ اور قیم نے طائف کے ایک گاؤں وہط کا پانی فروخت کیا تو اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے برا جانا۔

ایک صحابی جناب حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو کیونکہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْخَمْرِ

۴۶۷۰ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شراب فروخت کرنا

سیدنا حضرت ابن وعلہ مصری نے جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور سے نچوڑے ہوئے پانی کے متعلق دریافت کیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

بِرَاوِيَةِ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَارَّ وَلَمْ أَفْهَمْ مَا سَارَّ كَمَا أَرَدْتُ فَسَأَلْتُ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ قَالَ أَمَرْتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا۔

نے فرمایا کہ ایک شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شراب کی مشکیں تحفہ لایا آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرمایا ہے، پھر کسی نے آہستہ سے اس شخص کے کان میں کچھ کہا۔ اور مجھے معلوم نہیں۔ کہ کیا کہا۔ میں نے اس کے نزدیک بیٹھے ہوئے ایک اور شخص سے پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو نے اس کے کان میں کیا کہا؟ اس شخص نے عرض کیا۔ کہ میں نے تو اس شخص سے کہا کہ فروخت کر دو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس ذات اقدس نے اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام قرار دیا ہے۔ تب اس نے دونوں مشکوں کا منہ کھول دیا۔ اور اس میں جتنی شراب تھی بہہ گئی۔

۴۶۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ الرِّبٰوا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب سود کی آیات نازل ہوئیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو پڑھ کر سنائیں بعد ازاں شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

بَابُ بَيْعِ الْكَلْبِ

کتے کو فروخت کرنا۔

۴۶۷۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتے کی قیمت اور رنڈی (داشتہ) عورت کے کرائے اور نجومی کی کمائی سے منع فرمایا۔

۴۶۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَثَمَنَ الْكَلْبِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اور اس میں سے کتے کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا۔

مَا اسْتَثْنٰى

کون سا کتا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۷۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔ مگر شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

نوٹ:۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا منکر ہے یعنی معتبر لوگوں کی روایت کے برعکس ہے۔ اور اس میں شکاری

کتا اور اس کا استثنار مذکور نہیں ۔

بَیْعُ الْخِنْزِیْرِ
سؤر کا فروخت کرنا

۴۶۷۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ میں فتح مکہ کے سال ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ۔ بے شک اللہ رب العزت اور اس کے رسول نے شراب مردار، سؤر اور بتوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردے کی چربی کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں، جس سے کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں اور کھالوں کو تیل لگایا جاتا ہے؟ اور لوگ اسے جلا کر روشنی کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں وہ حرام ہے ۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے ۔ جب اللہ رب العزت نے ان پر چربی کو حرام فرمایا، تو انہوں نے اسے پگھلایا ۔ بعد ازاں فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی ۔

بَیْعُ ضِرَابِ الْجَمَلِ
نر اونٹ کو مادہ پر چڑھانے کا معاوضہ لینا ۔

۴۶۷۶ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْاَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيْعُ الرَّجُلُ اَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر اونٹ کو مادہ اونٹنی کے ساتھ جفتی پر اجرت لینے سے منع فرمایا ۔ نیز آپ نے پانی فروخت کرنے، اور کھیتی کے لیے زمین کو فروخت کرنے سے منع فرمایا

نوٹ : پانی اور کھیتی کو فروخت کرنے سے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ۔ یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کو دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرے ۔ کہ وہ اس میں کھیتی باڑی کرے گا ۔ اور اس میں سے ایک حصہ بھی لے ۔

۴۶۷۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کرانے پر اجرت لینے سے منع فرمایا ۔

نوٹ : بلکہ نر کو بغیر اجرت کے دینا چاہیئے ۔ اگر مادہ والا خوشی سے دے تو کوئی حرج نہیں ۔

۴۶۷۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الصَّعِقِ اَحَدُ بَنِي كِلَابٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی کلاب کی ایک شاخ بنی صعق میں سے ایک شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ۔

عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّا نُكْرِمُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

اور نر و مادہ کی جفتی کے متعلق دریافت کیا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا۔ اس شخص نے کہا ہمیں بطور تحفہ کچھ ملتا ہے۔

نوٹ:۔ یعنی ہم شرط نہیں کرتے۔ بلکہ مادہ جانور والا اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہے۔ ترمذی شریف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور تحفہ کے ملنے والی رقم کی اجازت بخشی۔

۴۶۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوانے کی کمائی کھانے، نر سے جفتی کرانے کی اجرت وصول کرنے اور کتے کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا۔

۴۶۸۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی مادہ کے ساتھ جفتی کی مزدوری سے منع فرمایا۔

۴۶۸۱ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ ۔

سیدنا حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت وصول کرنے اور نر کی مادہ سے جفتی کی مزدوری سے منع فرمایا۔

اَلرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُوْجَدُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ

ایک شخص ایک چیز خریدے پھر (اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے) مفلس ہو جائے اور وہ چیز جوں کی توں موجود ہو تو فروخت کرنے والا خریدار اور قرض خواہوں کی نسبت سے اس کا زیادہ مستحق ہے۔

۴۶۸۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ ثُمَّ وَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص مفلس ہو جائے۔ بعد ازاں اس کے پاس ایک شخص اپنا فروخت شدہ سامان جوں کا توں پائے تو دوسروں کی نسبت وہ شخص اس کے لینے کا زیادہ حقدار ہے۔

۴۶۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُعْدِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ وَعَرَفَهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص غریب اور نادار ہو جائے۔ اور اس کے پاس کسی کی چیز جوں کی توں ملے اور وہ اس کو پہچان بھی لے تو وہ چیز اسی شخص کی ہے۔ جس نے اسے فروخت کیا تھا!

۴۶۸۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص کے خریدے ہوئے پھلوں پر حضور سرورِ کونین

فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا وَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں آفت آئی اور وہ شخص بہت مقروض ہوگیا۔ تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض ادا نہ ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا۔ اب جو کچھ موجود ہے۔ اسے لے لو۔ اور تمہیں کچھ نہ ملے گا۔

اَلرَّجُلُ يَبِيْعُ السِّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ ایک شخص مال فروخت کرے۔ اور بعد ازاں اس کا مالک کوئی اور شخص نکلے!

۴۶۸۵ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّهُ اِذَا وَجَدَهَا فِيْ يَدِ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضٰى بِذٰلِكَ عُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ۔

سیدنا حضرت اُسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی چیز کسی ایسے شخص کے پاس پائے جس پر چوری کا گمان نہ ہو۔ تو اگر وہ چاہے تو اتنی قیمت دے کر جتنے کو اس نے خریدا ہے، اس چیز کو لے لے۔ اور اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرنے اور جناب حضرت فاروق اعظم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے بھی یہی حکم ارشاد فرمایا (بعض علماء کے مذہب کے مطابق مالک اپنی چیز واپس لے لے۔ اور جس شخص کے پاس وہ چیز نکلے اسے حکم ہوگا کہ وہ اسے فروخت کرنے والے سے دام وصول کرے۔ بعد ازاں اپنے بائع سے یہاں تک کہ چور پکڑا جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث شریف ہے)۔

۴۶۸۶ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَاَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ اَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ اِلَيَّ فَكَتَبْتُ اِلٰى مَرْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاَنَّهُ اِذَا كَانَ الَّذِيْ ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِيْ سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الَّذِيْ سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِيْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ اِنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلٰكِنْ اَقْضِيْ فِيْمَا وُلِّيْتُ عَلَيْكُمَا فَانْفُذْ

سیدنا حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ یمامہ کے حاکم تھے۔ اور مروان نے آپ کی طرف لکھا کہ حضرت معاویہ نے مجھے لکھا ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ جہاں وہ اسے پائے اُسید نے کہا۔ کہ مروان نے مجھے یہ لکھا اور میں نے مروان کی طرف لکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فیصلہ کیا ہے۔ جب وہ شخص جس نے اس چیز کو چور سے خریدا ہے۔ معتبر ہو (یعنی اس پر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے۔ خواہ قیمت دے کر (یعنی جتنی قیمت سے اس نے چور سے لیا ہے۔) وہ چیز لے لے۔ خواہ وہ چور کا پیچھا کرے۔ بعد ازاں اسی کے مطابق سیدنا حضرت ابوبکر صدیق، جناب فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا۔ مروان نے میرے خط کو معاویہ

لَمَّا اَمَّرْتُكَ بِهٖ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا اَقْضِيْ بِهٖ مَا وُلِّيْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ۔

کے پاس بھیج دیا۔ جناب معاویہ نے مروان کو لکھا کہ تو اور اسید مجھ پر حکمرانی نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے برعکس میں تم دونوں پر حکمرانی کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں نے تمہیں مقرر کیا ہے اور پھر جو حکم میرا ہے۔ اسی کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیج دیا اور میں نے کہا کہ میں اس کے مطابق عمل نہیں کروں گا جو معاویہ کہتے ہیں جب تک ان کی طرف سے حاکم رہوں گا۔

۴۶۸۷ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ وَيَتْبَعُ الْبَائِعُ مَنْ بَاعَهٗ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی اس وقت اپنی چیز کا مستحق اور حق دار بنتا ہے جب وہ اسے پالے۔ اور جس شخص کے پاس کوئی چیز نکلے تو وہ فروخت کنندے کا پیچھا کرے (غالباً جناب معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے)۔

۴۶۸۸ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کریں۔ یعنی ایک ولی ایک سے نکاح اور دوسرا دوسرے سے کرے تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا۔ اور جس شخص نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک چیز کو فروخت کیا تو جس کے ہاتھ اس نے پہلے فروخت کیا وہ چیز اسی کو ملے گی۔

اَلْاِسْتِقْرَاضُ
قرض لینے کا بیان

۴۶۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیے۔ بعد ازاں آپ کی خدمت میں مال پیش ہوا۔ آپ نے یہ سارے ادا کر دیئے اور ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیرے گھر اور تیرے مال میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ اور عوض یہ ہے۔ کہ آدمی اپنے قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے۔ اور اسے ادا کرے۔

* * * * *

اَلتَّغْلِيْظُ فِي الدَّيْنِ

قرضہ لینے کی برائی

۴۶۹۰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَأَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نُزِّلَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ دَيْنُهُ.

جناب محمد بن جحش رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ بعدازاں آپ نے اپنا دستِ مبارک پیشانی پر رکھا۔ اور ارشاد فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی نازل ہوئی ہے۔ ہم لوگ خاموش ہو رہے۔ اور گھبرا گئے۔ جب دوسرا دن آیا۔ تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سختی کیسی ہے؟ جو نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں جان دے دے اور پھر جلایا جائے۔ پھر مارا جائے پھر جلایا جائے۔ پھر مارا جائے۔ اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کرے۔

۴۶۹۱ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَهٰهُنَا مِنْ بَنِي فُلَانٍ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَلَّا تَكُونَ أَجَبْتَنِي أَمَا إِنِّي لَمْ أُنَوِّهْ بِكَ إِلَّا بِخَيْرٍ إِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَأْسُورًا بِدَيْنِهِ.

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ راوی ہیں۔ کہ ہم ایک جنازے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دریافت فرمایا۔ کیا اس جگہ فلاں فلاں قبیلے کا کوئی شخص ہے؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا۔ آپ نے فرمایا تو نے پہلے دو دفعہ مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ میں نے تجھے [illegible] فلاں شخص [illegible] کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

نوٹ:۔ یعنی وہ جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے

اَلتَّسْهِيْلُ فِيْهِ

قرض داری میں آسانی

۴۶۹۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَدَّانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذٰلِكَ وَلَامُوهَا وَوَجَدُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أَتْرُكُ الدَّيْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيلِي وَصَفِيِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ أَنَّهُ

سیدنا حضرت عمران بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے بہت سا قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا اور انہیں ملامت کی۔ اور ان سے ناراض ہوئے انہوں نے فرمایا میں قرض لینا نہ چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے پیارے

يُرِيْدُ قَضَاءَهُ إِلَّا أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

اور برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص قرض لے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کی فکر میں ہے۔ تو اللہ رب العزت دنیا میں اس کا قرض ادا فرما دے گا

۴۶۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُّؤَدِّيَهُ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ قرض لیتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا اے ام المومنین آپ قرض لیتی ہیں۔ حالانکہ اس قرض کی ادائیگی کے لیے تمہارے پاس جائداد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ جو شخص قرض لے۔ اور وہ اسے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ جل شانہ اس کی امداد فرمائے گا۔

مَطْلُ الْغَنِيِّ

امیر آدمی کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا

۴۶۹۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کا قرض کسی کے ذمے لگایا جائے۔ تو قرض دار کو مہلت دینی چاہیے۔ اور اگر امیر شخص قرض ادا نہ کرے تو یہ ظلم ہے۔

نوٹ: کسی مالدار پر اتراؤ کیا جائے یعنی قرض دار اپنے قرض کا ذمہ اور حوالہ ایک امیر شخص کے ذمے کر دے جسے حوالہ کہتے ہیں۔ تو چاہیے کہ وہ پیچھا کرے۔ اور امیر آدمی کا قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے۔ یعنی اگر نادار مفلس اور غریب ہو اور قرض ادا نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ مجبور ہے۔ لیکن روپیہ ہونے کے باوجود بھی کسی شخص کا قرض ادا نہ کرے۔ تو بہت بڑا گناہ ہے۔

۴۶۹۵ عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ۔

سیدنا حضرت شرید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امیر آدمی اگر قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کے قرض خواہ کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کی برائی کرے۔ اور اسے حاکم قید بھی کر سکتا ہے۔

۴۶۹۶ عَنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

اَلْحَوَالَةُ

قرض کا حوالہ

۴۶۹۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مالدار شخص کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی شخص کے ذمہ لگایا جائے کہ قرض وصول کرو تو وہ اسے ڈھیل اور مہلت دے اور مقروض کو تنگ نہ کرے۔

اَلْكَفَالَةُ بِالدَّيْنِ

۴۶۹۸ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ اَبُو قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ.

قرض کی ضمانت اٹھانا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک انصاری مرد کا جنازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تاکہ آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس پر تو قرض ہے: سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کا ضامن بنتا ہوں۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ پورا قرض ادا کرو گے؟ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پورا۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ حُسْنِ الْقَضَاءِ

۴۶۹۹ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً.

اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں بہترین وہ ہیں جو قرض کو بطریقِ احسن ادا کرتے ہیں۔

حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ

۴۷۰۰ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا لَّمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لِيْ غُلَامٌ وَكُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا بَعَثْتُهٗ يَتَقَاضٰى قُلْتُ لَهٗ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ.

قرض وصول کرنے میں خوش معاملگی اور نرمی برتنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے اس کے سوا کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ اپنے ایلچی کو کہتا جہاں آسانی سے موصول ہو وہاں سے وصول کرو لیکن جہاں مقروض بے چارہ مفلس اور تنگ دست ہو تو چھوڑ دو اور درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہمارے قصوروں اور غلطیوں سے بھی درگزر فرمائے جب وہ فوت ہو گیا تو اللہ ربّ العزت نے دریافت فرمایا کیا تو نے بھی کوئی نیکی کی تھی؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں مگر میرا ایک نوکر تھا اور میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب میں اس کو قرض کی وصولی کے لیے بھیجتا تو کہہ دیتا اگر آسانی سے ملے تو لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر شاید اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف فرما دے اللہ ربّ العزت نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

۴۷۰۱ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ اِذَا رَاٰى اِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے

اللهُ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

ذکر کو کہتا اسے معاف کردو۔ شاید اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف فرمادے۔ جب وہ اللہ کے پاس گیا تو اللہ رب العزت نے اسے معاف فرمایا۔

۴۷۰۲ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا۔ جو خریدتے، بیچتے ادا کرتے، اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا سلوک روا رکھتا تھا۔

اَلشِّرْكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ

مال کے بغیر شرکت

۴۷۰۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں عمار اور سعد بدر کے دن شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی پکڑ کر لائے۔ اور میں اور عمار کچھ نہ لائے۔

۴۷۰۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُتِمَّ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کرے۔ تو دوسرے حصہ دار کا حصہ بھی اپنا مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو۔

نوٹ:۔ ایک غلام میں سے حصہ آزاد کرے۔ مثلاً ایک غلام میں دو آدمی نصف نصف شریک ہوں اور ایک شریک یا حصہ دار اپنا نصف حصہ آزاد کرے۔

(۲) اگر آزاد کرنے والا مالدار اور امیر ہے تو اسے دوسرے حصہ دار کے پیسے بھی دینا پڑیں گے اور غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور اگر غریب و مفلس ہو تو غلام نصف آزاد ہوگا اور غلام کو اختیار حاصل ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے حصہ دار کے حصے کے پیسے بھی ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے۔

اَلشِّرْكَةُ فِي الرَّقِيقِ

غلام یا لونڈی میں حصہ دار ہونا۔

۴۷۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص غلام یا لونڈی میں اپنا حصہ آزاد کرے۔ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسرے حصے کی قیمت کو کافی ہو تو وہ اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

اَلشَّرِکَةُ فِی النَّخْلِ
درخت یا پھل دار درخت یا کھجور کے درخت میں حصہ داری

۴۷۰۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّکُمْ کَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا یَبِعْهَا حَتّٰی یَعْرِضَهَا عَلٰی شَرِیْکِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو۔ تو جب تک وہ اپنے حصہ دار سے دریافت نہ کرے، اسے فروخت نہ کرے۔

نوٹ:۔ کیونکہ اگر شریک لینا چاہے تو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے!

اَلشَّرِکَةُ فِی الرِّبَاعِ
زمین میں حصہ داری

۴۷۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ شِرْکَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا یَحِلُّ لَهُ اَنْ یَبِیْعَهُ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَهُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ یُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مال مشترک میں شفعہ کا حکم فرمایا ایسا مال جو تقسیم نہ ہوا ہو۔ زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا جائز نہیں۔ جب تک وہ دوسرے حصہ دار سے اجازت نہ لے۔ اس شریک کو اختیار ہے چاہے تو وہ اس سے لے۔ اور چاہے تو نہ لے۔ اور اگر ایک حصہ دار اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے حصہ دار کو اطلاع نہ دے تو وہ شفعے کا زیادہ حق دار ہے۔

نوٹ:۔ شریک کو اختیار ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو لے۔ اور اگر چاہے تو نہ لے۔ تب دوسرا شخص لے گا دوسرے حصہ دار کو اطلاع نہ کرے کہ میں اپنا حصہ فروخت کر رہا ہوں تو وہ اس حصہ کو خریدنے اور شفعہ کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ اور وہ اتنے پیسے جتنے کو حصہ دار نے فروخت کیا ہے، دے کر غیر سے خرید سکتا ہے۔

ذِکْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْکَامِهَا
شفعہ اور اس کے احکام

نوٹ:۔ شفعہ ایک ایسا حق ہے۔ جس کی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہے۔ زبردستی اور جبراً۔ اب اس امر میں علماء کا اختلاف ہے۔ کہ حق شفعہ کیسے پہنچتا ہے۔ بعض کے نزدیک صرف حصہ دار کو پہنچتا ہے۔ اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک پڑوسی کو بھی یہ حق حاصل ہے۔

۴۷۰۸ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۴۷۰۹ عَنِ الشَّرِيدِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِي لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا شِرْكَةٌ وَلَا قِسْمَةٌ إِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ۔

جناب حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری زمین ہے۔ جس میں کسی کی شرکت نہیں اور نہ حصہ ہے۔ تاہم ہمسائیگی کا حق ہے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمسایہ اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہے!

نوٹ: ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق ہے۔

۴۷۱۰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر ایسے مال میں ہے۔ جو تقسیم نہ کیا جائے اب جب حد بندی ہو جائے اور راستہ متعین و مقرر ہو جائے تو پھر شفعہ نہیں ہے۔

۴۷۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعے اور ہمسائے کے حق کا حکم فرمایا۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْبُيُوْعِ

کتاب البیوع ختم شد

کِتَابُ الْقَسَامَةِ

ذِكْرُ الْقَسَامَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اس قسامت کا ذکر جو دور جاہلیت میں رائج تھی

نوٹ: قسامت کا مطلب ہے۔ قسم. اصطلاح میں قسامت اس امر کو کہتے ہیں کہ مقتول کی قوم میں سے اس کے وارث پچاس افراد قسم کھائیں کہ فلاں فلاں شخص نے اس کو قتل کیا ہے۔ اور اگر اس کے وارث پچاس سے کم ہوں تو جتنے ہوں انہی کو پچاس دفعہ قسمیں دی جائیں۔ یا جن لوگوں پر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کھائیں کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔

۴۷۱۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِسْتَاْجَرَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَخِذِ اَحَدِهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِيْ اِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوْا وَعُقِلَتِ الْاِبِلُ اِلَّا بَعِيْرًا وَّاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهُ مَا شَاْنُ هٰذَا الْبَعِيْرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْاِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَاَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ مَرَّ بِيْ رَجُلٌ مِّنْ هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِيْ فَقَالَ اَغِثْنِيْ بِعِقَالٍ اَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِيْ لَا تَنْفِرُ الْاِبِلُ فَاَعْطَيْتُهُ عِقَالًا فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيْهَا اَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا اَشْهَدُ وَرُبَّمَا اَشْهَدُ قَالَ هَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّيْ رِسَالَةً مَّرَّةً مِّنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا اٰلَ قُرَيْشٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَنَادِ يَا اٰلَ هَاشِمٍ فَاِذَا اَجَابُوْكَ فَسَلْ عَنْ اَبِيْ طَالِبٍ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ فِيْ عِقَالٍ وَّمَاتَ الْمُسْتَاْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَاْجَرَهُ اَتَاهُ اَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلی قسامت جو دور جاہلیت میں ہوئی۔ اس طرح ہوئی۔ بنی ہاشم میں سے ایک شخص نے قریش کے ایک شخص کی ملازمت کی (قریش کی شاخ میں سے تھا) وہ اس کے ساتھ اونٹوں میں گیا وہاں اس کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی جو بنو ہاشم سے متعلق تھا۔ جس کے برتن کی (باندھنے والی) رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس شخص نے کہا ایک رسی سے میری امداد کیجیے تاکہ میں اپنے برتن کو باندھ دوں۔ ایسا نہ ہو کر اونٹ چل پڑے اور برتن گر پڑے تو اس ملازم نے باندھنے کیلیے ایک رسی دے دی۔ جب سب لوگ اترے اور اونٹ باندھے گئے تو ایک اونٹ (بوجہ رسی نہ ہونے کے) نہ باندھا جا سکا۔ جس شخص نے ملازم رکھا تھا اس نے دریافت کیا۔ کیوں یہ اونٹ کیسا ہے۔ اور تم نے اسے باندھا کیوں نہیں؟ نوکر نے جواب دیا اس کی رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا رسی کہاں گئی نوکر نے جواب دیا مجھے بنو ہاشم میں سے ایک شخص ملا جس کے برتن کی رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے فریاد کی۔ اور کہا۔ ایک رسی دے کر میری مدد کرو۔ جس سے میں اپنا برتن باندھوں کہیں اونٹ نہ چل پڑے۔ لہٰذا میں نے باندھنے کے لیے اسے رسی دے دی۔ یہ سنتے ہی مالک نے نوکر کو ایک لاٹھی ماری۔ اس میں اس نوکر کی موت تھی (وہ قریب الموت ہو گیا) وہاں یمن کے لوگوں میں سے ایک

صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَنَزَلْتُ فَدَفَنْتُهُ فَقَالَ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكَثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَانِيَّ الَّذِي كَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ فَقَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالَ هَذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ وَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا خَطَأً وَإِنْ شِئْتَ يَحْلِفُ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ فَهَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا حَلَفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ.

شخص نکلا تو اس نوکر نے اس یمنی سے دریافت کیا، کیا تو اس دفعہ مکہ مکرمہ جائے گا؟ اس نے کہا نہیں جاؤں گا۔ غالبًا چلا بھی جاؤں۔ نوکر نے التجا کی کیا مکہ مکرمہ پہنچ کر میری طرف سے ایک پیغام پہنچا دے گا؟ تو یمنی نے کہا ہاں۔ تب نوکر نے کہا جب تو موسم میں مکہ مکرمہ پہنچے تو بلانا اے اہل قریش! جب وہ جواب دیں تو بلانا۔ اے اولاد ہاشم جب وہ جواب دیں تو تم ابوطالب کو پوچھنا کہ کہاں ہیں، پھر ان سے کہہ دینا کہ فلاں شخص نے (اس شخص کا نام لیا جس نے اسے نوکر رکھا تھا) مجھے فقط ایک معمولی سی رسی کے بدلے جان سے مار ڈالا۔ بعد ازاں وہ ملازم مر گیا۔ جب نوکر رکھنے والا شخص مکہ مکرمہ میں آیا، تو جناب ابوطالب نے اس شخص سے دریافت کیا کہ ہمارا نوکر کہاں گیا۔ وہ بولا کہ بیمار ہوا۔ میں نے اس کی اچھی طرح خدمت کی پھر مر گیا، تو میں نے راستے میں اتر کر اسے دفن کیا۔ ابوطالب نے کہا تم سے (خبر گیری کرنے اور اچھی طرح دفن کرنے کی) یہی توقع تھی۔ بعد ازاں حضرت ابوطالب چند روز ٹھہرے رہے۔ اتنے میں یمن کا وہ شخص آپہنچا جسے اس نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی، اور وہ ٹھیک موسم پر آیا۔ اس نے بلایا اور پکارا۔ اے اہل قریش! لوگوں نے جواب دیا یہ قریش کے لوگ ہیں۔ پھر اس نے بلایا۔ اے اولاد ہاشم! لوگوں نے بتایا یہ ہیں ہاشم کے بیٹے۔ اس نے دریافت کیا، ابوطالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتایا، یہ ہیں حضرت ابو طالب! پھر اس نے کہا کہ فلاں فلاں شخص نے مجھے پیغام دیا تھا۔ کہ اسے فلاں شخص نے جان سے مار ڈالا۔ فقط ایک رسی کیلیے۔ جناب ابوطالب یہ سن کر اس شخص کے پاس آئے اور کہا کہ تین باتوں میں جونسی تمہاری مرضی ہے۔ ایک کرو۔ اگر تمہارا جی چاہے تو دیت کے سو اونٹ دو۔ کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو بھول کر مارا۔ اگر تم چاہو، تو تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں۔ کہ تو نے اسے نہیں مارا اگر تو یہ دونوں شرائط پوری نہ کرے گا، تو ہم تمہیں اس شخص

کے بدلے قتل کریں گے۔ اس شخص نے اپنی قوم سے بیان کیا، تو انہوں نے کہا ہم قسم کھائیں گے پھر بنو ہاشم قبیلہ سے تعلق رکھنے والی ایک عورت حضرت ابو طالب کے پاس آئی جوان کے ہاں بیاہی ہوئی تھی۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ اس عورت نے کہا۔ اے ابو طالب! میری خواہش ہے۔ کہ آپ پچاس آدمیوں میں سے ایک کے بدلے اس لڑکے کو منظور فرمالیں، اور اس سے قسم نہ لیں۔ ابو طالب نے منظور کیا۔ بعد ازاں ان میں سے ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو طالب! آپ سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہیں! تو ہر شخص کے حصے میں دو دو اونٹ آتے ہیں۔ یہ لیجیے دو اونٹ اور منظور کیجیے۔ اور مجھ سے قسم نہ لیجیے۔ جب آپ زبردستی قسمیں دیں گے۔ جناب ابو طالب نے منظور فرمالیا اور اڑتالیس آدمی آئے۔ انہوں نے قسم کھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ایک سال نہ گزرنے پایا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے کوئی بھی دیکھنے والی آنکھ باقی نہ رہی یعنی سب مر گئے۔

اَلْقَسَامَۃُ

قسامت کا بیان

۴۷۱۳ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَۃَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طرح باقی رکھا۔ جیسے یہ دور جاہلیت میں رائج تھی۔

۴۷۱۴ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْقَسَامَۃَ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ثُمَّ اَقَرَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَ قَضٰی بِھَا بَیْنَ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ قَتِیْلٍ ادَّعَوْہُ عَلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین راوی ہیں کہ قسامت دور جاہلیت میں جاری تھی بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قائم رکھا جیسے یہ دور جاہلیت میں رائج تھی اور آپ نے انصار کے مقدمے میں قسامت کا حکم فرمایا۔ جب ان میں سے چند لوگ خیبر کے یہودیوں پر ایک خون کا دعویٰ کرتے تھے۔

۴۷۱۵ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَتِ الْقَسَامَۃُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ثُمَّ اَقَرَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْصَارِیِّ الَّذِیْ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِیْ جُبِّ الْیَھُوْدِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ الْیَھُوْدُ قَتَلُوْا صَاحِبَنَا۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ دور جاہلیت میں قسامت مروج تھی۔ بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس انصار کے مقدمے میں باقی رکھا جس کی لاش یہودیوں کے کنویں سے ملی تھی۔ کیونکہ انصار نے دعویٰ کیا تھا کہ یہودیوں نے ہمارے آدمی کو شہید کر دیا ہے۔

تَبْدِئَۃُ اَھْلِ الدَّمِ فِی الْقَسَامَۃِ

قسامت میں مقتول کے وارثوں کو پہلے قسم دینا۔

نوٹ:۔ اگر وہ قسم کھالیں جن لوگوں پر قتل کا گمان ہے۔ وہ دیت ادا کریں۔ اور اگر قسم نہ کھائیں تو جن لوگوں پر گمان ہے۔ وہ قسم کھائیں۔ اگر وہ بھی قسم کھالیں تو بری ورنہ دیت دینی ہوگی۔!!

۴۷۱۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمَا فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَخُوهُ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

سیدنا حضرت سہل ابن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کچھ تکلیف کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے جو انہیں تھی۔ بعدازاں محیصہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک نہایت گہرے یا اندھیرے کنویں یا چشمے میں پھینک دیے گئے۔ یہ سن کر محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور پوچھنے لگے۔ خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے؟ وہ بولے خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ محیصہ وہاں سے چلے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ آپ سے عرض کیا۔ بعدازاں محیصہ اور آپ کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل آئے۔ محیصہ خیبر میں پہلے گئے تھے لہٰذا انہوں نے پہلے بات کرنا چاہی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑے کا لحاظ کرو۔ بڑے کا لحاظ کرو (انہیں بات پہلے کرنے دو) آخر حویصہ نے سارا قصہ بیان کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودیوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے بھائی کی دیت دیں ورنہ ان کو لڑائی کیلیے تیار رہنے کو کہا جائے۔ بعدازاں آپ نے اس کے متعلق یہودیوں کی طرف لکھا۔ یہودیوں نے جواب دیا خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا۔ اچھا تو تم قسم کھاؤ اور اپنے دوست کا قتل ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا (چونکہ قتل ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا) ہم قسم نہ کھائیں گے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہی ہمیں علم ہے) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وہ تو مسلمان نہیں ہیں (کافر ہیں اور جھوٹی قسمیں بھی کھالیں گے) پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گرہ سے انہیں دیت دی اور سو اونٹ ارسال فرمائے حتیٰ کہ وہ ان کے گھر میں داخل ہو گئے۔ سہل نے بتایا کہ اس میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ

سیدنا حضرت سہل ابن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ اور انکی قوم کے بزرگ راوی ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کچھ تکلیف کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے جو انہیں تھی، بعد ازاں محیصہ کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک نہایت گہرے یا اندھیرے کنویں یا چشمے میں پھینک دیے گئے یہ سن کر محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور پوچھنے لگے خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے! وہ بولے خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ محیصہ وہاں سے چلے یہاں تک کہ وہ اپنی قوم کے پاس آگئے اور سارا واقعہ آپ سے عرض کیا۔ بعد ازاں محیصہ اور آپ کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل مل کر آئے محیصہ خیبر میں چلے گئے تھے لہٰذا انہوں نے پہلے بات کرنا چاہی، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو، (انہیں پہلے بات کرنے دو) آخر حویصہ نے سارا قصہ بیان کیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! یہودیوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے بھائی کی دیت دیں۔ وگرنہ ان کو لڑائی کیلیے تیار رہنے کو کہا جائے۔ بعد ازاں آپ نے اس کے متعلق یہودیوں کی طرف لکھا۔ یہودیوں نے جواب دیا۔ خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا اچھا تو تم قسم کھاؤ اور اپنے دوست کا قتل ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا (چونکہ قتل ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا) ہم قسم نہ کھائیں گے تو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہی ہمیں علم ہے) انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ (کافر ہیں اور جھوٹی قسمیں بھی کھالیں گے) پھر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گرہ سے انہیں دیت دی۔ اور سو اونٹ ارسال فرمائے حتیٰ کہ وہ ان کے گھروں میں داخل ہو گئے سہل نے بتایا کہ اس میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيهِ

جناب حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث پاک میں راویوں کا اختلاف ہے

۴۷۱۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ

سیدنا حضرت سہل ابن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود اکٹھے نکلے جب مقام خیبر پر پہنچے تو وہاں کسی مقام پر الگ ہو گئے۔ محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو دیکھا کہ آپ مارے ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے آپ کو دفن کیا، پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خود، جناب حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل آئے اور عبدالرحمن بن سہل تمام لوگوں میں کم سن تھے تو حضرت عبدالرحمن سب سے پہلے گفتگو کرنے لگے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو لوگ عمر کے لحاظ سے بڑے ہوں ان کی بڑائی اور عزت کرو۔ وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ کو بیان فرمایا جہاں حضرت عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے ہو کہ تم نے اپنے ساتھی کا خون پایا یا اس کے قاتل کو دیکھا۔ انہوں نے عرض کی جب ہم نے دیکھا نہیں اور ہم موجود بھی نہیں تھے تو ہم کس طرح قسم کھائیں گے حضور نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قسمیں کیسے قبول کریں جب سرور کونین نے یہ حالت دیکھی تو اپنے پاس سے دیت دی۔

۴۷۱۹ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ

حضرت سہل بن ابو حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہما کسی کام کیلئے خیبر میں مل کر آئے اور پھر کھجوروں کے درختوں میں الگ الگ ہو گئے۔ آخر تک جیسے اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا میں ان کے ایک تھان میں گیا۔ تو انہی اونٹوں میں سے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے دیت میں دیئے تھے، ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

فتكلما في أمر صاحبهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمة ذكر معناها يقسم خمسون منكم فقالوا يا رسول الله أمر لم نشهده كيف نحلف قال فتبرئكم يهود بأيمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله قال سهل فدخلت مربدا لهم فركضتني ناقة من تلك الإبل۔

۴۷۲۰۔ عن سهل بن أبي حثمة أن عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود بن زيد أنهما أتيا خيبر وهو يومئذ صلح فتفرقا لحوائجهما فأتى محيصة على عبد الله بن سهل وهو يتشحط في دمه قتيلا فدفنه ثم قدم المدينة فانطلق عبد الرحمن بن سهل وحويصة ومحيصة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب عبد الرحمن يتكلم وهو أحدث القوم سنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر فسكت فتكلما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتحلفون بخمسين يمينا منكم وتستحقون دم صاحبكم أو قاتلكم قالوا يا رسول الله كيف ولم نشهد ولم نر قال تبرئكم يهود بخمسين يمينا قالوا يا رسول الله كيف نأخذ أيمان قوم كفار

سہل بن ابوحثمہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہما خیبر میں آئے اور ان دنوں وہاں صلح تھی۔ پھر دونوں الگ ہو گئے تاکہ اپنے کام کریں۔ بعدازاں محیصہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ اور دیکھا وہ قتل ہو کر اپنے خون میں لوٹ رہے ہیں۔ پھر انہیں دفن کیا اور مدینہ منورہ آئے۔ پھر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں محیصہ وحویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل حاضر ہوئے آپ خود جناب اور عبدالرحمن بن سہل تمام لوگوں میں سے کم سن تھے تو حضرت عبدالرحمن سب سے پہلے گفتگو کرنے لگے پھر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ عمر کے لحاظ سے بڑے ہوں ان کی بڑائی اور عزت کرو۔ وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی

آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے ہو کہ تم نے اپنے ساتھی کا خون پایا۔ یا اس کے قاتل کو دیکھا۔ انہوں نے عرض

فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ -

کہ جب ہم نے دیکھا نہیں اور ہم موجود بھی نہیں تھے تو ہم کس طرح تسلیم کریں گے؟ حضورؐ نے فرمایا پھر یہودیوں سے پچاس قسمیں لو تو وہ بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ کافروں کی قسم کیسے قبول کریں گے؟ جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے اسے دیت دی۔

۴۷۲۱ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ ابْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَرَ فَقَالَ أَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ[سَلَّمَ]

(ترجمہ دوسری جزو پر گزرا)

۴۷۲۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيُّ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدٍ لَنَا۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا سوائے معمولی اختلاف کے

۴۷۲۳ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ قَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فِي قَلِيبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُونَ قَالُوا نَتَّهِمُ الْيَهُودَ قَالَ أَفَتُقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ قَالُوا وَكَيْفَ نُقْسِمُ عَلَى مَا لَمْ نَرَ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمُ الْيَهُودُ بِخَمْسِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوهُ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْضَى بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ

حضرت بشیر بن یسار اور حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل مرے ہوئے ملے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہ جو عبداللہ بن سہل کے بھی چچا تھے۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضرت عبدالرحمٰن نے گفتگو کرنا چاہی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ اور ادب کرو؟ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عبداللہ بن سہل کو مرا ہوا پایا اور انہیں شہید کر کے خیبر کے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا تھا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم کس شخص پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا گمان یہودیوں پر ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہودیوں نے اسے مار ڈالا ہے! انہوں نے کہا کیا ہم اس بات پر قسم کس طرح کھائیں جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے کہ ہم نے اسے نہیں مارا۔ انہوں نے کہا ہم ان کی قسموں پر کس طرح راضی ہوں گے

فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

وہ تو مشرک ہیں بعد ازاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی۔

۴۷۲۴۔ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهٖ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ۔

سیدنا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں مل کر خیبر کی طرف نکلے اور اپنے کاموں کیلیے جدا ہوئے۔ عبداللہ بن سہل مارے گئے محیصہ ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن نے بات کرنا چاہی کیونکہ عبداللہ بن سہل کے حقیقی بھائی تھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے کا ادب کرو۔ بڑے کا لحاظ کرو۔ پھر حویصہ اور محیصہ نے گفتگو کی۔ اور عبداللہ بن سہل کا حال بیان کیا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتے ہو؟ امام مالک نے کہا کہ یحییٰ نے کہا انہوں نے بشیر بن یسار سے سنا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے انہیں دیت دی۔

۴۷۲۵۔ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا انْطَلَقُوْا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ

سیدنا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری شخص جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا۔ آپ کو بتایا کہ ان کی قوم کے کئی آدمی خیبر کو گئے اور وہاں الگ الگ ہو گئے بعد ازاں ان میں سے ایک شخص کو دیکھا گیا کہ قتل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے اس جگہ جہاں مقتول قتل ہوئے تھے کے لوگوں سے کہا کیا تم نے ہمارے آدمی کو مارا ہے انہوں نے کہا ہم نے اسے نہیں مارا نہ ہی ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں وہ لوگ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کو گئے تھے وہاں ہم نے اپنے ساتھی کو قتل کیا ہوا پایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بزرگی کا لحاظ کرو۔ بزرگی کا لحاظ کرو۔ آپ نے کہا کیا تم گواہ لا سکتے ہو۔

الْيَهُوْدِ وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

کہ کس نے مارا۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو وہ حلف لیں گے انہوں نے کہا ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہ ہوں گے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہ اس شخص کا خون رائیگاں جائے تو آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے سو اونٹوں کی دیت دی۔

۴۷۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْأَصْغَرَ أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ أَدْفَعْهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ أُصِيبُ شَاهِدَيْنِ إِنَّمَا أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ محیصہ کا چھوٹا بیٹا خیبر کے میدان پر مارا گیا۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم قاتل پر دو گواہ لاؤ۔ میں اسے اس کی رسی سمیت تمہارے حوالے کر دوں گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دو گواہ کہاں سے لاؤں؟ وہ ان کے دروازوں پر مرا پڑا تھا۔ پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم قسامت کی پچاس قسمیں کھاؤ گے؟ اس نے عرض کیا۔ کیا میں اس بات کی قسم کیسے کھاؤں جسے میں جانتا نہیں۔ تو پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ قسامت کی پچاس قسمیں کھائیں گے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان سے کس طرح قسمیں لیں وہ تو یہود (کافر) ہیں۔ آخر کار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی۔ اور نصف دیت اپنے پاس سے دے کر ان کی امداد کی۔

بَابُ الْقَوَدِ

قصاص کا بیان

۴۷۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ نَفْسٌ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ دِيْنَهُ الْمُفَارِقُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کے لیے مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے۔ سوائے تین صورتوں کے۔ ایک نوجوان کے بدلے جان (یعنی جب کوئی جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے) دوسرے اس کا نکاح ہو چکا ہو اور پھر زنا کرے۔ (تو اسے سنگسار کیا جائے گا) تیسرے اگر وہ اپنے دین (یعنی اسلام سے) پھر جائے تو اسے سمجھائیں گے اور دوبارہ اسلام پر لائیں گے اگر وہ تسلیم نہ کرے گا تو قتل کیا جائے گا۔

۴۷۲۸ عن ابي هريرة قال قتل رجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع القاتل الى النبي صلى الله عليه وسلم فدفعه الى ولي المقتول فقال القاتل يا رسول الله لا والله ما اردت قتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولي المقتول اما انه ان كان صادقا ثم قتلته دخلت النار فخلى سبيله قال وكان مكتوفا بنسعة فخرج يجر نسعته فسمي ذا النسعة.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں ایک شخص کو قتل کیا تو قاتل کو سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اسے مقتول کے وارث کے حوالے کیا (تاکہ وہ اسے مار ڈالے) قاتل نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے قتل کرنے کی نیت سے نہیں مارا۔ آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا اگر وہ سچا ہے تو پھر اسے مار ڈالے گا۔ تو تو جہنم رسید ہوگا۔ اس نے اسے چھوڑ دیا اور وہ رسّی سے بندھا ہوا تھا۔ وہ اپنی رسّی کھینچتا ہوا چلا اس دن سے اسے رسّی والا کہا جانے لگا!

۴۷۲۹ عن علقمة بن وائل الحضرمي عن ابيه قال جيء بالقاتل الذي قتل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء به ولي المقتول فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اتعفو قال لا قال اتقتل قال نعم قال اذهب فلما ذهب دعاه قال اتعفو قال لا قال اتاخذ الدية قال لا قال اتقتل قال نعم قال اذهب فلما ذهب قال اما انك ان عفوت عنه فانه يبوء باثمك واثم صاحبك فعفا عنه فارسله قال فرايته يجر نسعته.

اس نے اسے معاف کر دیا۔ اور اسے چھوڑ دیا۔ اور وہ شخص اپنی رسّی کھینچتا ہوا چلا۔

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل حضرمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ وہ قاتل جس نے قتل کیا تھا اسے مقتول کا وارث سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لایا۔ آپ نے پوچھا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم بدلہ لوگے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ (قتل کرو)۔ جب وہ چلا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور کہا کیا تم معاف کرتا ہے اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تو دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا اسے قتل کرے گا، اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا جاؤ، جب وہ چلا آپ نے فرمایا اگر تو معاف کرے گا تو وہ سمیٹ لے گا تیرا گناہ اور تیرے دوست کا گناہ بھی اس کے ذمہ ہوگا جو مارا گیا ہے

ذكر اختلاف الناقلين لخبر علقمة بن وائل فيه

علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا اختلاف

۴۷۳۰ عن حدثنا علقمة بن وائل قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جاء بالقاتل يقوده ولي المقتول في نسعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولي المقتول اتعفو قال لا قال اتاخذ الدية قال لا قال فتقتله قال نعم قال اذهب به فلما ذهب به فولى من عنده دعاه فقال له اتعفو قال لا قال

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے وائل بن حجر سے سنا کہ وہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے جب مقتول کا وارث قاتل کو کھینچتا ہوا ایک رسی میں باندھ کر لایا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث سے دریافت فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو۔ وہ بولا نہیں پھر پوچھا کیا تو دیت لیتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں آپ نے پوچھا کیا تو قتل کرتا ہے۔ اس نے

تَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ.

کہا ہاں آپ نے فرمایا تو خیر اسے لے جا جب وہ لیکر آپ کے پاس چلا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا تو معاف کرتا ہے اس نے کہا نہیں پھر پوچھا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں پھر پوچھا قتل کریگا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اسے لیجا جب وہ لے جانے لگا آپ نے فرمایا اگر تو اسے معاف کریگا تو وہ تیرا گناہ اور اپنے مقتول کا گناہ سمیٹ لے گا۔ اس نے اسے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا

۴۷۳۱ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَحْيَى وَهُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ - (ترجمہ اوپر گزرا)

۴۷۳۲ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ أُرَاهُ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ إِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهِ حَتّٰى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنْ قَتَلْتُهُ كُنْتُ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا.

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کی گردن میں رسی پڑی ہوئی تھی اسے ایک اور شخص لایا۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ شخص اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اسی دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری۔ وہ مر گیا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کیا تین دفعہ ایسے ہی ہوا پھر آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تم بھی اسی کی طرح ہو گے (یعنی تمہیں کوئی ثواب نہ ملے گا۔ بلکہ جس طرح اس نے خون کیا تھا تو بھی اس کا خون کر کے اسی طرح ہو گا) وہ اسے لے کر جب دور نکل گیا تو ہم سب نے پکارا کہ کیا وہ نہیں سنتا جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ لوٹا اور پوچھا کہ اگر میں نے اسے قتل کیا تو میں بھی اسی کی طرح ہوں گا، آپ نے فرمایا ہاں لے

۴۷۳۳ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا أَخِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اسی دوران ایک شخص ایک اور شخص کو رسی سے پکڑ کر کھینچتا ہوا آیا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کیا تو نے اسے مارا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اسی دوران اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ

وَنَحْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي إِلَّا فَأْسِي وَكِسَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذٰلِكَ فَرَمَى بِالنِّسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُونَكَ صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَأَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَيْلَكَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ.

صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کس طرح مارا؟ اس نے عرض کیا کہ میں اور اس کا بھائی دونوں ایک درخت کے نیچے لکڑیاں اکٹھی کر رہے تھے۔ کہ اس شخص نے مجھے گالی دی مجھے غصہ آیا اور میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری۔ (وہ مر گیا) پھر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے دے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ نہیں۔ ہاں مگر کمبل اور کلہاڑی ہے آپ نے فرمایا کیا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم (دیت دے کر) تجھے خرید لے گی؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی قوم کے نزدیک مال سے زیادہ ذلیل ہوں (یعنی میری جان کی انہیں اتنی پروا نہیں کہ مال دیں) یہ سن کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی وارث کی طرف پھینک دی۔ اور ارشاد فرمایا۔ اسے لے جاؤ یعنی جو تمہارا جی چاہے کرو جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس چلا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر یہ مارے گا تو اس کی طرح ہوگا۔ لوگوں نے جا کر اس سے ملاقات کی اور کہا تیرا ناس ہو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اگر تو اسے قتل کرے گا تو تو بھی اسی طرح ہوگا؛ وہ واپس اگر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے مجھے ایسے کہا اور آپ فرماتے ہیں۔ میں نے اسے مارا تو میں بھی اسی کی طرح ہوں گا! اور میں تو آپ کے حکم اور ارشاد سے اسے لے کر گیا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو چاہتا ہے۔ کہ وہ تیرا اور تیرے دوست مقتول کا گناہ سمیٹ لے۔ وہ بولا۔ کیوں نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا یہی ہوگا۔ وہ بولا تو یہی سہی (میں اسے چھوڑ دیتا ہوں)

۴۷۳۴ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

۴۷۳۵ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ يَقْتُلُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص لایا گیا جس نے ایک دوسرے شخص کو قتل کر دیا تھا آپ نے اس قاتل کو مقتول کے وارث

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حِينَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ قَالَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ۔

کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے مار ڈالے۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے ساتھیوں سے فرمایا قاتل اور مقتول دونوں جہنم رسید ہوں گے ایک شخص نے جا کر وارث کو اطلاع دی جب اسے معلوم ہوا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ارشاد فرما رہے ہیں تو اس نے قاتل کو چھوڑ دیا وائل نے فرمایا کہ میں نے قاتل کو دیکھا وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا پھر وارث نے اسے چھوڑ دیا کہ وہ چلا جائے اسمٰعیل نے کہا میں نے یہ روایت حبیب سے بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث شریف سعید بن اشوع نے بتائی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاف کرنے کا حکم فرمایا تھا!!

نوٹ:۔ قاتل اپنے خون اور قتل کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائے گا۔ اور اس کو مارنے والا اور گناہوں کی وجہ سے من جملہ ان گناہوں سے سب سے بڑا گناہ یہ ہے۔ کہ اس شخص نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا کیونکہ آپ نے معاف کر دینے کو فرمایا تھا اس نے اس پر عمل نہیں کیا۔

۲۳۶ ۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَذَهَبَ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَمَرَّ بِي الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص اپنے عزیز کے قاتل کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کیا۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت لے لو اس نے انکار کیا آپ نے فرمایا جاؤ اسے قتل کرو۔ اور تم بھی اسی کی طرح ہو گے۔ وہ چلا گیا ایک شخص نے اس کو جا کر کہا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اسے قتل کر دو اور تم بھی اسی کی طرح ہو گے یہ سن کر اس شخص نے اس قاتل کو معاف کر دیا اور وہ میرے سامنے سے رسی کھینچتا ہوا گذرا۔

۲۳۷ ۔ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَتَلَ أَخِي فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ أَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِأَخِيكَ يَوْمَ

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ تم اسی طرح مار ڈالو جیسے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ سے

الْقِيٰمَةِ قَالَ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْتِقْهُ اَمَا اِنَّهُ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ.

ڈرو اور معاف کردو نہیں اس طرح زیادہ ثواب ہوگا. اور یہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائی کیلئے قیامت کے روز بہتر ہوگا. یہ سن کر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی. آپ نے اس سے پوچھا اس نے وہی بیان کیا جو اس نے کیا تھا حضور نے فرمایا. آزاد کردو یہ تمہارے لیے اس سلوک سے بہتر ہوگا جو وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن وہ کہتا اے اللہ اس شخص سے دریافت فرما کہ اس نے کس غلطی کی بنا پر مجھے قتل کیا.

تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

(وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) کی تفسیر

۴۷۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَكَانَ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهِ وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے. یہود کے دو قبائل قریظہ اور نضیر میں سے بنو نضیر کا درجہ زیادہ تھا جب بنو قریظہ کا کوئی شخص بنو نضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ قتل کیا جاتا. اور جب بنو نضیر کا کوئی شخص قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کرتا تو دیت میں (۱۰۰) وسق کھجور دینا پڑتی تھی جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے. تو قبیلہ بنو نضیر کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا. قریظہ نے کہا اس مارنے والے کو ہمارے حوالے کرو ہم اسے قتل کر دیں گے. بنو نضیر نے کہا کہ ہم اور تم میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے. وہ آپ کے پاس آئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی. وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ. یعنی اگر آپ کافروں کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف سے فیصلہ فرمائیے انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان لی جائے گی بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی. اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ. یعنی کیا وہ جاہلیت کا رواج پسند کرتے ہیں.

۴۷۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ الَّتِيْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ اِلَى الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں. کہ سورہ مائدہ کی دو آیات فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ...... مُقْسِطِيْنَ تک بنو نضیر اور قریظہ کی دیت کے بارے

نَزَلَتْ فِی الدِّیَۃِ بَیْنَ النَّضِیْرِ وَبَیْنَ قُرَیْظَۃَ وَذٰلِکَ اَنَّ قَتْلَ النَّضِیْرِ کَانَ لَھُمْ شَرَفٌ یُؤَدُّوْنَ الدِّیَۃَ کَامِلَۃً وَاَنَّ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ کَانُوْا یُؤَدُّوْنَ نِصْفَ الدِّیَۃِ فَتَحَاکَمُوْا فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِکَ فِیْھِمْ فَحَمَلَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْحَقِّ فِیْ ذٰلِکَ فَجَعَلَ الدِّیَۃَ سَوَاءً

میں نازل ہوئیں کیونکہ بنو نضیر کو بڑائی حاصل تھی جب ان میں سے کوئی شخص قتل کیا جاتا، تو پوری دیت لیتے اور اگر بنو قریظہ کا کوئی شخص مارا جاتا تو وہ آدھی دیت پاتے بعد ازاں ان لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حق پر لائے آپ نے دیت برابر کر دی

بَابُ الْقَوَدِ بَیْنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَمَالِیْکِ

آزاد اور غلام میں قصاص لینے کا بیان

۴۷۳۸: عَنْ قَیْسِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰی عَلِیٍّ فَقُلْنَا ھَلْ عَھِدَ اِلَیْکَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا لَمْ یَعْھَدْہُ اِلَی النَّاسِ عَامَّۃً قَالَ لَا اِلَّا مَا کَانَ فِیْ کِتَابِیْ ھٰذَا فَاَخْرَجَ کِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَیْفِہٖ فَاِذَا فِیْہِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ وَھُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاھُمْ وَیَسْعٰی بِذِمَّتِھِمْ اَدْنَاھُمْ اَلَا لَا یُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَھْدٍ بِعَھْدِہٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰی نَفْسِہٖ اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

جناب حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور حضرت اشتر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے دریافت کیا کیا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے۔ جو دوسروں کو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو؟ آپ نے بتایا نہیں مگر جو اس کتاب میں ہے۔ بعد ازاں آپ نے اپنی نیام سے ایک کتاب نکالی۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (یعنی ان کے شریف رذیل اور غلام و آزاد میں کوئی فرق نہیں) اور وہ غیر مسلم طاقتوں پر ایک ہاتھ کی طرح ہیں (یعنی سب مسلمان غیروں کے خلاف متفق ہیں۔ جیسے ایک جسم کے اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں خواہ وہ حرکت کر رہے ہوں خواہ سکون میں ہوں) اور مسلمانوں میں سے ایک عام شخص بھی کسی ذمی کافر کو امن دے تو گویا اسے سب مسلمانوں نے امن دیا۔ اب اس پر دست درازی نہیں کی جا سکتی۔ خبردار مسلمان کافر (ذمی یا حربی) کے بدلے میں نہ مارا جائے اور نہ ذمی کو قتل کر جب تک کہ وہ ذمی ہے۔ جو شخص دین میں بدعت نکالے تو اس کا گناہ اور وبال اسی شخص پر ہوگا۔ اور جو شخص بدعت نکالنے والے شخص کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ رب العزت، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

۴۷۳۹: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ وَھُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاھُمْ یَسْعٰی

حضرت علی راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور اغیار پر وہ ایک ہاتھ ہیں ادنیٰ عام آدمی کا پناہ دینا سب کی طرف سے ہوگا خبردار مومن کو بدلہ

بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ .

کافر کے بدلے میں نہ قتل کرو اور ذمی کو مت مارو جب تک وہ ذمی ہے ۔

اَلْقَوَدُ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلٰى

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے تو وہ اسکے بدلے قتل کیا جائیگا

۴۷۴۲ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهٗ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ اَخْصَاهُ اَخْصَيْنَاهُ .

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ۔ ہم اسے قتل کریں گے ۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے ۔ اور جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے ہم بھی اسے خصی کریں گے ۔

۴۷۴۳ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ .

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ۔ ہم اسے قتل کریں گے ۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے

۴۷۴۴ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ .

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ہم اسے قتل کریں گے ۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے ۔

قَتْلُ الْمَرْاَةِ بِالْمَرْاَةِ

عورت کو عورت کے بدلے قتل کرنا

۴۷۴۵ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ حَمَلُ ابْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيِ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ بِهَا .

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ کو اس بات کی بہت تمنا تھی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے ۔ تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں دو عورتوں کی کوٹھڑیوں کے درمیان میں قیام پذیر تھا ۔ ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اور وہ مرگئی اور اس کا پیٹ کا بچہ بھی مرگیا ۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی کو دینے کا حکم اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ۔

اَلْقَوَدُ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ

مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا

۴۴۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا قَتَلَ جَارِیَةً عَلٰی اَوْضَاحٍ لَهَا فَاَقَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لیے قتل کر دیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے قصاص میں یہودی کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۴۴۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا ثُمَّ رَضَخَ رَاْسَهَا بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَاَدْرَكُوْهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا یَتْبَعُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک یہودی نے ایک عورت کا چاندی کا زیور لے لیا۔ اور بعد ازاں دو پتھر مار کر اس کا سر پھوڑ دیا۔ لوگوں نے اس عورت کو دیکھا کہ اس کا معمولی سا سانس جاری تھا۔ اور وہ لوگوں کو بتاتے ہوئے پھرتے ہے، کہ اسے اس یہودی نے مارا ہے، اسے اس یہودی نے قتل کیا ہے۔ آخر اس نے ایک کو کہا ہاں اس نے مارا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلنے کا حکم فرمایا۔

۴۴۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِیَةٌ عَلَیْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَ یَهُوْدِیٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَیْهَا مِنَ الْحُلِیِّ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِیَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ قَالَ فُلَانٌ حَتّٰی سَمَّی الْیَهُوْدِیَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاَخَذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلی اسے ایک یہودی نے پکڑا، اور اس کا سر کچل دیا۔ اور زیور اتار لیا۔ بعد ازاں لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا کہ اس میں معمولی سی زندگی کے آثار پائے جاتے تھے۔ وہ اسے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تمہیں کس شخص نے مارا ہے فلاں نے وہ بولی نہیں خدا کی قسم حتیٰ کہ آپ نے اس مارنے والے یہودی کا نام لیا تب اس نے سر ہلا کر بتایا وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

سُقُوْطُ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

۴۴۹ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَیُرْجَمُ وَرَجُلٍ یَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین صورتوں کے سوا مسلمان کو مارنا جائز نہیں ہے۔ ایک، تو یہ کہ وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اسے رجم کیا جائے۔ دوسرا،

رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصْلَبُ أَوْ يُنْفٰى مِنَ الْأَرْضِ۔

یہ کہ وہ جان بوجھ کر کسی مسلمان کو مار ڈالے تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے۔ پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو وہ قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے، یا ملک بدر کیا جائے۔

۴۷۵۰ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ سَأَلْتُ عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهِ أَوْ مَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيْرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

سیدنا حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی، کہ ہم نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، کیا آپ کے پاس قرآن مجید کے سوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کچھ اور ارشادات ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نہیں اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیر کر اگایا ہے۔ اور جان کو پیدا فرمایا ہاں مگر یہ کہ اللہ تعالے کسی بندے کو اپنی کتاب کی سمجھ دے۔ یا جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے عرض کیا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اس میں دیت کے احکام ہیں۔ اور قیدی کو آزاد کرانے کا بیان ہے۔ اور اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے میں نہ مارا جائے

۴۷۵۱ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عَهِدَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا فِيْ صَحِيْفَةٍ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ فَلَمْ يَزَالُوْا بِهِ حَتّٰى أَخْرَجَ الصَّحِيْفَةَ فَإِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ الْمُؤْمِنُ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ۔

سیدنا حضرت ابو حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو آپ نے لوگوں سے نہ فرمائی ہو ہاں مگر میری تلوار کی نیام میں جو ایک کتاب ہے۔ (اس کے سوا) لوگوں نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا حتی کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں مرقوم تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے مسلمان غیروں پر ایک ہاتھ کی مانند ہیں اور مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی اپنے اقرار پر رہنے والے ذمی کو قتل کیا جائے

۴۷۵۲ عَنِ الْأَشْتَرِ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُوْنَ فَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهِ قَالَ مَا عَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْ إِلَى النَّاسِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ صَحِيْفَةً فَإِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ

جناب حضرت مالک بن حارث اشتر راوی ہیں، کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ لوگوں میں یہ بات معروف ہوگئی ہے جو سنتے ہیں یہ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آپ کو کوئی بات بتائی ہو۔ تو بیان فرمایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں فرمائی جو دوسروں کو نہ فرمائی ہو ہاں مگر میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ اسے دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کے خون باہم برابر ہیں اور ایک، عام

عَہْدِہٖ مُخْتَصَرًا۔

مسلمان کسی کافر کی امان کا ذمہ لے سکتا ہے۔ اور مسلمان کافر کے بدلے میں نہیں مارا جائے گا ذمی کافر جس سے اقرار ہو جب تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔ مختصر بیان کیا گیا۔

تَعْظِیْمُ قَتْلِ الْمُعَاھِدِ

ذمی (کافر) کو قتل کرنے کا گناہ

۴۷۵۳ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاھِدًا غَیْرَ کُنْھِہٖ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ

جناب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص کسی کو جس سے عہد و اقرار ہوا ہے (ذمی) اس کی وجہ کے بغیر قتل کرے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دے گا!

نوٹ :۔ ذمی کا مطلب وہ کافر ہے جس سے عہد و اقرار ہوا ہے۔ بغیر اس کی وجہ کے یا وقت کے۔ تو اللہ جل شانہٗ اس پر جنت حرام فرمائے گا۔ اگر کوئی وجہ ہو تو درست مثلاً وہ ذمی ایسی بات کرے جس سے اس کا عہد ٹوٹ جائے یا اس کے عہد کا زمانہ گزر جائے تو اس کو قتل کرنا درست اور جائز ہے۔

۴۷۵۴ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاھِدًا بِغَیْرِ حِلِّھَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ اَنْ یَّشَمَّ رِیْحَھَا۔

جناب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ذمی کو اس کے قتل کے حلال ہونے کے بغیر قتل کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حتیٰ کہ جنت کی خوشبو بھی حرام فرما دے گا۔

۴۷۵۵ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمِرَۃَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ لَمْ یَجِدْ رِیْحَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ سَبْعِیْنَ عَامًا۔

سیدنا حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ سونگھے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

۴۷۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا مِّنْ اَھْلِ الذِّمَّۃِ لَمْ یَجِدْ رِیْحَ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَّسِیْرَۃِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

سُقُوْطُ الْقَوَدِ بَیْنَ الْمَمَالِیْکِ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ

جب غلام قتل کی بجائے زخم پہنچائیں یا عضو کاٹ ڈالیں تو ان میں قصاص نہ ہونا

۴۷۵۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِّاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِّاُنَاسٍ اَغْنِیَاءَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگوں کا ایک غریب غلام تھا اور اس نے مالداروں کے

فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَجْعَلْ لَھُمْ شَیْئًا۔

ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے انہیں دیت وغیرہ کچھ نہ دلایا۔

نوٹ:۔ چونکہ اس غلام کے مالک مفلس اور غریب تھے۔ اور اگر مالدار ہوتے تو دیت ادا کرنی پڑتی۔ لہٰذا آپ نے اسے کچھ نہ دلایا۔

اَلْقِصَاصُ فِی السِّنِّ

دانت میں قصاص ہے

۷۵۸۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْقِصَاصِ فِی السِّنِّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِتَابُ اللّٰہِ الْقِصَاصُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم صادر فرمایا۔ اور فرمایا اللہ تعالٰے کی کتاب قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۷۵۹۔ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے۔ اور جو شخص اپنے غلام کا عضو کاٹے گا ہم اس کا عضو کاٹیں گے۔

۷۶۰۔ عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَصٰی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اسے خصی کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کا ناک، کان یا کوئی اور عضو کاٹے گا۔ ہم اس کا بھی عضو کاٹیں گے۔

۷۶۱۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَیِّعِ اُمَّ حَارِثَۃَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقِصَاصَ اَلْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَیِّعِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَۃَ لَا وَاللّٰہِ لَا یُقْتَصُّ مِنْھَا اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ یَا اُمَّ الرُّبَیِّعِ الْقِصَاصُ کِتَابُ اللّٰہِ قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ لَا یُقْتَصُّ مِنْھَا اَبَدًا فَمَا قَالَتْ حَتّٰی قَبِلُوا الدِّیَۃَ قَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے ایک شخص کو زخمی کیا بعد ازاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ بدلہ لیا جائے گا ام الربیع بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ خدا کی قسم اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ اے ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولی نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ وہ یہی کہتی رہیں حتیٰ کہ ان لوگوں نے دیت لینی منظور کر لی۔ پھر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالٰے کے بعض خاص بندے ایسے ہیں۔ کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں اللہ رب العزت انہیں سچا کر دیتا ہے۔

اَلْقِصَاصُ مِنَ الثَّنِيَّةِ

دانت کا قصاص لینا

۴۷۶۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسٌ أَنَّ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ ابْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ.

جناب حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی پھوپھی نے ایک ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا (انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) ان کے بھائی نے پوچھا کیا اپنی بہن کا دانت توڑا جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں جس نے آپ کو حق اور سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا اور ان لوگوں نے اس سے پہلے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا۔ کہ اس کو معاف کر دو۔ یا دیت لے لو (لیکن وہ راضی نہیں ہوئے تھے) جب ان کے بھائی انس بن نضر نے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ قسم کھائی تو اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہو گئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا فرما دے۔

۴۷۶۳ عَنْ أَنَسٍ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اس کے ورثاء نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثوں نے انکار کر دیا اور دیت پیش کی گئی۔ پھر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے قصاص دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا! اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر برحق بنا کر ارسال فرمایا۔ کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بدلے کا حکم فرماتی ہے۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا تو پھر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت کے بعض حاضر بندے ایسے ہیں۔ کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا فرما دے گا!

اَلْقَوَدُ مِنَ الْعَضَّةِ

دانتوں سے کاٹنے کا قصاص

۴۷۶۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ اَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِيْ اَنْ اٰمُرَهُ اَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ اِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ اِلَيْهِ يَدَكَ حَتّٰى يَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا اِنْ شِئْتَ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا۔ اور اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے۔ اس نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں فریاد کی آپ نے پوچھا تم مجھے کیا کہتے ہو کیا یہ کہتا ہے کہ میں اسے حکم کروں اور وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چبا دے جیسے جانور چباتا ہے اگر تمہاری خواہش ہو تو اپنا ہاتھ اسے چبانے کو دو پھر اگر چاہو تو نکال لو۔

۴۷۶۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ اٰخَرَ عَلٰى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَهَا وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ اَخِيْكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنے دانتوں سے دوسرے شخص کا بازو کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے اس شخص کو کچھ دلایا۔ جس کا دانت اکھڑا تھا اور ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ جانور کی طرح اپنے بھائی کا گوشت چبا ڈالے۔

۴۷۶۶ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلٰى رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ.

جناب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ یعلیٰ ایک شخص سے لڑے۔ پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹا اور دوسرے شخص کا دانت نکل پڑا پھر دونوں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص دوسرے کو جانور کی طرح کاٹتا ہے۔ پھر دیت طلب کرتا ہے۔ اور اسے دیت کبھی نہ ملے گی۔

۴۷۶۷ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ فِي الَّذِيْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ.

عمران بن حصین نے یعلیٰ کے ہاتھ پر کاٹنے اور دوسرے شخص کا دانت ٹوٹنے کے متعلق بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لیے دیت نہیں ہے۔

۴۷۶۸ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے دانتوں سے دوسرے کا بازو کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹا اور دوسرے شخص کا دانت نکل پڑا

ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا.

پھر وہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ جانور کی طرح اپنے بھائی کا گوشت چباڈالے

بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ

ایک شخص کا اپنی جان کی حفاظت کرنا:

۷۶۹ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا.

سیدنا جناب حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کے ساتھ لڑائی کی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس شخص نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑایا اور اس میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جوان اونٹ کی طرح کاٹتا ہے۔ اور آپ نے اسے دیت نہیں دلائی۔

نوٹ: اس لئے کہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اس پر دانت ٹوٹنے کی دیت نہ ہوگی۔

۷۷۰ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَطَلَّهَا أَيْ أَبْطَلَهَا.

سیدنا جناب حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ آپ نے ایک شخص نے بنی تمیم میں سے دوسرے کے ساتھ لڑائی کی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس شخص نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑایا اور اس میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص جو اپنے بھائی کو جوان اونٹ کی طرح کاٹتا ہے۔ اور آپ نے اسے دیت نہیں دلائی۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

حدیث ہذا میں عطاء پر راویوں کا اختلاف:

۷۷۱ عَنْ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ

جناب سلمہ اور یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ہم دونوں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نکلے اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اس نے مسلمان سے لڑائی کی تھی اس نے اس کا ہاتھ دانتوں سے پکڑا اور دوسرے نے اس کا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا، تو اس کا دانت نکل پڑا۔ بعد ازاں جس شخص کا دانت نکل پڑا تھا، وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں دیت لینے

الْفَحْلُ لَا عَقْلَ لَهَا فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص نکل کر اپنے بھائی کو کاٹتا ہے۔ جیسے جانور کاٹتا ہے پھر وہ دیت مانگنے آتا ہے۔ اسے کبھی دیت نہ ملے گی اس دیت کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا۔

۴۷۷۳: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا.

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اور اس کا دانت نکل پڑا۔ پھر وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کی دیت نہ دلائی۔

۴۷۷۴: عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَدَعُهَا يَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ.

سیدنا حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے ایک شخص کو نوکر رکھا، اور وہ شخص دوسرے شخص سے لڑا۔ اور اس ہاتھ کا کاٹ دیا۔ اس کا دانت نکل پڑا پھر اس شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں فریاد کی تو آپ نے فرمایا کیا وہ شخص اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ اسے جانور کی طرح چبا ڈالتا۔

نوٹ:۔ یعنی اس نے اچھا کیا کہ اپنا ہاتھ کھینچا۔ اس کا دانت نکل پڑا تو اس کا قصور اور غلطی ہے۔

۴۷۷۴: عَنْ يَعْلَى قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ أَجِيرِي رَجُلًا فَعَضَّ الْآخَرَ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَهْدَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے غزوہ تبوک میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ وہاں میں نے ایک شخص کو ملازم رکھا اور اس نے ایک شخص سے لڑائی کی اس کا ہاتھ کاٹا اور اس کا دانت نکل پڑا پھر وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اسے لغو قرار دیا۔

۴۷۷۵: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ أَوْثَقَ عَمَلٍ لِي فِي نَفْسِي وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا.

جناب حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جیش العسرۃ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ اور تمام نیک کاموں میں سے یہ کام میرے نزدیک سب سے بڑا تھا میرا ایک ملازم تھا جس نے ایک دوسرے شخص سے لڑائی کی۔ اس کی انگلی کاٹی اس نے اپنی انگلی کھینچی تو اس شخص کا دانت نکل کر گر پڑا وہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا دانت

لغو کر دیا اور ارشاد فرمایا کیا وہ شخص اپنی انگلی تمہارے منہ میں رہنے دیتا اور تم چبا ڈالتے۔

نوٹ:۔ (۱) غزوۂ تبوک میں چونکہ سواری کھانا وغیرہ میسر نہ تھا۔ اور مسلمانوں پر بڑی سختی تھی گرمی کا موسم تھا۔ لہٰذا اسے جیش العسرۃ کہا جاتا ہے۔

(۲) یہ کام میرے دل میں سب سے بڑا تھا یعنی میں تمام نیک کاموں میں سے اس جہاد کو عظیم ترین خیال کیا کرتا تھا۔

۴۷۷۶: عَنْ يَعْلَى بِمِثْلِ الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ.

سیدنا حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تجھے دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۷۷: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ آخَرُ ذِرَاعَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيهِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَوَ يَدَعُهَا فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ.

سیدنا حضرت صفوان بن یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یعلی بن منیہ کے خادم نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچا۔ مقدمہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا کیونکہ کاٹنے والے کا دانت گر پڑا تھا۔ آپ نے اسے لغو قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ تمہارے منہ میں دے دیتا اور تو جانوروں کی طرح چبا ڈالتا؟

۴۷۷۸: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ.

سیدنا حضرت صفوان یعلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد نے غزوۂ تبوک میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ اور ایک ملازم رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور اس کا ہاتھ کاٹا۔ اسے درد ہونے لگا۔ اور ہاتھ کھینچا تو دانت بھی ساتھ ہی باہر کھینچ لایا یہ مقدمہ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم سے ایک شخص اپنے بھائی کو جانور کی طرح کاٹتا ہے اور بعدازاں اس کا دانت لغو کر دیا۔

اَلْقَوَدُ فِي الطَّعْنَةِ

کچوکے میں قصاص کا بیان

۴۷۷۹: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے

شَيْئًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

تھے۔ ایک شخص سامنے سے آکر آپ پر جھک پڑا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے کچوکہ دیا۔ وہ نکلا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں معاف کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ عدل وانصاف اسی چیز کا نام ہے۔ اگرچہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ادب سکھانے کے لیے کچوکہ دیا تھا۔ لہٰذا اس کا بدلہ ضروری نہ تھا تاہم شاید لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا کہ آپ نے اپنے نفس پر عدل کے مطابق عمل نہیں کیا۔ لہٰذا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درجے اور مرتبے کا کچھ خیال نہ فرمایا۔ اور بدلہ لینے کی اجازت بخشی۔

۴۸۰۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا اِذْ اَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک مرتبہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص سامنے سے آکر آپ پر جھک پڑا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے کچوکہ دیا۔ وہ چلایا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں معاف کرتا ہوں۔

اَلْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ

طمانچہ مارنے کا بدلہ

۴۸۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِيْ اَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوْا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ اَهْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُوْنَ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوْا اَنْتَ قَالَ فَاِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوْا اَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دورِ جاہلیت کے کسی باپ دادا کو بُرا کہا۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے بُرا جانتے ہوئے اسے تھپڑ مارا۔ اس کے قبیلے کے لوگ آکر کہنے لگے۔ کہ وہ حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) کو اسی طرح طمانچہ ماریں گے جیسے انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لیے۔ اس بات کی اطلاع حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ منبر پر چڑھے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے۔ کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور آپ کی عزت اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تو عباس میرے ہیں اور میں ان کا

ہوا۔ ہمارے فوت شدہ باپ دادا کو بُرا نہ کہو۔ تاکہ اس سے ہمارے زندوں کو تکلیف پہنچے یہ سن کر وہ قوم حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کی ناراضگی اور بے ادبی کی پناہ مانگتے ہیں ہمارے لیے بخشش کی دعا فرمایئے۔

الْقَوَدِ مِنَ الْجَبْذَةِ

۴۸۲۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا قَامَ قُمْنَا فَقَامَ يَوْمًا وَّ قُمْنَا مَعَهٗ حَتّٰى لَمَّا بَلَغَ وَسْطَ الْمَسْجِدِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهٖ مِنْ وَّرَائِهٖ وَكَانَ رِدَاءُهٗ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهٗ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِيْ عَلٰى بَعِيْرَيَّ هٰذَيْنِ فَاِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَّالِكَ وَلَا مِنْ مَّالِ اَبِيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَحْمِلُ لَكَ حَتّٰى تُقِيْدَنِيْ مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِيْ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِيْدُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِيْدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْاَعْرَابِيِّ اَقْبَلْنَا اِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ كَلَامِيْ اَنْ لَّا يَبْرَحَ مَقَامَهٗ حَتّٰى اٰذَنَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهٗ عَلٰى بَعِيْرٍ شَعِيْرًا وَّعَلٰى بَعِيْرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوْا۔

پکڑ کر کھینچنے کا بدلہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے۔ ایک دن سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ جب آپ مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک شخص آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی چادر مبارک پکڑ کر پیچھے سے کھینچی۔ اور وہ چادر کھردری تھی آپ کی گردن مبارک اس سے سرخ ہو گئی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ان دو اونٹوں کو (غلّہ سے) بھر دیجئے کیونکہ (یہ غلّہ) نہ تو آپ نے اپنے پاس سے دینا ہے اور نہ ہی باپ دادا سے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہیں میں اللہ تعالیٰ سے استغفار طلب کرتا ہوں میں تجھے کبھی نہ دوں گا۔ جب تک تم اس گردن کے کھینچنے کا بدلہ نہ دو۔ اس اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں کبھی بدلہ نہ دوں گا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ یہی دہرایا۔ اور وہ اعرابی یہی عرض کرتا رہا کہ میں بدلہ کبھی نہ دوں گا۔ جب میں نے اعرابی کی یہ بات سنی تو ہم سب دوڑ کر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص کو جس نے میری بات سنی قسم دیتا ہوں کہ کوئی شخص میری اجازت کے بغیر اپنی جگہ سے نہ جائے جب تک میں اجازت نہ دوں۔ پھر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس کے اونٹ پر جَو لاد دو۔ اور ایک اونٹ پر کھجور اس کے بعد آپ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا چلو۔

نوٹ: حدیث ہٰذا سے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ اخلاق معلوم ہوا۔ اس کے باوجود کہ آپ ہر طرح کا اختیار رکھتے تھے آپ نے بالکل غصہ نہ فرمایا۔ اور گنوار کی غرض کو پورا فرمایا خلقِ عظیم آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔

القصاص من السلاطين

۴۷۸۳ عن ابی فراس ان عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقص من نفسہ۔

بادشاہوں سے قصاص

سیدنا ابو فراس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی ذات سے بدلہ دلاتے ہوئے دیکھا

السلطان یصاب علی یدہ

۴۷۸۴ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا جھم بن حذیفۃ مصدقا فلاحہ رجل فی صدقتہ فضربہ ابو جھم فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول اللہ فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا بہ فقال لکم کذا وکذا فرضوا بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی خاطب علی الناس ومخبرھم برضاکم قالوا نعم فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ھؤلاء اتونی یریدون القود فعرضت علیھم کذا وکذا فرضوا قالوا لا فھم المھاجرون بھم فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفوا فکفوا ثم دعاھم قال ارضیتم قالوا نعم قال فانی خاطب علی الناس ومخبرھم برضاکم قالوا نعم فخطب الناس فقال ارضیتم قالوا نعم۔

بادشاہ کے کام میں کسی آفت کے آنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ اور ایک شخص نے آپ سے صدقہ دینے میں لڑائی کی۔ ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اس کے رشتہ دار بھی ساتھ آئے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصاص دیجئے! تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اچھا تم اتنا مال لے لو۔ وہ اس پر رضامند نہ ہوئے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اچھا اتنا مال لے لو۔ وہ رضامند ہو گئے۔ پھر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھوں گا۔ اور انہیں تمہارے راضی ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا اچھا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا، یہ لوگ میرے پاس قصاص لینے آئے۔ میں نے انہیں اس قدر مال دینے کو کہا وہ رضامند ہو گئے پھر ان لوگوں نے کہا ہم راضی نہیں ہوئے، مہاجرین نے انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا، ٹھہرو وہ ٹھہر گئے بعد ازاں آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا۔ کیا تم راضی نہیں ہوئے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں راضی ہو گئے تھے آپ نے فرمایا تو میں خطبہ پڑھتا ہوں اور لوگوں کو تمہاری رضامندی کی اطلاع کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا اچھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور دریافت فرمایا، کیا تم لوگ راضی ہو گئے؟ انہوں عرض کیا ہاں!

القود بغیر حدیدۃ

۴۷۸۵ عن انس ان یھودیا رای علی جاریۃ

تلوار کے سوا کسی اور چیز سے قصاص لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک یہودی نے

أَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ لَا فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

ایک لڑکی کو کنگن پہنے ہوئے دیکھا۔ اس نے اس کو پتھر سے مار ڈالا (کنگن اتار لیا) بعدازاں لوگ اس لڑکی کو لے کر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارے سے عرض کیا نہیں۔ بعدازاں آپ نے دوسرے کا نام لیا اس نے اشارے سے عرض کیا نہیں۔ بعدازاں آپ نے اس یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارے سے بتایا کہ ہاں اس یہودی نے مجھے مارا ہے) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بلوایا۔ اور حکم فرمایا کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا جائے (جیسے اس نے لڑکی کو کچلا تھا)

۴۷۸۶: عَنْ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى قَوْمٍ مِنْ خَثْعَمَ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقُتِلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاءَى نَارَاهُمَا.

جناب قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم کا ایک مختصر سا لشکر روانہ کیا (وہ کفار کے ملک میں قیام پذیر ہوئے) وہ دشمن کو دیکھ کر سجدے میں گر گئے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس طرح دشمن چھوڑ دیں گے۔ لیکن کفار نے انہیں مار ڈالا آپ نے ان کفار کو نصف دیت دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ مسلمان اگر مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کی طرف سے جواب دہ نہیں (اگر وہ مارا جائے) بعدازاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر فاصلے پر رہیں کہ انہیں ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ، اس آیت کی تفسیر

۴۷۸۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ يَقُولُ يَتَّبِعُ هَذَا بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ وَيُؤَدِّي هَذَا بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِنَّمَا هُوَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہ تھا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے یہ آیت نازل فرمائی" ترجمہ تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا جو مارے جائیں۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت پھر جس شخص کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا گیا۔ تو معاف کرنے والا دستور اور رواج کے مطابق چلے اور جسے معاف کیا گیا وہ اچھی طرح دیت ادا کرے۔ عفو کا مطلب یہ ہے۔ کہ مقتول کا وارث قتل عمد میں دیت قبول کرے اور معاف

الْقِصَاصُ لَيْسَ الدِّيَةُ . کرنے والا قانون کے مطابق چلے (قاتل پر زیادتی نہ کرے)

اور قاتل اچھی دیت ادا کرے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے۔ کیونکہ تم سے پہلے گزرنے والے لوگوں میں بدلے کا حکم تھا دیت کا حکم نہ تھا۔

۲۷۸۸ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَجَعَلَهَا عَلَى هٰذِهِ الْأُمَّةِ تَخْفِيفًا عَلَى مَا كَانَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ .

جناب حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تم پر قتل ہونے والوں کے بدلے میں قصاص فرض کیا گیا ہے (آخر تک) تو بنی اسرائیل میں قصاص تھا۔ لیکن دیت نہ تھی اللہ تعالیٰ نے دیت کا حکم نازل فرمایا۔ اور بنی اسرائیل کی نسبت اس امت پر تخفیف فرمائی۔

اَلْاَمْرُ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

قصاص کو معاف کردینے کا حکم

۲۷۸۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَاصٍ فَأَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے معاف کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

نوٹ :- آپ کے اس حکم میں عفو و درگزر کی ترغیب تھی یہ حکم وجوبی نہیں تھا۔

۲۷۹۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ .

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں جب قصاص کا مقدمہ پیش ہوتا۔ تو آپ معافی کا حکم فرماتے

نوٹ :- یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم معافی کی فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثاء کو خون معاف کرنے کی ترغیب دیتے

هَلْ يُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ الدِّيَةُ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوَدِ .

جب مقتول کا وارث خون معاف کردے تو کیا قاتل سے دیت لی جائے گی ؟

۲۷۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص قتل کیا جائے تو اس کے وارث کو بدلہ یا فدیہ لینے میں اختیار ہے۔

نوٹ :- دیت لے۔ خون معاف کرنے سے دیت کا ساقط ہونا لازمی نہیں۔

۲۷۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی دوسری روایت مروی ہے

۴۷۹۳ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ مُرْسَلٌ.

جناب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

عَفْوُ النِّسَآءِ عَنِ الدَّمِ

عورتوں کا خون معاف کرنا

۴۷۹۴ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَی الْمُقْتَتِلِیْنَ اَنْ یَّنْحَجِزُوا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ کَانَتِ امْرَاَةً.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے۔ وہ وارث جو نزدیکی رشتہ دار ہیں اور پھر جو ان کی رشتہ دار ہیں۔ اگرچہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ

اس شخص کا بیان جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے۔

۴۷۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّا اَوْ رِمِّیَّا تَکُوْنُ بَیْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ بِعَصًا فَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ فَمَنْ حَالَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص ہنگامے میں قتل کیا جائے یا وہ پتھروں یا کوڑوں کی مار سے مارا جائے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلائی جائے گی جیسے قتل خطا کی اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو شخص قصاص کو رد کرے اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس کا فرض اور نفل قبول نہ ہوگا۔

اس کا فرض اور نفل قبول نہ ہوگا کیونکہ وہ احکام الٰہیہ کے خلاف کرتا ہے۔ اور دنیا کے انتظام کو بگاڑ رہا ہے

۴۷۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ یَرْفَعُهٗ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّةٍ اَوْ رِمِّیَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ عَصًا فَعَقْلُهٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا.

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

کَمْ دِیَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ

شبہ عمد کی دیت

۴۷۹۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتِيْلُ الْخَطَاءِ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ۔

کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص شبہ عمد کے طور پر (خطا سے) کوڑے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے حدیث ہذا سے استدلال کیا ہے کہ اگر لٹھ یا پتھر سے مارے تو وہ عمد نہیں۔ بلکہ شبہ عمد ہے۔ اور اس کو خطائے عمد یا خطار شبہ العمد بھی کہتے ہیں۔

۷۹۸۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ ۔

قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

۷۹۹۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص شبہ عمد کے طور پر (خطا سے) کوڑے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی

۸۰۰۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ فِيْهَا اَرْبَعُوْنَ ثَنِيَّةً اِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا آگاہ رہو۔ جو شخص کوڑے، لکڑی یا پتھر سے خطا عمد سے قتل ہو۔ تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ ان میں سے چالیس تو چھ برس سے نو برس کی عمر کے ہوں نیز سب بوجہ لادنے کے قابل ہوں۔

۸۰۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کوڑے اور لکڑی میں مارے جانے میں سو اونٹ کی دیت ہے۔ (دیت مغلظ) ان میں چالیس گابھن ہوں۔

نوٹ: دیت مغلظہ یہ ہے۔ کہ سو اونٹوں میں چالیس اونٹنیاں ہوں اور یہ چھ چھ برس کی حاملہ ہوں دیت مخففہ یعنی ہلکی اس میں یہ قید نہیں۔ پانچ طرح کے سو اونٹ ہوں۔۔۔ یا ہزار دینار ہوں یا دس ہزار درہم ہوں۔

۸۰۲۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ قَتِيْلِ خَطَاءِ الْعَمْدِ اَوْ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيْلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا آگاہ رہو۔ جو شخص کوڑے، لکڑی یا پتھر سے خطا عمد سے قتل ہو تو (اس میں سو اونٹ ہیں) ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی۔

۴۸۰۳ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

حضرت یعقوب بن اوس ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں۔
باقی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۴۸۰۴ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِيْلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی جو اوپر گزرا ہے

۴۸۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ الْخَطَاءِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهُ الْعَمْدِ فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔کہ جس دن مکہ فتح ہوا ۔حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ کی حمد اور ثنا کی ۔ اور فرمایا ۔اس ذات اقدس کا شکر ہے ۔جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی امداد فرمائی ۔اور دشمن کے لشکروں کو خود ہی بھگا دیا ۔ آگاہ رہو جو شخص خطائے عمد سے مارا جائے ۔کوڑے یا لکڑی سے تو یہ شبہ عمد ہے ۔ اس میں سو اونٹوں کی دیت مغلظہ ہے ان میں سے چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

۴۸۰۶ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَاءُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِيْ بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

حضرت قاسم بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ۔
(باقی ترجمہ گذر چکا ہے)

۴۸۰۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَاءً فَدِيَتُهٗ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ ثَلٰثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّثَلٰثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّعَشَرَةٌ بَنِيْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خطاءً قتل کیا جائے اس کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں سے تیس اونٹنیاں دو برس کی ہوئی چاہئیں اور تیس اونٹنیاں تین تین سال کی ہوئی چاہئیں اور تیس اونٹنیاں چار چار برس کی ہوں اور دس اونٹ تین تین سال کے ہوں ۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ

عَلٰی اَھْلِ الْقُرٰی اَرْبَعَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اَوْ عِدْلَھَا مِنَ الْوَرَقِ وَیُقَوِّمُھَا عَلٰی اَھْلِ الْاِبِلِ اِذَا غَلَتْ رُفِعَ فِیْ قِیْمَتِھَا وَاِذَا ھَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِیْمَتِھَا عَلٰی نَحْوِ الزَّمَانِ مَا کَانَ فَبَلَغَ قِیْمَتُھَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْاَرْبَعِ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اِلٰی ثَمَانِ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اَوْ عِدْلَھَا مِنَ الْوَرَقِ قَالَ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَنْ کَانَ عَقْلُہٗ فِی الْبَقَرِ عَلٰی اَھْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَۃٍ وَمَنْ کَانَ عَقْلُہٗ فِی الشَّاۃِ اَلْفَیْ شَاۃٍ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَقْلَ مِیْرَاثٌ بَیْنَ وَرَثَۃِ الْقَتِیْلِ عَلٰی فَرَائِضِھِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَۃِ وَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَعْقِلَ عَلَی الْمَرْاَۃِ عَصَبَتُھَا مَنْ کَانُوْا وَلَا یَرِثُوْنَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِھَا وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُھَا بَیْنَ وَرَثَتِھَا وَھُمْ یَقْتُلُوْنَ قَاتِلَھَا۔

والسلام ان کی قیمت گاؤں والوں کی قیمت کے مطابق لگاتے تھے۔ چار سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور آپ اونٹوں کی قیمت لگاتے جب اونٹ مہنگے ہوتے تو ان کی قیمت بھی زیادہ ہوتی اور جب سستے ہوتے تو ان کی قیمت بھی کم ہوتی جس طرح کا وقت ہوتا۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ان اونٹوں کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو تک پہنچی یا اسی قیمت کے برابر چاندی۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں کو دو سو گائیں دینے کا حکم فرمایا اور بکری والوں کو دو ہزار بکریاں۔ اور آپ نے حکم فرمایا کہ دیت کا مال وارثوں میں ان فرائض کے مطابق تقسیم کیا جائے گا جو اللہ رب العزت کے مقرر کردہ ہیں۔ جو ذوی الفروض سے بچے گا وہ عصبے کو ملے گا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی طرف سے دیت دینے کا حکم فرمایا اور اس کے عصبات کو عورت کی دیت سے نہ ملے گا۔ ہاں مگر جو ذوی الفروض سے بچے اور جو عورت ماری جائے تو اس کے وارثوں کو ملے گی۔ اور وہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں گے (اگر وہ قصاص لینا چاہیں)

ذِکْرُ اَسْنَانِ دِیَۃِ الْخَطَاءِ

قتل خطا کی دیت کا بیان

نوٹ: قتل خطا کی تعریف یہ ہے۔ کہ انسان نشانہ لگانے میں غلطی کرے۔ مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگ جائے یا دور سے صحیح نہ دکھائی دینے کی وجہ سے آدمی کو جانور سمجھے۔

۴۸۰۸ عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیَۃَ الْخَطَاءِ عِشْرِیْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِیْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُکُوْرًا وَعِشْرِیْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِیْنَ جَذَعَۃً وَعِشْرِیْنَ حِقَّۃً۔

سیدنا حضرت خشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص میں ایسی بیس اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا جو دوسرے سال میں لگی ہوئی ہوں۔ اور ایسے بیس اونٹ جو دوسرے برس میں لگے ہوئے ہوں۔ اور ایسی بیس اونٹنیاں تیسرے برس میں لگی ہوئی ہوں اور ایسی بیس اونٹنیاں جو پانچویں برس میں لگی ہوئی ہوں۔ اور آپ نے

بیس اونٹنیاں ایسی دینے کا حکم فرمایا۔ جو چوتھے برس میں لگی ہوئی ہوں۔

نوٹ: اصل یہ ہے کہ خشف بن مالک رضی اللہ عنہ مجہول راوی ہیں۔ اور حدیث پاک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

ذِكْرُ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ

چاندی کی دیت

۴۸۰۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَذَكَرَ قَوْلَهُ إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فِي أَخْذِهِمُ الدِّيَةَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک شخص نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے فضل سے دیت لینے میں مالدار کر دیا۔

۴۸۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا يَعْنِي فِي الدِّيَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں بارہ ہزار درہم کا حکم فرمایا۔

عَقْلُ الْمَرْأَةِ

عورت کی دیت

۴۸۱۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے۔ ایک تہائی کی دیت تک

نوٹ: اگر دیت ایک تہائی سے زائد ہو تو اس سے زیادہ میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف کے برابر ہے

كَمْ دِيَةُ الْكَافِرِ

کافر کی دیت

۴۸۱۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کافر ذمی (یہودی یا عیسائی) کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف کے برابر ہے۔

۴۸۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف کے برابر ہے۔

دِيَةُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کی دیت

۴۸۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلٰى قَدْرِ مَا أَدّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکاتب اگر قتل کیا جائے تو وہ جس قدر بدل کتابت کا حصہ ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد کے مساوی دینی ہوگی۔

نوٹ :- اور باقی میں غلام کی شکل مثلاً مکاتب کی بدل کتابت سے آدھا باقی تھا تو دیت میں نصف دیت آزاد کی اور غلام کی نصف قیمت ادا کرنی ہوگی۔

۴۸۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْمُكَاتَبِ أَنْ يُؤَدّٰى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةُ الْحُرِّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکاتب غلام میں دیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ کہ وہ جس قدر آزاد ہو گیا دیت آزاد کے برابر دی جائے۔

۴۸۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدّٰى بِقَدْرِ مَا أَدّٰى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةُ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَةُ الْعَبْدِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکاتب غلام کی دیت میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی اتنی دیت دی جائے جس قدر وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں غلام کی دیت کے مطابق دیت ادا کی جائے۔

۴۸۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ يُعْتَقُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَيَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مکاتب اس قدر آزاد ہوگا جس قدر اس نے ادا کیا۔ اور اس پر اتنی حد مقرر ہوگی جتنا وہ آزاد ہوا۔ اور اس کے ترکہ میں سے اتنا کو حصہ ملے گا جس قدر آزاد ہوا۔

۴۸۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَنْ يُؤَدّٰى مَا أَدّٰى دِيَةُ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةُ الْمَمْلُوْكِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک مکاتب غلام قتل کیا گیا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ وہ جس قدر آزاد ہوا ہے۔ اتنے کی دیت آزاد کے برابر دی جائے۔ اور جتنا باقی ہے اس کی دیت غلام کی شکل دی جائے یعنی اس کی قیمت دی جائے

بَابُ دِيَةِ جَنِيْنِ الْمَرْأَةِ

عورت کے پیٹ میں بچے کی دیت

۴۸۱۹ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً حَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا۔ اور اس کا حمل گر

وَسَلَّمَ فِي وَلَدِهَا خَمْسِينَ شَاةً وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ.

گیا ۔ پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا ۔ آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو ...

بکریاں دلائیں ۔ اور اس دن سے پتھر مارنا ممنوع قرار دیا ۔

۴۸۲۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتِ الْمَرْأَةُ الْمَخْذُوفَةُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَذْفِ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اور اس کا حمل گر گیا ۔ پھر یہ مقدمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا ۔ آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلائیں ۔ اور اس دن سے پتھر مارنے سے منع فرمایا ۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے ۔ اور بکریوں کی صحیح تعداد سو بکریاں ہیں) ۔

۴۸۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے ایک شخص کو خذف کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا ۔ تو آپ نے منع فرمایا ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے یا اسے بُرا جانتے تھے ۔!

نوٹ :۔ خذف کا مطلب ہے ۔ انگلی سے پتھر مارنا یا پتھر کو لکڑی میں رکھ کر مارنا ۔

۴۸۲۲ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً قَالَ طَاوُسٌ إِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ.

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا ۔ تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور عرض کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا ۔ اور طاؤس علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک گھوڑا بھی غرہ ہے

۴۸۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ إِنَّ امْرَأَةً الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں حکم فرمایا جو گر پڑا تھا وہ عورت بنی لحیان میں سے تھی ۔ کہ ایک لونڈی یا غلام دیا جائے پھر وہ عورت جسے غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا گیا تھا وہ مر گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو دیا جائے ۔ اور اس کی دیت اس کی قوم قبیلے والے ادا کریں ۔

۴۸۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ قبیلہ بنو ھذیل میں سے دو عورتوں نے آپس میں لڑائی کی ۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ مر گئی اور اس

فَاخْتَصَمُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِيْ سَجَعَ .

کے پیٹ میں بچہ بھی مرگیا بعدازاں ان لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی ۔ آپ نے فرمایا بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے ۔ اور اس عورت کی دیت مارنے والی عورت کے رشتہ داروں سے دلائی ۔ اور وہ دیت اس عورت کے بیٹے کو ملی جو عورت مرگئی تھی ۔ نیز اس کے ورثاء کو بھی دلائی یہ سن کر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا ۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس شخص کا تاوان کیونکر دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا، نہ چلایا یہ خون تو لغو ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے (جو قافیہ دار کلام کہتا ہے) اور قرآن مجید کے خلاف کہتا ہے ۔ کیونکہ اس نے سجع سے بات کی!

نوٹ:۔ لوگوں کے دلوں میں تاثر پیدا کرنے کے لیے کاہن بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں۔ حدیث ہذا سے کلام سجع کی ممانعت نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں سجع موجود ہے ۔ بلکہ سجع کی ممانعت اس جگہ ہے ۔ جہاں کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت و بلاغت کے زور سے حق کرنا چاہے ۔

۴۸۲۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيْدَةٍ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنو ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں پتھر مارا اور اس کا حمل گر پڑا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا ۔

۴۸۲۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْجَنِيْنِ يُقْتَلُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيْدَةٍ فَقَالَ الَّذِيْ قَضٰى عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْكُهَّانِ .

حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا ۔ بعدازاں آپ نے جس شخص کو حکم فرمایا اس نے عرض کیا میں کس طرح تاوان دوں اس شخص کا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ چلایا، نہ بات کی ایسے کا قتل تو لغو ہے ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو کاہنوں میں سے ہے ۔

۴۸۲۷ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَأُتِيَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مار دیا وہ حاملہ تھی اور مرگئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس

فَقَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِي الْجَنِينِ غُرَّةً فَقَالَ عَصَبَتُهَا أَدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ مِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ.

میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی۔ اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلّایا نہ رویا؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟

صِفَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلٰی مَنْ دِيَةُ الْأَجِنَّةِ وَشِبْهُ الْعَمْدِ ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ

شبہ عمد اور پیٹ کے بچے کی دیت کس پر واجب ہے؟ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان!

۴۸۲۸ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلٰی فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلٰی عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مر گئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا تو آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلّایا نہ رویا؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟ آپ نے ان پر دیت مقرر فرمائی۔

۴۸۲۹ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰی بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰی عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضٰی لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِي مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضٰی لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مر گئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اعرابی نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلّایا نہ رویا؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دور جاہلیت کی طرح کیا سجع کرتے ہو۔ اور بچے کے عوض غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا۔

۴۸۳۰: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَكَانَ بِالْمَقْتُوْلَةِ حَمْلٌ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ قبیلہ بنو لحیان کی ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مرگئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔

۴۸۳۱: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى بِالْغُرَّةِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ ہذیل کے ایک مرد کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا: اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟ اور عورت کے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۲: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ هُذَيْلٍ كَانَ لَهٗ امْرَاَتَانِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَاَسْقَطَتْ فَقِيْلَ اَرَاَيْتَ مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَجُعِلَتْ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ.

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۴۸۳۳: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ

حضرت ابراہیم سے بھی ایسے ہی مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ حضور سرور

فَضَرَبَتْهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا فَقَالُوا نَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ هُوَ مَا أَقُولُ لَكُمْ

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم گنواروں کی طرح سجع بولتے ہو؟ میرے حکم کے مطابق عمل کرنا پڑے گا۔

۴۸۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمَا صَخَبٌ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكِهَانَتِهَا إِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمَّ غُطَيْفٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو عورتیں پڑوسی تھیں۔ ان میں جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے دوسری کو پتھر مارا۔ اور اس کے پیٹ سے لڑکا گرا جس کے بال اگ چکے تھے اور وہ مرا ہوا تھا اور ماں بھی مر گئی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے والی عورت کے رشتہ داروں کو اس عورت کی دیت دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے چچا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکا بھی گرا اور اس کی دیت دلائیں کہ اس کے بال اگ چکے تھے! مارنے والی کے والد نے کہا خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے نہ وہ پکارا، نہ پیا نہ کھایا تو ایسا بچہ قتل کس طرح ہو سکتا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کاہنوں اور جاہلی عربوں کی طرح کیسے سجع کرتے ہو؟ بلا شبہ لڑکے کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دینی ہوگی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ایک عورت کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔

۴۸۳۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى أَنْ يَتَوَلَّى مُسْلِمًا بِغَيْرِ إِذْنِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قوم پر دیت فرض فرمائی۔ اور کسی شخص کو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ولا کرنا جائز نہیں۔

نوٹ:۔ ہر قوم پر دیت فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی ایسا قصور اور غلطی کرے جس کی دیت کنبے والوں پر ہو تو انہیں لازمی دیت دینی ہوگی۔

اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی شخص ولا نہیں کر سکتا یعنی جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ مولیٰ کو ملتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی دوسرا نزدیکی رشتہ دار نہ ہو۔ اور اگر وہ کوئی جرم کرے تو دیت بھی مولیٰ کو دینی ہوگی۔ اب کسی شخص کے لیے یہ درست

نہیں کہ وہ اس غلام سے عقد ولاء کرے۔ یعنی اس کا ترکہ اپنے لیے کرے۔ اور دیت کی ذمہ داری سے جب تک کہ اس کا مالک اجازت نہ دے۔

۴۸۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور وہ علم طب نہ جانتا ہو، تو وہ ضامن ہے۔

۴۸۲۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے دادا سے ایسی ہی روایت بیان فرماتے ہیں۔

نوٹ:- نیم ملا خطرۂ ایمان نیم حکیم خطرۂ جان کے تحت حاکم وقت کا فرض ہے کہ وہ ایسے کاروباری اور اناڑی ڈاکٹر، طبیب یا حکیم کو منع کرے۔ جو اپنے فن میں پوری طرح ماہر نہ ہو۔ اگر وہ دوا دے تو کوئی شخص اس کی دوا سے مر جائے تو اس پر دیت واجب ہوگی۔

هَلْ يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ غَيْرِهِ

کیا کسی شخص کو دوسرے کے قصور کے عوض پکڑا جا سکتا ہے؟

۴۸۲۸ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ.

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے باپ کے ساتھ حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد سے دریافت فرمایا۔ تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ گواہ رہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری غلطی اس پر نہیں اور اس کے قصور کا تاوان تم پر نہیں۔

نوٹ:- جاہلیت میں رواج تھا کہ باپ کے عوض بیٹا اور بیٹے کے گناہ کی سزا باپ کو بھگتنا ہوتی۔ اب اسلام نے اس لغو امر کو مٹا دیا۔ کیونکہ یہاں ہر ایک اپنی غلطی اور قصور کا جواب دہ ہے۔ البتہ وہ دیت جو کنبے والوں پر لازمی ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے متعلقہ بدچلن افراد کا خیال رکھیں۔ اور ان کو شر و فساد، بد معاشی اور قتل سے روکے رکھیں گے

۴۸۲۹ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے چند لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے کہا یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا۔

اَلَا لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلَی الْاُخْرٰی ۔

آگاہ رہو۔ ایک شخص کا قصور دوسرے شخص پر نہیں پڑتا۔

۴۸۲۰ عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ زَھْدَمٍ قَالَ انْتَھٰی قَوْمٌ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَآءِ بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلَی الْاُخْرٰی ۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ جو حضور کا صحابی تھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا

۴۸۲۱ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَرْبُوْعٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَآءِ بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی ۔

ثعلبہ بن یربوع کا ایک شخص راوی ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا جو حضور کا صحابی تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔

۴۸۲۲ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَرْبُوْعٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ اَصَابُوْا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَآءِ بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی قَالَ شُعْبَۃُ اَیْ لَا یُؤْخَذُ اَحَدٌ بِاَحَدٍ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ۔

ثعلبہ بن یربوع کے ایک شخص سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔ شعبہ نے کہا کسی کو دوسرے کے قصور میں نہ پکڑا جائیگا۔ واللہ اعلم

۴۸۲۳ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَرْبُوْعٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَآءِ بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَرْبُوْعٍ الَّذِیْنَ اَصَابُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعْنِیْ یَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی نَفْسٍ ۔

ثعلبہ بن یربوع کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔

۴۸۲۴ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ ثَعْلَبَۃَ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُکَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ اِلَیْہِ اُنَاسٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَاءِ بَنُوْ فُلَانٍ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی۔

بنی ثعلبہ کے قبیلہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائیگا

۴۸۲۵ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَخُذْ لَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ یَعْنِیْ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ مَّرَّتَیْنِ۔

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہیں بنو ثعلبہ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا تو آپ ہمارا بدلہ دلائیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ماں کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے نہ کیا جائے گا۔ آپ نے دو دفعہ یہی ارشاد فرمایا۔

اَلْعَیْنُ الْعَوْرَاءُ السَّادَّۃُ لِمَکَانِھَا اِذَا طُمِسَتْ

اگر کوئی شخص ایسی آنکھ نکال دے جس آنکھ سے دکھائی نہ دیتا ہو

۴۸۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی الْعَیْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّۃِ لِمَکَانِھَا اِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِیَتِھَا وَفِی الْیَدِ الشَّلَّاءِ اِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِیَتِھَا وَفِی السِّنِّ السَّوْدَاءِ اِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِیَتِھَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا۔ جو آنکھ اندھی ہو لیکن وہ آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہو۔ اور پھر وہ نکال جائے تو اس میں آنکھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو۔ اس کے کاٹنے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینی ہوگی۔ اسی طرح جو دانت کالا پڑ گیا ہو۔ اس کے نکالنے میں تہائی دیت دینی ہوگی۔

عَقْلُ الْاَسْنَانِ

دانتوں کی دیت

۴۸۲۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دیت دینی ہوگی۔

۴۸۲۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تمام دانت برابر ہیں۔ اور ہر ایک دانت میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

بَابُ عَقْلِ الْاَصَابِعِ
انگلیوں کی دیت

۴۸۴۹ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

نوٹ: یعنی ہر انگلی کے بدلے دس دس اونٹ دینے ہوں گے جو پوری دیت کا دسواں حصہ ہیں۔

۴۸۵۰ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَصَابِعُ سَوَآءٌ عَشْرًا۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیاں برابر ہیں اور ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۱ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَآءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِّنَ الْاِبِلِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انگلیاں سب برابر برابر ہیں اور ہر ایک میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۲ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ لَمَّا وَجَدَ الْکِتَابَ الَّذِیْ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِیْ ذَکَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوْا فِیْهِ وَفِیْمَا هُنَالِكَ مِنَ الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو وہ صحیفہ ملا جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھا۔ آپ نے فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان کے لیے لکھوا دیا تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ یعنی انگوٹھا اور یہ چھنگلیا برابر ہیں۔

۴۸۵۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَآءٌ الْاِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ انگوٹھا اور چھنگلیا برابر ہیں۔

۴۸۵۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انگلیاں کاٹنے میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح مکہ کیا تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اس میں ارشاد فرمایا۔ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ الْاَصَابِعُ سَوَآءٌ۔

سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبہ میں جس آپ اپنی پیٹھ مبارک کعبہ کی دیوار سے لگائے ہوئے تھے ارشاد فرمایا۔ انگلیاں برابر ہیں۔

اَلْمُوَاضِحُ

ایسے زخموں کی دیت کا بیان جو ہڈی تک پہنچیں!

۴۸۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ وَفِي الْمُوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ فتح فرمایا تو اپنے خطبہ میں فرمایا ایسا زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

ذِكْرُ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُوْلِ وَالْاِخْتِلَافُ النَّاقِلِيْنَ لَهٗ

دیت میں جناب حضرت عمرو بن حزم کی حدیث شریف کا ذکر اور اس میں راویوں کا اختلاف:

۴۸۵۹ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهٖ نُسْخَتُهَا مِنْ مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُرَحْبِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قَيْلِ ذِيْ رُعَيْنٍ وَمَعَافِرَ وَهَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ وَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَاِنَّهٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَآءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةَ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَاْمُوْمَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ

سیدنا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا۔ اور آپ نے اس میں فرض، سنت اور دیت کا حال لکھا۔ اور یہ خط حضرت عمرو بن حزم کے ذریعہ بھیجا گیا۔ یمن والوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں لکھا گیا تھا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کی طرف جو قبیلہ ذی رعین، معافر اور ہمدان کے سردار ہیں۔ اس خط میں لکھا تھا۔ جو شخص مسلمان کو بلا وجہ مار ڈالے اور گواہوں سے اس پر قتل ثابت ہو جائے (یا وہ اقرار کرے) تو بدلہ لیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ مقتول کے وارث بدلہ معاف کر دیں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں۔ اور جب ساری ناک کاٹی جائے تو اس کی دیت بھی سو اونٹ ہیں۔ اسی طرح زبان، ہونٹوں ۔ ذکر اور پیٹھ کی پوری دیت ہے۔ اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے (لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے)۔ اسی طرح دماغ اور مغز تک پہنچنے والے زخم میں آدھی دیت ہے۔ (اور ایک نسخے میں تہائی دیت مذکور ہے) اور ایسا زخم جو پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔

وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ

اور جس زخم سے ہڈی سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ یا پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ اور ایک دانت کے عوض پانچ اونٹ ہیں۔ اور جس زخم سے ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ اور مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے اور وہ لوگ جن کے پاس سونا ہو۔ ان پر ہزار دینار ہیں۔

۴۸۶۰ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسْخَتُهَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ

ترجمہ سابقہ حدیث مبارکہ کی طرح۔ البتہ اس حدیث شریف میں یوں ہے۔ کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے۔

(امام نسائی نے فرمایا۔ روایت ہذا صحت کے قریب تر ہے۔ اور اس کی اسناد میں سلیمان بن ارقم ہیں۔ جو متروک الحدیث ہیں)۔

۴۸۶۱ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ عَلَى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ نَحْوَهُ.

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو پڑھا جو آپ نے حضرت عمرو بن حزم کے لیے لکھا تھا جب انہیں نجران والوں پر والی مقرر فرمایا تھا۔ وہ خط ابی بکر بن حزم کے پاس تھا اس میں لکھا تھا۔ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان ہے۔ اے اہل ایمان تم وعدوں کو پورا کرو۔ بعد ازاں کئی آیات ان اللہ سریع الحساب تک لکھیں پھر یہ لکھا یہ خط ہے۔ زخمی جان میں سو اونٹ ہیں۔ اسی طرح جیسے اوپر گذرا۔

۴۸۶۲ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَا مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ میرے پاس ایک خط حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لائے جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھا ہوا تھا "یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان ہے۔ اے اہل ایمان اقراروں کو پورا کرو۔ بعد ازاں آپ نے اس کے بعد کئی آیات پڑھیں۔ پھر فرمایا۔ نفس (جان) میں سو اونٹ ہیں۔ اور آنکھ میں پچاس اونٹ اور ہاتھ کے بدلے پچاس اونٹ پاؤں کے بدلے پچاس

وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيضَةً وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ ۔

اونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے ۔ اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے ۔ اور جس زخم میں ہڈی سرک جائے ۔ اس میں پندرہ اونٹ ہیں ۔ اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں ۔ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ اور ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں ۔

٤٨٦٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ إِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لیے دیتوں کے متعلق خط لکھا کہ نفس (جان) میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب ساری کاٹی جائے سو اونٹ ہاؤں اور جو زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور ہاتھ میں پچاس اونٹ ۔ اور آنکھ میں پچاس اونٹ اور پاؤں میں پچاس اونٹ
میں تہائی دیت ہے ۔ اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے ۔
اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں ۔ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ اور ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں ۔

٤٨٦٤ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ عُودٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ فَلَمَّا أَنْ بَصُرَ انْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا ۔ تو وہ سوراخ میں سے آنکھیں لگا کر جھانکنے لگا ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہا لے کر اس کی آنکھ پھوڑنے کا ارادہ فرمایا ۔ جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹالی ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اگر تو اپنی آنکھ اسی جگہ رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا ۔

٤٨٦٥ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ اپنا سر مبارک کھجاتے تھے ۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا ۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ تم مجھے

لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ .

دیکھ رہے ہو۔ تو میں تمہاری آنکھ میں یہ لکڑی گھونپ دیتا۔ اجازت لینے کو اسلیے مقرر کیا گیا ہے کہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت نہ رہے۔

نوٹ :۔ اگر تو مجھے پکارتا تو میں جواب دیتا۔ بس یہ کافی تھا جھانکنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

بَابُ مَنِ اقْتَصَّ وَاَخَذَ حَقَّهٗ دُوْنَ السُّلْطَانِ

کسی شخص کا اپنا بدلہ خود لینا اور بادشاہ کو نہ کہنا

۸۶۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُوْا عَيْنَهٗ فَلَا دِيَةَ لَهٗ وَلَا قِصَاصَ .

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اس کی اجازت کے بغیر جھانکے پھر گھر والا اس کی آنکھ پھوڑ دے تو جھانکنے والا نہ دیت لے سکے گا اور نہ بدلہ۔

---

۸۶۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهٗ فَفَقَاْتَ عَيْنَهٗ مَا كَانَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى جُنَاحٌ .

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر ایک شخص تمہاری اجازت کے بغیر (تمہارے گھر) جھانکے اور تم پتھر مار کر اس شخص کی آنکھ پھوڑ دو تو اس میں کچھ حرج یا گناہ نہیں۔

۸۶۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فَاِذَا ابْنٌ لِمَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَرَاَهٗ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهٗ فَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِيْ حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِيْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهٗ اِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَدْرَاُهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ .

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران مروان کا بیٹا آپ کے سامنے سے گزرنے لگا۔ آپ نے منع فرمایا۔ اس نے نہ مانا۔ ابو سعید نے اسے مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس گیا۔ مروان نے ابو سعید سے دریافت کیا آپ نے اپنے بھتیجے کو کیوں مارا؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے اسے نہیں مارا بلکہ شیطان کو مارا۔ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو۔ اور کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہے اسے روکو۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نوٹ : اس لیے کہ وہ جان بوجھ کر حق بات نہیں مانتا۔ پھر وہ اگر اسے مارے اور سامنے سے گزرنے والا مر جائے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت میں اختلاف ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے مؤلف علیہ الرحمۃ نے یہ ثابت کیا کہ بعض امور میں انسان اپنا بدلہ خود لے سکتا ہے اور حاکم تک فریاد کرنا لازمی نہیں۔

مَا جَاءَ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْمُجْتَبٰى مِمَّا لَيْسَ فِي السُّنَنِ

"کتاب القصاص میں ان احادیث مبارکہ کا بیان جو سنن کبریٰ میں نہیں لیکن مجتبیٰ میں ان کا اضافہ کیا گیا ہے۔"

تَاوِيلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا کی تفسیر

۴۸۶۹: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ آیات پوچھوں میں نے ایک تو وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ دوسری آیت جس کے متعلق میں نے پوچھا وہ تھی۔ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

نوٹ: پہلی آیت سورہ نساء میں ہے۔ اور دوسری سورہ فرقان میں۔

پہلی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ قاتل جہنم میں جائے گا۔ وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی ہے اور لعنت۔ اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ کفار کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ایسی جان کو مارے جس کا مارنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قیامت کے روز دگنا عذاب ہوگا، اور وہ ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ ہاں گر توبہ کرنے ایمان لانے نیک کام کرنے والے کی برائیوں کو اللہ رب العزت نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی۔ تو بظاہر دونوں آیات ایک دوسرے کے مخالف ٹھہریں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان دونوں آیات کی توجیہ اس طرح کی ہے کہ پہلی آیت منسوخ نہیں کیونکہ وہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اور دوسری آیت یا تو منسوخ ہے۔ یا پھر مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی جو کافر ناحق خون کرے پھر ایمان لائے تو اس کی توبہ قبول ہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ آیت شریفہ میں لفظ تَابَ وَآمَنَ صاف موجود ہے۔ لہٰذا دونوں آیات میں تعارض نہ ہوا۔ الحاصل پہلی آیت شریفہ اس مسلمان کے بارے میں ہے۔ جو مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ اور دوسری آیت کافر کے حق میں ہے۔ جو حالت کفر میں مسلمان یا کافر کو قتل کرے پھر ایمان لائے۔ پہلے شخص کی توبہ قبول نہیں جب کہ دوسرے کی توبہ قبول ہے۔

۴۸۷۰: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اہل کوفہ نے اس آیت شریفہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کے منسوخ یا محکم ہونے میں اختلاف کیا۔ میں حضرت ابن عباس

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ .

رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے دریافت کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت شریفہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے۔ اسے منسوخ کرنے والی آیت کونسی ہے؟

۴۸۷۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هَذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ .

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا مسلمان کو جان بوجھ کر مارنے والے شخص کی توبہ قبول ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے سورۂ فرقان کی یہ آیت تلاوت کی۔ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۔ آخر تک آپ نے بتایا کہ یہ آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور اسے مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی آیت نے منسوخ کردیا یعنی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ۔ آخر تک

۴۸۷۲ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا يَقُولُ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا .

سیدنا حضرت سالم بن ابو الجعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا۔ اگر کوئی شخص مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے۔ پھر توبہ کرے، ایمان لائے اور نیک کام کرے اور وہ راہ راست پر آئے تو کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس کی توبہ کیسے قبول ہوگی۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ کہ (قیامت کے روز) مقتول قاتل کو پکڑ کر لائے گا۔ اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ کہے گا اے خداوند! اس سے پوچھ کر اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ اور اسے منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۸۷۳ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسی کا ناحق خون کرنا۔ اور جھوٹ بولنا۔

۴۸۷۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی قتل۔ جھوٹی قسم کھانا۔

۴۸۷۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ ایماندار ہو تو وہ حالت ایمان میں زنا نہیں کرتا۔ شراب نہیں پیتا، چوری نہیں کرتا۔ اور قتل نہیں کرتا۔ جب کہ وہ ایمان دار ہو۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْقَسَامَةِ

کتاب قسامت ختم شد

كِتَابُ قَطْعِ السَّارِقِ

چور کا ہاتھ کاٹنے کی کتاب

تَعْظِيْمُ السَّرِقَةِ

چوری کتنا بڑا گناہ ہے

نوٹ:۔ چوری اور زنا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی زنا کرتا ہے۔ شراب پیتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ اس وقت مومن نہیں رہتا۔ اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیتا ہے۔ پھر صدق دل سے توبہ کرے تو نورِ ایمان واپس آجاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

چور کی سزا ہاتھ کاٹ دینا ہے۔ مگر اس سزا کے لیے بہت اہم شرائط ہیں جس کی تفصیل کے لیے کتب فقہ ملاحظہ فرمائیے تاہم یہ امر ذہن نشین رہے کہ اہلِ سنت کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

۴۸۷۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

یعنی یہ کام ایسے ہیں کہ جو انسان کو کفر کے نزدیک پہنچا دیتے ہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب زانی زنا کرتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اور شرابی شراب پیتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اور جو شخص بہت بڑا ڈاکہ ڈالے کہ لوگ اسے دیکھیں تو اس میں ایمان نہیں ہوتا

۴۸۷۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب زانی زنا کرتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اور شرابی شراب پیتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں ہوتا

ان کاموں کے بعد اگر توبہ کرو تو توبہ قبول ہوگی

۴۸۷۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيتُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ عَنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص زنا کرتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں رہتا اور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی شخص شراب پیتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اور راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ایک اور چوتھی بات بھی بیان فرمائی جسے میں بھول گیا۔ جب یہ گناہ کیے تو اس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکال ڈالا لیکن اگر وہ پھر توبہ کرے۔ تو اللہ معاف فرمائے گا۔

۴۸۷۹: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت فرمائے وہ کم بخت انڈا چراتا ہے۔ تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ رسی چراتا ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ یعنی تھوڑے سے مال کے بدلے اس کا ہاتھ کٹتا ہے۔

بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ

چور سے اس کی چوری تسلیم کرانے کے لیے مارنا یا قید کرنا

۴۸۸۰: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ نَفَرًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ أَنَّ حَاكَةً سَرَقُوا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَ هَؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَضْرِبْهُمْ فَإِنْ أَخْرَجَ اللَّهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَهُ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جناب حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض کلاعی لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ بعض جولاہوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے۔ حضرت نعمان نے ان جولاہوں کو کچھ دیر قید کیے رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ تو وہ کلاعی لوگ حضرت نعمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ نے جولاہوں کو چھوڑ دیا۔ نہ تو ان کا امتحان لیا اور نہ مارا۔ نعمان نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں انہیں ماروں؟ لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکلا تو بہتر ورنہ میں اسی قدر تمہاری پیٹھ پر ماروں گا۔ انہوں نے پوچھا کیا یہ تمہارا حکم ہے؟ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ اللہ رب العزت کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اگر مجرم مشکوک ہو لیکن قانون کے مطابق ثبوت نہ ہو تو اسے چند دنوں تک قید رکھا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا جرم ثابت ہو جائے۔ اگر جرم ثابت ہو تو سزا دی جائے۔ اگر ثابت نہ ہو تو اسے آزاد کر دیا جائے۔ لیکن اسے مارنا اور سزا دینا درست نہیں۔

...

۴۸۸۱: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

جناب حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ نَاسًا فِي تُهْمَةٍ .

آپ نے اپنے والد سے آپ نے اپنے دادا سے یہ سنا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو شک کی بنا پر قید کر لیا۔

۴۸۸۲ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ .

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکوک شخص کو قید میں ڈالا اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

تَلْقِينُ السَّارِقِ

چور کو نیکی کی تعلیم دینا

۴۸۸۳ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ.

سیدنا حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں ایک چور حاضر ہوا۔ جو اپنے جرم کا اقرار کرتا تھا۔ لیکن اس کے پاس مال نہ ملا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا میں تو خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہوگی اس نے عرض کیا حضور میں نے چوری کی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو اور پھر میرے پاس لے آنا۔ لوگوں نے اسے لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹا۔ اور پھر لے کر آئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہہ کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ اور توبہ کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی۔ اے اللہ اس کو معاف فرما دے۔

نوٹ :- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو فرمایا کہ میں خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہو۔ اس لیے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ اپنے آپ پر رحم کرے۔ اور اپنے گناہ کو ظاہر نہ کرے۔ اللہ سے توبہ کرنے پر حد کا یہی حکم ہے۔ کیونکہ حد اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ بندے کا نہیں جس میں نیکی کی تلقین اور تعلیم منع ہو۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ حد صرف اس لیے قائم کی جاتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو عبرت دی جائے۔ لیکن جب تک وہ شخص توبہ نہ کرے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے۔

الرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامَ

جب چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اس کا قصور معاف کر دے !

۴۸۸۴ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو لے کر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَبَا وَهْبٍ اَفَلَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں اس کی غلطی کو معاف کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ابو وہب تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے معاف کیوں نہیں کیا، بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو حد معاف نہیں ہو سکتی۔

۴۸۸۵ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ يَا اَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جناب حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے چادر چوری کی، وہ چور کو لے کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی غلطی کو معاف کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ابو وہب تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے معاف کیوں نہیں کیا، بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

۴۸۸۶ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ الْاٰنَ۔

سیدنا حضرت عطاء بن ابو رباح رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ ایک شخص نے کپڑا چوری کیا اور پھر سرور کائنات کی خدمت اقدس میں لایا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کپڑا میں اس کو دے دیتا ہوں لہٰذا آپ اس کے ہاتھ نہ کاٹیے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پہلے کیوں نہیں کیا۔

مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَّمَا لَا يَكُوْنُ

کون سا مال محفوظ سمجھا جائیگا اور کونسا غیر محفوظ

نوٹ: چوری کا مطلب یہ ہے کہ مال محفوظ چرایا جائے اگر کوئی شخص راستے پر پڑی ہوئی یا سڑک پر گری ہوئی چیز اٹھائے تو وہ چوری نہیں اور نہ ہی اس طرح اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

۴۸۸۷ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهٗ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ فَاَخَذَهٗ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبَا

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے کعبہ معظمہ کا طواف کیا پھر نماز پڑھی بعد ازاں آپ نے اپنی چادر لپیٹ کر سر کے نیچے رکھی اور سو گئے۔ چور نے آکر چادر آپ کے سر کے نیچے سے کھینچی (آپ کی آنکھ کھل گئی) آپ چور کو پکڑ کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے کہ اس نے میری چادر چرائی ہے۔ آپ نے اس چور سے پوچھا کیا تم نے چادر چرائی؟ اس نے کہا ہاں حضور علیہ

بِهٖ فَاقْطَعَا يَدَهٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ أُرِيْدُ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فِىْ رِدَائِىْ فَقَالَ لَهٗ فَلَوْلَا مَا قَبْلَ هٰذَا۔

الصلوٰۃ والسلام نے دو آدمیوں سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو۔ پھر صفوان نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نیت یہ نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹا جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چھوڑ دیتا تو خیر مگر اب نہیں ہو سکتا۔

۴۸۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِى الْمَسْجِدِ وَرِدَاءُهٗ تَحْتَهٗ فَسُرِقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهٗ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِىْ اَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صفوان مسجد میں سو رہے تھے۔ اور آپ کے نیچے چادر تھی۔ اور ایک چور آ کر اسے لے اڑا جب حضرت صفوان اٹھے تو چور جا چکا تھا۔ مگر آپ نے دوڑ کر اسے پکڑا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں لائے۔ حضور نے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے! صفوان نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری چادر اس لائق نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹا جائے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا اس سے پہلے یہ خیال کیوں نہ کیا؟ (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اس روایت کی اسناد میں اشعث ضعیف ہے)

۴۸۸۹ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِى الْمَسْجِدِ عَلٰى خَمِيْصَةٍ لِّىْ ثَمَنُهَا ثَلٰثُوْنَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّىْ فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَاُتِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ لِيُقْطَعَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُهٗ مِنْ اَجْلِ ثَلٰثِيْنَ دِرْهَمًا اَنَا اَبِيْعُهٗ وَاُنْسِئُهٗ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِىْ بِهٖ۔

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں مسجد میں ایک ایسی چادر پر سویا ہوا تھا جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک شخص آیا اور چادر اچک کر لے گیا۔ پھر وہ پکڑا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس درہم کے عوض آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں۔ میں چادر اسے فروخت کر دیتا ہوں اور اس چادر کی قیمت اس کے ذمے ادھار رہی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے پاس آنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا!

۴۸۹۰ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ سُرِقَتْ خَمِيْصَتُهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ وَهُوَ نَائِمٌ فِىْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ اللِّصَّ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ اَتَقْطَعُهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِىْ بِهٖ تَرَكْتَهٗ۔

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کی چادر سر کے نیچے سے چوری ہو گئی اور آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سو رہے تھے۔ پھر چور پکڑا گیا۔ وہ اسے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ صفوان نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو پھر میرے پاس لانے سے پہلے تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا؟

۴۸۹۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي فَمَا أَتَانِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

۴۸۹۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ.

۴۸۹۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا.

۴۸۹۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا عَلَى أَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا.

۴۸۹۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِكُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتَرُدَّ مَا تَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا.

۴۸۹۶: عَنْ نَافِعٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ أَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ وَتُؤَدِّي مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ تَفْعَلْ فَأَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ.

۴۸۹۷: عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدوں کو میرے پاس لانے سے پہلے معاف کردو پھر جس حد کا قصہ میرے پاس آیا اس پر حد لازم ہوگئی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدوں کو میرے پاس لانے سے پہلے معاف کردو پھر جس حد کا قصہ میرے پاس آیا اس پر حد لازم ہوگئی۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت لوگوں سے ادھار پر چیزیں لیتی پھر صاف مکر جاتی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

ترجمہ حسب سابق۔ البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ وہ عورت اپنی پڑوسی عورتوں کی زبانی سامان مانگتی تھی۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت لوگوں سے زیور ادھار لیتی اور پھر اپنے پاس رکھ لیتی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس عورت کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اور جو کچھ اس نے لیا ہے۔ اسے واپس کر دینا چاہیئے! پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال اٹھیے۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کاٹ ڈالیے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک عورت ادھار زیور مانگتی اس نے زیور مانگا اور اسے رکھ چھوڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ عورت توبہ کرے اور جو کچھ اس کے پاس ہے وہ ادا کرے آپ نے متعدد دفعہ یہی فرمایا۔ لیکن اس عورت نے نہ مانا آخر آپ نے حکم فرمایا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ قبیلہ بنی

سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی پھر اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا (سزا سے بچنے کے لیے) وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا پہنچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ بنت محمد ایسا کرتیں تو ان کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔ آخر اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۸۹۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أُنَاسٍ فَجَحَدَتْهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کے ذریعے زیور ادھار مانگا اور پھر مکر گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا، اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۸۹۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَحْوَهُ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ

حدیث ہذا میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۹۰۰ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّمَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

سیدنا حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی مخزوم قبیلہ کی ایک عورت لوگوں سے چیزیں ادھار مانگتی اور پھر مکر جاتی۔ یہ مقدمہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا اور گفتگو ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتیں تو ان کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔

۴۹۰۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أُسَامَةُ فَكَلَّمُوا أُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اور لوگ اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے۔ لوگوں نے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی سفارش حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون کرسکتا ہے؟ آخر کار لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اسامہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اسامہ بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہوگئے ان میں سے جب کوئی بڑا اور امیر آدمی قابل حد جرم کا مرتکب ہوتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے۔ اور حد قائم نہ کرتے۔ اور جب کوئی نادار، مفلس اور غریب آدمی جرم کرتا تو وہ اس پر حد قائم کرتے اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ جرم کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کاٹتا۔

۴۹۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ مِنْهُ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوایا۔ لوگوں نے عرض کیا ہمیں آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ ہوتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کٹوا تا۔

۴۹۰۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نُكَلِّمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِّمُهُ إِلَّا حِبُّهُ أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هٰذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا.

(ترجمہ حسب سابق البتہ اس میں اتنا زاید ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کون عرض کرے۔ مگر آپ کے محبوب اسامہ رضی اللہ عنہ (جنہیں آپ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بہت پیار کرتے۔ کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے متبنّٰی تھے۔ اور حضرت اسامہ زید رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے)۔

۴۹۰۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کے ذریعے جنہیں لوگ پہچانتے تھے لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے۔ زیور ادھار مانگا پھر اسے فروخت کیا اور قیمت وصول کر لی۔ آخر وہ عورت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی۔ اس کے رشتہ داروں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش چاہی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور حضرت اسامہ عرض کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد کے لیے سفارش طلب کرتے ہو؟ حضرت اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے بخشش طلب فرمائیے! پھر اسی شام کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی جس طرح اس کی حمد کا حق ہے۔ پھر فرمایا۔ (حمد و ثنا کے بعد) واضح ہو کہ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔

اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کاٹتا۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے بارے میں رنج ہوا (کیونکہ وہ ان کی قوم میں سے تھی)، انہوں نے کہا۔ اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا آپ کی خدمت میں اتنی جرأت کون کر سکتا ہے؟ ہاں مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں آخر تک۔

۴۹۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُهٗ فِيْهَا قَالُوْا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَتَاهُ فَكَلَّمَهٗ فَزَبَرَهٗ فَقَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ الْوَضِيْعُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے بنی مخزوم میں سے ایک عورت نے چوری کی جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا۔ اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں آخر تک لیکن اس میں یہ لفظ زائد ہیں کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپ نے ان کو جھڑک دیا۔

۴۹۰۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ اَمْرُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے بارے میں رنج ہوا (کیونکہ وہ ان کی قوم میں سے تھی) انہوں نے کہا۔ اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا آپ کی خدمت میں اتنی جرأت کون کر سکتا ہے؟ ہاں مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں۔ آخر تک۔

۴۹۰۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پاک میں فتح مکہ کے دوران ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ اس عورت کو

وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ قَطَعْتُ يَدَهَا۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بات کی تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کیا تم اللہ کی قائم کردہ حدود میں سے ایک حد کی سفارش کرتے ہو؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دعا فرمایئے۔ جب شام ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی۔ جیسے کہ اس کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد۔ واضح ہو کہ تم سے پہلے لوگ اس سبب تباہ ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے۔ اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو وہ اسے سزا دیتے۔ پھر ارشاد فرمایا۔ اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۴۹۰۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ أُسَامَةُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُكَلِّمُنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں فتح مکہ کے دوران ایک عورت نے چوری کی اس کے رشتہ دار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس سفارش کے لیے آئے۔ آخر تک البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس نے بہترین توبہ کی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس آیا کرتی۔ اور میں اس کی حاجت کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتی۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ

حد قائم کرنے کی فضیلت:-

۴۹۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا ثَلٰثِينَ صَبَاحًا.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا اہل زمین کے لیے تیس۳۰ دن بارش ہونے سے بہتر ہے۔

نوٹ:- کیونکہ حد جاری ہونے سے ملک میں انتظام ہوگا۔ امن وامان ہوگا۔ مخلوق خدا آرام راحت اور سکون سے رہے گی، گناہ کم ہوں گے۔ بدمعاش، مفسد، چور، لٹیرے ڈاکو وغیرہ ڈریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ باران رحمت بھی برسائے گا۔

۴۹۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ ایک ملک میں حد قائم کرنا اس ملک کے باشندوں کے لیے چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے۔

اَلْقَدْرُ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ

کتنی مالیت کی چیز چوری ہو تو ہاتھ کاٹا جائے؟

۴۹۱۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چوری ہونے میں ہاتھ کاٹا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔

۴۹۱۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ.

(امام نسائی نے فرمایا۔ یہ روایت ٹھیک ہے)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چوری ہونے پر ہاتھ کاٹا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کے مقدمہ میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا، جس نے (مسجد نبوی کے مقام) صفۃ النساء سے ایک ڈھال چرائی تھی۔ اور اس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کے مقدمہ ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِىْ مِجَنٍّ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے فرمایا روایت ہذا غلط ہے۔ اور درست یہ ہے کہ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

ہاتھ کاٹا۔

۴۹۱۸ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَطَعَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔ اس ڈھال کی قیمت پانچ درہم تھی۔

۴۹۱۹ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلٰى عَهْدِ اَبِىْ بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ ۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ پاک میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی قیمت پانچ درہم لگائی گئی اور بعد ازاں اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ

زہری پر راویوں کا اختلاف!

۴۹۲۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا۔

نوٹ: اس وقت دینار کی قیمت بارہ درہم تھی۔ تو چوتھائی دینار تین درہم ہوئے۔

۴۹۲۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِىْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثُلُثُ دِيْنَارٍ اَوْ نِصْفُ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھال کی قیمت کے سوا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ڈھال کی قیمت تہائی دینار یا آدھا دینار یا اس سے زیادہ تھی۔

۴۹۲۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ ۔

ام المومنین حضرت [illegible] رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ چوتھائی دینار میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۲۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

اس میں بھی ترجمہ حسب سابق کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

اس میں ترجمہ حسب سابق۔ کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۵ عَنْ عَائِشَةَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِىْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۷ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۴۹۳۰ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ تُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ الْقَطْعَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا۔ کہ میں بھول گئی کیا چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے گا یا زیادہ میں۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَلَى عَمْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

اس حدیث شریفہ میں راویان کرام کا اختلاف

نوٹ:۔ ان تمام روایات میں الفاظ کا معمولی اختلاف ہے۔ اور معنی سب کے ایک ہی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔ یا اس سے زیادہ میں یا ڈھال کی قیمت میں۔ اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار تھی۔

(تمام کے متن عربی یہ ہیں)

۴۹۳۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِي رُبُعِ دِينَا

۴۹۲۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْأَوَّلِ .

۴۹۲۶ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۹۲۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبُعُ دِيْنَارٍ .

۴۹۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الْيَدَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۹۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ .

۴۹۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي الْمِجَنِّ .

۴۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ الْمِجَنِّ . قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِيْنَارٍ .

۴۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۹۳۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ .

۴۹۳۴ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يَزْعَمُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَهُ .

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ کہ ہاتھ ڈھال کی چوری میں یا اس کی قیمت کے برابر دوسری چیز (یا اس سے زیادہ) میں ہی کاٹا جائے۔ عمرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے۔ اور عروہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے سوا نہ کاٹا جائے۔

۴۹۳۵ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي الْخَمْسِ .

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہاتھ کا پنجہ (پانچ درہم کی مالیت) پنجے میں ہی کاٹا جائے۔

۴۹۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِيْ أَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے اس کے سوا نہیں کاٹا گیا۔

۴۹۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ قِيْمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ .

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کٹوایا

۴۹۴۸ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری میں کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۴۹ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۰ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيْمَتُهُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۱ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يُقْطَعِ الْيَدُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور پر ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۲ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ تُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَوْ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حدیث حجت ہے۔

۴۹۵۳ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

سیدنا حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری شدہ چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۴ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ڈھال سے کم قیمت میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۴۹۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۹۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوَّمُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۹۵۷ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٌ۔ ترجمہ اوپر گزر گیا۔

۴۹۵۸ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰى مَا يُقْطَعُ فِيْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کم از کم جس چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ وہ ڈھال کی قیمت ہے۔ اور اس کی قیمت ان دنوں میں دس درہم تھی۔

نوٹ: (۱) امام نسائی نے کہا کہ ایمن جن سے اس سے قبل بھی حدیث شریف نقل کی گئی ہے۔ آپ صحابی معلوم نہیں ہوتے اور آپ سے ایک اور حدیث بھی مروی ہے جس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ آپ صحابی نہیں ہیں۔

(۲) ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ ایمن بن حزیم جن کی کنیت ابوعطیہ ہے کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے عجلی نے فرمایا کہ آپ تابعی اور ثقہ ہیں۔ لہٰذا اس صورت میں اوپر مذکور شدہ ایمن کی سب روایات مرسل ہوں گی۔ آگے آنے والی روایت سے مصنف علیہ الرحمۃ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمن رضی اللہ عنہ صحابی نہیں ہیں۔

۴۹۵۹ عَنْ اَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ خَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ تُبَيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلَّى الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاَتَمَّ وَقَالَ سَوَادٌ يُتِمُّ رُكُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَيَعْلَمُ مَا يَقْتَرِئُ وَقَالَ سَوَادٌ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ كُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

سیدنا حضرت ایمن سے مروی ہے۔ جو ابن الزبیر یا زبیر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے آپ نے تبیع سے سنا اور انہوں نے حضرت کعب سے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے۔ پھر نماز پڑھے عبدالرحمان نے فرمایا نماز عشاء پڑھے پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور انہیں پورا کرے سواد نے فرمایا کہ رکوع اور سجود میں انہیں پورا ادا کرے اور جو پڑھے اسے سمجھے تو وہ شب قدر میں عبادت کی طرح ہوں گی۔

نوٹ: ۱۔ یہ روایت اور اس سے پچھلی روایت اس باب سے متعلق نہیں ہے۔ مگر مصنف علیہ الرحمۃ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے لائے ہیں کہ ایمن صحابی معلوم نہیں ہوتے اس کی دلیل یہ ہے کہ روایت کو ایمن نے تبیع سے سنا اور تبیع خود تابعی ہیں لہٰذا ایمن بھی تابعی ہیں۔

۴۹۶۰ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ شَهِدَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰى اِلَيْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا يَقْرَاُ فِيْهَا وَيُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز با جماعت پڑھے (عبدالرحمان نے فرمایا نماز عشاء پڑھے) پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور انہیں پورا کرے (سواد نے فرمایا کہ رکوع اور سجود میں انہیں پورا پورا کرے) وہ شب قدر میں عبادت کی طرح ہوں گی۔

۴۹۶۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

اَلثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ يُسْرَقُ

درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا چوری ہونا۔

۴۹۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ ثَمَرٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا۔ کتنے مال کے چوری ہونے پر ہاتھ کاٹا جائے؟ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

مُعَلَّقٍ فَإِذَا ضَمَّهُ الْجَرِينُ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا آوَى الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

نے فرمایا۔ اس پھل کے بدلے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے جو درخت پر لٹک رہا ہو۔ لیکن جب اسے اتار کر کھریان میں رکھا جائے اور اس میں سے کوئی شخص اتنا پھل چوری کرے جس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔ تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے۔ اسی طرح جو جانور پہاڑ یا میدان میں چرتے ہوں۔ ان میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ لیکن جب وہ اپنے رہنے کی جگہ باڑوں میں ہوں۔ اور کوئی شخص انہیں چرائے درآں حالیکہ ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے مساوی ہو تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

الثَّمَرُ يُسْرَقُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ

جب پھل درخت سے اتار کر کھریان میں رکھا جائے اور وہاں سے چوری ہو جائے۔

۴۹۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا أَصَابَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْغَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت پر لٹکے ہوئے پھل چرانے کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ضرورت مند ہو۔ اور وہ ایسا پھل لے بشرطیکہ وہ اسے چھپا کر کپڑے میں نہ باندھے۔ تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اگر کوئی شخص ایسا میوہ لے کر نکل آئے تو اس پر دگنا تاوان ہے اس کی سزا علیحدہ ہوگی۔ جو شخص پھل توڑے جانے کے بعد چرائے اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے! اور اگر کوئی شخص ڈھال کی قیمت سے کم چرائے تو وہ اس کا دگنا تاوان دے۔ اور سزا الگ ہوگی۔

۴۹۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا فِي مَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ مزینہ کا ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پہاڑ پر چرنے والے جانوروں کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص ایسا جانور چوری کرے تو وہ جانور واپس کرے نیز اسی طرح کا ایک اور جانور دے۔ اور سزا الگ پائے! اور جانور کو چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ ہاں مگر وہ جانور جو باڑے کے اندر ہو۔ اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو وہ جانور ویسے واپس کر دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پھل کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو درخت

وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ.

پر ہو اور چوری ہو جائے، تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چور اتنا ہی پھل اور ادا کرے ۔ اور وہ پھل بھی لوٹائے ، سزا بھی پائے

اور لودرخت پر سے چوری ہونے والے) پھل میں ہاتھ نہ کاٹا جائے ! ہاں وہ پھل جو درخت سے توڑ کر کھریان میں رکھا گیا ہو۔ اگر اس میں سے اتنا چوری ہو کہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے ! اور اگر کم چرائے تو دگنا جرمانہ دے، نیز سزا کے کوڑے بھی کھائے ۔

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ :- جن چیزوں کو چوری کرنے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا!

۴۹۶۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ پھلوں، کھجور کے گابھے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے ۔

نوٹ :- مصنف علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو متعدد اسناد سے نقل فرمایا ہے ۔ لہٰذا ان تمام اسناد کو الگ الگ متن کے ساتھ لکھا جارہا ہے ۔ ترجمے اس لیے نہیں لکھے کہ سب روایات کا ترجمہ تقریباً ایک ہی ہے ۔ وہ متعدد اسناد درج ذیل ہیں۔

۴۹۶۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۶۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۶۸ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۶۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۱ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۲ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ.

۴۹۷۳ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۴ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ.

۴۹۷۶ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص امانت میں خیانت کرے ، علانیہ چیز لے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

نوٹ :- اس کے لیے دوسری سزائیں ہوں گی کیونکہ یہ چوری نہیں۔

۴۹۷۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے ، علانیہ چیز لے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۔

۴۹۷۸ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی چیز کو..... اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۷۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جو شخص امانت میں خیانت کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے!

۴۹۸۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص امانت میں خیانت کرے، علانیہ چوری کرلے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص امانت میں خیانت کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا امام نسائی فرماتے ہیں کہ اشعث بن سوار راوی ضعیف ہیں)۔

بَابُ قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ

ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا۔

۴۹۸۲ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اُقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ سَرَقَ عَلَى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ اَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِيْنَ قَالَ اُقْتُلُوْهُ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوْهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِمَارَةَ فَقَالَ اَمِّرُوْنِيْ عَلَيْكُمْ فَاَمَّرُوْهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ.

سیدنا حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک چور لایا گیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کردو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹو اس نے پھر چوری کی لہٰذا اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا پھر اس نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور اقدس میں چوری کی حتی کہ اس کے چار ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر اس نے پانچویں دفعہ چوری کی۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حال سے اچھی طرح واقف تھے اسی لیے آپ نے فرمایا تھا کہ اسے قتل کر ڈالو۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے قریش کے نوجوان لوگوں کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے قتل کردیں۔ ان میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ سرداری چاہتے تھے۔ تو آپ

نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار کرلو۔ انھوں نے سردار کرلیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر جب اس کو مارتے تو سب لوگ مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا۔

بَابُ قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَ الرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنا

۴۹۸۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيْئَ بِسَارِقٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْئَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلٰى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلٰى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چور لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ وہ چور (چوری کے جرم) میں دوبارہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کا بایاں پاؤں کاٹ ڈالو پھر وہ چور تیسری دفعہ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسے مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کا بایاں ہاتھ) کاٹو۔ پھر وہ چور چوتھی دفعہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کردو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اچھا اس کا دایاں پاؤں کاٹ دو۔ وہ پھر پانچویں دفعہ لایا گیا۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو قتل کردو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم اس چور کو مقام مربد نعم کی طرف لے چلے۔ اور اسے اٹھایا تو وہ چت لیٹ گیا۔ پھر وہ اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے دوڑا۔ اونٹ اسے دیکھ کر ڈر گئے۔ اسے پھر اٹھایا گیا۔ لیکن اس نے پھر ایسا ہی کیا پھر اٹھایا تیسری دفعہ۔ آخر ہم نے اسے پتھروں سے قتل کر ڈالا۔ اور پھر ایک کنویں میں ڈال دیا۔ اوپر سے پتھر مارے۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا منکر ہے۔ حدیث کی اسناد میں مصعب بن ثابت راوی قوی نہیں ہے)

اَلْقَطْعُ فِي السَّفَرِ

سفر میں ہاتھ کاٹنا :

۴۹۸۴ عَنْ بُسْرِ بْنِ اَبِي اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت بسر بن ابو ارطاۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ۔ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں ۔

نوٹ :۔ اس لیے کہ سفر میں اس کا علاج کون کرے ۔ اور کون اس کی خبر لے گا ۔ یا ہو سکتا ہے کہ چور ناراض ہو کر کفار میں چلا جائے اور ان میں مل جائے ۔

۴۹۸۵ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام چوری کرے تو تم اسے فروخت کر دو خواہ وہ بیس درہم ہی کا بکے ۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث میں عمر بن ابی سلمہ قوی نہیں ہیں)

حَدُّ الْبُلُوْغِ وَذِكْرُ السِّنِّ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ اُقِيْمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ

نوجوان ہونے کی حد اور نوجوان کس وقت ہوتا ہے اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد قائم کی جائے ؟

۴۹۸۶ عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَكَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شَعْرُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ اُسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ۔

سیدنا حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا اور لوگ انہیں دیکھتے اگر ان کے زیر ناف بال اگ چکے ہوتے ۔ تو انہیں قتل کر دیتے ۔ اور جس کے بال نہ اُگے ہوتے اس کو زندہ چھوڑ دیتے ۔

تَعْلِيْقُ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهٖ :۔

چور کی گردن میں اس کے ہاتھ کا ٹکڑا لٹکا دینا ۔

۴۹۸۷ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فُضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهٖ قَالَ سُنَّةٌ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ وَعَلَّقَ يَدَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ۔

جناب حضرت ابن محیریز راوی ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ چور کا (کٹا ہوا) ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا کیسا ہے ؟ انہوں نے فرمایا ۔ سنت ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور اس کے گلے میں لٹکایا ۔

۴۹۸۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ

حضرت عبدالرحمان بن محیریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے ؟ تو آپ نے بتایا ہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چور لایا

فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهُ فِي عُنُقِهِ۔

گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا۔
(امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ کی حدیث حجت نہیں)۔

۴۹۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْرَمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب چور پر حد قائم کی جائے۔ تو پھر چوری کے مال کا تاوان اس پر لازمی نہیں۔

كِتَابُ الْإِيْمَانِ وَشَرَائِعِهِ

کتاب ایمان اور اس کے ارکان کے متعلق

مصنف علیہ الرحمۃ نے ایمان کے باب کو سب سے آخر میں رکھا کیونکہ اعمال کا درجہ کم ہے اور ایمان کا درجہ زیادہ۔ یہ جو افضل تھا اس پر کتاب کو ختم کرنا مناسب ہوا کوئی نیکی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ ایمان نہ ہو۔ کافر اور غیر مسلم اگر کوئی نیک کام کرتے ہیں تو انہیں اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے تو مل جائے مگر آخرت میں نہیں ملے گا۔ بلکہ اگر کوئی صاحب ایمان بھی کوئی نیک کام اللہ اور یوم آخرت کے تصور کے بغیر کرے تو ثواب نہیں ملے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

یعنی اعمال کا ثواب اس وقت ملے گا۔ جب انسان بہ نیت ثواب اس کام کو کرے مثلاً ایک شخص صرف محلہ والوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص اپنے معبود اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے عبادت کرتا ہے۔ دونوں نماز ایک ہی طرح کی پڑھیں گے، ثناء حمد، قرأت، تسبیح تحمید وغیرہ سب یکساں ہوں گی۔ قیام، رکوع سجود، بھی ویسا ہی ہوگا۔ لیکن پہلے نمازی کے لیے قرآن مجید میں ہلاکت ہے۔ اور دوسرے کے لیے کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ پہلا شخص نماز ایمانی تقاضے کے مطابق نہیں پڑھ رہا ہے اور دوسرا ایمانی تقاضے کے مطابق پڑھ رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم جو کام کریں ایمانی تقاضوں کے مطابق کریں اور اسی میں ثواب کا تصور رکھیں اسی چیز کو حدیث شریف میں "ایمان و احتساب" کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایمان کے اصل معنی کسی کے اعتبار و اعتماد پر کسی بات کو سچ ماننے کے ہیں۔ کما فی القرآن:۔

وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِيْنَ۔ (سورۂ یوسف ع ۲)

لیکن اصطلاح شرع میں ایمان یہ ہے کہ جو۔۔۔ کچھ۔۔۔۔ اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائیں اس کی تصدیق کرنا اور اسے حق جان کر قبول کرنا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قسم کی کسی بات کو نہ ماننا ہی اس کی تکذیب ہے جو انسان کو کافر کر دیتی ہے۔

لہٰذا مومن ہونے کے لیے ضروری ہے۔ كُلُّ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ کی تصدیق۔

یعنی ان تمام چیزوں اور حقیقتوں کی تصدیق جو اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے! لیکن ان سب چیزوں کی پوری تفصیل جاننی ضروری نہیں۔ یعنی ایمانیات سے متعلق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر تشریح خود فرمادی ہے۔ اس کو اسی تشریح

کے ساتھ ماننا ضروری ہے۔ اور ایمان کی جن جن باتوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجمل رکھا ہے۔ ان کو اسی اجمال کے ساتھ ماننا کافی ہے۔ بشرطیکہ جن امور کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسے قطعی وبدیہی طریقہ سے ہو۔ جس میں کسی شک وشبہے کی گنجائش نہ ہو۔ دین کی ایسی باتوں کو اصطلاح شرع میں ضروریات دین کہتے ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا۔ تو مومن نہیں ہے۔ مختصراً ایمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کا دوسرا نام ہے۔ ہر اس چیز میں جس کا ثبوت آپ سے قطعی اور ضروری طور پر ہوا ہو۔ جو بات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ذریعے ہم تک پہنچی اس کا ثبوت قطعی جیسے قرآن، نمازوں کی تعداد، رکعات کی تعداد، رکوع وسجدہ کی کیفیات۔ اذان، زکوٰۃ، حج، حضور کی ذات پر نبوت کا ختم ہونا بایں معنی کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اور ضروری کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کی شہرت مسلمانوں میں اس درجہ کی ہو کہ عوام تک اس سے واقف ہوں جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا، حضور کا نبی ہونا، جنت دوزخ، نماز، روزہ زکوٰۃ وغیرہ۔

ایمان تصدیق قلبی کا دوسرا نام

سیدنا حضرت امام اعظم جناب ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں، کہ اصل ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے۔ مگر احکام شرعیہ کے نفاذ کے لیے زبانی اقرار بھی ضروری ہے۔ جب کہ کوئی عذر مانع نہ ہو۔ کمی وزیادتی نہیں ہوتی۔ جن آیات واحادیث میں بظاہر ایمان کے کم یا زیادہ ہونے کا بیان ہے۔ اس سے ایمان کی قوت اور ضعف مراد ہے۔ کیونکہ کم یا زیادہ وہ چیز ہوتی ہے۔ جو طول عرض اور حجم رکھے اور ایمان کیف ہے (تفصیل مطالعہ کے لیے فیوض الباری شرح بخاری حصہ اول ملاحظہ ہو)

ذِكْرُ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے؟

۴۹۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ذکر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔

نوٹ:۔ ایمان کے بغیر کوئی عمل فائدہ مند اور سود مند نہیں ہوتا۔ تو ایمان تمام اعمال اور نیکیوں سے مقدم اور ضروری ٹھہرا۔

۴۹۹۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ الحبشی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا۔ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو۔ اور ایسا جہاد جس میں چوری نہ ہو۔ یعنی مال غنیمت میں سے اور حج مبرور جس کے بعد گناہ نہ ہو۔

۴۹۹۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص میں تین صفات ہوں گی وہ ایمان سے کا حقہ لطف اندوز ہوگا۔ ایک تو یہ کہ وہ

وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَأَنْ يُبْغِضَ فِي اللّٰهِ وَأَنْ تُوقَدَ نَارٌ عَظِيمَةٌ فَيَقَعُ فِيهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت رکھے۔ دوسرا یہ کہ وہ نیک بندوں سے اللہ کے لیے دوستی رکھے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے (یعنی کافروں سے دشمنی رکھے) تیسرا یہ کہ اگر آگ کا بہت بڑا الاؤ روشن کیا جائے تو وہ اس میں گرنا قبول کرے لیکن اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

نوٹ: ان تینوں صفات کا دراصل ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ سب سے زیادہ انسان کو اللہ سے محبت ہو۔ اور وہ شخص اپنے دل، زبان اور جان سے حقیقی محبت کرنے والا ہو۔ جس شخص کو اللہ سے اس قدر محبت ہوگی وہی حقیقی مومن ہے وہ کبھی کفار میں شریک نہ ہوگا اور نہ ہی ان سے دوستی رکھے گا۔

حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ

ایمان کی لذت

٤٩٩٣ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی۔ وہ ایمان کا لطف اٹھائے گا۔ ایک تو وہ شخص صرف اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھے۔ دوسرا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت رکھے۔ تیسرا یہ کہ وہ آگ میں گرنا قبول کرے مگر پھر کافر ہونا منظور نہ کرے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کفر سے نجات بخشی۔

حَلَاوَةُ الْإِسْلَامِ

اسلام کی مٹھاس

٤٩٩٤ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے

بَابُ نَعْتِ الْإِسْلَامِ

اسلام کسے کہتے ہیں:۔

٤٩٩٥ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے۔ بال بہت کالے تھے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس کو پہچانتا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّآئِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّآئِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ۔

بھی دیکھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اپنے ہاتھ اپنی زانوں پر رکھے (مودّب ہو کر بیٹھا جیسے شاگرد اپنے استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر عرض کرنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ارشاد فرمایئے کہ اسلام کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰے کے بھیجے ہوئے ہیں۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا بشرطیکہ استطاعت ہو۔ (زادِ راہ ہو) اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم حیران ہوئے کہ وہ خود ہی سوال کرتا ہے۔ (جیسے کہ وہ نہیں جانتا) اور پھر کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ جیسے وہ پہلے ہی سے علم رکھتا ہے۔ پھر اس نے کہا آپ مجھے یہ فرمایئے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا۔ اللہ کی (ذات اور صفات) پر یقین رکھنا اس کے فرشتوں پر ایمان لانا، اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ کے رسولوں پر ایمان رکھنا قیامت پر ایمان رکھنا اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنا تو اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا۔ یہ ارشاد فرمایئے کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تم اللہ رب العزت کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم نہ دیکھ سکو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا مجھے ارشاد فرمایئے کہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا تم جس شخص سے سوال کر رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے عرض کیا قیامت کی نشانیاں فرمایئے؟ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے۔ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ دوسرا یہ کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن والے مفلس، نادار بکریاں چرانے والے بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں تین دن تک ٹھہرا رہا۔ پھر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا اے عمر رضؓ! کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

نوٹ:۔ اللہ پر یقین کرنا، اللہ کی ذات اور صفات پر ایمان لانا۔
(۲) اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا، کہ وہ اللہ کی نوری مخلوق ہیں۔ جیسے حکم ہوتا ہے اس طرح بجا لاتے ہیں۔ خداوند قدوس

نے ان میں بڑی اور زبردست طاقت رکھی ہے

(۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو صحائف اللہ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائے وہ سب برحق ہیں اللہ کا کلام ہیں۔ اللہ کی طرف سے ہیں قرآن مجید، توراۃ، انجیل اور زبور۔ منزل من اللہ ہیں۔

(۴) اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے کا معنی یہ ہے کہ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے بعض کا حال ہمیں معلوم ہوا اور بعض کا نہیں، سب برحق اور اللہ کے بھیجے ہوئے تھے اور انہوں نے جو حکم دیئے سب اللہ رب العزت کی طرف سے دیئے۔

(۵) قیامت پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ عذاب اور ثواب کا دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوبارہ زندگی بخشے گا۔ نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ اور بروں کو ان کی برائی کی سزا دے گا۔

(۶) تقدیر پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ برا بھلا سب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ کو اچھی طرح علم تھا کہ فلاں شخص نیک ہوگا اور فلاں برا۔ کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا لیکن وہ نیکوں سے خوش ہوتا ہے۔ اور بدکاروں سے ناراض۔ اور اللہ نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ اگر ہم اچھا کام کریں گے تو ثواب پائیں گے اور برے کام کریں گے تو اپنا نقصان خود آپ کریں گے۔

(۷) احسان وہ درجہ اور مقام ہے۔ جو اسلام اور ایمان کے بعد خداوند تعالیٰ کے خاص اور مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہے

(۸) لونڈی اپنے مالک کو جنے گی، مراد مالک اور مالکہ دونوں ہیں۔ اور ربتھا کو مونث بطور خاص اس لیے لایا گیا۔ کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہیں۔ کیونکہ بیٹی جب اپنے ماں باپ کی مالک ہوگی تو بیٹا بدرجہ اولیٰ ہوگا۔ محدثین کرام رحمہم اللہ کے اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح میں متعدد اقوال منقول ہیں۔

(ا) حافظ ابن حجر کے نزدیک اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے گی۔ تو گویا وہ لونڈی قرار پائی اور بیٹا بیٹی اس کے مالک۔

(ب) دوسرا قول یہ ہے کہ لوگ اپنی ام ولد لونڈیوں کو فروخت کرنے لگیں گے۔ اور وہ اس طرح بکتی بکتی کبھی بیٹے کے پاس آجائے گی۔

(ج) اور تیسرا یہ کہ لونڈیوں کے بچے (اولاد) بہت زیادہ ہوں گے۔ اسلام بہت پھیلے گا۔ اور کافروں کی عورتیں، مسلمان بن کر مسلمانوں کے پاس رہیں گی!

صِفَةُ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ

ایمان اور اسلام کی صفت کا بیان

۴۹۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان بیٹھتے۔ پھر جو شخص نیا آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جب تک کہ پوچھ نہیں لیتا لہٰذا ہم نے چاہا کہ آپ کے تشریف رکھنے کی جگہ بنائیں! تاکہ نیا شخص آتے ہی آپ کو پہچان لے

فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ
إِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَجْلِسِهِ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ أَحْسَنُ النَّاسِ
وَجْهًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا كَأَنَّ ثِيَابَهُ لَمْ
يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ
أَدْنُو يَا مُحَمَّدُ قَالَ ادْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُولُ أَدْنُو
مِرَارًا وَيَقُولُ لَهُ ادْنُ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ
أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ
الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَصُومَ
رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ
نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ
صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا
الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
الْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَإِذَا
فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ
قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ
تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَتَى
السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ
أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ
شَيْئًا وَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا
بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا
إِذَا رَأَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهُمَ يَتَطَاوَلُونَ فِي
الْبُنْيَانِ وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوكَ
الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا

پھر ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک اونچا چبوترہ بنایا آپ اس
پر تشریف فرما ہوئے ۔ ایک دن ہم سب بیٹھے ہوئے تھے
اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ تشریف فرما تھے
اسی دوران ایک شخص آیا جس کا منہ سب لوگوں سے اچھا تھا
اور جس کے بدن کی خوشبو سب سے اچھی تھی ۔ اور اس کے
کپڑوں میں ذرا سی میل بھی نہ تھی ۔ اس نے فرش کے کنارے
سے سلام کیا ۔ اور عرض کیا اسلام علیک یا محمد آپ نے اس کے
سلام کا جواب فرمایا اس نے عرض کیا کیا میں قریب آسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں آؤ۔ پھر وہ کئی
بار برابر کہتا رہا میں نزدیک آؤں؟ آپ فرماتے۔ آ۔ حتی کہ اس نے اپنے ہاتھ سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور عرض کیا۔
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ ارشاد فرمایئے کہ اسلام کی تعریف
کیا ہے ؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اسلام یہ ہے
کہ تو اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے اور کسی کو اللہ
کے ساتھ شریک نہ کرے ۔ نماز پڑھے ، زکوٰۃ دے ۔ خانہ
کعبہ کا حج کرے ۔ رمضان المبارک کے روزے رکھے ۔
اس نے پوچھا جب میں یہ اعمال کر دوں تو کیا مسلمان ہو جاؤں گا
آپ نے فرمایا ۔ ہاں ۔ اس نے عرض کیا ۔ آپ نے سچ ارشاد
فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے ۔ آپ نے سچ
فرمایا ۔ تو ہمیں برا معلوم ہوا کیونکہ جان بوجھ کر کیوں سوال
کرتا ہے؟ پھر کہنے لگا ۔ مجھے ارشاد فرمایئے ایمان کیا ہے؟
آپ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اللہ کے فرشتوں ، اللہ کی کتابوں
پیغمبروں اور تقدیر پر یقین کرنا ایمان ہے ۔ اس نے پوچھا
جب میں ایسا کروں تو مومن ہو جاؤں گا ؟ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ہاں ۔ اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ۔
پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے ارشاد
فرمایئے کہ احسان کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا ۔ تو اللہ تعالیٰ
کی عبادت اس طرح کرے گویا اس کو دیکھ رہا ہے ۔ اگر ایسا
ممکن نہ ہو تو اس طرح عبادت الٰہی میں مشغول ہو گویا کہ اللہ
تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اس نے عرض کیا "سچ ہے"۔

إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِنْكُمْ وَإِنَّهُ لَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ۔

پھر اس نے پوچھا مجھے یہ بتایئے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ سن کر آپ نے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا تین دفعہ یونہی ہوا پھر آپ نے سر اٹھایا۔ پھر فرمایا تم جس سے سوال کر رہے ہو۔ وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ قیامت کی نشانیوں میں بعض یہ ہیں۔ جب تو دیکھے کہ جانوروں کے چرواہے اونچی اونچی دیواریں بنا رہے ہیں۔ اور تو دیکھے کہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے لوگ زمین کے بادشاہ ہوں اور تو عورت کو دیکھے کہ وہ اپنے مالک کو جنتی ہے۔ تو سمجھ لو کہ قیامت نزدیک ہے۔ پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت شریفہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ سے لے کر علیم خبیر تک تلاوت فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا ہادی اور بشیر بنا کر ارسال فرمایا۔ میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں جانتا یہ جبریل علیہ السلام تھے جو دحیہ کلبی کی شکل میں نازل ہوئے تھے۔

نوٹ: دحیہ کلبی ایک خوبصورت صحابی تھے۔ جناب جبریل اسی کی شکل میں نازل ہوتے۔ لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ یہ فقرہ راوی کا وہم ہے۔ کیونکہ اگر دحیہ کلبی کی شکل وصورت ہوتی تو جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کیسے فرماتے کہ ہم میں سے کوئی شخص اسے پہچانتا نہیں تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا کی تفسیر

نوٹ: بظاہر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے۔ ایک اور آیت ہے۔ فاخرجنا من كان فيها من المؤمنين فما وجدنا فيها غير بيت من المسلمين ۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہے۔ مگر اصل اور درست یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو شخص مومن ہے۔ وہ لازمی مسلم ہے۔ اور جو شخص مسلم ہے۔ اس کا مومن ہونا لازمی نہیں۔ اسلام کے معنی ہیں سر تسلیم خم کر دینا، تابعدار ہونا اور ایمان کے معنی ہیں تابعداری کے ساتھ دل سے یقین کرنا بعض لوگ زبردستی کے ساتھ بھی مسلمان بن جاتے ہیں انہیں مسلم کہیں گے مومن نہ کہیں گے!

۴۹۹۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رِجَالًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو روپیہ عنایت فرمایا۔ اور بعض کو نہ دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں فلاں صاحب کو دیا اور فلاں کو نہ دیا۔ حالانکہ وہ مسلمان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کیا وہ مسلم ہے؟ سعدؓ نے تین دفعہ یہی فرمایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ یہی دریافت فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے؟ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض لوگوں کو

اَنْ يُّكَبُّوْا فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ -

نہیں دیتا۔ حالانکہ میں جن لوگوں کو نہیں دیتا ان سے مجھے زیادہ محبت ہے۔ مگر میں جن لوگوں کو دیتا ہوں تو اس خدشے سے دیتا ہوں، کہ کہیں وہ جہنم میں اوندھے نہ گرائے جائیں۔

نوٹ:۔ بعض لوگ نو مسلم تھے۔ اور وہ ڈر یا مال کے لالچ سے مسلمان ہو گئے تھے۔ اور ابھی ان کے دلوں میں ایمان اچھی طرح جاگزیں نہ ہوا تھا۔ لہذا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مال عنایت فرمانا ضروری سمجھا تا کہ وہ اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔ اور جو مستقل مزاجی سے ایمان اور اسلام پر قائم تھے۔ انہیں پہلے دینا ضروری نہ سمجھا۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ مومن اور مسلم میں فرق ہے۔

۴۹۹۸ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قَسْمًا فَاَعْطٰى نَاسًا وَّمَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَ مَنَعْتَ فُلَانًا وَّهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَّقُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا -

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا۔ تو آپ نے بعض لوگوں کو مال دیا۔ اور بعض کو نہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو دیا اور فلاں کو نہ دیا حالانکہ وہ بھی تو مومن ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن نہ کہو بلکہ کہو مسلمان ہے۔ ابن شہاب نے یہ آیت تلاوت کی۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا. یعنی اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے۔ آپ فرمایئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے ہو۔

۴۹۹۹ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّنَادِيَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ -

جناب حضرت بشیر بن سحیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو گیارہ ذوالحجہ سے تیرہ تک یہ پکا اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ جنت میں فقط مومن ہی داخل ہوگا۔ اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

مومن کی صفت

۵۰۰۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے دوسرے مسلمانوں کا جان اور مال میں امن رہے۔

صِفَةُ الْمُسْلِمِ

مسلمان کی صفت

۵۰۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ۔

کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ رب العزت کی منع کی ہوئی باتوں سے رُکے۔

نوٹ:۔ دوسرے مسلمان بچے رہیں۔ یعنی زبان سے کسی کو بُرا نہ کہے اور ہاتھ سے کسی شخص کو تکلیف اور ایذا نہ دے۔

(۲) ہجرت کا معنی ہے، ترک وطن۔ اور لفظ مہاجر اسی سے نکلا ہے۔ یعنی ایسا شخص جو اپنے وطن کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دے، مثلاً کفر کے علاقہ اور ملک سے نکل کر اسلام کے ملک میں چلا جائے۔ حدیث ہذا کا معنی یہ ہے کہ وطن کے چھوڑنے کے ساتھ ساتھ گناہوں کو ترک کرنا بھی ضروری ہے۔

۵۰۰۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکُمُ الْمُسْلِمُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے دورانِ نماز ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے، اور ہمارا ذبح کیا ہوا۔ جانور کھائے وہ مسلمان ہے۔

حُسْنُ اِسْلَامِ الْمُسْلِمِ

مسلمان کا بہترین اسلام:۔

۵۰۰۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ کُلَّ حَسَنَۃٍ کَانَ اَزْلَفَھَا وَمُحِیَتْ عَنْہُ کُلُّ سَیِّئَۃٍ کَانَ اَزْلَفَھَا ثُمَّ کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرَۃِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِھَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْھَا۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر اس نیکی کو لکھ لیتا ہے، جو اس نے کی تھی (اسلام سے قبل) اور ہر برائی کو مٹا دیتا ہے جو اس نے کی تھی، پھر بعد از اسلام نیا حساب اس طرح شروع ہوتا ہے، کہ ہر نیکی کے عوض دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکھی جاتی ہے، مگر جب اللہ رب العزت اس شخص کو معاف فرما دے تو وہ برائی بھی نہیں لکھی جاتی)۔

اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

سب سے زیادہ افضل اسلام

۵۰۰۴ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا اسلام افضل ترین ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ایسا اسلام جس میں دوسرے مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے بچیں۔

اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ

۵۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

بہترین اسلام

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کون سا اسلام افضل ہے۔ آپ نے فرمایا (محتاجوں تنگ دستوں اور غریبوں) کو کھانا کھلانا اور ہر اس شخص کو سلام کرنا جسے تم جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

عَلٰی کَمْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ

۵۰۰۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اَلَا تَغْزُوْا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ۔

اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر ہے؟

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے آپؓ سے پوچھا۔ آپ جہاد نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا۔ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے! اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نماز پڑھنا زکوٰۃ دینا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ حج کرنا۔

اَلْبَیْعَةُ عَلَی الْاِسْلَامِ

۵۰۰۷ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا۔ قَرَاَ عَلَیْهِمُ الْاٰیَةَ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْهِ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ۔

اسلام پر بیعت کرنا۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک مجلس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میرے ساتھ اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے۔ زنا نہیں کرو گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی جو شخص تم میں سے وعدہ کو نبھائے (مذکورہ باتوں پر قائم رہے) تو اس کا ثواب اللہ کے ہاں ہے۔ اور پھر جس شخص سے ایسے فعل کا صدور ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائے۔ تو آخرت میں وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر پسند فرمائے تو اس کی مغفرت فرما دے۔

عَلٰی مَا یُقَاتَلُ النَّاسُ

۵۰۰۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی

جس بات پر لوگوں سے لڑنا چاہیے۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِذَا شَهِدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ.

کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول برحق ہیں، جب وہ یہ گواہی دیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کریں (نماز میں) ہمارا ذبیحہ کھائیں، ہماری طرح نماز پڑھیں تو کسی حق کے سوا ان کی جانیں اور مال ہم پر حرام ہو گئے (یعنی وہ کسی کی جان اور مال لیں تو بدلے میں ان کی جان اور مال بھی لیا جائے گا) اور جو مسلمانوں کا حق ہے۔ وہ ان پر بھی حق ہے یعنی سزا اور نفع و نقصان میں وہ مسلمان کے برابر کے حقدار ہوں گے

ذِكْرُ شُعَبِ الْإِيْمَانِ

ایمان کی شاخیں

۵۰۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کی شاخیں ستر سے زیادہ ہیں۔ اور حیا و شرم بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ شرم و حیا بھی انسان کو برے اعمال سے روکتا ہے۔ دنیا کے تمام عقلاء اور حکماء کا کہنا ہے۔ کہ حیا ایک عمدہ صفت ہے۔

۵۰۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَوْضَعُهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کی شاخیں ستر سے زائد ہیں۔ اور افضل ترین شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور ایمان کی سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا جیسے کانٹوں، پتھروں کو ہٹانا اور شرم بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۵۰۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ شرم ایمان کا ایک حصہ ہے۔

تَفَاضُلُ أَهْلِ الْإِيْمَانِ

اہل ایمان کی باہمی فضیلت

۵۰۱۲ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهِ

سیدنا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهِ.

میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عمار کے رگ و ریشہ میں ایمان سما گیا۔

۵۰۱۳ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ.

سیدنا حضرت طارق راوی ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمایا کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص بری بات دیکھے تو وہ اس کو ہاتھ سے دور کر دے۔ اگر اس قدر استطاعت نہ ہو تو زبان سے دور کر دے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو وہ برائی کو دل سے برا جانے اور یہ تمام درجات سے ایمان کا نچلا درجہ ہے۔

۵۰۱۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهٗ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهٗ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهٗ بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهٗ بِلِسَانِهٖ فَغَيَّرَهٗ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تم میں سے جو شخص برائی دیکھے وہ اسے ہاتھ سے (طاقت سے) روکے تو وہ شخص نجات پا گیا اور جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھے تو وہ زبان سے روکے تو وہ شخص بھی بری ہوا۔ اور جو شخص اس کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو وہ برائی کو دل سے برا جانے اس نے بھی چھٹکارا حاصل کیا اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ

ایمان کا کم و بیش ہونا۔

۵۰۱۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَةً

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تمہارے کسی ایک شخص کا دنیا میں کسی کے لیے جھگڑا اس سے زیادہ نہیں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُونَهُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَيَقُولُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَى عَظِيمًا.

ہے۔ جو مسلمان اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لیے کریں گے جو جہنم میں جائیں گے۔ یہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے، حج کرتے تھے انہیں دوزخ میں ڈال دیا اللہ رب العزت فرمائے گا۔ اچھا تم جا کر جنہیں پہچانتے ہو انہیں دوزخ سے نکالو۔ وہ جہنم میں ان کے پاس جائیں گے۔ اور ان کی شکلیں دیکھ کر انہیں پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک پکڑا ہوگا۔ اور بعض کو ٹخنوں تک۔ پھر وہ انہیں نکالیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا۔ انہیں ہم نے نکالا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ انہیں بھی نکالو جن کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو۔ پھر فرمائے گا انہیں بھی نکالو جن کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو۔ حتیٰ کہ فرمائے گا۔ اس کو بھی نکالو جس کے دل میں رتی برابر ایمان ہو۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب جس شخص کا یقین نہ ہو تو وہ یہ آیت پڑھے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ آخر تک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں میں سے جسے چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالَ فَمَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دوران کہ میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ بعض لوگ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اور وہ سب کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ کسی کا کرتہ چھاتی تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے اور میں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں۔ (اس قدر نیچا ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ فاروق اعظم کا ایمان (سب سے زیادہ قوی ہے)
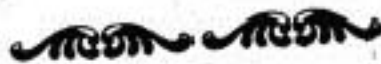
۵۰۱۷ عن طارق بن شهاب قال جاء رجل من اليهود إلى عمر بن الخطاب فقال يا أمير المؤمنين آية في كتابكم تقرؤنها لو علينا معشر اليهود نزلت لاتخذنا ذلك اليوم عيدا قال أي آية قال اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا فقال عمر إني لأعلم المكان الذي نزلت فيه واليوم الذي نزلت فيه نزلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم في عرفات في يوم الجمعة ۔

سیدنا حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ یہودیوں میں سے ایک شخص امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا آپ کے قرآن میں ایک آیت ہے جسے آپ پڑھتے ہیں۔ اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر اترتی تو جس روز اتری اس روز ہم عید کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی آیت؟ وہ بولا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ آج کے دن میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ مقام معلوم ہے جس مقام پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور جس دن نازل ہوئی یہ آیت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات کے جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی!

نوٹ: حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہودی کو فرمایا کہ ہمارے ہاں وہ بھی عید کا دن ہے۔ اور عرفات میں نو ذی الحجۃ کو بہت زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔

علامة الإيمان

ایمان کی نشانی

۵۰۱۸ عن أنس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من ولده ووالده والناس أجمعين ۔

۵۰۱۹ عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من أهله وماله والناس أجمعين ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ جب کہ وہ مجھ سے اپنی اولاد اور ماں باپ سے سب سے زیادہ محبت رکھے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب

تک کہ وہ مجھے اپنی اولاد اور مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

۵۰۲۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ کو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے۔

۵۰۲۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ۔

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی (یعنی دوسرے مسلمان) کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔

۵۰۲۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ مِنَ الْخَیْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی بھلائی اور نعمت پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۵۰۲۳ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِنَّہٗ لَعَھْدُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنَّہٗ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ آپ سے محبت صرف مسلمان ہی رکھے گا۔ اور آپ سے دشمنی فقط منافق ہی رکھے گا۔

نوٹ: منافق وہ ہے جو بظاہر مسلمان ہو۔ لیکن اس کے دل میں نور ایمان نہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی شخص سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبت رکھے اور جن لوگوں سے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبت رکھتے تھے ان سے دشمنی رکھے۔ اس کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہو کتاب القصاص باب طمانچہ مارنے کا بدلہ۔

۵۰۲۴ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰیَۃُ النِّفَاقِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔ اور ان سے بغض و عداوت نفاق کی علامت ہے۔

نوٹ: انصار وہ اہلِ مدینہ جنہوں نے اس آڑے وقت میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جب آپ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔

عَلَامَۃُ الْمُنَافِقِ

منافق کی علامت

۵۰۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہے (ہرگز مومن نہیں) اور ان میں سے ایک خصلت بھی ہوئی تو وہ نفاق کی علامت ہے۔ جب تک کہ وہ اس کو ترک نہ کر دے۔ (کامل مومن نہ ہوگا) جب وہ کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ اور جب اقرار کرے تو توڑ ڈالے۔ جب کسی شخص سے لڑائی کرے تو گالیاں بکے۔

۵۰۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ ایک تو جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسری جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ تیسری یہ کہ اس کے پاس اگر کوئی شخص امانت رکھے تو وہ اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۷ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ .

جناب زر بن حبیش رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ جو شخص مومن ہوگا وہ تمہارے ساتھ محبت رکھے گا اور جو آپ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَتْرُكَهَا .

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں تین باتیں ہوں گی۔ وہ منافق ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان خصائل میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت رہے گی حتی کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۵۰۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو۔ تو اس کے سابقہ سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۵۰۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو۔ تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۵۰۳۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، راوی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شبِ قدر میں قیام

۵۰۳۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب کے حصول کے لیے کھڑا ہوا، اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اور جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

اَلزَّكٰوةُ

ادائیگی زکوٰۃ ایمان میں داخل ہے۔

۵۰۳۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ یُسْمَعُ دَوِیُّ صَوْتِهٖ وَلَا یُفْهَمُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجد سے ایک شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جا سکتی تھی۔ لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہ آتی تھی، وہ قریب ہوا تو پتا چلا کہ وہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر رات اور دن میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے عرض کیا کیا اس کے سوا بھی مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں مگر تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھو بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رمضان المبارک کے روزے بتائے! اس نے عرض کیا کیا اس کے سوا کچھ اور بھی مجھ پر فرض ہے؟ حضور نے فرمایا۔ نہیں مگر نوافل پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکوٰۃ کے متعلق فرمایا۔ اس نے کہا کہ کیا اور بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں مگر یہ کہ تم اللہ کے لیے دینا چاہو تو دو (نفلی صدقات) بعد ازاں وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا۔ اور وہ کہہ رہا

تھا میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر یہ شخص سچ کہتا ہے۔ تو اس نے عذاب سے نجات پائی۔

اَلْجِهَادُ

جہاد

(کافروں سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے لڑنا بھی ایمان کا حصہ ہے)۔

۵۰۳۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا الْاِيْمَانُ بِيْ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِيْ اَنَّهُ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ وَاِمَّا وَفَاةٍ اَوْ اَنْ يَرُدَّهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ اللہ تعالٰی اس شخص کو جو شخص اللہ کی راہ میں ایمان کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے نکلے (مال وزر کے لالچ سے نہیں) جنت میں لے جانے کا ضامن ہے۔ جس طرح بھی ہو خواہ وہ شہید کیا جائے یا فوت ہو جائے اپنی طبعی موت سے ورنہ وہ (غازی بن کر ثواب اور مال غنیمت وطن میں واپس لائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔

۵۰۳۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِيْ وَاِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُوْلِيْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالٰی اس شخص کا ضامن ہے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہوئے نکلے اللہ تعالٰی اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یا اسے اس کے ملک میں واپس ثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا

اَدَاءُ الْخُمُسِ

مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ خدا کی راہ میں دینا۔

۵۰۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ

سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ قبیلہ عبدالقیس کے بعض لوگ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم آپ کی خدمت میں رجب، ذیقعدہ ذوالحجہ اور محرم کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے (کیونکہ درمیان میں قبیلہ مضر کے کفار تھے جو ان حرام مہینوں کے سوا لوٹتے) تو آپ ہمیں کسی ایسے عمل صالح کا حکم فرمائیں جو ہم خود بھی کریں اور اپنے آنے والی نسلوں کو بھی بتائیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں چار باتوں

تُؤَدُّوْا اِلَى خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

کا حکم دیتا ہوں۔ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں جن چار باتوں کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا اس کی مزید تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک تو اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، دوسرا نماز پڑھنا، تیسرا زکوٰۃ ادا کرنا، چوتھا جو تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ مجھے دو۔ اور میں تمہیں کدو کی تونبی، لاکھی برتن، رال لگے ہوئے برتن (جسے مقیر اور مزفت کہتے ہیں) سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ: بعض دوسری احادیث شریفہ میں نقیر ہے، جو درخت کی ایک جڑ سے بنا ہوا برتن تھا۔ لوگ ان میں سے شراب تیار کرتے آپ نے ان سے منع فرمایا کہ ان میں نبیذ تیار کی جائے۔

شُهُوْدُ الْجَنَائِزِ

جنازے میں شامل ہونا بھی ایمان میں داخل ہے۔

۵۰۲۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يُوْضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا مِثْلُ جَبَلِ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے، پھر اس کی نماز جنازہ پڑھے بعد اس کے کہ وہ وہاں کھڑا رہے یہاں تک کہ میت کو قبر میں دفن کیا جائے۔ تو اسے ثواب کے دو قیراط ملیں گے۔ ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر (دفن ہونے سے پہلے) واپس چلا آئے اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔

اَلْحَيَاءُ

حیا ایمان کا ایک حصہ ہے

۵۰۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (حیاء سے منع کرتا تھا) حضور نے فرمایا۔ اسے چھوڑو حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

اَلدِّيْنُ يُسْرٌ

دین آسان ہے

۵۰۲۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَيَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دین آسان ہے۔ اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب ہوگا (یعنی دین اسے تھکائے گا اور عاجز کر دے گا) تو تم سیدھی راہ

بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔

پر چلو اگر راستہ سیدھا نہ ہو تو تم سیدھے راستے کے نزدیک رہو۔ اور عوام کو خوشخبریاں سناؤ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرو۔ اور صبح وشام اور کچھ رات کے چلنے سے مدد چاہو جیسے اگر مسافر سارا دن اور ساری رات چلے۔ تو وہ تھک کر کمزور ہو جائے گا بلکہ اس امر کا احتمال ہے کہ دل میں نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل ہی ترک ہو جائے۔ اسی لیے صبح وشام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود اس سے نماز فجر، ظہر، عصر، شام، عشاء ہے۔ یہ پانچ نمازیں ہمیشہ اور باقاعدگی کے ساتھ پڑھنا افضل اور بہتر ہیں اس سے کہ چند دنوں تک صبح وشام رات دن عبادت کرے اور پھر بالکل چھوڑ دے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔ خَيْرُ الْأُمُورِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ نیکی کے بہترین کام وہ ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کئے جائیں اگرچہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں

أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کو کونسا دین زیادہ پسند ہے؟

۵۰۴۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے وہاں ایک عورت تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ فلاں عورت ہے جو رات کو بہت زیادہ عبادت کی وجہ سے ہوتی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس عورت کی عبادت کا حال بیان فرمانے لگیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ ایسا کام کرو جتنی تمہیں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ کام بہت پسند تھا جو ہمیشہ ہمیشہ کیا جائے۔

نوٹ:۔ یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے کی جائے۔ اور ہمیشہ کی جائے۔ یہ نہیں کہ چند روز کی اور پھر چھوڑ دی۔

اَلْفِرَارُ بِالدِّينِ مِنَ الْفِتَنِ

دین بچانے کے لیے فتنوں سے بھاگنا

۵۰۴۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ مُسْلِمٍ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ زمانہ بہت نزدیک ہے۔ جب کہ انسان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہونگی جنہیں وہ بارش کے پانی کے نزدیک پہاڑ کے اوپر لے جائے گا اور اپنے دین کو فتنوں سے بچائے گا۔

نوٹ:۔ یعنی شہروں اور بستیوں میں ایسی گمراہی پھیلے گی کہ حفاظت دین مشکل ہو جائے گی۔ اور آخر کار مسلمان اور دیندار شخص جنگل میں جا کر رہے گا۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ

۵۰۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاۃِ الْعَائِرَۃِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ فِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً وَّفِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً لَا تَدْرِیْ اَیَّھَا تَتْبَعُ۔

منافق کی مثال

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان میں ہو۔ کبھی اس گلے میں جاتی ہے اور کبھی اس گلے میں اور اسے پتا نہیں کہ وہ کس گلے کے ساتھ رہے۔

نوٹ:۔ منافق کی یہی حالت ہے۔ وہ کبھی تو مسلمانوں میں ملتا ہے۔ کبھی کافروں سے اور ایک طرف قرار نہیں ہوتا۔

مَثَلُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّمُنَافِقٍ

۵۰۲۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ طَعْمُھَا طَیِّبٌ وَّرِیْحُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ التَّمْرَۃِ طَعْمُھَا طَیِّبٌ وَّلَا رِیْحَ لَھَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ طَعْمُھَا مُرٌّ وَّلَا رِیْحَ لَھَا۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن اور منافق کی مثال

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ اس مسلمان کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ ایسی ہے جیسے ؟ ـــــ اس کا ذائقہ اور خوشبو دونوں بہترین ہیں۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے اس کا مزہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ مروہ ـــــ کی طرح ہے اس کی خوشبو عمدہ ہے۔ لیکن ذائقہ ترش (کڑوا) ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا ایسے ہے جیسے اندرائن کا پھل اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں خوشبو بھی نہیں۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے مترشح ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی دو صفات ہیں۔ ایک صمیم قلب سے پڑھنے والا اسے میٹھا فرمایا گیا ہے دوسرا ظاہری جس کا اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔ اسے خوشبو سے مثال دی گئی ہے۔ یعنی قرآن خوان مسلمان کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں اور وہ مسلمان جو قرآن خوان نہیں اس کا باطن قرآن مجید کی وجہ سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہیں اور منافق قرآن خواں میں ظاہری اثر ہے۔ مگر باطنی نہیں۔ کیونکہ اس کا اعتقاد درست نہیں۔ اور وہ منافق جو کہ قرآن خواں نہیں اس کا ظاہر اور باطن دونوں درست نہیں۔

عَلَامَۃُ الْمُؤْمِنِ

۵۰۲۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ

مومن کی علامت

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی

لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اٰخِرُ کِتَابِ الْاِیْمَانِ

کتاب الایمان ختم شد

کِتَابُ الزِّیْنَةِ

آرائش وزیبائش کے متعلق کتاب

مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

پیدائشی، دائمی اور فطرتی طریقے

۵۰۴۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ شَیْبَةَ وَنَسِیْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دس باتیں فطرتی ہیں۔ مونچھیں کترانا۔ ناخن تراشنا، جوڑوں کو دھونا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ بغل کے بال منڈوانا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے۔

۵۰۴۶ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا یَذْكُرُ عَشَرَةً مِّنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَاَنَا شَكَكْتُ فِی الْمَضْمَضَةِ۔

حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ طلق دس باتوں کو فطری طریقے قرار دیتے تھے۔ مسواک کرنا مونچھیں کترانا ناخن اترانا، جوڑوں کو دھونا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجھے شک ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کرنا بھی ارشاد فرمایا۔

۵۰۴۷ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ عَشَرَةٌ مِّنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَتَوْفِیْرُ اللِّحْیَةِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ۔

سیدنا حضرت ابو بشر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ (آپ کا اسم گرامی جعفر بن ایاس ہے) آپ نے حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا مونچھیں کترانا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا داڑھی بڑھانا، ناخن کترانا۔ بغل کے بال اکھیڑنا۔ ختنہ کرانا زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ کو دھونا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت درست ہے۔ مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے۔

۵۰۴۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الضَّبْعِ وَتَقْلِیْمُ الظُّفُرِ وَالتَّقْصِیْرُ الشَّارِبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ سنت قدیمی اور فطرتی ہیں ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، امام مالک نے حدیث ہذا کو موقوف قرار دیا جیسے کہ آگے آتی ہے۔

۵۰۴۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ پانچ باتیں پرانی اور فطرتی ہیں، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بالوں کو مونڈنا اور ختنہ کرانا۔

اِحْفَاءُ الشَّارِبِ

مونچھیں کتروانا

۵۰۵۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۰۵۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْفُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۰۵۲ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَّمْ یَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۔ یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں۔

اَلرُّخْصَةُ فِیْ حَلْقِ الرَّاْسِ

سر منڈوانے کی اجازت

۵۰۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی صَبِیًّا حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کے سر کا بعض حصہ منڈا ہوا تھا اور بعض نہیں منڈا ہوا تھا۔ حضور انور

اُتْرُكُوْهُ كُلَّهُ .

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ یا تو تم سارا سر مونڈو یا سارے سر پر بال رکھو۔

اَلنَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

عورت کو سر منڈوانے کی ممانعت

۵۰۵۴ عَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا .

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

سر کے بعض بال منڈوانے اور بعض بال چھوڑنے کی ممانعت

۵۰۵۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سر کے بعض بال منڈوانے اور بعض بال رکھنے سے منع فرمایا۔

۵۰۵۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ .

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قزع سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ قزع کا مطلب ہے وہ بادل جو پھٹا ہوا ہو۔ جب سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور بعض دوسرے منڈے ہوئے نہ ہوں تو وہ درمیان سے پھٹے ہوئے بادل کی طرح ہوتا ہے۔

اَلْأَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ

بالوں کو کاٹنا

۵۰۵۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْ شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِيْنِيْ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِيْ لَمْ أَعْنِكَ وَهٰذَا أَحْسَنُ .

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میرے سر کے بال بڑھے ہوئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ تو نحوست ہے۔ میں نے خیال کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرما رہے ہیں۔ میں نے بال کتروا ڈالے۔ اور آپ کی خدمتِ اقدس میں دوبارہ حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا اور بالوں کی حجامت کرانا اچھا ہے۔

۵۰۵۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال درمیانی تھے نہ بہت گھونگریالے اور نہ ہی زیادہ سیدھے) اور آپ کے یہ بال کانوں اور کاندھوں کے درمیان تھے۔

۵۰۵۹ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوهُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔

کہ میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی۔ جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں چار سال تک رہا تھا۔ جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہے تھے۔ اس شخص نے کہا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ اور اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان کا یہ کام ہرگز نہیں کہ وہ ہمیشہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگھار میں مشغول رہے۔ بلکہ اس کے لیے جو ضروری کام ہیں انہیں سرانجام دے۔

اَلتَّرَجُّلُ غِبًّا

ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنا

۵۰۶۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر ایک دن کے بعد۔

۵۰۶۱ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

جناب حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن کے وقفہ کے بعد جائز ہے۔

۵۰۶۲ اَلْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا التَّرَجُّلُ غِبٌّ۔

حسن اور محمد فرماتے ہیں کہ کنگھی ایک دن کے وقفے کے بعد کرنی چاہیے۔

۵۰۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّأْسِ مُشْعَانٌ قَالَ مَالِي أَرَاكَ مُشْعَانًا وَأَنْتَ أَمِيرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْإِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاکم مصر تھے ان کا ایک دوست ان کے ہاں آیا دیکھا کہ آپ کے سر کے بال پریشان اور بکھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ آپ کے بال پریشان ہیں۔ حالانکہ آپ حاکم ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارفاہ سے منع فرمایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہر روز کنگھی کرنا۔

نوٹ: کنگھی یا اس قسم کی دوسری آرائش و زیبائش کی باتیں جن کی وجہ سے انسان عیش و عشرت کا عادی ہو جائے۔ جو شخص رات دن عیش و عشرت میں پڑ جاتا ہے۔ وہ سست اور کاہل ہو جاتا ہے اس سے دین اور دنیا دونوں کے کام نہیں ہوتے۔ لہذا ہر مسلمان کو محنت، جہد مسلسل اور جفاکشی کی عادت ڈالنی چاہیئے زمانہ یکساں نہیں رہتا۔ جو قوم زیادہ عیش میں پڑ جاتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ خراب و برباد ہو جاتی ہے۔ اور محنتی و جفاکش قوم اسے مغلوب کر لیتی ہے۔ اسی لیے محنت میں عظمت ہے اور محنتی قوم کے افراد ہاتھ، پاؤں، جسمانی محنت اور کام سے عقلی کاموں میں بے پناہ ترقی کرتے ہیں۔ اور عیش و عشرت کے دلدادہ ہاتھ پاؤں سے کام نہ کرنے والے۔ ناکام اور برباد ہوتے ہیں۔

اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

کنگھی پہلے دائیں طرف سے کرنا

۵۰۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ يَأْخُذُ بِيَمِيْنِهٖ وَيُعْطِيْ بِيَمِيْنِهٖ وَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ آپ دائیں ہاتھ سے لیتے اور دائیں ہاتھ سے ہی عنایت فرماتے اور آپ ہر حال میں دائیں طرف کو پسند فرماتے۔

اِتِّخَاذُ الشَّعْرِ۔

سر کے بال بڑھانا

۵۰۶۵ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُهٗ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی شخص کو حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ خصوصاً جب آپ سرخ لباس زیب تن فرماتے۔ اور آپ کے بال مبارک کندھوں تک ہوتے۔

۵۰۶۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال کانوں کے نصف تک تھے۔

۵۰۶۷ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَاَيْتُ لَهٗ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِّنْ مَنْكِبَيْهِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کسی شخص کو اتنا حسین جمیل نہیں دیکھا جس قدر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں کے نزدیک تھے۔

۵۰۶۸ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِيْ اَقْرَاُ لَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

سیدنا حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم کس شخص کی قرأت کے مطابق کہتے ہو کہ میں قرآن مجید تلاوت کروں؟ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سے زائد سورتیں پڑھی تھیں۔ جب کہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور آپ بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

نوٹ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بچے تھے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ میں بلحاظ صحبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔

۵۰۶۹ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ کَیْفَ تَاْمُرُوْنِیْ اَقْرَاُ عَلٰی قِرَاءَۃِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَاْتُ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً وَّاِنَّ زَیْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَہٗ ذُؤَابَتَانِ۔

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ سنایا۔ اور فرمایا کہ کیا تم مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پر قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زائد سورتیں سن چکا ہوں، اس وقت حضرت زید رضی اللہ عنہ لڑکوں کے ہمراہ پھرتے تھے اور آپ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۰ عَنْ زِیَادِ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنَا مِنْہُ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی ذُؤَابَتِہٖ ثُمَّ اَجْرٰی یَدَہٗ وَسَمَّتَ عَلَیْہِ وَدَعَا لَہٗ۔

سیدنا حضرت زیاد رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ اے علی میرے نزدیک آ جیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے گیسوؤں کی ایک لٹ پر دست مبارک رکھا۔ پھر ہاتھ پھیر کر اللہ کا نام لیا۔ اور حضرت علی کیلئے دعا فرمائی۔

تَطْوِیْلُ الْجُمَّۃِ

بالوں کو لمبا کرنا

۵۰۷۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِیْ جُمَّۃٌ قَالَ ذُبَابٌ وَظَنَنْتُ اَنَّہٗ یَعْنِیْنِیْ فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِیْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِكَ وَھٰذَا اَحْسَنُ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میرے سر پر لمبے بال تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، نحوست ہے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے ارشاد فرما رہے ہیں۔ میں نے جا کر بال چھوٹے کرائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔ لیکن تم نے یہ بہت اچھا کیا۔

عَقْدُ اللِّحْیَۃِ

داڑھی چھوٹی کرنا

۵۰۷۲ عَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا رُوَیْفِعُ لَعَلَّ الْحَیٰوۃَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّہٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَہٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّۃٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیٌّ مِنْہُ۔

جناب حضرت رویفع رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے رویفع شاید تمہاری زندگی بہت لمبی ہو۔ تم میرے بعد لوگوں سے کہہ دینا جس شخص نے داڑھی کو دموڑ کر اور گرہ دے کر یا کسی اوزار سے) چھوٹا کیا یا گھوڑے کے گلے میں (نظر سے بچنے کے لیے) قلادہ ڈالا اور جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سے بری الذمہ ہیں ۔

اَلنَّهْيُ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ ! — سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت

۵۰۷۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا۔

اَلْإِذْنُ بِالْخِضَابِ — خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

نوٹ : اس لیے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کفار کی مخالفت کرنا افضل اور بہتر ہے۔ مسلمان کو ہمیشہ اس اصول کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہیے! کہ جو بات بہتر اور حکمت کے مطابق ہو اسے اختیار کرلے۔ اور اگر وہ بات کافروں کے خلاف ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

۵۰۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

ترجمہ حسب سابق۔

۵۰۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خضاب سے بڑھاپے کا رنگ بدلو اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔ (وہ خضاب نہیں لگاتے ہیں)

۵۰۷۹ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے (امام نسائی رح نے فرمایا، کہ دونوں روایات محفوظ نہیں ہیں)

اَلنَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے

۵۰۸۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ اٰخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخری دور میں ایک قوم ہوگی جو سیاہ خضاب لگائیں گے۔ کبوتروں کے پوٹوں کی طرح اور وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گے۔

۵۰۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فتح مکہ کے دن لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) حضرت ابوقحافہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کے سر کے بال اور داڑھی مبارک کے بال ثغامہ ایک سفید گھاس کے پھلوں اور پھولوں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس رنگ کو کسی دوسرے رنگ سے تبدیل کرو تاہم سیاہی سے پرہیز کرو۔

اَلْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

مہندی اور وسمے کا خضاب

۵۰۸۲ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

نوٹ:۔ اگر ان دونوں کو ملا کر رنگ سیاہ ہو جائے تو وہ ممنوع ہے، لہٰذا انہیں الگ الگ استعمال کرنا چاہیئے۔

۵۰۸۳ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۴ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۵ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم

الشَّيْبَ الْحِنَّاءَ وَالْكَتَمَ۔

...... بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۸ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

سیدنا حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں اور میرے والد (ہم دونوں) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

۵۰۸۹ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ نَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ۔

سیدنا حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے آپ کی داڑھی مبارک کو زرد دیکھا۔

اَلْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ!

زردی سے خضاب لگانے کا بیان

۵۰۹۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوقِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ۔

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی خوشبو سے رنگتے تھے۔ میں نے پوچھا۔ اے ابو عبدالرحمان آپ اپنی داڑھی مبارک خوشبو سے زرد کرتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے بڑھ کر کوئی رنگ آپکو پسند نہ تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے حتیٰ کہ اپنی پگڑی بھی اس خوشبو سے رنگتے۔ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

نوٹ: خلوق میں زعفران اور کئی دوسری چیزیں ملی ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ کئی مرکبات کا ایک بہترین مرکب اور خوشبو کا نام ہے۔

۵۰۹۱ عَنْ أَنَسٍ سَأَلَهُ قَتَادَةُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کیا حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ آپ کو خضاب کی ضرورت ہی نہ تھی (روایت ہذا سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کبھی خضاب استعمال نہیں فرمایا بلکہ کبھی کبھی لگایا)۔

۵۰۹۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ إِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيرًا وَفِي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے۔ آپ کے بالوں کی سفیدی تھوڑی سی ہونٹ کے نیچلے بالوں

النَّاسِ يَسِيْرًا۔

میں تھی تھوڑی سی کنپٹیوں میں تھی۔ اور تھوڑی سی سر میں تھی۔

۵۰۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهٖ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو بُرا جانتے تھے۔ ایک تو زردی لگانا، یعنی خلوق دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنا۔ تیسرا ٹخنوں کے نیچے ازار لٹکانا۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننا۔ پانچویں شطرنج کھیلنا، چھٹا عورتوں کو غیر محرم مردوں کے سامنے بے پردہ کرنا۔ معوذات کے بغیر تعویذ گنڈا کرنا۔ تعویذوں کا لٹکانا۔ نطفے کو بے موقع بہانا۔ لڑکے کو بگاڑنا اور آپ انہیں حرام نہیں فرماتے تھے۔

اَلْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کا رنگ لگانا

۵۰۹۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ آپ کو کتاب پیش کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دستِ مبارک کھینچ لیا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو کتاب پیش کی اور آپ نے اپنا دستِ مبارک کھینچ لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کیا یہ مرد کا ہاتھ تھا یا عورت کا؟ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے عرض کیا یہ عورت کا ہاتھ تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

كَرَاهِيَةُ رِيْحِ الْحِنَّاءِ

مہندی کی بُو کا ناپسند ہونا

۵۰۹۵ عَنْ عَائِشَةَ رض سَاَلَتْهَا امْرَاَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ قَالَتْ لَا بَاْسَ بِهٖ وَلٰكِنْ اَكْرَهُهُ لِاَنَّ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيْحَهٗ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے عرض کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں مگر میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نفرت کیا کرتے تھے۔

اَلنَّتْفُ

۵۰۹۶ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شَفِيٍّ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ شَفِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ خَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُسَمَّى اَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِاِيْلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ اَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي صَاحِبِي اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ اَدْرَكْتَ قَصَصَ اَبِي رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ اَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَوَاتِيمِ اِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ۔

سفید بال اکھیڑنا

جناب حضرت ابوالحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے کہ میں اور میرے ایک دوست جن کا اسم گرامی ابوعامر تھا۔ قبیلہ معافر سے نکلے تاکہ بیت المقدس میں نماز پڑھیں۔ اور ہمارے واعظ ازد قبیلہ کے ایک شخص تھے۔ ان کا نام ابوریحانہ تھا۔ وہ صحابی تھے۔ ابوالحصین نے کہا مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں گیا اور اس کے نزدیک جا کر بیٹھا اس نے کہا کیا تم نے ابوریحانہ کا وعظ نہیں سُنا؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے ابوریحانہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے منع فرمایا (۱) دانت کا رگڑ کر برابر کرنا (۲) بال گوندنا (۳) سفید بال اکھیڑنا (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ ننگے ہو کر (یا ایک کپڑے میں) سونا (۵) عورت کا عورت کے ساتھ اسی طرح سونا (۶) عجمیوں کی طرح کپڑے کے نیچے ریشم لگانا (۷) عجمیوں کی طرح کندھوں پر ریشم لگانا (۸) لوٹنا (۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا ہاں اگر حکومت رکھتا ہو۔

نوٹ: دانتوں کا رگڑ کر برابر کرنا یہ بڑھیا عورتیں کیا کرتی تھیں تاکہ نوجوان معلوم ہوں (زہرالربی)

چیتوں کی کھال پر سواری کرنا۔ یعنی اس کی زین بنا کر۔

انگوٹھی پہننا اگر حکومت رکھتا ہو۔ اس کو ضرورت کے لیے درست اور جائز قرار دیا ہے۔ حلیمی نے کہا کہ انگوٹھی صرف آرائش و زیبائش کے لیے پہننی ممنوع ہے۔ بیہقی نے کہا کہ نہی تنزیہی ہے۔ ابن القطان نے کہا کہ حدیث ہذا ضعیف ہے۔ اور یہ کہ ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہیں۔ ابن الموفق کے بقول وہ مشہور ہے۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں لکھا ہے اور ابن حجر نے کہا اس کی اسناد میں جس ایک شخص سے ہیثم نے سنا وہ متہم ہے لہٰذا حدیث صحیح نہ ہوئی۔ (زہرالربی)

وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

۵۰۹۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّوْرِ۔

بالوں کو جوڑنا

سیدنا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: زور سے بالوں کا گچھا کر سر میں لگانا اور چوٹی نکالنا اپنے سر میں مصنوعی بال یا اپنے بالوں میں دوسرے کوئی بال شامل کرنا۔

۵۰۹۸ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هٰذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ۔

سیدنا حضرت سعید المقبری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا اور آپ کے ہاتھوں میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا۔ انہوں نے فرمایا مسلمان عورتوں کی حالت پر افسوس ایسا کام کرتی ہیں میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے۔ اس نے بناوٹی رنگ اختیار کیا۔

اَلْوَاصِلَةُ

بالوں کو جوڑنے والی عورت

۵۰۹۹ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

اَلْمُسْتَوْصِلَةُ

بال جڑوانے والی عورت

۵۱۰۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں، بالوں کو گودنے والی عورت پر اور جس کا گودا جائے پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۱ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں، بالوں کو گودنے والی عورت اسے جس کے بال گودے جائیں پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یوں ہی روایت ہے۔

۵۱۰۳ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ أَيَصْلُحُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَتْ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرے سر پر بال بہت تھوڑے ہیں۔ کیا میں اپنے بال جوڑوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ خاتون نے عرض کیا۔ آپ نے حضور انور

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجِدَہٗ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ یا اللہ کی کتاب میں ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ پھر حدیث مبارکہ کو آخر تک بیان فرمایا۔

اَلْمُتَنَمِّصَاتُ

خوبصورتی کے لیے منہ کے روئیں اکھڑنے والی عورتیں

۵۱۰۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے والی عورت جس کا سر گودا جائے پیشانی یا منہ کے بال اکھیڑنے والی عورت، دانتوں کے درمیان خوبصورتی کے لیے کھولنے والی اور اللہ کی پیدا کردہ صورت بدلنے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۵: عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ ... مُتَفَلِّجَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

۵۱۰۶: عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے اور گودوانے، بال لگانے اور جڑوانے اور اکھیڑنے و اکھڑوانے سے منع فرمایا۔

اَلْمُوْتَشِمَاتُ

بال گودانے والیوں کا ذکر اور اس میں راویوں کا اختلاف

وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِیِّ فِیْ هٰذَا

۵۱۰۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اٰکِلُ الرِّبٰوا وَمُوْکِلُهٗ وَکَاتِبُهٗ اِذَا عَلِمُوْا ذٰلِکَ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِی الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا سود کھانے والا، سود کھلانے والا، سود کا حساب لکھنے والا جب انہیں معلوم ہو کہ سود حرام ہے۔ خوبصورتی کے لیے بال گودنے والی اور گودوانے والی عورتیں، صدقہ کو روکنے والا ہجرت کے بعد اسلام سے پھرنے والا ان سب پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے قیامت تک لعنت ہے۔

۵۱۰۸: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَهٗ وَکَاتِبَهٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَکَانَ یَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، صدقے کو روکنے والے پر لعنت فرمائی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مردے پر چلا کر رونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۰۹: عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَهٗ وَشَاهِدَهٗ وَکَاتِبَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ

جناب حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے سود کے گواہ اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی بالوں کو گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر ایک

وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

شخص نے عرض کیا اگر بیمار کے لیے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو خیر، نیز حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر اور صدقہ روکنے والے پر اور آپ نوحہ سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن آپ نے لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

ترجمہ اوپر گزرا لیکن اس میں حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں۔

۵۱۱۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک عورت لائی گئی جو بالوں کو گودا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے اس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے اٹھ کر عرض کیا اے امیر المومنین میں نے سنا ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ گودو نہ گودواؤ۔

اَلْمُتَفَلِّجَاتُ

دانتوں کو رگڑنے اور کشادہ کرنے والی عورتیں!

۵۱۱۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالےٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گوداتے والی عورتوں اور اللہ تعالےٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودتے گودانے والی عورتوں اور اللہ تعالےٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر

پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

تَحْرِيمُ الْوَشْرِ

۵۱۱۵ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحُمَيْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ أَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ۔

دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہے

جناب حضرت ابو الحصین حمیری اور آپ کے ایک ساتھی حضرت ابو ریحانہ کے ساتھ رہتے تاکہ آپ سے نیک باتیں سیکھیں ایک دن ابو الحصین نے فرمایا کہ میرا ایک دوست ابو ریحانہ کے پاس تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ریحانہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرتے بال گودنے اور بال اکھیڑنے کو حرام قرار دیا۔

۵۱۱۶ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ

۵۱۱۷ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

دونوں احادیث مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں اطلاع ملی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر برابر کرنے اور بال گودنے سے منع فرمایا۔

الْكُحْلُ

۵۱۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ أَنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

سرمہ لگانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بہترین سرمہ پتھر کا بنا ہوا (اثمد) ہے وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے (امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا کی اسناد میں ابو عبد الرحمان عبد اللہ بن عثمان بن خثیم کی حدیث ضعیف ہے)

الدُّهْنُ

۵۱۱۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ وَإِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ۔

تیل لگانا

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے بتایا کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سر کو تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی۔ اور جب تیل نہ لگاتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

الزَّعْفَرَانُ

۵۱۲۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

زعفران کا رنگ

عبد اللہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ اپنے کپڑوں

يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ۔

کو زعفران میں رنگا کرتے لوگوں نے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح رنگتے تھے۔

اَلْعَنْبَرُ

عنبر لگانا

۵۱۲۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

جناب حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے؟ آپ نے بتایا ہاں۔ آپ مردانہ مشک اور عنبر وغیرہ لگاتے تھے۔

اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيْبِ الرِّجَالِ وَطِيْبِ النِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

۵۱۲۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی وہ خوشبو ہے، جس کی خوشبو معلوم ہو لیکن رنگ دار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

۵۱۲۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو معلوم ہو لیکن رنگ دار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

أَطْيَبُ الطِّيْبِ

بہترین خوشبو

۵۱۲۴ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ حَشَتْهُ مِسْكًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگوٹھی بنائی اور اس میں کستوری بھری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ عمدہ ترین خوشبو ہے۔

اَلتَّزَعْفُرُ وَالْخَلُوْقُ!

زعفران اور خلوق لگانا

۵۱۲۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ اپنے کپڑے خلوق سے لتھیڑے ہوئے تھا۔

اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ اور دھو ڈالو۔ وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال! وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا آپ نے فرمایا۔ جا اور دھو ڈال اور پھر نہ لگاؤ۔

۵۱۲۶ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ۔

سیدنا حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلے اور خلوق لگائے تھے۔ آپ نے پوچھا تمہاری بیوی ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں حضور نے فرمایا۔ اسے دھو دھو اور پھر نہ لگاؤ۔

۵۱۲۷ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ ۔

سیدنا حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ دھو ڈالو دھو ڈالو اور دوبارہ نہ لگاؤ

۵۱۲۸ عَنْ يَحْيَى نَحْوَهُ خَالَفَهُ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۵۱۲۹ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ يَا يَعْلَى لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ۔

سیدنا حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور میرے بدن پر خوشبو کا نشان تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا اے یعلی کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس کو دھو ڈالیے اور دوبارہ نہ لگائیے۔ پھر دھوئیے پھر نہ لگائیے پھر دھوئیے پھر نہ لگائیے۔ یعلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسے دھویا اور پھر نہ لگائی۔ پھر دھویا پھر نہ لگایا۔ پھر دھویا اور پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۰ عَنْ يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَيْ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ۔

جناب حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ اور میں نے خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے یعلی کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جاؤ اسے دھو ڈالو۔ پھر دھو ڈالو۔ پھر دھو۔ پھر نہ لگاؤ۔ یعلی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے جا کر دھویا۔ پھر دھویا۔ پھر دھویا۔ اور پھر نہ لگایا۔

مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ

عورتوں کے لیے کون سی خوشبو لگانا منع ہے؟

۵۱۳۱ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی

اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ.

کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے پھر وہ لوگوں کے پاس اس غرض سے جائے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے۔

اِغْتِسَالُ الْمَرْأَةِ مِنَ الطِّيبِ

عورت کا نہا کر خوشبو رفع کرنا

٥١٣٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عورت مسجد کی طرف جانے لگے اور اسے خوشبو لگی ہوئی ہو تو وہ خوشبو دھو ڈالے جیسے غسل جنابت کرتی ہے۔

النَّهْيُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبَخُورِ

جب عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو جماعت میں نہ آئے

٥١٣٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی جماعت میں نہ آئے۔

٥١٣٤ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

٥١٣٥ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

٥١٣٦ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں) کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

٥١٣٧ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيبَ إِذَا خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو عبد اللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب آپ عشاء کی نماز کے لیے نکلیں تو خوشبو نہ لگائیں۔

۵۱۳۸ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب کوئی عورت عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۹ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الصَّلٰوةَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خوشبو لگاتے تو آپ عود کا دھواں لیتے۔ اور اس میں اور کوئی خوشبو نہ ملاتے اور آپ بعض دفعہ کافور عود کے ساتھ ملا لیتے۔ پھر فرماتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی۔

اَلْكَرَاهِيَةُ لِلنِّسَاءِ فِيْ اِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

عورتوں کا زیور اور سونا پہن کر اس کا اظہار کرنا مکروہ ہے

۵۱۴۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا وَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو زیور اور ریشم پہننے سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند کرتی ہو تو اسے دنیا میں مت پہنو۔

۵۱۴۲ عَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ۔

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں؟ دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر (اجنبی غیر محرم مردوں کو فخر اور تکبر سے) دکھائے تو اسے عذاب ہوگا۔

۵۱۴۳ عَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ اَمَا اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ اِلَّا عُذِّبَتْ

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں؟ دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر (اجنبی غیر محرم

بِهٖ۔

۵۱۴۴ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ يَعْنِيْ بِقِلَادَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا فِي النَّارِ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِّنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ خُرْصًا فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۵۱۴۵ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِيْ كِتَابِ اَبِيْ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْا اِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ قَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ اِبْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِّنْ نَّارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

۵۱۴۶ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَآءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ نَحْوَهٗ۔

مردوں کو فخر اور تکبر سے) دکھائے تو اسے عذاب ہوگا۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت سونے کا ہار پہنے اس کے گلے میں آگ کا ویسا ہی ہار ڈالا جائے گا۔ اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کی ویسی ہی بالی اسے پہنائے گا۔

سیدنا حضرت ثوبان (آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فاطمہ بنت ہبیرہ رضی اللہ عنہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے اور موٹے موٹے چھلے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع فرمایا۔ تو وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آپؐ کے ہاتھوں پر مارنے کا ذکر کیا حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے سے سونے کا ہار نکالا اور بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ تحفۃً عنایت فرمایا ہے۔ اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اے فاطمہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ایک زنجیر ہے! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھنے کی بجائے تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار بھیج دی اور اسکو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے فاطمہ کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہبیرہ کی بیٹی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں موٹے موٹے چھلے (انگشتریاں) تھے پھر

ایسے ہی بیان فرمایا۔ جیسے اوپر گزرا۔

۵۱۴۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِوَارَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَیْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَیْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا لَمْ تَتَزَیَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهٗ قَالَ مَا یَمْنَعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَیْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهٗ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِیْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس سونے کے دو کنگن ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آگ کے کنگن ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا ایک سونے کا طوق ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آگ کا ایک طوق ہے۔ اس عورت نے کہا۔ سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے۔ اس نے یہ اتار کر پھینک دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر عورت خاوند کے سامنے اپنا بناؤ سنگار نہ کرے تو وہ اس پر بوجھل و گراں ہو جاتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عورت یہ نہیں کرسکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اسے زعفران یا عنبر سے زرد کرلے؟

۵۱۴۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلَیْهَا مَسَكَتَیْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَیْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَیْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے بہتر بتاتا ہوں اسے اتار دو۔ اور چاندی کی پازیب بنالو! پھر اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔

(امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا غیر محفوظ ہے)

نوٹ:۔ اس باب میں گزرنے والی جملہ احادیث میں علمائے کرام کی دو آراء ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کے لیے سونا اور اس کے زیور ابتدائے اسلام میں ممنوع تھے۔ پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور عورتوں کے لیے سونا اور ریشم پہننا جائز ہوا۔ دوسرا یہ کہ ممانعت سے مراد یہ ہے کہ عورت اس زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

تَحْرِیْمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

سونا مردوں کے لیے حرام ہے

۵۱۴۹ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا، پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں

حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۰ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَاَخَذَ ذَھَبًا فَجَعَلَہٗ فِیْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۱ عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَہٗ فِیْ یَمِیْنِہٖ وَاَخَذَ ذَھَبًا فَجَعَلَہٗ فِیْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۲ عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَھَبًا بِیَمِیْنِہٖ وَحَرِیْرًا بِشِمَالِہٖ وَ فَقَالَ ھٰذَا حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۳ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا.

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

۵۱۵۴ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ یَعْنِیْ وَالذَّھَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا.

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔ سوائے اس کے کہ وہ ٹکڑے کرکے استعمال کیا گیا ہو۔

۵۱۵۵ عَنْ مُعَاوِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا وَعَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ.

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے سوا سونا پہننے اور سرخ گدیلوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۵۱۵۶ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ اَنَّہٗ سَمِعَ مُعَاوِیَۃَ وَعِنْدَہٗ جَمْعٌ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُبْسِ الذَّھَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ.

حضرت ابوالشیخ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا درآنحالیکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کئی صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریزہ ریزہ کرنے کے سوا سونا پہننے سے منع فرمایا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۵۱۵۷ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِیَةَ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِهٖ اِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ.

جناب حضرت ابوالشیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک حج کے دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور دریافت کیا تمہیں علم نہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؛ سوائے اس کے کہ سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے؛ انہوں نے فرمایا یا اللہ ہاں!

۵۱۵۸ عَنْ اَبِیْ حَمَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ.

سیدنا حضرت ابوحمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپؓ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا، پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا! انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۵۹ عَنْ حَمَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ هَلْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَنَا اَشْهَدُ.

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپؓ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا، پھر انہیں فرمایا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؛ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۰ عَنْ حَمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْكَعْبَةِ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپؓ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا، پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؛ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۱ عَنْ حَمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ادا فرمایا تو آپؓ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے

نَهٰی عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

اندر جمع کیا۔ پھر انہیں فرمایا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ تم نے سنا نہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۲ عَنِ ابْنِ حِمَّانٍ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

سیدنا حضرت ابن حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا! انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳ عَنْ حِمَّانٍ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا، میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے سنا نہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۴ عَنْ اَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ قَالُوا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا۔

جناب حضرت ابوالشیخ ہنائی رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ آپ کے اردگرد مہاجرین میں اور انصار میں سے کئی اصحاب براجمان تھے! انہوں نے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، انہوں نے کہا ہاں یا اللہ پھر فرمایا آپ نے سونا پہننے سے منع فرمایا سوائے اسکے سونا ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے

۵۱۶۵ عَنْ اَبِي الشَّيْخِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا۔

جناب ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا سوائے اس کے کہ سونا ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔

نوٹ: سونا ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر گوٹ کا کام ہو یا کمخواب کا۔

مَنْ اُصِيْبَ اَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

کیا وہ شخص جس کی ناک ضائع ہو گئی ہو سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟

۵۱۶۶ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ اُصِيْبَ

جناب حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی ناک دور

اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

جاہلیت میں کلاب کے دن ضائع ہوگئی تو آپ نے ایک چاندی کی ناک بنائی تھی جو بدبودار ہوگئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

۵۱۶۷ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَهٗ مِنْ ذَهَبٍ۔

جناب حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی ناک دور جاہلیت میں کلاب کے دن ضائع ہوگئی تو آپ نے ایک چاندی کی ناک بنائی تھی جو بدبودار ہوگئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت:۔

۵۱۶۸ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَعْنِيْ لِصُهَيْبٍ مَا لِيْ اَرٰى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَاٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب سے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ اس انگوٹھی کو تو اس ہستی نے ملاحظہ فرمایا جو آپ سے افضل تھی اور نقطہ چینی نہیں فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔

خَاتَمُ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی

۵۱۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّيْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی انگوٹھی پہنی اور سب لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں پہنیں۔ پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا۔ مگر آئندہ کبھی نہ پہنوں گا۔ بعدازاں آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۰ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْجِعَةِ۔

سیدنا حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑے پہننے اور سرخ گدیلے بچھانے اور جو اور گیہوں کی شراب پینے سے منع فرمایا۔

۵۱۷۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑا اور

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ.

لال زینوں پر چڑھنے سے منع فرمایا (جو ریشم کے بنے ہوتے ہوں)

۵۱۷۲ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا چھلا پہننے سرخ زینوں پر چڑھنے ریشمی کپڑے پہننے اور جعہ پینے سے منع فرمایا جو جو اور گندم سے بنائی جاتی ہے اس کی شدت کو آپ نے بیان فرمایا۔

نوٹ:۔ جعہ ایک قسم کی شراب ہے جو جو اور گندم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے شدید نشہ یا سخت گناہ ہونے کا حال بیان فرمایا۔

۵۱۷۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ.

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سرخ زین پر سوار ہونے اور جعہ (شراب) پینے سے منع فرمایا (امام نسائی نے فرمایا۔ کہ پہلی روایت درست ہے)۔

۵۱۷۴ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِيْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

جناب حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا ہمیں اس چیز سے منع فرمایئے جس سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تونبے اور لاکھی کے برتن (میں شراب تیار شدہ پینے) سونے کے چھلے حریر اور ریشمی کپڑے اور سرخ زین سے منع فرمایا۔

۵۱۷۵ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

ترجمہ وہی ہے البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضور نے مجھے لکڑی کے برتن میں نبیذ ڈالنے اور جو و گندم کی بنی ہوئی شراب سے منع فرمایا۔

۵۱۷۶ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حَلْقِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

حضرت مالک بن عمیر سے صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا، ہمیں اس چیز سے منع فرمایئے جس سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تونبے اور لاکھی کے برتن (میں شراب تیار شدہ پینے) جو اور سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑے اور سرخ زین سے منع فرمایا۔

۵۱۷۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا اور میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے دوسرے لوگوں کو بھی منع فرمایا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑا، چکیلے سرخ کسم کے رنگ کو استعمال کرنے اور رکوع و سجود میں تلاوتِ قرآن سے منع فرمایا۔

۵۱۷۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑے پہننے اور سرخ و کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۱۷۹ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا تیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۰ عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے، تیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۱ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی تیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا، چکیلے سرخ رنگ اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا۔ (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے (۲) ریشمی لباس پہننے (۳) رکوع میں تلاوت قرآن مجید کرنے اور (۴) کسم کا رنگ استعمال کرنے سے۔

۵۱۸۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی، تیز کسم کا رنگ استعمال کرنے اور ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور

وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَأَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سونے کی انگوٹھی، کسم کا رنگ اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۶ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ اَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشمی کپڑا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اور حدیث گزر چکی۔

۵۱۸۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَأَ رَاكِعًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشم اور سونے کی انگوٹھی سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے، ریشمی کپڑا استعمال کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۰ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهٰى عَنِ الْمَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ وَخَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے، اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۲ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا، نیز سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے بھی۔

نوٹ: یہ لاکھی برتن ہوتے ہیں جن میں شراب تیار ہوتی ہے کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۳ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّكَ جِئْتَنِيْ وَفِيْ يَدِكَ جَمْرَةٌ مِّنْ نَارٍ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجران کا رہنے والا ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ بے شک تم میرے پاس آئے ہو اور تمہارے ہاتھ میں انگارہ ہے۔

۵۱۹۴۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ أَوْ جَرِيدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَلَا تَطْرَحُ هَذَا الَّذِي فِي إِصْبَعِكَ فَأَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمَى بِهِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَيْتُ بِهِ قَالَ مَا بِهَذَا أَمَرْتُكَ إِنَّمَا أَنْ تَبِيعَهُ فَتَسْتَعِينَ بِثَمَنِهِ.

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص سونے کی انگوٹھی پہنے بیٹھا ہوا تھا اور آپ کے دستِ اقدس میں ایک چھڑی تھی یا شاخ۔ آپ نے اس چھڑی سے اس کی انگلی پر مارا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ علیہ وسلم! میں نے کیا قصور کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے اپنی انگلی سے نکال ڈالو۔ یہ سن کر اس نے اپنی انگلی سے اسے نکالا اور پھینک دیا۔ پھر آپ نے جب دوبارہ اس شخص کو دیکھا تو دریافت فرمایا۔ انگوٹھی کہاں گئی؟ اس نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اسے فروخت کر دو۔ اور اس کی قیمت اپنے کام میں لاؤ۔ (امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا منکر ہے)۔

۵۱۹۵۔ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَاهُ قَالَ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ.

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی اور آپ اسے ایک چھڑی سے مارنے لگے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توجہ مبارک دوسری طرف پھیری تو حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اسے نکال کر پھینک دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے آپ کو تکلیف دی اور آپ کا نقصان کیا۔

۵۱۹۶۔ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ.

۵۱۹۷۔ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ.

۵۱۹۸۔ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ إِصْبَعَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ.

۵۱۹۹ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔

جناب ابن شہاب علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک کو مرسلاً روایت کیا (امام نسائی نے فرمایا۔ مرسلاً زیادہ ٹھیک ہے)

مِقْدَارُ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ

انگوٹھی میں چاندی کی مقدار

۵۲۰۰ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو دوزخیوں کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ دوبارہ حاضر ہوا تو وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے۔ تو اس نے اسے پھینک دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر کس چیز کی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی انگوٹھی بناؤ لیکن وہ بھی ساڑھے چار ماشے سے کم ہو۔

نوٹ:۔ چونکہ بت پیتل کے بھی بنتے ہیں لہذا آپ نے فرمایا کہ میں تم سے بتوں کی بو پاتا ہوں۔

صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کس قسم کی تھی؟

۵۲۰۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی تھی۔ اس کا نگینہ حبشی تھا۔ اور اس میں لکھا ہوا تھا محمد رسول اللہ

نوٹ:۔ نگینہ چونکہ حبش میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے حبشی نگینہ فرمایا گیا۔ دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ شاید دو انگوٹھیاں ہوں۔ نگینے کو حبشی کہنے میں اور احتمال یہ ہیں کہ وہ کالے رنگ کا تھا یا اس کو بنانے والا حبشی تھا۔

۵۲۰۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهِ فِيْ يَمِيْنِهِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور آپ اسے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ اس کا نگینہ حبش کا تھا۔ اور نگینہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیلی کی جانب رکھتے۔

۵۲۰۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی

وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

چاندی کا تھا۔

۵۲۰۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا

۵۲۰۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ روم کے لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر لکھنے والے کی مہر نہ ہو۔ پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں اب بھی اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ اس میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

۵۲۰۷ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهٖ فِيْ يَدِهٖ مِنْ فِضَّةٍ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک مرتبہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں آدھی رات تک دیر کی۔ بعد ازاں آپ باہر تشریف لائے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی گویا کہ میں اب بھی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کو دیکھ رہا ہوں۔ جو آپ کے دستِ اقدس میں چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ

انگوٹھی کون سے ہاتھ میں پہنے

۵۲۰۸ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِيْ يَمِيْنِهٖ.

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِيْنِهٖ.

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک حدیث شریف مروی ہے۔

لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيْدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

لوہے کی ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چاندی چڑھی ہو

۵۲۱۰ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْدًا مَلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَرُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدِيْ فَكَانَ مُعَيْقِيْبٌ عَلٰى

سیدنا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی۔ کبھی وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہوتی تو معیقیب رضی اللہ

خَاتَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عنہ آپ کی اس انگوٹھی پر محافظ مقرر تھے۔

لُبْسُ خَاتَمِ صُفْرٍ

کانسی کی انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِيرٍ فَأَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَيْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَالَ فَمَاذَا أَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةً مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص بحرین سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے سلام کیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی۔ اور پہننے کے لیے ریشم کا ایک جبہ تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار ڈالے اور پھر آکر سلام کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ابھی ابھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف ملاحظہ نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا۔ اس وقت تمہارے ہاتھ میں آگ کا ایک انگارہ تھا۔ اس نے کہا میں اس وقت بہت سے انگارے لایا ہوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تو لایا ہے، وہ ہمارے نزدیک (مدینہ منورہ کے نزدیک مقام) حرہ کے پتھروں سے زیادہ فائدہ مند نہیں ہے۔ (یعنی سونے کے ڈلے اور زمین کے پتھر دونوں برابر ہیں) البتہ دنیا کا سامان ہے، پھر اس شخص نے عرض کیا حضور میں کس چیز سے انگوٹھی بناؤں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوہے، چاندی یا کانسی کا ایک چھلا بنالو۔

۵۲۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوغَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَقْشِهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چاندی کا ایک چھلا بنایا تھا۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کا دل چاہے وہ ایسا چھلا بنالے مگر جو کچھ اس پر کھدا ہوا وہ نہ کھدوائے۔

نوٹ:۔ (۱) کیونکہ اس پر جو کچھ کندہ کیا ہوا ہے۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخصوص مہر ہے۔ محمد رسول اللہ۔ لہٰذا کوئی دوسرا شخص ایسی مہر نہیں بنوا سکتا تھا!

۵۲۱۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ نَقْشًا قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ أَحَدُكُمْ عَلَى نَقْشِهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر کندہ کرایا۔ پھر فرمایا۔ ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور کندہ کرایا ہے۔ اب اس طرح کوئی دوسرا شخص کندہ نہ کرائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

إِلَىٰ وَبِيصِهِ فِي يَدِهِ.

نے فرمایا۔ میں اس کی چمک کو گویا اپنے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ انگوٹھی پر عربی کندہ نہ کراؤ۔

۵۲۱۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو۔ اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی میں کندہ نہ کراؤ۔

نوٹ: مشرکین سے روشنی لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے مشورہ نہ لو۔ کیونکہ مشورہ قوامین سے لیا جانا چاہیئے! وہ تمہارے دشمن ہیں اور تمہیں بری بات بتائیں گے۔

النَّهْيُ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ

کلمے کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔

۵۲۱۵ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

سیدنا حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۲۱۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۲۱۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَقَالَ عَاصِمٌ أَحَدُهُمَا.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (عاصم نے ان میں سے ایک کا ذکر کیا۔

نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتار دینا۔

۵۲۱۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ .

صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی مبارک اتار دیتے۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ اس خاتم مبارک پر اللہ جل جلالہٗ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی تھا۔

۵۲۱۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ قِبَلِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَأَلْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا وَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے پہنتے وقت اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی مبارک کی طرف رکھا۔ دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

۵۲۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور ارشاد فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا۔

۵۲۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور پھر اسے اتار ڈالا۔ آپؐ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کسی دوسرے شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس طرح کندہ کرائے۔ اور آپؐ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

۵۲۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا رَآهُ أَصْحَابُهُ فَشَتْ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ فَرَمَى بِهِ فَلَا نَدْرِي مَا فَعَلَ ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ أَنْ يُنْقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک سونے کی انگوٹھی پہنی جب آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ دیکھا تو سب نے سونے کی انگوٹھیاں پہننی شروع کر دیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرماتے ہوئے اس انگوٹھی کو پھینک دیا اور پتا نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس میں یہ کندہ کرنے کا حکم فرمایا۔ محمدؐ رسول اللہ۔ وہ انگوٹھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں رہی یہاں تک کہ آپ

فَخَرَجَ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى قَلِيْبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

نے وصال فرمایا۔ پھر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ آپ نے اس دنیا سے پردہ پوشی فرمائی پھر یہ انگوٹھی سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ آپؓ کا وصال ہوا۔ پھر یہ انگوٹھی چھ سال تک سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں رہی آپؓ کے دور اقدس میں جب بہت سے خطوط لکھے جانے لگے تو جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری صحابی کو عنایت فرمائی اس سے مہر لگائی جاتی ایک دن وہ انصاری حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کنویں پر گئے۔ اور وہ انگوٹھی اس کنویں میں گر پڑی آپ نے اس کو بہت تلاش کرایا لیکن نہ ملی۔ آخر کار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور انگوٹھی بنوانے کا حکم صادر فرمایا۔ اور اس میں کندہ کرایا محمد رسول اللہ۔

۵۲۲۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ اور آپ نے اس کا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف کیا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس سے مہر لگائی جاتی۔ لیکن آپ اس انگوٹھی کو پہنتے نہیں تھے۔

اَلْجَلَاجِلُ

گھنٹیاں

۵۲۲۴ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ لِاُمِّ الْبَنِيْنَ مَعَهُمْ اَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ فَكَمْ تَرٰى مَعَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ ۔

جناب حضرت ابوبکر بن ابوشیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ام البنین کا ایک قافلہ نکلا ان کے ساتھ گھنٹیاں تھیں۔ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع سے حدیث شریف بیان فرمائی کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ فرشتے "اس قافلے کے ساتھ نہیں جاتے جس میں گھنٹہ ہو۔ اور ان کے ساتھ تو کتنے گھنٹے ہیں۔

نوٹ:۔ اس گھنٹے سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو جانوروں کے گلے میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور جب جانور چلتا ہے۔ تو اس کی آواز مسلسل آتی رہتی ہے۔

۵۲۲۵ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ

جناب حضرت ابوبکر بن موسیٰ راوی ہیں کہ میں سالم کے ہمراہ رہتا تھا۔ اور آپؓ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ۔
کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جس میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۶ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ۔
سیدنا حضرت سالم بن رافع سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جس میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ۔
ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں گھونگرو اور گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۸ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُهُ عَلَيْكَ۔
جناب حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے اپنے والد سے سنا کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میرے کپڑے بوسیدہ ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب کچھ موجود ہے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالٰے نے تمہیں مال عنایت فرمایا ہے۔ تو اس کا نتیجہ اور اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیئے!

نوٹ:۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

فَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اے محبوب! اپنے پروردگار کی نعمت کا تذکرہ اور چرچا کرو۔

اسلام اور عیسائیت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ عیسائیت نے چرچ اور سٹیٹ کو علیحدہ علیحدہ اور الگ الگ کر دیا۔ لیکن اس کے برعکس اسلام کی تعلیم یہ ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے ہمارے پالنہار ہمیں دین اور دنیا دونوں میں بھلائی اور خیر عنایت فرما۔

گویا اسلام دین اور دنیا دونوں کو ملا کر چلتا ہے۔ اور اسی کا تقاضا کرتا ہے۔ مسلمان ہر جگہ مسلمان ہی ہوتا ہے۔ اور اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں مسلمان کی سیاست، معیشت، معاشرت اور دین و دنیا باہم مل کر چلتے ہیں ان میں کوئی تفریق اور علیحدگی نہیں ہوتی۔ اسی لیے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۔

اے ایمان والو۔ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۵۲۲۹ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ اٰتَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْیُرَ عَلَیْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور بوسیدہ سے پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال ہے؟ اس پہ انہوں نے عرض کیا ہاں ہر طرح کا مال ہے آپ نے پوچھا مال کی کون سی قسم تمہارے پاس ہے؟ اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے، غلام اور لونڈیاں وغیرہ عنایت فرمائی ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال اور دولت بخشی ہے تو اس اللہ کا احسان اور فضل و رحمت تم پر ظاہر ہونی چاہیئے یعنی لوگ تمہیں کھاتا پیتا اور خوشحال دیکھیں؛

اٰخِرُ كِتَابِ الزِّیْنَةِ مِنَ السُّنَنِ

سنن میں سے کتاب زیبائش و آرائش ختم شد

بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ

فطرت کا بیان

لغت میں فطرت کے معانی پیدائش کے ہیں۔ یہاں مراد وہ سنن ہیں۔ جو اولین پیغمبروں کے وقت سے مروج ہیں۔ اور یہاں تک پرانی ہوگئی ہیں۔ کہ ان کو فطرت کہا جانے لگا۔ علامہ تورپشتی کے نزدیک فطرت سے مراد دین ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا۔ مراد یہاں دین ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کے لیے قرار دیا۔

۵۲۳۰ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَ الْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ باتیں فطرت کی ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کاٹنا، زیر ناف بال مونڈنا اور ختنہ کرنا۔

اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْیَةِ

مونچھیں کٹوانا اور داڑھی بڑھانا

۵۲۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ۔

ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو چھوٹا کرو اور داڑھی کو لمبا کرو۔

حَلْقُ رُءُوْسِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا سر مونڈنا

۵۲۳۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثَةً اَنْ يَّاْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا اِلَىَّ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُءُوْسِنَا مُخْتَصَرٌ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی) پر تین دنوں کی اجازت دی، کہ ان کا سوگ اور رنج منایا جائے۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ اب آج سے میرے بھائی پر مت روؤ۔ اور ارشاد فرمایا، میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ تو ہم چوزوں کی طرح لائے گئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حجام کو بلاؤ۔ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ ۔

بچے کا بعض سر مونڈنا اور بعض چھوڑ دینا منع ہے

۵۲۳۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

نوٹ: قزع کا مطلب ہے۔ سر پر کچھ بال رکھنا اور بعض مونڈنا۔ دوسری حدیث شریف میں بھی ہے کہ یا سر سارا منڈواؤ یا سارے سر پر بال رکھو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

اِتِّخَاذُ الْجُمَّةِ

سر پر بال رکھنا

۵۲۳۷ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا عَرِيْضَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَثَّ اللِّحْيَةِ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ جُمَّتُهُ اِلٰى شَحْمَتَيْ اُذُنَيْهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ آپ کے دونوں کندھوں کی درمیانی جگہ چوڑی تھی۔ داڑھی مبارک خوب گھنی تھی۔ اور اس کے اوپر کچھ سرخی نمودار تھی۔ آپ کے سر مبارک کے بال

مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ.

کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو لال جوڑا پہنے ہوئے دیکھا، اور میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو حسین وجمیل نہیں دیکھا۔

۵۲۳۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ.

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے کسی بالوں والے شخص کو جوڑا پہنے ہوئے حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین وجمیل نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں کے قریب تھے۔

۵۲۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک تھے۔

۵۲۴۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

تَسْكِينُ الشَّعْرِ

کنگھی یا تیل کرکے بالوں کو برابر کرنا

۵۲۴۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ أَمَا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک ایسے شخص کو ملاحظہ فرمایا جس کے سر کے بال پریشان تھے۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ اتنا بھی نہیں کرسکتا کہ اپنے بالوں کو برابر کرلے!

۵۲۴۲ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُحْسِنَ إِلَيْهَا وَأَنْ يَتَرَجَّلَ فِي كُلِّ يَوْمٍ.

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے سر پر بہت زیادہ بال تھے آپ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان بالوں کو اچھی طرح سجا کر رکھو اور روزانہ کنگھی کرو۔

فَرْقُ الشَّعْرِ

بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ شُعُورَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو بڑھا دیتے تھے۔ اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ اور حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امر میں جس میں کوئی حکم نازل نہ ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے بعد ازاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے!

نوٹ: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم وحی الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا تھا لہٰذا مانگ نکالنا سنت ٹھہرا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو شخص اس سنت کو چھوڑ کر عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرے یا ٹیڑھی مانگ نکالے وہ شخص گمراہ ہے۔

اَلتَّرَجُّلُ
کنگھی کرنا

۵۲۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ عُبَيْدٌ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جن کا نام عبید تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ عیش و عشرت میں پڑ جانے کو منع فرماتے تھے۔ اور اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا بھی ہے۔

نوٹ: ہر وقت کنگھی کرنا۔ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح آراستہ و پیراستہ رکھنا مکروہ ہے مردوں کا یہ کام نہیں کہ وہ رات دن اپنے آپ کو لغو کاموں میں مشغول رکھیں۔ اور وقت ضائع کریں۔

اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ
کنگھی کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا

۵۲۴۵ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے شروع فرماتے۔

اَلْاَمْرُ بِالْخِضَابِ
خضاب کرنے کا حکم

۵۲۴۶ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ اور سلمان بن یسار رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہود و نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کے خلاف کرو۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اچھے اور فائدہ مند کاموں کو اگر یہود و نصاریٰ نہ کریں تو ہمیں کرنا چاہیئے اور ان کی مخالفت کو بیرا نہیں سمجھنا چاہیئے! حکمت مسلمان کی گم کردہ چیز ہے۔ وہ اسے جہاں بھی دیکھے حاصل کرے۔ بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جو بات شریعت کے خلاف ہو وہ حکمت کے بھی خلاف ہے۔

۵۲۴۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَاَنَّهٗ ثَغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا اَوْ اخْضِبُوْا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) ابوقحافہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور آپ کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے۔ حضور انور صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کا رنگ بدلو اور انہیں خضاب لگاؤ۔

تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ

۵۲۴۸ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ.

داڑھی کو زرد کرنا

جناب حضرت عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو داڑھی زرد کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ

۵۲۴۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

داڑھی کو ورس اور زعفران سے زرد کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس (گھاس سے) اور زعفران سے پیلا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے

اَلْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

۵۲۵۰ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَأَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هٰذِهٖ.

قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانا

جناب حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ آپ نے اپنی آستین سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تمہارے عالم کہاں ہیں! میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں جب مصنوعی بال استعمال کرنے لگیں تو تباہ ہو گئیں۔

۵۲۵۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخَذَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أُرٰى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُوْدَ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ.

سیدنا حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا۔ میں نے یہودیوں کے سوا یہ کام کسی کو بھی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زور رکھا۔

وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

۵۲۵۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ

اوڑھنی سے بال جوڑنا

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْقَاهَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هُوَ هٰذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْأَةُ فِيْ رَأْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ.

آپؓ نے فرمایا۔ اے لوگو! سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں زور سے منع فرمایا۔ پھر کپڑے کا ایک کالا ٹکڑا نکالا اور اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا۔ اور فرمایا زور یہی ہے کہ عورت اس کو اپنے سر میں ڈال کر اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے

۵۲۵۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الْمَرْأَةُ تَلُفُّ عَلَى رَأْسِهَا.

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور سے منع فرمایا۔ اور زور کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بال معمول سے زیادہ ظاہر کرنے کے لیے سر پر کوئی مصنوعی بال وغیرہ لپیٹ لیے جائیں۔

لَعَنَ الْوَاصِلَةَ

مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت

۵۲۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی دونوں پر لعنت

۵۲۵۵ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتًا لِيْ عَرُوْسٌ وَإِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک بیٹی ہے جس کی شادی ہوئی ہے۔ وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال گر گئے ہیں۔ تو کیا میں اگر مصنوعی بال اس کے سر میں لگا دوں تو مجھ پر گناہ ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ

گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت

۵۲۵۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصنوعی بال لگانے والی لگوانے والی بال گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

لَعَنَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ

منہ کے رؤئیں اکھیڑنے والیوں دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت

۵۲۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منہ کی رؤئیں اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت فرمائی ۔ آگاہ رہو جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس پر میں بھی لعنت کرتا ہوں۔

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے والیوں دانتوں کو مصنوعی طور پر کشادہ کرانے والیوں اور منہ کی رؤئیں اکھیڑنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی جو اللہ رب العزت کی فطرت کو بدلتی ہیں۔

نوٹ : معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی پیدائش اور فطرت کو بدلنا بُرا ہے۔ مگر ختنہ کرانا مونچھیں کترانا بغل کے بال اکھیڑنا زیرناف بال مونڈنا ناخن تراشنا اور جو چیزیں ان کی مثل ہیں ۔ ان سے بھی پیدائش اور خلقت بدلتی ہے لیکن چونکہ یہ سب آئیں جملہ پیغمبران علیہم السلام کرتے آئے ہیں اسی وجہ سے یہ فطرتی اور پیدائشی مشہور ہو گئیں ۔ لہٰذا انہیں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرتی سنت ارشاد فرمایا ہے۔

۵۲۵۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ وَمَالِيْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منہ کے بال اکھیڑنے والیوں دانت کھلے کرانے والیوں اور گودنا گودانے والیوں پر لعنت فرمائی جو اللہ تعالیٰ کی فطرت کو تبدیل کرتی ہیں ۔ ایک عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے پوچھا ۔ کیا آپ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں ؟ تو آپ نے جواب دیا ۔ میں ایسا کیوں نہ کہوں جیسے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

۵۲۶۰ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

جناب حضرت ابراہیم راوی ہیں ۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے بالوں کو گودنے والی عورتوں اور منہ کے بال اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ۔ خبردار میں ان لوگوں پر لعنت کرتا ہوں جن پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ۔

اَلتَّزَعْفُرُ

زعفرانی رنگ لگانا

۵۲۶۱ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران کے رنگ لگانے سے منع فرمایا

۵۲۶۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ لگانے سے منع فرمایا

اَلطِّيْبُ

خوشبو/عطر

۵۲۶۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهٗ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جب کوئی شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں خوشبو پیش کرتا تو آپ اس کو نہ لوٹاتے۔

۵۲۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيْبٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ وزن میں ہلکی ہے۔ اور خوشبو میں عمدہ ہے۔

۵۲۶۵ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيْبًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو عورت نماز عشا کے لیے مسجد میں آنا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۶ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّ طِيْبًا.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز عشاء کے لیے نکلو تو خوشبو استعمال نہ کرو۔

۵۲۶۷ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو عورت مسجد کو جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو عورت خوشبو کی دھونی لے وہ عشاء کی جماعت میں نہ آئے

ذِكْرُ اَطْيَبِ الطِّيْبِ

بہترین خوشبو

۵۲۶۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهُوَ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا تذکرہ کیا

أَطْيَبُ الطِّيبِ۔

جس نے اپنی انگوٹھی میں کستوری بھری تھی آپ نے فرمایا۔ یہ بہترین خوشبو ہے۔

تَحْرِيمُ لُبْسِ الذَّهَبِ

سونا پہننے کی ممانعت

۵۲۷۰ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ لِإِنَاثِ أُمَّتِي الْحَرِيرَ وَالذَّهَبَ وَحَرَّمَهُ عَلَى ذُكُورِهَا۔

جناب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی عورتوں کے لیے ریشم اور سونا حلال فرمایا۔ اور مردوں پر حرام فرمایا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۷۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِيتُ عَنِ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ مجھے لال رنگ کا کپڑا اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا گیا۔

۵۲۷۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں تلاوت کلام مجید کرنے، ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں تلاوت کلام مجید کرنے، ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں تلاوتِ کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑا اور کسم استعمال کرنے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اور سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑے کے استعمال اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور

وسلم نهى عن ثياب المعصفرة وعن الحرير وان تقرأ وهو راكع وعن خاتم الذهب.

کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اور ریشمی کپڑا پہننے اور رکوع میں کلام مجید اور سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۵۲۷۸ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم الذهب.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۹ عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تختم الذهب.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم ونقشه

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کے نقش کا بیان

۵۲۸۰ عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم الذهب فلبسه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتخذ الناس خواتيم الذهب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني كنت البس هذا الخاتم واني لن البسه ابدا فنبذه فنبذ الناس خواتيمهم.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور پھر اسے پہنا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کو پہنتا لیکن اب کبھی نہ پہنونگا۔ پھر آپ نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا اور لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار دیں۔

۵۲۸۱ عن ابن عمر قال كان نقش خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم محمد رسول الله.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی پہ یہ الفاظ کندہ تھے محمد رسول اللہ۔

۵۲۸۲ عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصه حبشي ونقشه محمد رسول الله.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ سیاہ عقیق تھا۔ اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

۵۲۸۳ عن انس قال اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكتب الى الروم فقالوا انهم لا يقرءون كتابا الا مختوما فاتخذ خاتما من فضة كاني انظر الى بياضه في يده ونقش فيه محمد رسول الله.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ روم کو کچھ لکھنا چاہا، لوگوں نے عرض کیا کہ روم کے لوگ اس خط کو کوئی وقعت نہیں دیتے جس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو۔ تو اس وقت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک مہر تیار کرائی۔ گویا کہ میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ اور اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندہ کرایا۔ محمد رسول اللہ۔

۵۲۸۴ عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصه حبشي.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کرائی۔ اسکا نگینہ حبشی یعنی ملک حبش سے آیا تھا یا سیاہ تھا یا اس نگینے کو تراشنے والا حبشی تھا۔

۵۲۸۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ چاندی کا تھا

(ابن عبدالبر نے فرمایا۔ یہ صحیح ہے)

۵۲۸۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر کندہ کرایا۔ اب کوئی شخص اس طرح کندہ نہ کرائے۔

مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کون سی انگلی میں پہنی جائے۔

۵۲۸۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَاِنِّيْ لَاَرٰى بَرِيْقَهٗ فِيْ خِنْصَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی تیار کرائی اور ارشاد فرمایا۔ ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے۔ اور اس پر کندہ کرایا ہے۔ اب اس طرح کوئی شخص کندہ نہ کرائے اور میں اس کی چمک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھنگلی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنتے۔

۵۲۸۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِصْبَعِهِ الْيُسْرٰى.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ گویا کہ میں ابھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی سفیدی کو آپ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۹۰ عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ وَّرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرَى الْخِنْصَرَ.

سیدنا حضرت ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے بتایا کہ گویا کہ چاندی کی بنی ہوئی اس انگوٹھی کی چمک کو ملاحظہ کر رہا ہوں۔ اور آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کو بلند فرمایا۔ (یعنی آپ اس انگلی میں انگوٹھی پہنتے تھے)

۵۲۹۱ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى.

سیدنا حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلمے کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۹۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ وَفِي الْوُسْطٰى

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلمے کی انگلی یعنی درمیانی انگلی اور اس

وَالَّتِي تَلِيهَا.

مَوْضِعُ الْفَصِّ

۵۲۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ.

آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا

طَرْحُ الْخَاتَمِ وَتَرْكُ لُبْسِهِ

۵۲۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمَ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ.

۵۲۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۶ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ رَاَى فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعُوهُ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ.

لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

کے نزدیک والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

نگینہ کون سی جگہ رہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے بعدازاں آپ نے اسے اتار ڈالا اور اس کی جگہ چاندی کی انگوٹھی پہنی۔ اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا بعدازاں ارشاد فرمایا۔ کسی شخص کے لیے زیبا نہیں کہ وہ اپنی انگوٹھی پر کندہ کرائے۔ اور

انگوٹھی اتار ڈالنا اور اس کو نہ پہننا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس انگوٹھی نے میرا دھیان اور خیال تقسیم کر دیا۔ کبھی میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں اور کبھی اس انگوٹھی کی طرف بعدازاں آپ نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کرائی اور آپ اس کو پہنتے تھے۔ آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا۔ لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور انگوٹھی کو اتارا اور ارشاد فرمایا۔ میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا بعدازاں آپ نے اس انگوٹھی کو اتار کر پھینک دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں اب دوبارہ اس انگوٹھی کو کبھی نہ پہنوں گا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی ایک دن لوگوں نے بھی ایسی ہی انگوٹھیاں تیار کرائیں۔ اور پہنیں پھر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انگوٹھی اتار ڈالی تو دوسرے

۵۲۹۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَانَ جَعَلَ فَصَّهٗ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ وَلَا يَلْبَسُهٗ

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کرائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا پھر لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی کو اتار ڈالا۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔ بعدازاں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے صرف مہر لگاتے لیکن اسے پہنتے نہیں تھے۔

۵۲۹۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ فَاَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ فَاَدْخَلَهٗ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ۔

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا تو (آپ کو دیکھ کر) دوسرے لوگوں نے بھی ایسی ہی انگوٹھیاں تیار کرائیں۔ پھر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا۔ اور ارشاد فرمایا میں اب کبھی بھی اس انگوٹھی کو نہ پہنوں گا۔ اس کے بعد آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اور اسے اپنے دستِ اقدس میں پہنا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد وہ انگوٹھی سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ اقدس میں رہی پھر جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ وہ اریس کے کنویں میں جا گری۔

نوٹ:۔ بعدازاں تلاش بسیار کے باوجود نہ ملی۔ لیکن اس دن سے فتنہ شروع ہوگیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

اس امر کا ذکر کہ کون سے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کون سے مکروہ

۵۲۹۹ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِيْ سَيِّئَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اٰتَانِيَ اللّٰهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

سیّدنا حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والدِ گرامی سے سنا وہ ارشاد فرماتے کہ میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے میلے پرانے کپڑوں میں دیکھا، تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ مال و متاع ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں! ہر طرح کا مال و دولت اللہ رب العزت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تمہارے پاس مال و دولت ہے تو اس کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیے! (اچھے اور صاف کپڑوں اور صاف و بہترین مکان کی صورتوں میں)

صفائی:۔ نوٹ:۔ حکماء کا اتفاق ہے کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور پاکیزگی اہم ہے

ہر روز بلاناغہ غسل کرنا پانچوں وقت وضو کرنا، کپڑے صاف اور اجلے رکھنا نیز مکان کی صفائی انسانی صحت کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۰ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَكَسَانِي مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا أَوْ لِتَبِيعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا۔

زرد لکیر دار ریشمی چادر پہننی ممنوع ہے

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا زرد لکیروں والی ریشمی چادروں کا ایک جوڑا ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ حضور کتنا اچھا ہوتا کہ آپ ان چادروں کو جمعۃ المبارک کے دن پہننے کے لیے لے لیتے (نیز اس وقت پہننے کے لیے) جب غیر ملکی وفود آپ کی خدمت میں آتے ہیں۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر اس قسم کے متعدد جوڑے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے۔ آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے یہ جوڑے پہناتے ہیں حالانکہ اس سے قبل آپ نے کیا ارشاد فرمایا تھا۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تمہیں یہ جوڑا پہننے کے لیے نہیں دیا۔ بلکہ اس لیے دیا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو پہناؤ۔ یا فروخت کر دو۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک خالہ زاد بھائی کو بخش دیا جو مشرک تھا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے [illegible] مشرک ہوں [illegible] سلوک کرنا [illegible] ثابت ہے

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

۵۳۰۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ۔

عورتوں کے لیے سیر پہننے کی اجازت

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ریشمی سیرا کی بنی ہوئی ایک قمیص پہنے ہوئے دیکھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپؓ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو زرد لکیروں والی ریشمی چادر پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔

اَلسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ

۵۳۰۳ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَاَمَرَنِيْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

سیرا ایک ایسا ریشمی کپڑا ہے جس میں زرد ریشمی لکیریں ہوتی ہیں

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشمی چادروں کا زرد لکیر دار ایک جوڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو میرے پاس ارسال فرمایا۔ میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرہ انور پر ناراضگی دیکھی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا پھر آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْاِسْتَبْرَقِ

۵۳۰۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَاٰى حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِيْنَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَكَسَا اُسَامَةَ حُلَّةً فَاَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ اِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ اَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ۔

استبرق (ایک ریشمی کپڑا) پہننے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بازار میں استبرق (ریشمی جوڑا) فروخت ہو رہا ہے۔ آپ اسے لے کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیجئے! اور جمعۃ المبارک کے دن اور جب غیر ملکی وفود آپ کے پاس آئیں اس کو پہنا کیجئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر اسی قسم کے تین جوڑے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے! ان میں سے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر کو، ایک حضرت علی کو اور ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم کو بخشا تو جناب فاروق اعظم شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور آپ نے قبل ازیں اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ (کہ یہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے) پھر آپ نے یہ مجھے کیوں عنایت فرمایا؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو بیچ کر اپنی ضرورت پوری کیجئے۔ یا اس کے ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنائیے

صِفَةُ الْاِسْتَبْرَقِ

۵۳۰۵ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ

استبرق کیسا ہوتا ہے؟

جناب حضرت یحییٰ بن اسحاق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سالم

سَالِمٌ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُولُ رَاٰى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَاَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هٰذِهِ ۲ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۲ آخر تک حدیث پاک حسب سابق ہے۔

نے پوچھا۔ استبرق کیا ہے؟ میں نے کہا ایک قسم کا سخت ریشمی کپڑا ہوتا ہے۔ سالمؒ نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ریشمی کپڑے کا ایک جوڑا ملاحظہ فرمایا اور آپؓ اس کو لے کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور فرمایا۔ یہ خرید لیجئے۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ

دیبا پہننے کی ممانعت

۵۲۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَاَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهِ وَقَالَ اِنِّي نُهِيتُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَشْرَبُوْا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلَا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نے پانی مانگا تو ایک اعرابی نے آپ کی خدمت میں چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نے اسے پھینک دیا۔ اور بعد ازاں لوگوں کے سامنے اس کو استعمال کرنے کی معذرت کردی) اور فرمایا۔ مجھے اس کی ممانعت ہے میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا سونے اور چاندی کے برتن میں مت پیو۔ دیبا اور حریر نہ پہنو۔ یہ کافروں کے لیے دنیا میں ہے اور ہمارے لیے آخرت میں ہے۔

لُبْسُ الدِّيبَاجِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ

ایسا دیبا پہننا جس میں سنہری کام کیا گیا ہو!

۵۲۰۷ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اِنَّ سَعْدًا قَالَ اِنَّ سَعْدًا كَانَ اَعْظَمَ النَّاسِ وَاَطْوَلَهُ ثُمَّ بَكَى فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى اُكَيْدِرٍ صَاحِبِ دُوْمَةَ بَعْثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُوْنَهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ

جناب حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے۔ کہ میں جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے میں نے آپ کو سلام عرض کیا۔ تو انہوں نے دریافت کیا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا میں عمرو کا بیٹا واقد ہوں۔ اور حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ، جو بہت بڑے صحابی تھے کا پوتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بہت بڑے عظیم اور طویل القامت شخص تھے۔ یہ فرمانے کے بعد وہ بہت زیادہ روئے بعد ازاں فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر بادشاہ کے پاس ایک لشکر بھیجا جو دومہ کا سردار تھا۔ اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشم اور سونے کا بنا ہوا ایک جبہ بھیجا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا

سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ۔

بعدازاں آپ منبر پر کھڑے ہوئے۔ آپ پھر بیٹھ گئے اور بات تک نہ فرمائی اور پھر منبر سے نیچے تشریف لائے لوگ اس جبے کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہو۔ جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں۔

نوٹ (۱) سیدنا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بہت بڑے اور جلیل القدر صحابی تھے۔ نیز آپؓ قبیلۂ اوس کے سردار تھے آپ کو جنگ میں ایک تیر لگا جس سے آپ شہید ہو گئے۔

(۲) دومہ مدینہ منورہ سے ۱۳ تیرہ منزلوں کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔

(۳) لوگ اس جبے کو چھونے لگے اور اس طرح اس کی چمک دمک سے حیران ہونے لگے۔

(۴) سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس جبے سے کہیں زیادہ بہترین ہیں۔ تو دوسرے لباس اور کپڑوں کا کیا حال ہوگا۔ تاہم یہ حدیث مبارکہ اگلی حدیث پاک سے منسوخ ہے

ذِكْرُ نَسْخِ ذٰلِكَ

حدیث ہذا کے منسوخ ہونے کا بیان

۵۲۰۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا أَعْطَيْتَنِيهِ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ عُمَرُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیبا کی ایک قبا پہنی جو آپ کی خدمت اقدس میں تحفۃً پیش کی گئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اسے اتار دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دی۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابھی آپ نے اس کو کیوں اتار دیا۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے اسے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے وہ چیز عنایت فرمائی جسے آپ ناپسند فرماتے ہیں تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دی۔ بلکہ اس لیے دی ہے تاکہ تم اسے فروخت کر دو۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ وَأَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

ریشم پہننے کی سزا اور جو شخص اسے دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا

۵۲۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ.

نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا۔

۵۳۱۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوْا نِسَآءَكُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑا مت پہناؤ۔ کیونکہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں نہ ملے گا۔

۵۳۱۱ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَفْصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.

سیدنا حضرت عمران بن حطّان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا تم عائشہ سے دریافت کرو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ آپ نے بتایا کہ مجھے حضرت ابو حفص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

۵۳۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے۔ جس شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

۵۳۱۳ عَنْ عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ قَالَ اَتَتْنِي امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْنِيْ فَقُلْتُ لَهَا هٰذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتْبَعَتْهُ تَسْاَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا اَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ اَفْتِنِيْ فِي الْحَرِيْرِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت علی بارقی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے آئی۔ میں نے بتایا یہ ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سے دریافت کیجیے گا وہ عورت مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آپ کے پیچھے گئی اور میں اس کے پیچھے سننے کو گیا۔ کہتے ہیں کہ اس عورت نے کہا مجھے ریشمی کپڑے میں فتویٰ دو۔ انہوں نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ

ریشمی کپڑے پہننے ممنوع ہیں

۵۳۱۴ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا۔ اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیوں

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ.

اور چاندی کے برتنوں اور ریشمی پاپاجاموں سے منع فرمایا۔ نیز آپ نے قسی استبرق دیبا اور حریر سے بھی منع فرمایا (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں)

اَلرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

ریشم پہننے کی رخصت

٥٣١٥ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت بخشی۔ اس لیے کہ ان حضرات کو کھجلی ہوگئی تھی۔

نوٹ:۔ یہ اجازت مخصوص حالات میں کھجلی کی وجہ سے تھی۔ کیونکہ ریشم سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اور بعض حکماء کے نزدیک خارش و کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے۔

٥٣١٦ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصِ حَرِيرٍ كَانَتْ بِهِمَا يَعْنِي بِحِكَّةٍ. — ترجمہ جو اوپر گذرا۔

٥٣١٧ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ ابْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هٰكَذَا وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرَأَيْتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ

سیدنا حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ تھے۔ اسی دوران جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ریشم کا کپڑا صرف وہی شخص پہنتا ہے جس کا دنیا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ مگر اتنا ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ جو انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی دو درمیانی انگلیاں ملا کر میں سمجھتا ہوں جیسے طیلسان کی گھنڈیاں۔ بعد ازاں میں نے طیلسان کو دیکھا وہ ایک معروف کپڑا ہے۔ جسے کندھے پر ڈالتے ہیں۔

٥٣١٨ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرَخِّصْ فِي الدِّيبَاجِ إِلَّا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعَ.

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار انگلیوں کے سوا ریشم پہننے کی اجازت نہیں بخشی۔

نوٹ:۔ اگر اشد ضرورت میں ریشم کا کپڑا استعمال کرنا ضروری ہو تو زیادہ سے زیادہ چار انگل استعمال ہو سکتا ہے۔

لُبْسُ الْحُلَلِ

کپڑوں کے جوڑے پہننا

٥٣١٩ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ أَجْمَلُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو لال جوڑا پہنے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے دیکھا اتنا حسین و جمیل اور خوبصورت جتنا اس سے قبل میں نے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ بعد میں دیکھا۔

لُبْسُ الْحِبَرَةِ

۵۲۲۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ.

یمنی چادر پہننا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں میں سے یمنی چادر سب سے زیادہ پسند تھی

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ

۵۲۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهٖ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا.

کسم کے رنگ والے کپڑے پہننا ممنوع ہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم کے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کفار کے کپڑے ہیں لہذا تم انہیں نہ پہنو۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا لباس اور طور و اطوار میں کفار کی سی مشابہت ممنوع ہے۔

۵۲۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي النَّارِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ جاؤ انہیں پھینک دو۔ آپؓ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ پھینکوں؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ میں۔

۵۲۲۳ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

لُبْسُ الْخُضْرِ مِنَ الثِّيَابِ

۵۲۲۴ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ.

سبز کپڑے پہننا

سیدنا حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو سبز کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے

لُبْسُ الْبُرُوْدِ

۵۲۲۵ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا

چادریں پہننا

جناب حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی تکالیف اور مشکلات کا شکوہ کیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے

أَلَا تَدْعُوا اللهَ لَنَا۔

سائے میں چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے عرض کیا آپ ہمارے لیے خداوند قدوس سے مدد نہیں مانگتے اور ہمارے لیے دعا نہیں فرماتے۔

۵۳۲۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک خاتون چادر لے کر آئیں۔ سہل نے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ وہ چادر کیسی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں یہی شملہ اور اس کے حاشیوں پر کڑھائی کی گئی تھی اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ (نقش ونگار کیے ہیں) اور میں یہ آپ کی خدمت میں پہننے کے لیے پیش کروں گی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے مدنظر اس کو لے لیا جب آپ باہر تشریف لائے تو اسی چادر کا تہ بند باندھے ہوئے تھے۔

اَلْاَمْرُ بِلُبْسِ الْبِيضِ مِنَ الثِّيَابِ

سفید کپڑے پہننے کا حکم:

۵۳۲۷ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف وشفاف ہوتے ہیں۔ اور اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔

۵۳۲۸ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم سفید کپڑے پہنا کرو۔ زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو۔ کیونکہ یہ کپڑے عمدہ ہیں۔

لُبْسُ الْاَقْبِيَةِ

قبا پہننا

۵۳۲۹ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ کو نہ دی۔ تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ بیٹا میرے ہمراہ چلئے ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چلیں۔ میں ان کے ہمراہ گیا۔ تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ آپ اندر جائیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بلائیں میں نے جا کر بلایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم انہی قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تو یہ آپ کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا اور اس کے بعد اسے پہن لیا۔

لُبْسُ السَّرَاوِيلِ

٥٣٣٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

شلوار پہننا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو میدانِ عرفات میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جس شخص کو تہ بند نہ ملے وہ شلوار پہنے۔ اور جس شخص کو چپل نہ ملے وہ موزے پہن لے۔

اَلتَّغْلِيظُ فِي جَرِّ الْإِزَارِ

٥٣٣١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

تہ بند بہت زیادہ لٹکانا ممنوع

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص غرور اور فخر سے اپنی چادر (یا شلوار) ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا تھا تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اس سے مراد سابقہ امتوں میں سے کوئی شخص ہے اور یہ غرور و تکبر کی سزا ہے ازار لٹکانا اتنا بڑا گناہ نہیں تاہم فخر اور غرور کی نیت سے لٹکانا گناہ ہے۔

٥٣٣٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے کپڑے کو فخر اور غرور سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

٥٣٣٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا جیسے اوپر گذرا۔

مَوْضِعُ الْإِزَارِ

٥٣٣٤ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ

تہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیئے

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہ بند پنڈلیوں تک ہونا چاہیئے! جہاں پر بہت زیادہ گوشت ہوتا ہے وہاں تک مگر اس سے زیادہ چاہو تو اور نیچا سہی اگر اس سے بھی زیادہ نیچا کرنا چاہو تو مزید نیچے پنڈلیوں کے آخر تک تاہم ٹخنوں کو ازار کے اندر نہیں ہونا چاہیئے۔

نوٹ:۔ یعنی ٹخنے تہ بند کے نیچے نہ آئیں۔

مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ

۵۳۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ.

۵۳۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ.

چادر کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والی (چادر) جہنم میں جائے گی۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والی (چادر) جہنم میں جائے گی۔

إِسْبَالُ الْإِزَارِ

۵۳۳۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلِ الْإِزَارِ.

۵۳۳۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ.

چادر لٹکانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت ازار لٹکانے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالٰی قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا۔ اور انہیں انتہائی دردناک عذاب ہوگا ایک تو وہ شخص جو کچھ دے کر احسان جتلائے۔ دوسرا وہ شخص جو ازار لٹکائے تو تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرے۔

۵۳۳۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ازار، قمیص اور عمامہ ان تینوں میں سے کسی ایک کو تکبر سے لٹکائے اللہ تعالٰی اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

نوٹ:۔ ازار یا چادر کا لٹکانا یہ ہے کہ اسے ٹخنوں سے نیچے لٹکائے۔ کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ وہ ازار سے بڑھ جائے یا آستینیں لمبی لمبی رکھے یا ضرورت سے زیادہ دامن چوڑا کرے۔ عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملے کو بہت طویل اور لمبا چھوڑے سرین تک آدھی پیٹھ سے زیادہ جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ یہ نہی اس لیے ہے کہ کپڑا بے کار خرچ ہوتا ہے۔ اور اس کی بجائے اگر یہی کپڑا دوسرے کسی مسلمان بھائی کو دے دے تو بہتر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر ازار یا کرتا ٹخنوں سے نیچے ہو تو یہ اکثر مٹی میں خراب ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات آدمی چلتے چلتے اس میں الجھ کر گر پڑتا ہے۔

۵۳۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ۔

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قمیص غرور اور تکبر سے لٹکائے۔ قیامت کے دن اللہ رب العزت اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے اختیاری سے میری ازار کا ایک کونا لٹک جاتا ہے۔ البتہ اگر میں اس کا خیال رکھوں تو یہ نہیں لٹکے گا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو غرور و تکبر سے یہ کام کرتے ہیں۔

نوٹ:- حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کے مزاج میں تکبر نہ ہو اور اس کا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو وہ گنہگار نہ ہو گا افضل یہ ہے کہ ازار کے بارے میں احتیاط رکھے اور اسے ٹخنوں سے نیچے نہ ہونے دے۔

ذُيُولُ النِّسَاءِ

عورتیں اپنا دامن کتنا لٹکائیں؟

۵۳۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ تُرْخِينَهُ شِبْرًا قَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ تُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا لٹکائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں اپنے دامنوں کے ساتھ کیا کریں؟ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بالشت کے برابر لٹکائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاؤں کھل جائیں گے! تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورتیں ایک ہاتھ تک کے برابر لٹکائیں اور اپنا دامن اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۲۲ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ تُرْخِي ذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے دامن کے متعلق دریافت کیا

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتیں ایک بالشت لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اس قدر لٹکانے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو وہ ایک ہاتھ بڑھا لیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۲۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَ إِذًا تَبْدُو أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا عورت اپنے ازار کو کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا۔ ایک بالشت۔ انہوں نے عرض کیا اس سے تو پاؤں کھل جائیں گے تو سرور کونین صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے۔

۵۳۴۲ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَۃُ مِنْ ذَیْلِھَا قَالَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا یَنْکَشِفُ عَنْھَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِیْدُ عَلَیْھَا

ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے آپ نے فرمایا ایک بالشت۔ انہوں نے کہا اتنا تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک ہاتھ سے زیادہ نہ کرے۔

اَلنَّھْیُ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ

سارے جسم پر کپڑا لپیٹنا

نوٹ:۔ سارے بدن پر اس طرح کپڑا لپیٹنا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے۔

۵۳۴۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ یَحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا۔ اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ لگا کر (دکتے کی طرح) بیٹھے۔ اور اس کپڑے سے اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو

نوٹ:۔ دونوں پاؤں سامنے کھڑے کرکے سرین کو زمین پر رکھ کر جب کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

۵۳۴۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا۔ اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ لگا کر (دکتے کی طرح) بیٹھے اور اس کپڑے سے اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

اَلنَّھْیُ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

صرف ایک کپڑے میں بدن لپیٹنا ممنوع ہے۔

۵۳۴۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر ایک ہی کپڑا لپیٹ لینے اور ایک ہی کپڑے میں گوٹ مارنے سے منع فرمایا۔

کیونکہ اس طرح آدمی قیدی کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوں اور اس امر کا احتمال ہے کہ وہ چلتے چلتے گر پڑے

لُبْسُ الْعَمَائِمِ الْحَرْقَانِیَّۃِ

سیاہ عمامہ باندھنا

۵۳۴۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِمَامَۃً حَرْقَانِیَّۃً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

نوٹ:۔ حدیث مبارک میں لفظ حرقانیہ آیا ہے جو حرق سے بنا ہے۔ اس کا مطلب جلانا ہے۔ جیسے جب کوئی چیز انگاروں میں جلائی جائے تو وہ سیاہ اور کالی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عمامے کا رنگ سیاہ تھا۔

لُبْسُ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ

سیاہ رنگ کی پگڑیاں باندھنا

۵۲۴۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر سیاہ پگڑی باندھے داخل ہوئے۔

۵۲۵۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا اضافہ ہے "بغیر احرام کے"

اِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

دو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانا

۵۲۵۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ الْكَتِفَيْهِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، ایسے معلوم ہوتا ہے کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے منبر پر دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹک رہا ہے۔

اَلتَّصَاوِيْرُ

تصویریں

۵۲۵۲ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔

۵۲۵۳ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔

۵۲۵۴ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ۔

جناب حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے اور ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دیکھا جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کے نیچے سے بچھونا نکالے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس میں تصاویر ہیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، کیا تمہیں علم ہے؟ سہل نے جواب دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ بھی تو ہے کہ اگر کپڑے میں تصاویر کے نقش و نگار ہوں تو ان کی اجازت ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں لیکن مجھے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی تصاویر نہ دیکھوں۔

۵۲۵۵ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور انور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ قَالَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ .

کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ ... حدیث ہذا کے راوی بسر فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ علیل ہوتے۔ اور ہم ان کی عیادت کے لیے ان کے دروازے پر گئے وہاں ایک ایسا پردہ لٹک رہا تھا جس پر تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضرت زید رضی اللہ عنہم نے پہلے دن تصویر کے متعلق نہیں کہا تھا؟ عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر کپڑے میں تصاویر ہوں تو کوئی حرج نہیں

۵۳۵۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَأَى سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے کھانا تیار کیا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ ملاحظہ فرمایا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ اور ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصاویر ہوں۔

۵۳۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أُولَاتُ الْأَجْنِحَةِ قَالَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ انْزِعِيهِ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور پھر اندر تشریف لائے۔ میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حکم فرمایا۔ اسے نکال دیجئے۔

۵۳۵۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا قَطِيفَةٌ لَهَا عَلَمٌ نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسا کپڑا تھا جس پر چڑیوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ جب کوئی شخص اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے ہوتا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ اس کو الٹ دیجئے! کیونکہ جب میں داخل ہوتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے۔ اور ہمارے پاس ایک ایسی چادر تھی جس پر نقش و نگار تھے ہم اس کو پہنتے تھے اور ہم نے اس کو (نقش و نگار اتارنے کے لیے) کاٹا نہیں۔

۵۳۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيهِ عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو روشندان پر لٹکا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف نماز پڑھا کرتے پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اس کو میں نے اتار

وَسَائِدَ۔

۵۳۶۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ فَقَطَعَتْهُ وِسَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

کرا کے تکیے بنا ڈالے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور اسے اتار ڈالا بعدازاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنائے محفل میں سے ایک شخص جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا بولا کہ میں نے ابو محمد (قاسم) کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپؓ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تکیہ لگاتے تھے۔

ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب کن کو ہوگا

۵۳۶۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَزَعَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے روشن دان پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا۔ جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ آپ نے اسے اتار ڈالا اور ارشاد فرمایا قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصاویر بناتے ہیں۔

۵۳۶۲ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ترجمہ حسب سابق البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے۔ کہ جب آپ نے اس پردے کو ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہوگیا اور اس کے بعد آپ نے اسے اپنے دست انور سے پھاڑ ڈالا۔

ذِكْرُ مَا يُكَلَّفُ أَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

قیامت کے دن مصوروں کے عذاب کا ذکر

۵۳۶۳ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ إِنِّي أُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ فَمَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ ادْنُهْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْ

جناب حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران عراق کا رہنے والا ایک شخص آیا اور اس نے آ کر کہا۔ میں تصاویر بناتا ہوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ قریب آئیے قریب آیئے۔ میں نے حضور انور صلی اللہ

يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا۔ قیامت کے دن اسے اس تصویر میں جان ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تصویر بنائے گا اسے اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اس میں جان نہ ڈال دے۔ اور وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تصویر بنائے گا اسے اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اس میں جان نہ ڈال دے۔ اور اس وہ میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تصویریں بنانے والے یہ لوگ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے۔ اس میں زندگی ڈالو۔

۵۳۶۷ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تصویریں بنانے والے یہ لوگ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے۔ اس میں زندگی ڈالو

۵۳۶۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصاویر بناتے ہیں۔

ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

سب سے بڑھ کر عذاب کس کو ہوگا؟

۵۳۶۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصاویر بنانے والوں کو ہوگا

۵۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ فِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُوسَهَا أَوْ يُجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ فَإِنَّا مَعْشَرُ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ۔

جناب جبرئیل علیہ السلام نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ کس طرح آؤں؟ یہاں تو ایسا پردہ لٹک رہا ہے جس پر تصاویر بنی ہوئی ہیں۔ یا تو آپ ان کا سر کاٹ ڈالیں یا انہیں بچھادیں تاکہ یہ روندی جائیں کیونکہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

اَللُّحُفُ

اوڑھنے کی چادریں

۵۳۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوڑھنے کے لیے چادروں میں نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔

صِفَةُ نَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کسطرح کی تھی؟

۵۳۷۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی میں دو تسمے تھے۔

نوٹ:- یعنی ہر ایک جوتی کے ایک تسمے میں انگوٹھا اور اس کے قریب والی انگلی رکھتے۔ اور دوسرے تسمے میں باقی ماندہ انگلیاں۔

۵۳۷۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

ایک جوتی پہن کر چلنا ممنوع ہے

۵۳۷۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ حَتَّى يُصْلِحَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی ایک شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ تو وہ صرف ایک جوتی میں نہ چلے جب تک کہ وہ درست نہ کرلے۔

نوٹ:- ایک پاؤں میں جوتی اور دوسرا پاؤں ننگا رکھنا اس طرح چلنا منع ہے۔ کیونکہ اس طرح پاؤں اوپر نیچے پڑتا ہے اور اس سے بیماری بھی پیدا ہوتی ہے۔ نیز یہ بدوضع بھی ہوتا ہے۔

۵۳۷۵ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ

جناب حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کو پیشانی پہ ہاتھ پھیرتے دیکھا

اَنِّیْ اَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِکُمْ یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا۔

اور آپ فرماتے تھے۔ اے اہل عراق! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھتا ہوں؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کسی شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسری جوتی پہن کر نہ چلے جب تک وہ اسے ٹھیک نہ کرے۔

مَا جَاءَ فِی الْاَنْطَاعِ

کھالوں کا بیان

۵۲۷۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰی نِطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی عَرَقِہٖ فَنَشَّفَتْہُ فَجَعَلَتْہُ فِیْ قَارُوْرَۃٍ فَرَاٰھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَکَ فِیْ طِیْبِیْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر آرام فرما ہوئے۔ جب آپ کو پسینہ آیا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اٹھیں اور آپ کے پسینہ کو جمع کر کے ایک شیشی میں بھرا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر دریافت فرمایا ام سلیم! آپ یہ کیا کر رہی ہیں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا پسینہ اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ سن کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

نوٹ: کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک خوشبودار ہوتا تھا۔

اِتِّخَاذُ الْخَادِمِ وَالْمَرْکَبِ

نوکر اور سواری رکھنا

۵۲۷۷ عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ سَھْمٍ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِہٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰی اَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ وَھُوَ طَعِیْنٌ فَاَتَاہُ مُعَاوِیَۃُ یَعُوْدُہٗ فَبَکٰی اَبُوْ ھَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ مَا یُبْکِیْکَ اَوَجَعٌ یُشْئِزُکَ اَمْ عَلَی الدُّنْیَا فَقَدْ ذَھَبَ صَفْوُھَا قَالَ کُلٌّ لَا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیَّ عَھْدًا وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ تَبِعْتُہٗ قَالَ اِنَّہٗ لَعَلَّکَ تُدْرِکُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَیْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَدْرَکْتُ فَجَمَعْتُ۔

جناب حضرت سمرہ بن سہم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت ابوہاشم بن عتبہ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ بیماری میں مبتلا تھے اسی دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت ابوہاشم رونے لگے! تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا آپ کیوں روتے ہیں؟ کوئی تکلیف ہے یا دنیا کے لیے رو رہے ہو، وہ تو تمہاری بہت اچھی گزری۔ آپ نے جواب دیا ایسی تو کوئی بات نہیں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت فرمائی تھی میں اس کی پیروی کرنا چاہتا ہوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مال غنیمت کو لوگوں کے درمیان تقسیم ہوتے دیکھو تو تمہیں خدمت اور ضرورت کے لیے ایک خادم اور ایک سواری فی سبیل اللہ کافی ہے۔ مگر جب مجھے مال ملا تو میں نے اسے جمع کیا

نوٹ:۔ یعنی میں نے ضرورت سے زیادہ مال جمع اور اکٹھا کیا اس لیے روتا ہوں۔ ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق دنیا

اس قدر کافی ہے کہ سکونت کے لیے ایک مکان ہو۔ خدمت کے لیے خادم ہو۔ اور سواری کرنے کے لیے ایک سواری ہو۔ تاکہ خدا کی راہ میں جہاد کیا جا سکے۔ تاہم جب مجھے مال و دولت ملا تو میں نے اسے جمع کیا۔

نوٹ: چونکہ میں نے ضرورت سے زائد مال جمع کیا ہے اس لیے روتا ہوں دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق دنیا اتنی ہی کافی ہے کہ رہنے کے لیے ایک مکان ہو۔ خدمت کے لیے خادم ہو۔ اور سواری اس سے زیادہ لالچ کرنا بے سود ہے

حِلْيَةُ السَّيْفِ

تلوار کا زیور

۵۳۷۸ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی بنی ہوئی تھی

۵۳۷۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَقَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةً وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حَلَقَ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا کھل اور کٹوری چاندی کی بنی ہوئی تھیں اور اس کے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۰ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت سعید بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

اَلنَّهْیُ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ

سرخ رنگ کی زین پوشوں کی ممانعت

۵۳۸۱ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَنَهَانِیْ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قَسِّیٌّ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ اس طرح دعا مانگو۔ یا اللہ مجھے مضبوط فرما اور سیدھی راہ دکھا۔ اور آپ نے مجھے میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور میاثر ارغوانی چادروں سے بنا ہوا ایک طرح کا ریشمی کپڑا ہے جسے عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بناتی تھیں تاکہ وہ اسکو پالان پر ڈال کر سوار ہو سکیں

اَلْجُلُوْسُ عَلَى الْكَرَاسِیِّ

کرسیوں پر بیٹھنا

۵۳۸۲ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِیْ مَا دِيْنُهٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَیَّ فَاُتِیَ بِكُرْسِیٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَهُ

جناب حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کہ ابورفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسافر شخص آیا ہے جو دین کے متعلق دریافت کرتا ہے! اور اسے معلوم نہیں کہ دین کیا ہے؟ یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ نے خطبہ

۔۔۔۔۔اللہ ثُمَّ اَتٰی خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا۔

ختم کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی لائی گئی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے اور آپ مجھے اس علم میں سے سکھانے لگے جو علم اللہ رب العزت نے آپ کو عطا فرمایا ہے بعدازاں آپ واپس تشریف لائے اور خطبہ مکمل فرمایا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اشد ضروری کام کے لیے خطبہ ختم کر دینا برا نہیں۔

اِتِّخَاذُ الْقِبَابِ الْحُمْرِ

سرخ خیموں کا استعمال

۵۳۸۳ عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهٗ اُنَاسٌ یَسِیْرٌ فَجَاءَهٗ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ یَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مقام بطحا میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ خیمے میں تھے اور آپ کی خدمت اقدس میں تھوڑے سے آدمی تھے۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر اذان دی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ دہراتے رہے۔

تَمَّ كِتَابُ الزِّيْنَةِ مِنْ كِتَابِ الْمُجْتَبٰى

سنن مجتبیٰ سے کتاب الزینۃ ختم شد۔

كِتَابُ اٰدَابِ الْقُضَاةِ

قاضیوں کے آداب کے متعلق کتاب

فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِیْ حُكْمِهٖ

جو حاکم منصف ہو اس کی تعریف

۵۳۸۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَلٰى یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِیْهِمْ وَمَا وَلُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَكِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عدل و انصاف کرنے والے لوگ اللہ جل جلالہ، کے نزدیک نور کے ستونوں پر ہوں گے خدا کی دائیں جانب وہ اہل عدل جو اپنے حکم اور اہل خانہ کے معاملات اور جن چیزوں میں انہیں حکم کا اختیار ہے اس میں انصاف کرتے ہیں۔ محمد اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ خداوند عزوجل کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔

نوٹ:۔ کوئی شخص خداوند کریم کو مخلوق کی طرح نہ سمجھے ۔ جیسے مخلوق کا بایاں ہاتھ کمزور اور ناتواں ہوتا ہے۔ اور دایاں مضبوط و سخت یہ چیز خداوند کریم میں عیب اور نقص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمام عیوب و نقص سے پاک ہے۔

(۲) اپنے حکم میں انصاف اور عدل کرتے ہیں یعنی جب کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو نہایت ہی عدل و انصاف

کیساتھ کرتے ہیں کسی کی بے جا رعایت اور لحاظ یا سدداری نہیں کرتے اور اپنے ، بچوں بیوی غلاموں ، لونڈیوں میں عدل و انصاف کرتے ہیں ۔

اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ

۵۳۸۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَفِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ فِیْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ کَانَ قَلْبُهٗ مُعَلَّقًا فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ اِلٰی نَفْسِهَا فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا لَا تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَا صَنَعَتْ یَمِیْنُهٗ۔

عدل و انصاف کرنے والا حاکم

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اس روز سات شخصوں کو اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اللہ کے سوا کسی دوسرے کا سایہ نہ ہوگا ۔ ایک تو امام عادل دوسرا وہ نوجوان جو اللہ رب العزت کی عبادت میں بڑھتا چلا جائے تیسرا وہ شخص جس نے علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے چوتھا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے ۔ پانچویں وہ دو (۳) شخص جو محض اللہ کے لیے آپس میں دوستی رکھتے ہیں ۔ چھٹا وہ شخص کہ جسے صاحب جمال اور نسب والی عورت بلائے اور وہ خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے ۔ ساتواں وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایسے چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا ۔

نوٹ (۱) وہ شخص جس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے خدا کو یاد کر کے یا اپنے گناہوں کو یا اللہ کے خوف سے

(۲) وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف لگا ہوا ہے کہ کب اور کس وقت نماز کا وقت ہوتا ہے ؟ اور میں جا کر نماز پڑھوں ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی ہے ۔

مسلمان مسجد میں اس طرح ہے ۔ جیسے مچھلی پانی میں ۔ اور منافق مسجد میں اس طرح ہے جیسے پرندہ پنجرے میں قید ہو ۔

(۳) دو شخص اللہ کے لیے دوست ہیں ۔ یعنی ان میں کوئی دنیوی خواہش ، لالچ اور غرض نہیں

(۴) چھٹا وہ شخص جس کو رتبے والی عورت اپنے ساتھ برا کرنے کو بلائے اور وہ بدنامی یا عزت و جان کی بجائے صرف اللہ کے خوف سے باز رہے ۔

(۵) بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا ؟ یعنی کسی شخص کو خدا کے سوا فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی خبر اور اطلاع نہ ملی ۔

حدیث شریف میں مندرجہ امور کو اس وقت نہیں بجا لایا جا سکتا جب تک دل میں سچا اور پکا اعتقاد اور ایمان نہ ہو ۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اس سے عدل و انصاف بھی نہیں ہو سکتا جب کبھی موقعہ ملا وہ چوری ، خیانت اور رشوت ظلم و ستم بے جا زیادتی کرے گا اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ، رَأْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ یعنی دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے یا خدا ترسی سب نیکیوں کی اصل اور جڑ ہے ۔ اور اسی لیے بے دین سے کبھی بھی بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے یا نیز یہ کہ بد عقیدہ اور گمراہ لوگ قابل اعتماد نہیں ہوتے ۔

اَلْاِصَابَةُ فِی الْحُکْمِ

درست فیصلہ کرنا

۵۲۸۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی منصف سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے اور پھر وہ فیصلہ درست ہو تو اس کو دگنا ثواب ہے اور جو شخص غور و فکر کرے۔ لیکن وہ ٹھیک نہ ہو تو اسے اکہرا ثواب ہے

نوٹ:۔ یہ اس لیے ہے کہ اس شخص نے اپنا فرض ادا کیا اور ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ جس چیز کو صداقت اور سچائی سے درست اور ٹھیک سمجھے اسے اختیار کرے۔ اگر اس کی سمجھ میں غلطی ہوئی تو اس پر کوئی گناہ نہیں باز پرس اس شخص سے ہوگی جو ایک بات کو اپنی قوت ایمانی سے غلط سمجھے پھر دنیاداری کے خیال، مال وغیرہ کے لالچ یا منصب و عہدہ وغیرہ کے لیے اس میں تامل کرے۔ ایسے شخص کی زندگی قابل افسوس ہے جو چندروزہ زندگی کے لیے اپنی حقیقی اور دائمی خوشی اور فرحت بھول جائے۔ اور دنیا کی طرح پھر کے لطف اور مزے کے لیے اپنی زندگی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تلخ بنائے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں حق کو ناحق یا ناحق کو حق کہہ کر دنیا اور دولت تو ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی میں رہوں گا وہ کوتاہ اندیش بے وقوف ہے خوشی درحقیقت وہ ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہے۔ اور وہ خوشی اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک انسان اپنی قوت ایمانی سے حق کو حق نہ کہے۔ اور غلط کو غلط نہ کہے اب جو خوشی دل میں پیدا ہوتی ہے کہ میں نے اچھا کام کیا میرا خدا مجھ سے خوش ہے۔ یہی حقیقی اور اصلی خوشی ہے۔ جو نہ کبھی مٹتی ہے۔ اور نہ ہی کم ہوتی ہے۔

بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ یَّحْرِصُ عَلَی الْقَضَاءِ

جو شخص قاضی بننے کی خواہش رکھے اسے کبھی بھی قاضی نہ بنایا جائے!

۵۲۸۷ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَقَالُوْا اذْهَبْ مَعَنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اسْتَعِنْ بِنَا فِیْ عَمَلِكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَاعْتَذَرْتُ مِمَّا قَالُوْا وَاَخْبَرْتُ اَنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِیْ وَعَذَرَنِیْ فَقَالَ اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ فِیْ عَمَلِنَا بِمَنْ سَاَلَنَا هٗ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میرے پاس قبیلہ اشعر کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہمیں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو۔ ہمیں کام ہے میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کسی عہدے پر فائز فرمائیے۔ میں نے ان کا یہ مطالبہ سنا تو آپ کی خدمت اقدس میں معذرت کر دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے علم نہیں تھا کہ اس غرض سے آئے ہیں ورنہ میں انہیں اپنے ساتھ نہ لاتا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ سچ کہتے ہیں۔ اور میری معذرت کو شرف قبولیت بخشا۔ ۔بعد ازاں ان لوگوں کو جواب دیا کہ ہم میں سے جو شخص کسی عہدے کا طلب گار ہوتا ہے، ہم اسے کام پر نہیں لگاتے

نوٹ: یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ خیانت کرے گا۔ اور وہ خیانت کرنے کے لیے ہی تو قاضی بننا چاہتا ہے۔ مگر قاضی اور جج بننا اتنا بڑا کام اور عظیم ذمہ داری ہے کہ ہر مسلمان کو اس سے ڈرنا چاہیے! خواہش اور تمنا کرنا تو دور کی بات ہے۔

۵۲۸۸ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

سیدنا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری شخص سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے ذمے کوئی ذمہ داری نہیں سونپتے حالانکہ فلاں شخص کو آپ نے ایک عہدہ عنایت فرمایا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میرے بعد تم پر نالائق لوگ حاکم ہوں گے۔ تو ایسی صورتِ حال میں صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے قیامت کے دن حوضِ کوثر پر ملو۔

نوٹ: ایک شخص عرض کرنے لگا کہ فلاں شخص کو آپ نے عہدہ دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں تو انصاف سے ہر شخص کو اس کی قابلیت کے مطابق عہدہ اور کام دیتا ہوں لیکن تم میرے بعد دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر اثر ہو گا۔ یعنی نالائق نا اہل لوگوں کو ذمہ داری اور عہدہ سونپا جائے گا۔ اور مستحق محروم ہوں گے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ۔

حکومت کی خواہش کرنے کی ممانعت

۵۲۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عہدوں کی خواہش نہ کرو۔ اگر تمہیں حکومت مل گئی تو تو چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر بن مانگے تجھے حکومت مل جائے گی۔ تو خداوند عالم کی طرف تیری امداد کی جائے گی۔

۵۲۹۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حکومت کا لالچ کرتے ہو۔ حالانکہ یہ امارت قیامت کے دن ندامت حسرت اور شرمندگی ہوگی۔ حکومت جب ملتی ہے تو اس قدر اچھی اور پسندیدہ ہوتی ہے۔ جیسے بچہ دودھ پیتے وقت خوش و خرم ہوتا ہے۔ لیکن جب حکومت چلی جاتی ہے (اور انسان کو اس کے اعمال بد کی سزا ملتی ہے) تو اس وقت اس طرح تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے بچے کو دودھ چھڑاتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔

اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَاءِ

اشعری قبیلے کے لوگوں کو حاکم متعین کرنا

۵۲۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنو تمیم کے بعض سوار سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قعقاع

اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِیْ ذٰلِکَ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰی انْقَضَتِ الْاٰیَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ۔

بن سعید کو حاکم مقرر فرمایئے۔ اور جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اقرع بن حابس کو حاکم بنایئے! بعدازاں یہ دونوں جھگڑنے لگے حتیٰ کہ ان کی آوازیں اونچی اونچی ہونے لگیں۔ بعدازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے پہلے اپنی رائے کا اظہار نہ کرو یا اس کے حکم کے درمیان قطع کلامی نہ کرو۔ آیت شریفہ یہاں تک ختم ہوتی ہے اگر وہ لوگ آپ کے باہر تشریف لانے تک صبر کریں۔ تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔ آیت کے اترتے پر صدیق اکبر نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان سے صرف آہستہ اور خاموشی سے بات کروں گا۔ اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی آہستہ سے بات کی۔

اِذَا حَکَّمُوْا رَجُلًا فَقَضٰی بَیْنَهُمْ

جب لوگ کسی شخص کو حکم مقرر کریں اور وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے

۵۲۹۲ عَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَهُمْ وَهُمْ یَکْنُوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَکَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَکَمُ وَاِلَیْهِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکَنّٰی اَبَا الْحَکَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَتَوْنِیْ فَحَکَمْتُ بَیْنَهُمْ فَرَضِیَ کِلَا الْفَرِیْقَیْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَکَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِیْ شُرَیْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَکْبَرُهُمْ قَالَ شُرَیْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَیْحٍ فَدَعَا لَهٗ وَلِوَالِدِهٖ۔

حضرت شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد ہانی سے سنا۔ کہ جب وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے لوگوں کو سنا وہ حضرت ہانی کو ابوالحکم کہہ کر پکارتے تھے تو آپ نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا کہ حکم اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے اور حکم کرنا اس کو زیبا ہے۔ تو پھر تمہیں ابوالحکم کیوں کہا جاتا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا۔ میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں جھگڑتے ہیں تو وہ میرے پاس آتے ہیں اور میں انہیں حکم دیتا ہوں اس سے دونوں اطراف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر کیا کام ہو سکتا ہے؟ تو پھر تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں عرض کیا میرے بیٹے شریح، عبداللہ اور مسلم ہیں۔ آپ نے پوچھا ان میں سے بڑا کون ہے۔ تو وہ عرض کرنے لگے شریح۔ آپ نے فرمایا تو تم ابوشریح ہو۔ پھر آپ نے ان کے لیے اور ان کے بچے کے لیے دعا فرمائی!

اَلنَّهْیُ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَآءِ فِی الْحُکْمِ

عورتوں کو حاکم بنانا ممنوع ہے

۵۲۹۳ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ عَصَمَنِیَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَکَ کِسْرٰی قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا بِنْتَهُ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ رب العزت نے مجھے ایک ایسی بات سے بچایا جو میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ جب ایران کا بادشاہ کسریٰ

قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً

فوت ہو گیا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ لوگوں نے اب تخت پر کس کو بٹھایا ہے ؟ لوگوں نے عرض کیا اس کی بیٹی کو ۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاتی ۔ جو اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے ۔

نوٹ :- کیونکہ شخصی حکومت میں اکثر مرد جاہل، نا تجربہ کار، نا تربیت یافتہ اور ناکام ثابت ہوتے ہیں جن کی وجہ سے سلطنت تباہ و برباد ہو جاتی ہے ۔ پھر اگر عورت حاکم ہو گی جو مرد سے بھی کم عقل ہے ۔ تو سلطنت کیا خاک چلے گی ، تاہم اسلام میں عورت کے حقوق حسب ذیل ہیں ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصاً عورتوں کے حقوق کا ذکر کیا ۔ عورتوں کے بارے قرآن سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حسب ذیل ہیں ۔

(۱) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۔ البقرۃ : ۲۲۸

اور ان کے لیے پسندیدہ طور پر ہی حقوق ہیں جیسے ان پر حقوق ہیں

(۲) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۔ النساء ۔ ۳۲

مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو کچھ وہ کمائیں

(۳) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۔ (النحل ۹۷)

جو کوئی اچھا کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے ۔ ہم یقیناً اسے ایک پاک زندگی میں رکھیں گے اور ہم انہیں بہترین اعمال کا ، جو وہ کرتے ہیں اجر دیں گے !

احادیث

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاۗءِ ۔ البیان والتبیین جلد اول صفحہ (۳۴۳)

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ۔

(۲) انما النساء شقائق الرجال ۔

(۱) مسند امام احمد جلد ششم صفحہ (۲۵۶)
(۲) دارمی جلد ۱ ، صفحہ ۴۹ کتاب الطہارۃ)

ترجمہ :- عورتیں مردوں کی نظیر و مثیل ہیں

(۳) سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھل کر عورتوں سے باتیں کرنے سے ڈرتے تھے ۔ اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں اللہ تعالٰی کی طرف سے حکم نازل نہ ہو جائے ۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم جی کھول کر باتیں کرنے لگے ۔

اسلام میں پہلی مرتبہ عورت نے بحیثیت ماں ، بیٹی ، بیوی اور بہن کے اپنا صحیح مقام حاصل کیا انسانی معاشرت کے سکون کو برباد کرنے کے لیے چند ایسے امور راہ پا گئے تھے ۔ جنہوں نے اجتماعی زندگی کو بھی مستحکم نہ ہونے دیا

اور آج بھی انسانی معاشرت انہی سے پریشان ہے۔ ان میں باہمی بے اعتمادی، و منافرت اور دوسرے سے احساس ہمدردی و ایثار کی کمی ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی آپ نے کبائر، بدگمانی تجسس، حسد و بغض ناجائز حمایت، غیبت اور جھوٹی گواہی سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی باتیں ہیں۔ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا۔ اس کو مار ڈالنا جس کا مار ڈالنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو سوائے حق شرعی کے، سود کھانا یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی کے روز پشت دکھانا، پاک دامن اور بے خبر مومن عورتوں پر تہمت زنا لگانا۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الکبائر صفحہ ۷)

عورت کے حقوق کا تحفظ اس کی صحیح تربیت اور اس کے صحیح معاشرتی مقام کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی انتظام فرمایا۔ اسلام سے پہلے کی جاہلیت اور دور جدید کی جاہلیت میں عورت کو جس طرح حرص و ہوا کا نشانہ بنایا گیا۔ وہ بالکل واضح ہے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمینی ہے کہ آپ نے عظمت انسانی کی تشریح کرتے ہوئے عورت کو انسانیت کا ایک لازمی حصہ قرار دیا۔

نکاح و طلاق کے قوانین کی اصلاح فرما کر آپ نے عورت کو ظلم و ستم سے نجات دلائی اس کے لیے دائرہ عمل متعین فرمایا تاکہ اس کا تحفظ ہو سکے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِھَا وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ۔

ترجمہ عورت اپنے اہل بیت کی نگران ہے اور اس کے لیے جواب دہ ہے۔

اَلْحُکْمُ بِالتَّشْبِیْهِ وَالتَّمْثِیْلِ وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الْوَلِیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تشبیہ اور تمثیل سے ایک حکم نکالنا اور سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف میں راویوں کا اختلاف

۵۳۹۴ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ کَانَ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدَاۃَ النَّحْرِ فَاَتَتْهُ امْرَاَۃٌ مِّنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَۃَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِهٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَّا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّرْکَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ کَانَ عَلَیْهِ دَیْنٌ قَضَیْتِهٖ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ دسویں تاریخ کی صبح کو (یوم نحر) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک خاتون سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فرض حج میرے والد پر ضعیف العمری میں فرض ہوا اور وہ سوار بھی نہیں ہو سکتے تھے سوائے اس کے کہ وہ لیٹے لیٹے کرے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اس کی طرف سے حج کیجیے! کیونکہ اگر اس کے ذمے قرض واجب الادا ہوتا تو تمہیں ادا کرنا پڑتا۔

۵۳۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يُجْزِئُ وَقَالَ مَحْمُودٌ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک خاتون نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور اس وقت فضل آپ کے ہمراہ سوار تھے اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا فریضہ حج بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا جب کہ میرا والد نہایت ہی ضعیف العمری میں ہے اور اونٹ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا کیا اس کی جانب سے حج ادا کیا جا سکتا ہے اگر میں حج کروں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں۔

۵۳۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر تشریف فرما تھے۔ اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ سے مسئلہ دریافت کرے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کیا اور اس عورت نے فضل کی طرف دیکھنا شروع کیا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فرض حج بندوں پر اس وقت فرض ہوا کہ میرا والد بوڑھا ہے۔ حتیٰ کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں۔ اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے (جس کے دوسرے سال سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا)

۵۳۹۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَأَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً حَسْنَاءَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اس کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا جب میرا والد بہت بوڑھا ہے اور اتنا کمزور کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا! کیا اس کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا؟ اگر میں حج کروں؟ حضور انور صلی [illegible] ارشاد فرمایا۔ ہاں اسی دوران حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنے لگے۔ اور وہ خوبصورت تھی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔

۵۳۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْحَجُّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَفَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ.

کیا، میرے والد پر حج فرض ہوا اور وہ بہت ضعیف العمر ہے۔ حتیٰ کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا اگر میں اسے باندھ دوں تو اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں وہ فوت نہ ہو جائے! کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو اگر اس پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتے تو کیا ادا ہو جاتا۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو ـــــ کیونکہ یہ بھی اللہ کا قرض ہے!

۵۳۹۹ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ إِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ.

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اسی دوران ایک مرد نے آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ انتہائی بوڑھی ہے اگر میں اسے اونٹ پر بٹھاؤں تو یہ وہاں بیٹھ نہ سکے گی۔ اگر اسے باندھ دوں تو اس بات کا خدشہ ہے کہ وہ فوت ہو جائے گی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۰ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَإِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ.

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد انتہائی بوڑھے ہیں۔ اور حج نہیں کر سکتے اگر میں اسے اونٹ پر سوار کروں تو تھم نہیں سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُجْزِئُ عَنْهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ میرا والد انتہائی بوڑھا ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں کیا تم یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتے تو کیا ادا نہ ہو جاتا؟

الحکم باتفاق اہل العلم

اہل علم کے اتفاق کے مطابق فیصلہ کرنا

۵۴۰۲ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْكُمْ قَضَآءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَآءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَآءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى الصّٰلِحُوْنَ فَاِنْ جَآءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصّٰلِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهٗ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت سے مسائل بیان فرمائے! آپؓ نے بتایا۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی فیصلہ کرتے اور نہ ہی کسی امر کے فیصلہ و فتویٰ کے مجاز تھے۔ بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے ہمارے مقدر میں لکھا اور ہم اس رتبہ تک پہنچے جسے تم اب دیکھ رہے ہو! اب آج کے دن سے تم میں سے جس شخص کو فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہو جائے؛ وہ اللہ جل جلالہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے یہ امر اللہ کی کتاب میں نہ ملے تو وہ شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر فیصلہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کے فیصلوں میں سے بھی نہ ملے تو وہ نیک بخت لوگوں کے فیصلے کے موافق فیصلہ کرے! (خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کے مطابق) اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ تو اللہ کی کتاب میں ملے نہ ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام میں ملے نہ نیک اور صالح لوگوں کے فیصلوں میں ملے تو وہ شخص اپنی عقل سے کام لے۔ اور یہ نہ کہے کہ مجھے خدشہ ہے۔ کیونکہ حلال و حرام واضح ہیں۔ البتہ ان دونوں کے درمیان بعض امور ایسے ہیں جو مشتبہ ہیں لہٰذا اس کام کو چھوڑ دے جو شک و شبہ میں ڈالے اور وہ کام کرے جس میں شک اور شبہ ہرگز نہ ہو۔ امام نسائیؒ نے فرمایا۔ کہ حدیث ہذا صحیح ہے۔ اس قول سے ثابت ہوا۔ کہ جب کوئی مسئلہ کتاب سنت اور اقوال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے معلوم نہ ہو سکے تو قیاس کرنا درست ہے!

۵۴۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا حِيْنٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ قَضَآءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَآءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ فَاِنْ جَآءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصّٰلِحُوْنَ وَلَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

ترجمہ اوپر گذرا

۵۴۰۴ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ

جناب حضرت شریحؒ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف۔ یہ پوچھنے کے لیے لکھا (کہ فیصلہ کیسے کیا جائے) تو آپؓ نے جواب میں لکھا۔ تم اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ

كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شِئْتَ تَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

کرو اگر اللہ کی کتاب میں موجود نہ ہو تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلے کیجئے۔ اگر قرآن و سنت میں بھی نہ ہو تو نیک اور صالح لوگوں کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ اگر اللہ کی کتاب اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو تمہارا دل چاہے تو آگے بڑھو ورنہ پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ آگے بڑھنے کی نسبت ا تمہارا پیچھے ہٹنا بہتر ہے۔

تَاوِيلُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

اس آیت کی تفسیر

۵۴۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكٌ بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا أَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُونَا هٰؤُلَاءِ إِنَّهُمْ يَقْرَءُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَهٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ مَعَ مَا يَعِيبُونَا بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَءُوا كَمَا نَقْرَأُ وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرُكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذٰلِكَ دَعُونَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا أُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُونَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُونَا نَسِيحُ فِي الْأَرْضِ وَنَهِيمُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْفَيَافِي وَنَحْتَفِرُ الْآبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کئی ایسے بادشاہ گزرے جنہوں نے تورات اور انجیل میں تبدیلی پیدا کر دی یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے اور بعض لوگ ایماندار بھی تھے۔ جو تورات اور انجیل پڑھتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا کہ اس سے بڑی گالی جو یہ لوگ ہمیں دیتے ہیں کیا ہوگی یہ لوگ یہ آیت شریفہ پڑھتے ہیں وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ۔ (جو شخص اللہ کے نازل شدہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے) یہ اور اس طرح کی آیات جن سے ہمارے کاموں کے عیوب و نقائص ظاہر ہوتے ہیں یہ پڑھا کرتے ہیں تو انہیں حکم دو کہ وہ اس طرح پڑھیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی ان آیات کو نکال یا بدل ڈالیں۔ اور جس طرح ہم ایمان لائے ہیں اس طرح ایمان لائیں بادشاہ نے ان تمام لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا۔ یا تو قتل ہو جاؤ یا توراۃ و انجیل پڑھنی چھوڑ دو البتہ جس طرح ہم نے بدلا ہے تمہارا دل چاہے تو ایسے پڑھو! ان لوگوں نے کہا۔ اس سے تمہارا مطلب کیا ہے؟ ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ ہمیں ایک مینار بنوا دو۔ بعد ازاں ہمیں اس پر چڑھا دو۔ اور کھانے پینے کی کچھ چیزیں دے دو۔ ہم تمہارے پاس کبھی نہیں آئیں گے،

نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ حَمِيمٌ فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخَرُونَ قَالُوا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ وَنَسِيحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَنَتَّخِذُ دُوْرًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلٰى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانِ الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِّنْ صَوْمَعَتِهِ وَجَاءَ سَائِحٌ مِّنْ سِيَاحَتِهِ وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهِ فَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ بِعِيسٰى وَبِالتَّوْرَاةِ وَبِالْإِنْجِيلِ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ الْقُرْآنَ وَاتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُونَ بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ الْآيَةَ۔

(تاکہ ہمارا پڑھنا تمہیں ناگوار نہ گزرے) بعض لوگوں نے کہا ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے۔ اور جنگل میں چلے جائیں گے وہاں وحشی جانوروں کی طرح کھائیں پئیں گے اگر تم ہمیں اپنی بستی میں دیکھو تو ہمیں مار ڈالنا۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ہمیں جنگل بیابان میں گھر بنا دو ہم کنویں کھودیں گے اور سبزیاں کاشت کریں گے۔ نہ ہم تمہارے قریب آئیں گے اور نہ ہی تمہارے قریب سے ہو کر گزریں گے؛ اور نہ ہی کوئی رشتہ قبیلہ ایسا تھا جس کا دوست رشتہ دار ان لوگوں میں موجود نہ ہو۔ آخر کار انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا آخر تک۔ یعنی اس قسم کی درویشی ان لوگوں نے خود گھڑ لی تھی ہم نے انہیں اس (نام نہاد درویشی) کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور اس درویشی کو بھی وہ کما حقہٗ پورا نہ کر سکے؛ بعض لوگ زبان سے کہنے لگے ہم بھی اسی طرح عبادت کریں گے۔ جس طرح فلاں فلاں شخص کرتا ہے۔ اور جنگل میں فلاں فلاں شخص کی طرح سیر کریں گے۔ جیسے فلاں شخص نے کی اور ویسا ہی گھر بنائیں گے جیسے فلاں شخص نے بنایا۔ لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن کی اتباع کرتے تھے۔ ان کے ایمان سے آگاہ نہیں تھے۔ جب اللہ جل جلالہٗ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو ان میں سے لوگوں کی قلیل تعداد باقی تھی۔ کوئی تو اپنے عبادت خانے سے آیا۔ کوئی جنگل سے آیا اور کوئی گرجے سے۔ وہ آپ پر ایمان لائے اور آپ کو سچا کہا۔ پھر اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی (ترجمہ) اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اللہ کے پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ وہ اپنی رحمت سے تمہیں دگنا عنایت فرمائے گا۔ ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تورات و انجیل پر ایمان لانے کا ثواب اور دوسرا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لانے اور آپ کو سچا تسلیم کرنے کا ثواب اللہ تعالیٰ تمہارے سینہ میں

ایک روشنی عنایت فرمائے گا۔ (یعنی قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی) یہ اس لیے کہ یہود و نصاریٰ جو چاہتے آپ کو تمہاری طرح ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن وہ تمہاری طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر ایمان نہیں لائے، وہ اچھی طرح جان لیں کہ وہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے!

اَلْحُكْمُ بِالظَّاهِرِ

شریعت کے ظاہر کے مطابق حکم کرنا

۵۴۰۶ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو میں بشر ہی ہوں۔ شاید تم میں سے کسی شخص کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق دلاؤں تو وہ نہ لے۔ اور وہ یہ خیال کرے کہ میں نے اسے انگار کا ایک ٹکڑا دیا ہے۔

حُكْمُ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهِ

حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو عورتیں ایک جگہ جمع تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اسی دوران ایک بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا بھیڑیا جس عورت کا بچہ لے گیا وہ دوسری عورت سے کہنے لگی " تمہارا بچہ لے گیا اور دوسری بھی یہ کہنے لگی۔ بھیڑیا تمہارا بچہ اٹھا کر لے گیا۔ پھر دونوں عورتیں جناب حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے فیصلہ کرنے کے متعلق عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے بچہ بڑی عورت کو دے دیا بعد ازاں دونوں عورتیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا کہ آپ فیصلہ فرمائیں تو آپ نے چھری لانے کا حکم فرمایا کہ میں بچے کے دو ٹکڑے کیے دیتا ہوں۔ یہ سن کر چھوٹی عورت نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے وہ بچہ بڑی عورت کا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر وہ بچہ چھوٹی عورت کو دے دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا۔ ہم تو اس کو مدیہ کہا کرتے۔

نوٹ:۔ اس چھوٹی عورت کو بچہ اس لیے دیا گیا کیونکہ اس کی شفقت اور محبت سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ اس کا بچہ ہے

اَلسَّعَةُ لِلْحَاكِمِ اَنْ يَّقُوْلَ لِلشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يَفْعَلُهٗ اَفْعَلُ لِيَسْتَبِيْنَ الْحَقُّ۔

حاکم کو اس بات کی گنجائش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونے کے لیے کہے کہ میں کروں گا۔

۵۴۰۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا فَعَدَا الذِّئْبُ عَلٰى اَحَدِهِمَا فَاَخَذَ وَلَدَهَا فَاَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِيْ اِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ فَقَالَ كَيْفَ اَمْرُكُمَا فَقَصَّتَا عَلَيْهِ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّ الْغُلَامَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى اَتَشُقُّهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِّيْ مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضٰى بِهٖ لَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو عورتیں نکلیں اور ان کے ہمراہ ان کے بچے بھی تھے ایک عورت کے بچے پر بھیڑیئے نے حملہ کیا۔ اور اسے اٹھا کرلے گیا۔ پھر وہ دونوں عورتیں اس باقی ماندہ لڑکے کو لینے کے لیے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں تو حضرت داؤد نے بچہ بڑی عورت کو دیا (حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہ تھا) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور حضرت سلیمان نے دریافت کیا تو عورتوں نے سارا حال بیان کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے پاس چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں تقسیم کردوں گا یہ سن کر چھوٹی عورت نے کہا کیا آپ اس کو ذبح کریں گے۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا ہاں۔

جناب حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ کاٹنے اور ذبح کرنے کا نہ تھا۔ مگر انہوں نے اظہار حق کے لیے ایسا کیا۔ اس عورت نے کہا۔ جانے دیجئے میرا حصہ اس کو دیجئے! حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ جاؤ تمہارا بیٹا ہے اور پھر یہ اسی عورت کو دلا دیا۔

نَقْضُ الْحَاكِمِ مَا يَحْكُمُ بِهٖ غَيْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهٗ اَوْ اَجَلُّ مِنْهُ

ایک قاضی اپنے مساوی یا اپنے سے برتر شخص کے غلط فیصلے کو توڑ سکتا ہے!

۵۴۰۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا وَلَدَاهُمَا فَاَخَذَ الذِّئْبُ مِنْهُمَا اَحَدَهُمَا فَاخْتَصَمَتَا فِي الْوَلَدِ اِلٰى دَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَيْفَ قَضٰى بَيْنَكُمَا قَالَتْ قَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى قَالَ سُلَيْمَانُ اَقْطَعُهٗ بِنِصْفَيْنِ لِهٰذِهٖ نِصْفٌ وَلِهٰذِهٖ نِصْفٌ قَالَتِ الْكُبْرٰى نَعَمِ اقْطَعُوْهُ فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو عورتیں باہر نکلیں اور ان کے ہمراہ ان کے لڑکے بھی تھے۔ ان میں سے ایک بچے کو بھیڑیا لے گیا۔ اور وہ دونوں عورتیں جھگڑا کرتی ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ جناب حضرت داؤد علیہ السلام نے بچہ بڑی عورت کو دلایا پھر دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں انہوں نے پوچھا داؤد نے کیا فیصلہ کیا عورتوں نے کہا بڑی کو دلا دیا۔ جناب سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تو اس کو کاٹ کر دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں جس کا ایک حصہ اس کو اور دوسرا حصہ اس عورت کو۔ بڑی عورت نے کہا کہ اچھا کاٹ دو

تَقْطَعَهُ هُوَ وَلَدُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلَّتِيْ اَبَتْ اَنْ يَقْطَعَهُ۔

پھوٹی نے عرض کیا نہ کاٹو وہ اسی کا لڑکا ہے۔ بعد ازاں حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دے دیا جس نے بچے کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے سے منع کیا تھا۔ (امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ حضرت سلیمان نے اپنے والد داؤد کا فیصلہ کس طرح منسوخ کیا تو اس کے متعدد جواب ہیں ایک تو یہ کہ جناب داؤد علیہ السلام نے آخری اور قطعی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنی رائے ظاہر کر دی تھی۔ دوسرا یہ کہ حضرت داؤد نے فیصلہ بطور حاکمانہ نہیں کیا تھا بلکہ فتویٰ کے طور پر کیا تھا تیسرا یہ کہ آپ کی شریعت میں فیصلہ منسوخ ہونا درست ہوگا اس لیے آپ نے جدید اور نیا فیصلہ کیا)۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْحُكْمِ اِذَا قَضٰى بِغَيْرِ الْحَقِّ

جب حاکم غلط فیصلہ کرے تو اسے مسترد کرنا درست ہے

۵۴۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَاَسْرًا قَالَ فَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ اَسِيْرَهُ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ يَوْمُنَا اَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ اَحَدٌ وَقَالَ بِشْرٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَهُ صُنْعُ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَكَرِيَّا فِيْ حَدِيْثِهٖ فَذُكِرَ وَفِيْ حَدِيْثِ بِشْرٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف ارسال فرمایا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بنو جذیمہ کو دعوتِ اسلام دی۔ مگر وہ اچھی طرح یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین ترک کر دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا۔ بعد ازاں ہر ایک شخص کے حوالے ایک ایک قیدی کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ (نے) ہر شخص کو اس کے قیدی کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا اور نہ ہی کوئی شخص میرے دوستوں سے قیدی کو قتل کرے گا (تو گویا آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے حکم کو مسترد کر دیا) جب ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا جو کچھ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دستِ مبارک اٹھائے اور ارشاد فرمایا اے اللہ! خالد نے جو کام کیا ہے۔ اس سے میں بیزار ہوں دوسری روایت کے مطابق یہ آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمایا۔

نوٹ:۔ یعنی خالد رضی اللہ عنہ کے فعل کا مواخذہ مجھ سے نہ کرنا۔ کیونکہ جناب خالد رضی اللہ عنہ نے میرے حکم کے بغیر خود اپنی مرضی سے اجتہادی غلطی کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَجْتَنِبَهُ

۵۴۱۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

حاکم کو کن کن باتوں سے پرہیز کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، راوی ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکرہ قاضیٔ سیستان کی طرف حکم لکھوایا۔ کہ تم دو شخصوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو جب تم غصے میں ہو۔ کیونکہ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں سے کوئی شخص جب غصے میں ہو تو وہ فیصلہ نہ کرے۔

نوٹ:۔ کیونکہ غصے میں عقل درست نہیں ہوتی لہٰذا فیصلہ غلط ہوگا۔

اَلرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْأَمِينِ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ

۵۴۱۲ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَ يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ فِيهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

امین حاکم کو حالتِ غصہ میں فیصلہ کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ آپؓ نے ایک انصاری مرد سے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین کے پانی کے بہاؤ پر جھگڑا کیا اور دونوں اصحاب اس پانی سے کھجوروں کی زمین کو سیراب کرتے تھے۔ انصاریؓ کا مطالبہ تھا کہ پانی کو بہنے دو۔ یہاں سے گزر جائے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو تسلیم نہیں کیا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زبیرؓ! پانی سے اپنے درختوں کو سیراب کرو پھر اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دو۔ انصاری یہ سن کر ناراض ہوا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبیرؓ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ غصہ سے بدل گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے زبیر درختوں کو پانی سے سیراب کرو۔ اور پھر پانی روک لو۔ حتیٰ کہ پانی درختوں کے تنوں تک پہنچے۔ اب کی بار سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ کا پورا پورا حق دلایا۔ اور آپ نے اس سے قبل حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جو حکم فرمایا تھا۔ اس میں انصاری کا زیادہ فائدہ

وَاَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِى الْقِصَّةِ۔

تھا۔ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چلتا تھا۔ لیکن جب انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے انہیں پورا حق دلوایا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے خیال میں یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی۔

ترجمہ: تیرے رب کی قسم وہ کبھی مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ وہ باہمی جھگڑوں میں آپ کے فیصلوں کو قبول نہ کرلیں اور پھر آپ جو حکم دیں اس سے تنگ دل نہ ہوں۔ اور اسے بلا عذر تسلیم کرلیں حدیث ہذا کے دو راوی ہیں۔ اور ایک نے دوسرے کی نسبت قصہ زیادہ طویل بیان کیا ہے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا میں ایک دوسرے مقام پر ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو صاف اور صریح حکم دے کر پورا پورا حق ادا کرا دیا۔ چونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم امین تھے اور حالت غصہ میں بھی حق سے تجاوز نہ فرماتے تھے۔ لہٰذا آپ نے غصے کی حالت میں حکم فرمایا۔ اور کسی شخص کے لیے درست اور جائز نہیں۔

حُكْمُ الْحَاكِمِ فِىْ دَارِهٖ
حاکم کا اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ اَبِىْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَا اِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ابن ابی حدرد سے اپنا قرض مانگا۔ اور ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہوئیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر سے یہ آوازیں سنیں۔ آپ دروازے پر تشریف لائے اور پردہ اٹھا کر پکارا۔ اے کعب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ حضور حاضر ہوں آپ نے حضرت کعب سے فرمایا۔ اے کعب اپنا آدھا قرض معاف کردو! حضرت کعب نے کہا میں نے معاف کر دیا۔ بعد ازاں آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھیں اور قرض ادا کریں۔

اَلْاِسْتِعْدَاءُ
امداد چاہنا

۵۴۱۴ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُوْمَتِىَ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِىْ وَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِىْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِىْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَّمْتَهٗ

جناب حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ہمراہ مدینہ منورہ میں آیا۔ تو میں ایک باغ میں گیا اور وہاں کی ایک پھلی کو میں نے کرمسل ڈالا۔ اسی دوران باغ کا مالی آیا۔ اور اس نے میرا کمبل چھین لیا۔ نیز مجھے مارا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت اقدس میں فریاد کی۔ آپ نے اس باغ والے کو بلا بھیجا۔ اور دریافت کیا۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

إِذْ كَانَ جَاهِلاً وَّلاَ أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا أَرْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهُ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ .

اللہ علیہ وسلم! یہ میرے باغ میں آیا۔ اور اس نے ایک پھل کو بے کر مسل ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اسے بتایا کیوں نہیں؟ اگر وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں؟ جاؤ اور اس کو اس کا کمبل واپس دو۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک یا نصف وسق کھجور دینے کا حکم صادر فرمایا۔

صَوْنُ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ

عورتوں کو عدالتوں میں لانے سے بچانا

٥٤١٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ الْآخَرَ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک جھگڑا لائے۔ ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ اور دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی گزارش پیش کرنے کی اجازت بخشئے! میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ تمہارے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیئے! میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا۔ پھر میں نے یہ مسئلہ اہل علم سے دریافت کیا، تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بیٹے کو سو کوڑوں کی سزا ہونی تھی! نیز ایک سال تک ملک بدر ہونا تھا۔ اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیے تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا! تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں پھر واپس ملے گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے نیز ایک سال جلاوطن کر دیا جائے گا۔ اور آپ نے انیس کو حکم فرمایا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائیں اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے پتھروں سے مار ڈالے (اور آپ نے اس عورت کو محفلِ انصاف میں بلایا نہیں) اس نے اقرار کیا اور بعد ازاں اسے رجم کیا گیا۔

٥٣٦٠ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْا کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اِلَّا مَا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَقُوْلَ قَالَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَافْتَدَیْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَاَنَّهٗ اُخْبِرَ اَنَّ عَلَی ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدٰی مِنْهُ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ اِلَیْكَ وَعَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ اُغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے! پھر اس کا مخالف اٹھا اور وہ شخص زیادہ سمجھدار تھا، اس نے کہا یہ سچ کہتا ہے۔ آپ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا بولو! اس نے بتایا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدوری کیا کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ میں نے سو بکریاں اور ایک نوکر دے اس کو آزاد کرایا کیونکہ یہ مجھے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالا جائے گا! تو میں نے فدیہ دیا۔ بعد ازاں میں نے کئی اہل علم سے دریافت کیا انہوں نے کہا۔ تمہارے بیٹے کو تو سو کوڑے مارے جانے چاہیے تھے۔ اور ایک سال کے لیے ملک بدر کرنا چاہیے تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لیکن سو بکریاں اور خادم تم واپس لے لو۔ اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے! ایک سال کے لیے ملک چھوڑنا ہوگا اے انیس تم صبح کے وقت دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جاؤ! اگر وہ اقرار زنا کرے تو اسے پتھروں سے مار ڈالو صبح کے وقت انیس اس کے پاس گئے۔ اس نے اقرار کیا اور انہوں نے اسے رجم کر ڈالا۔

تَوْجِیْهُ الْحَاكِمِ اِلٰی مَنْ اُخْبِرَ اَنَّهٗ زَنٰی

حاکم کا زانی کو بلا بھیجنا

٥٣٦١ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِامْرَاَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِیْ فِیْ حَائِطِ سَعْدٍ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَاُتِیَ بِهٖ مَحْمُوْلًا فَوُضِعَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَاعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِثْكَالٍ

سیدنا حضرت ابو امامہ بن حنیف رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جس نے زنا کیا تھا! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس معذور اور اپاہج نے! جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باغ میں رہتا ہے! آپ نے اسے بلایا

فَقُرِّبَ بِهٖ فَرَحِمَهٗ لِزَمَانَتِهٖ وَخَفَّفَ عَنْهُ۔

لوگ اسے اٹھا کر آئے! آپ نے کھجور کے خوشے منگوائے اور اس سے اسے مارا۔ اور اس پر اس لیے تخفیف کی کہ وہ معذور اور ضعیف تھا اگر آپ اس کو درے مارتے تو اس کے مرجانے کا اندیشہ تھا۔

نوٹ:۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی دفعہ اسے سو خوشوں والی ٹہنیاں ماریں!

مَصِيْرُ الْحَاكِمِ اِلٰى رَعِيَّتِهٖ لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ

حاکم کا رعیت کے درمیان خود صلح کرانے کیلئے جانا

۱۱۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُوْلُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَلَامٌ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَانْتُظِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتُبِسَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ النَّاسُ صَفَّحُوْا وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيْحَهُمْ اِلْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّتَاَخَّرَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنِ اثْبُتْ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَعْنِيْ يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرَى ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا لَكُمْ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ انصار کے دو قبائل میں تلخ کلامی ہوگئی حتی کہ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف پتھر پھینکے! سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں قبائل میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے! اسی دوران نماز کا وقت نزدیک آگیا۔ جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اور آپ کا انتظار کیا۔ لیکن آپ وہیں قیام پذیر رہے۔ یہاں تک کہ اقامت ہوئی! اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے! پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے! جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی، دوران نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ تاہم جب سب کی دستک کی آواز سنی اور نگاہ پھیر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنی جگہ پر رہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا۔ بعدازاں آپ الٹے پاؤں واپس آئے۔ اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ آپ اپنی جگہ پر کیوں نہیں رہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ جل جلالہ ابوقحافہ کے بیٹے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو اپنے پیغمبر کے سامنے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہے؟ کہ جب نماز میں کوئی حادثہ ہوتا ہے تو تم عورتوں کی طرح تالیاں بجاتے ہو جو عورتوں کا کام ہے جب نماز میں کسی کو

کوئی حادثہ پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیئے۔

اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالصُّلْحِ

۵۲۱۹ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ يَعْنِيْ دَيْنًا فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

حاکم مدعی یا مدعا علیہ کو صلح کرنے کا اشارہ کر سکتا ہے!

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ آپؓ کا قرض حضرت عبداللہ بن حدرد رضی اللہ عنہ، کے ذمے تھا۔ آپ نے راستے میں حضرت عبداللہ عنہ کو دیکھا اور پکڑا تو آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب سے گزرے تو آپؐ نے ہاتھ سے نصف قرض لینے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ، نے نصف قرض لے لیا اور باقی نصف معاف فرما دیا۔

اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ

۵۲۲۰ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهٗ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ فَقَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا ۔۔۔۔۔۔ قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهٗ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ۔

حاکم معاف کرنے کے لیے اشارہ کر سکتا ہے!

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، راوی ہیں۔ کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا جب کہ ایک مقتول کا وارث قاتل کو رسی میں باندھ کر کھینچ لایا تو آپ نے مقتول کے وارث سے دریافت کیا کیا تو معاف کرتا ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو دیت لیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو خون کا بدلہ لے گا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو تم اسے لے جاؤ جب وہ لے کر چلا اور آپ کی طرف پیٹھ پھیرلی تو پھر آپ نے اسے بلایا۔ اور دریافت فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا تو کیا تم دیت لوگے؟ اس نے کہا نہیں پھر آپ نے پوچھا کیا تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا آپ اسے لے جائیں۔ جب وہ لے کر چلا اور پیٹھ کی آپ کی طرف پھر آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا اسے قتل کرے گا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اچھا اسے لے جائیں۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا اگر تم اسے معاف کردو تو اپنے اور اس ساتھی کے جسے اس نے مارا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کردیا اور میں نے دیکھا کہ وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا۔

إِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ

۵۴۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ إِنِّيْ أَحْسَبُ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الْآيَةَ.

حاکم پہلے نرمی سے حکم سنا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں ایک انصاری نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ پانی کے بہاؤ پر جھگڑا کیا۔ (جس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی چھوڑ دیجئے چلا جائے گا (جب تک درختوں کو اچھی طرح سیراب نہ کر لیا جائے) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تسلیم نہ کیا۔ آخر کار یہ جھگڑا سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لایا گیا۔ آپؐ نے (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق نہ دلاتے ہوئے) ارشاد فرمایا۔ اے زبیر! اپنے درختوں کو پانی سے سیراب کیجئے۔ اور بعدازاں اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دیجئے۔ انصاری یہ سن کر طیش میں آ کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے پھوپھی زاد تھے۔ آپ کے چہرۂ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے (نرمی ترک کرتے ہوئے اور اصل حکم دیتے ہوئے) فرمایا اے زبیر! پانی سے اپنے درختوں کو خوب سیراب کیجئے حتیٰ کہ درختوں کے تنوں تک پہنچ جائے! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ. الْآيَةَ

(جیسے اوپر ترجمہ گزرا)

شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ لِلْخُصُوْمِ قَبْلَ فَصْلِ الْحُكْمِ

۵۴۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهٗ مُغِيْثٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهٗ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مقدمے کا فیصلہ ہونے سے قبل حاکم سفارش کر سکتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (جنہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خرید کر آزاد کیا تھا) کا خاوند غلام تھا۔ اور اس کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اس غلام کو آپ کے پیچھے پیچھے پھرتا دیکھ رہا ہوں۔ وہ رو رہے تھے اور آنسو ان کی داڑھی سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَفِيعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ ۔

بہ رہے تھے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس آپ حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے محبت پر حیران نہیں ہوتے اور جو بریرہ کو مغیث سے نفرت ہے۔ بعدازاں آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اگر آپ حضرت مغیث کے پاس رجوع کرلیں تو اچھا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے بچے کے باپ ہیں بریرہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے حکم فرماتے ہیں (تو میں اسے ضرور تسلیم کروں گی) آپ نے فرمایا نہیں میں تو سفارشی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو پھر مجھے حاجت نہیں۔

مَنْعُ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهُ عَنْ إِتْلَافِ أَمْوَالِهِمْ وَبِهِمْ حَاجَةٌ إِلَيْهِ ۔

اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ اپنے مال کو ضائع کردے تو حاکم اسے روک سکتا ہے!

٥٤٢٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَكَانَ مُحْتَاجًا وَكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک محتاج انصاری نے اپنی وفات کے بعد اپنے غلام کو آزاد کردیا تھا یعنی مدبر بنایا اور وہ مقروض بھی تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی آزادی کو مسترد کرتے ہوئے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کیا۔ اور ارشاد فرمایا اپنا قرض ادا کرو۔ اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرو۔

الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ

تھوڑا اور زیادہ مال مساوی ہیں۔

٥٤٢٤ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر دوزخ واجب کردیتا ہے۔ اور جنت حرام۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ شخص تھوڑی سی چیز بھی لے تو؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خواہ پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی ہو۔

قَضَاءُ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ إِذَا عَرَفَهُ

جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ شخص غائب ہو تو اس پر فیصلہ کرنا درست ہے

۵۴۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَوَلَدِي مَا يَكْفِينِي فَآخُذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوسفیان کی بیوی ہندہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں نہ مجھے خرچ دیتے ہیں اور نہ میری اولاد کو کیا میں کچھ اس کے مال سے ان کی اجازت کے بغیر لے لوں؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس قدر تمہیں اور تمہاری اولاد کو ضرورت ہوئے لو (کیونکہ اتنا لینا تمہارا حق ہے۔ اور اس پر کوئی گناہ نہیں)۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ابوسفیان اگرچہ محفل میں حاضر نہ تھے۔ مگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یک طرفہ فیصلہ فرمایا۔ اور ترجمۃ باب قضاء علی الغیب سے یہی مراد ہے۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَقْضِيَ فِي قَضَاءٍ بِقَضَاءَيْنِ

ایک حکم میں دو فیصلے کرنا

۵۴۲۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ أَحَدٌ فِي قَضَاءٍ بِقَضَاءَيْنِ وَلَا يَقْضِي أَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا! وہ مقدموں کا فیصلہ کوئی شخص ایک فیصلے میں نہ کرے اور کوئی شخص غصے کی حالت میں دو کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ

فیصلہ کرنے سے جو مال ومتاع حاصل ہو

۵۴۲۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے پاس فیصلہ کے لیے جھگڑے لاتے ہو۔ میں تو ایک انسان ہی ہوں۔ تم میں سے کوئی شخص زبان اور دلیل تیز ہوتی ہے۔ میں دوسرے شخص سے سن کر ہی فیصلہ کروں گا (پھر اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلا دوں تو اس کے لیے وہ جائز نہ ہوگا) بلکہ میں اسے انگارہ کا ٹکڑا دلاتا ہوں۔

بَابُ الْأَلَدِّ الْخَصِمِ

۵۴۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

بہت زیادہ لڑاکا اور جھگڑالو

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہے جو ہر ایک سے ناحق لڑائی جھگڑا کرتا ہے

اَلْقَضَاءُ فِيمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ

۵۴۲۹ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَابَّةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

جس جگہ گواہ نہ ہوں تو حکم کس طرح کیا جائے؟

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ دو اشخاص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے بارے میں جھگڑا کیا۔ اور کسی شخص کے پاس گواہ نہ تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نصف نصف دلا دیا۔

عِظَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِينِ

۵۴۳۰ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرِزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَأَنْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ﴾ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَسَرَّهُ۔

قسم کھلاتے وقت حاکم کا نصیحت کرنا

سیدنا حضرت ابن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ طائف میں دو لڑکیاں جوتے سیتی تھیں جب ان میں سے ایک باہر نکلی تو اس کے ہاتھوں سے خون بہ رہا تھا اس نے کہا کہ میری سہیلی نے مجھے مارا۔ اور دوسری نے انکار کیا میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھ بھیجا اور آپؓ نے جواب میں لکھا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فیصلہ کیا ہے۔ کہ قسم مدعا علیہ پر ہے۔ اور اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسرے لوگوں کے اموال اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور یہ آیت تلاوت کیجئے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ۔ آخر تک یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ کیے گئے عہد اور قسم کے عوض دنیا کے طمع سے جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے آیت شریفہ کو ختم فرمایا۔ آیت سنانے سے غرض یہ تھی کہ عورت جھوٹی قسم کھانے سے باز آجائے۔ پھر میں نے اس عورت کو بلا کر یہ آیت سنائی تو اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا اور جب یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ خوش ہوئے

كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

حاکم کس طرح قسم لے

۵۴۳۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُوا اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا آللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حلقے پر باہر تشریف لائے! آپ نے دریافت فرمایا۔ تم کیوں بیٹھے ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ کہ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دین بتایا اور آپ کو مبعوث فرما کر ہم پر احسان فرمایا۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم خدا کی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے انہیں بتایا کہ ہم نے تم سے اس لیے قسم نہیں لی کہ تمہیں جھوٹا سمجھا ہے بلکہ اس لیے کہ جناب حضرت جبرئیل میرے پاس تشریف لائے۔ اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے (یعنی دیکھو یہ میرے بندے ہیں۔ جو دنیا کی خواہشات کے باوجود میری یاد میں مصروف ہیں) آپ نے صحابہ کرام سے قسم لی (اور قسم لینے کا صحیح طریقہ بھی یہی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہیں لی جاتی)

۵۴۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو چوری کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا نہیں اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اللہ پر یقین کیا اور میں اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

نوٹ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا چوری کا کوئی شخص گواہ نہیں تھا۔ اگرچہ آپ نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا تھا۔ لیکن خدا کا نام سن کر آپ کانپ اٹھے۔ اور فرمانے لگے کہ جب یہ شخص قسم کھاتا ہے۔ تو جھوٹی کس طرح؟ میری آنکھوں سے غلطی ہو سکتی ہے کہ وہ چوری کا مال نہ ہو اس کا مال ہو۔

آداب قاضی کے بارے میں کتاب ختم شد

آخر کتاب آداب القاضی

كِتَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

اللہ کی پناہ مانگنے کی کتاب

٥٤٣٣ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيْكَ كُلَّ شَيْءٍ.

سیدنا حضرت معاذ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ کچھ بارش ہوئی اور اندھیرا چھایا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ بعدازاں کچھ کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے بعد سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے باہر تشریف لائے! آپ نے فرمایا، کہو میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: قل ھو اللہ احد۔ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح و شام تین مرتبہ پڑھیے یہ آپ کو برائی سے بچائیں گی۔

٥٤٣٤ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَاَصَبْتُ خَلْوَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِاَفْضَلَ مِنْهُمَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ایک دفعہ میں نے آپ کو اکیلا پایا۔ تو میں آپ کے قریب گیا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو۔ میں نے پوچھا کیا کہوں آپ نے فرمایا۔ کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا، کہو۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کو اسے ختم کیا۔ بعدازاں آپ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم کیا۔ پھر فرمایا، لوگوں نے ان دو سورتوں سے بڑھ کر زیادہ پناہ نہیں مانگی!

٥٤٣٥ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِيْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَقَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفرِ جہاد میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عقبہ تم کہو۔ میں یہ سن کر خاموش رہا۔ پھر دوسری مرتبہ کہا اور پھر تیسری مرتبہ فرمایا۔ کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ۔ پھر آپ نے سورت کو پڑھا۔ اور یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا۔ اور میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ بعدازاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَحَدٌ.

۵۴۳۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ أَوْ لَا يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیوں ؟ آپ نے فرمایا کہو قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر انہیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمایا ۔ اور ارشاد فرمایا کسی شخص نے ان سورتوں کی طرح نہیں پڑھا ریا ۔ ارشاد فرمایا ۔ ان سورتوں کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی ۔ یا ان کی طرح لوگ پناہ نہیں مانگتے ۔

نوٹ :- یعنی ان سورتوں سے پڑھ کر پناہ مانگنے کا کوئی بہترین طریقہ نہیں ہے ۔ فرمایا ان دو سورتوں کی طرح کسی سے پناہ نہیں مانگی گئی

۵۴۳۷ عَنِ ابْنِ عَابِسٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسٍ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا اے ابن عابس کیا میں تمہیں سب سے بہتر پناہ نہ بتاؤں جس سے پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ارشاد فرمایئے ۔ آپ نے یہ دونوں سورتیں بتائیں ۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ۔

۵۴۳۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً شَهْبَاءَ فَرَكِبَهَا وَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اقْرَأْ قَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى قَرَأْتُهَا فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتَ يَعْنِي بِمِثْلِهَا.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک سفید خچر پیش کیا گیا ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چلے ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ۔ پڑھو ! حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا پڑھوں ؟ آپ نے فرمایا ۔ پڑھو ۔ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر آپ نے اسے دہرایا حتیٰ کہ میں نے اسے پڑھا ۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ میں خوش نہیں ہوا ۔ یہ دیکھ کر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ شاید تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھے اس کی مثل کوئی سورت نہیں ملی ۔

۵۴۳۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے متعلق دریافت کیا ۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بعد ازاں سرورِ عالم

بِهِمَا فِي صَلوٰةِ الْغَدَاةِ .

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور انہی دونوں سورتوں کی تلاوت فرمائی تاکہ سب لوگ سن لیں!

۵۴۴۰ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِهِمَا فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو سورتوں کو نماز میں تلاوت فرمایا۔

۵۴۴۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلوٰةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلوٰةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلوٰةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دوران سفر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھینچ رہا تھا۔ اس دوران سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عقبہ! کیا میں آپ کو سب سے زیادہ بہترین تلاوت شدہ سورتیں نہ سکھاؤں؟ پھر آپ نے مجھے سکھلائیں! قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپ نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں زیادہ خوش نہیں ہوا۔ جب آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے نماز میں یہی (سورتیں) تلاوت فرمائیں! جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے میری طرف متوجہ ہو گئے۔ اور دریافت فرمایا۔ اے عقبہ آپ نے کیسے پایا؟

۵۴۴۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقْبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ اِذْ قَالَ اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَاَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَاَشْفَقْتُ اَنْ تَكُوْنَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً وَنَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ فَاَقْرَاَنِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَاُقِيْمَتِ الصَّلوٰةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَاَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقْبَةُ اقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے جانور کی رسی بہت سی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں پکڑ کر لیے جا رہا تھا۔ اسی دوران سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عقبہ کیا آپ سوار نہیں ہوتے؟ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور ادب کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی سواری مبارک پر کس طرح سوار ہو سکتا ہوں تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عقبہ! کیا آپ سوار نہیں ہوتے؟ میں (نے الامر فوق الادب کو پیش نظر رکھتے ہوئے) آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ تاکہ آپ کی نافرمانی سے گنہگار نہ ہوں! بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے اور میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہوا۔ پھر میں سواری سے نیچے اترا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے! سرور کونین

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں دو بہترین سورتیں سکھاتا ہوں لوگوں نے ان کی تلاوت کی ہے۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو سورتیں قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائیں۔ اسی دوران نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے تشریف لائے! اور آپ نے یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ بعدہٗ آپ میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا۔ اے عقبہ آپ کیا سمجھے ؟ ان دونوں سورتوں کی سوتے اور اٹھتے وقت تلاوت فرمائیں

۵۴۴۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا۔ اے عقبہ کہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عرض کروں؟ آپ خاموش رہے۔ پھر فرمایا مجھے! اے عقبہ کہہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عرض کروں؟ پھر خاموش ہو رہے۔ میں نے دل میں خیال کیا۔ خدا کرے آپ مجھے پھر ارشاد فرمائیں۔ کہہ۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ! میں نے عرض کیا کیا کہوں! آپ نے فرمایا کہو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں نے پڑھا یہاں تک کہ اسے ختم کیا بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہو! میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہو۔ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں نے اس کی تلاوت کی۔ آخر تک پھر آپ نے اس وقت ارشاد فرمایا۔ کسی طلب کرنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا۔ اور نہ ہی کسی پناہ طلب کرنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی ہے۔

۵۴۴۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ أَقْرِئْنِي سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ سورہ ہود اور سورہ یوسف پڑھائیے! تو آپ نے فرمایا تم اللہ کے نزدیک سورۃ فلق سے زیادہ بہتر سورۃ تلاوت نہ کرو گے!

نوٹ:۔ یعنی طلب پناہ کے لیے اس سے بہتر کوئی سورہ نہیں۔

۵۴۴۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر کئی آیات نازل ہوئیں جن کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

۵۴۴۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَاذَا اقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ اقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر پڑھیئے! میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں کیا پڑھوں! آپ نے ارشاد فرمایا، پڑھئے! قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ میں نے ان دونوں کی تلاوت کی ۔ بعدازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تلاوت کیجئے ۔ آپ ان کی طرح ہرگز تلاوت نہیں کریں گے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

اس دل سے اللہ کی پناہ طلب کرنا جس میں اللہ کا خوف نہ ہو

۵۴۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اس علم سے پناہ جو فائدہ مند نہ ہو۔ اس دل سے پناہ جو اللہ کا خوف نہ کرے۔ اس دعا سے اللہ کی پناہ جو مقبول اور منظور نہ ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ

سینے کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگنا

۵۴۴۸ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نامردی، بخیلی، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

کان اور آنکھ کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۴۹ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهِ فَاَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ۔

جناب حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ تعوذ فرمائیے جس سے میں اللہ کی پناہ طلب کیا کروں! آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہو۔ یا اللہ میں کان آنکھ، زبان، دل اور منی کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے یہاں تک یاد کرلیا۔ اور سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

نوٹ:۔ نطفہ کی برائی کا مطلب یہ ہے کہ اسے حرام میں بہایا جائے!

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُبْنِ

۵۴۵۰- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ وَيَقُوْلُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

نامردی اور بزدلی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

جناب حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص ہمیں پانچ باتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے۔ یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور نامردی سے اور ذلیل ترین عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ رذیل عمر سے مراد وہ بڑھاپا ہے جس سے حواس اور عقل میں فرق آجائے اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۴۵۱- عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

بخل سے پناہ مانگنا

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ بخیلی، نامردی، ضعیف العمری، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ.

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس طرح استاد بچوں کو سکھاتا ہے۔ اور فرماتے تھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بخیلی، بزدلی، انتہائی ضعیف العمری، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث ہذا جناب مصعب سے بیان کی تو آپ نے فرمایا سچ ہے۔

۵۴۵۳- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی سستی، بخیلی، بڑھاپے، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَمِّ

رنج سے پناہ مانگنا

۵۴۵۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں متعین تھیں جنہیں آپ نے کبھی بھی ترک نہیں فرمایا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں رنج اور غم سے اور عاجزی وسستی، بخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے مجھ پر غالب آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۵۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں متعین تھیں اور آپ ان دعاؤں کو چھوڑتے نہیں تھے۔ یا اللہ! میں رنج وغم، عاجزی اور سستی، بخیلی اور نامردی قرض اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ (امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا درست ہے اور پہلی روایت غلط ہے)۔

۵۴۵۶ عَنْ اَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں سستی بڑھاپے، بزدلی بخیلی اور دجال کے فریب اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

۵۴۵۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی سستی، بڑھاپے بخیلی بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحُزْنِ

غم سے پناہ مانگنا

نوٹ:۔ اوپر کے باب میں ہم نے یہی ترجمہ کیا ہے اور رنج وحزن کا ترجمہ ایک ہے۔ رنج اس پر ہوتا ہے۔ جو آئندہ واقع ہونے والا ہو۔ اور حزن جو واقع ہو چکا ہو

۵۴۵۸ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرمایا کرتے تو ارشاد فرماتے یا اللہ میں رنج وغم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز عاجزی، سستی، بخیلی نامردی، قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ امام نسائی نے فرمایا۔ حدیث ہذا کی اسناد میں سعد بن سلمہ ضعیف ہے۔ اور ہم نے روایت ہذا کو اس لیے لکھا کیونکہ اس میں اسناد زائد ہے۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاثِمِ

۵۴۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّهُ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

جرمانے اور گناہ سے پناہ مانگنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قرضداری اور گناہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ قرضداری سے اکثر پناہ مانگتے ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مقروض ہوگا وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

۵۴۶۰ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ۔

کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ طلب کرنا۔

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی تعوذ ارشاد فرمایئے جسے میں پڑھا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر ارشاد فرمایا کہو میں کان، آنکھ، زبان، دل اور نطفے (زنا) کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۶۱ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ ذَكَرَهُ۔

جناب حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا ارشاد فرمایئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں! آپ نے ارشاد فرمایا کہو یا اللہ مجھے کان، آنکھ، زبان، دل اور ذکر کی برائی سے محفوظ رکھ۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكَسَلِ

۵۴۶۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سستی سے پناہ مانگنا

سیدنا حضرت حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عذاب قبر اور فتنہ دجال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں سستی، بڑھاپے، نامردی، بخیلی، فتنۂ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الاستعاذة من العجز

عاجزی سے پناہ طلب کرنا

۵۴۶۳ عن زيد بن ارقم قال لا اعلمكم الا ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا يقول اللهم اني اعوذبك من العجز والكسل والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر اللهم آت نفسي تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم اني اعوذبك من قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع وعلم لا ينفع ودعوة لا يستجاب لها.

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپ نے کہا میں تمہیں وہی سکھاتا ہوں جو ہمیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سکھایا کرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی بزدلی، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میرے نفس کو پرہیزگار بنا دے۔ اور اسے برائیوں سے پاک فرما اور تو سب سے اچھا پاک فرمانے والا ہے۔ اور اے اللہ تو ہی اس نفس کا مالک اور مختار ہے اے اللہ میں اس دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں درد نہ ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اور اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جس میں فائدہ نہ ہو۔ اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

۵۴۶۴ عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اني اعوذبك من العجز والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی بزدلی، بڑھاپے، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الاستعاذة من الذلة

ذلت سے پناہ مانگنا

۵۴۶۵ عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذبك من الفقر واعوذبك من القلة والذلة واعوذبك ان اظلم او اظلم.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ اے اللہ میں غربت و افلاس اور دین و دنیا کی ضرورتوں میں کمی، ذلت اکسی پر ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۶۶ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من الفقر والقلة والذلة وان تظلم او تظلم.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غربت و افلاس کی، ذلت تمہارے ظلم کرنے اور کسی شخص کے تم پر ظلم ہوتے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

۵۴۶۷ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذبك من القلة والفقر والذلة واعوذبك ان اظلم او اظلم.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں کمی فقیری اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور خود ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

۵۴۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنَ الْقِلَّةِ وَ الذِّلَّةِ وَاَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ ۔

کمی سے پناہ مانگنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فقیری، کمی، ذلت، ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

۵۴۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ ۔

۵۴۷۰ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِیْ بْنَ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّهُ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهُ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ اَدْعُوْبِهِنَّ فَقَالَ يَا بُنَیَّ اَنّٰى عَلِمْتَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْبِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ قَالَ فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَیَّ فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْبِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ ۔

غربت و افلاس سے اللہ کی پناہ مانگنا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غربت و افلاس، کمی ذلت، ظلم کرنے اور ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

سیدنا حضرت مسلم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ وہ نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے! اے اللہ میں کفر، فقیری عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تو وہ بھی دعا مانگنے لگے! ان کے والد نے پوچھا۔ بیٹا یہ دعا آپ نے کہاں سے سیکھی! تو انہوں نے بتایا۔ اے میرے والد میں نے ہر نماز کے بعد آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ تو اسے میں نے بھی یاد کر لیا اس کے بعد ان کے والد نے کہا۔ اس دعا کو اپنے لیے لازم کر لیجیے۔ کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا

نوٹ:۔ قبر میں ایک فتنہ یا امتحان ہوگا بعض کے نزدیک فتنہ قبر یہ ہے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسے ایک دفعہ زمین زور سے دبوچتی ہے۔ جس سے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔ یہ اس لیے بھی ہے کہ پتا چلے مردہ مسلمان ہے یا کافر۔ اللہ تعالٰی اس اہم ترین اور عظیم امتحان سے پاس کرے آمین

۵۴۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا مِمَّا يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں فتنہ جہنم عذاب جہنم، فتنہ قبر عذاب قبر اور فتنہ دجال، فتنہ غربت و تنگ دستی، امیری کے فتنے سے

الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَانْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا انْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف فرما جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھے گناہ سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق مغرب سے دور ہے۔ اے اللہ میں سستی بڑھاپے گناہ اور قرض داری سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ

سیر نہ ہونے والے نفس سے پناہ مانگنا

۵۴۷۲ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں! اس علم سے جو فائدہ نہ دے اس دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو۔ اس نفس جو سیر نہ ہو۔ اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُوْعِ

بھوک سے پناہ مانگنا

۵۴۷۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت برا ساتھی ہے اور امانت میں خیانت کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں بہت بری بات ہے چھپی ہوئی۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخِيَانَةِ

خیانت سے پناہ مانگنا

۵۴۷۴ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو بری بات رفیق ہے اور خیانت سے جو بہت بری خصلت ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ

دشمنی نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنا

۵۴۷۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور

كَانَ يَدْعُوْا بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ۔

عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔ اس دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں ڈر نہ ہو۔ اس دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہ ہو۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ پھر آپ ارشاد فرماتے۔ اے اللہ میں ان چار برائیوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۷۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں دشمنی نفاق اور بری عادات وخصائل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ

قرض سے پناہ طلب کرنا

۵۴۷۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَ الْمَاْثَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گناہ اور قرضداری سے بہت پناہ مانگتے تھے۔ کسی نے عرض کیا حضور آپ قرض اور گناہ سے بہت پناہ طلب فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّيْنِ

قرض سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۷۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

نوٹ:۔ قرض چونکہ حقوق العباد میں سے ہے اس کی معافی بھی مشکل ہے اس کے برعکس دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔

۵۴۷۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ تَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ قَالَ نَعَمْ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

قرض کے غلبہ سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۸۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں قرضے اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی لعن طعن سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ

قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں رنج، غم، سستی، بزدلی، بخیلی قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَاءِ

امارت کے فتنے سے پناہ مانگنا

امارت اور مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کی لذت اور اس کے مزوں میں پڑکر خدا کو بھول جائے اور عدل وانصاف ترک کر دے۔ راست بازی کو خیر باد کہہ دے۔

۵۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَاءِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عذاب قبر، فتنۂ جہنم، قبر کے فتنہ، مسیح دجال کے فتنہ، امارت کی آزمائش غربت کے امتحان سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف اولوں کے پانی سے دھو ڈال، اور میرے دل کو برائیوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل اور غلاظت سے پاک وصاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۴۸۳ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَرْوِيْهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت سعدؓ آپ کو یہ دعا سکھاتے تھے اور اسے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے تھے یا اللہ میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی، بڑھاپے تک زندہ رہنے سے اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۸۴ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

جناب حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اور جناب حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ حضرت سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کے ساتھ ہر نماز کے بعد پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے یا اللہ میں بخل نامردی، بڑھاپے تک زندہ رہنے دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۸۵ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، بزدلی، بخیلی، بڑھاپے، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

۵۴۸۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بزدلی بخیلی، ضعیف العمری سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۸۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بتایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بخیلی نامردی اور سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

۵۴۸۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ۔

جناب عمرو بن میمون سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

❊ ❊ ❊

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

ذکر کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۸۹ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ ذَكَرَهٗ۔

جناب شتیر بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سنا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا سکھلایئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں! سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہو یا اللہ مجھے کان، آنکھ، زبان، دل اور آلہ تناسل کی برائی سے محفوظ رکھ۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

کفر کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۹۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں کفر تنگ دستی، سے تیری پناہ مانگتا ہوں، ایک شخص نے عرض کیا کیا دونوں میں کوئی فرق نہیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ محتاجی فقر اور غربت بھی بعض اوقات انسان کو کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔
جس سے بعض اوقات انسان خداوند تعالے کا ناشکرا بن جاتا ہے اور روٹی، عہدہ وغیرہ کے لالچ اور طمع سے انسان حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہنے لگتا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

گمراہی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۹۱ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے (چلتے وقت) بسم اللہ۔ اے اللہ میں پھسلنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راستہ بھولنے خود ظلم کرنے اور اپنے آپ پر ظلم ہونے جہالت کرنے اور کسی شخص کی مجھ پر جہالت ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ

دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں قرض کے غلبے، دشمن کے غلبے اور دشمنوں کی

الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

ملامت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

دشمنوں کی ملامت سے پناہ طلب کرنا

۵۴۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَرَمِ

بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں سستی، بڑھاپے، نامردی، عاجزی زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، سے مروی ہے کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، قرضداری اور گناہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ نیز دجال کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور عذاب قبر اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

بری قضا سے پناہ طلب کرنا

۵۴۹۶ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلٰثَةٌ فَذَكَرْتُ اَرْبَعَةً لِاَنِّىْ لَا اَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِىْ لَيْسَ فِيْهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان تین چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ بدبختی، دشمنوں کی ملامت، بری قضا اور سخت بلا سے، سفیان رحمۃ اللہ نے بتایا کہ حدیث میں تین چیزیں تھیں کہ میں نے چار بیان کیں کیونکہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اس میں کون سی نہیں تھی۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ

بدبختی سے اللہ کی پناہ مانگنا

۵۴۹۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَسْتَعِیْذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ۔

ترجمہ اوپر گذرا

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُنُوْنِ

جنون سے پناہ مانگنا

۵۴۹۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں جنون، جذام برص اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَیْنِ الْجَانِّ

جنوں کی نظر سے پناہ مانگنا

۵۴۹۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَیْنِ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوٰی ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں اور جنوں کی نظروں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ جب معوذتین (سورہ الفلق اور سورہ الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے انہیں پڑھنا شروع کیا اور باقی سب کو چھوڑ دیا۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ

فخر و غرور کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں بڑھاپے اور سستی نامردی بخیلی غرور کی برائی فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

انتہائی ضعیف العمری یعنی بری عمر سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۱ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ یُعَلِّمُنَا خَمْسًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ بِهِنَّ وَیَقُوْلُهُنَّ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو سنا، وہ ہمیں پانچ باتیں سکھاتے تھے جن کے ساتھ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں بخیل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ نیز بزدلی اللہ

أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ضعیف العمری تک زندہ رہنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ

۵۵۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بِجَمْعٍ أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

عمر کی برائی سے پناہ طلب کرنا

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا اور آپؓ مزدلفہ میں فرماتے تھے جسے میں نے خود سنا۔ خبردار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بخل، بزدلی، ضعیف العمری سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔

نفع کے بعد نقصان سے پناہ طلب کرنا

نوٹ: یعنی سب بنے بنائے کاموں کا اس کے بعد بگڑ جانا۔

۵۵۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

۵۵۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

ترجمہ دونوں کا ایک ہے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر فرماتے یا اللہ میں سفر کی سختی، لوٹنے کے رنج، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا مال اور گھر میں اور اولاد میں بری بات دیکھنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۵۵۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ۔

مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنا

جناب حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو آپ سفر کی شدت اور سختی سے اللہ کی پناہ طلب فرماتے۔ (آخر تک جیسے اوپر گزرا)

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

سفر سے واپس ہونے کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِإِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور آپ سوار ہوتے تو آپ انگلی سے اونٹ پر ارشاد کرتے۔ (حضرت شعبہ نے اپنی انگلی کو طویل کیا) ہے بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے یا اللہ سفر میں تو ہی ہمراہی اور ساتھی ہے۔ اور گھر اور مال میں تو ہی خلیفہ ہے اے اللہ میں سفر کی سختی اور سفر سے واپس آنے کی مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

نوٹ:۔ (۱) گھر اور مال کا خلیفہ تو ہے یعنی میرے مال اور گھر کا محافظ تو ہی ہے۔

(۲) سفر سے واپس آنے کی مصیبت اور سفر کی سختی کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ مجھے سفر میں بھی آرام کے ساتھ رکھیو اور جب واپس جاؤں تو خیریت وعافیت سے لوٹوں اور تمام رشتہ داروں اور عزیزوں کو صحیح اور سالم پاؤں۔

الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ جَارِ السُّوْءِ

برے پڑوسی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِي دَارِ الْمُقَامِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِي يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا برے ہمسائے کے پاس رہنے کی جگہ میں اللہ کی پناہ طلب کرو۔ کیونکہ جنگل کا ہمسایہ ایک دو دنوں میں ہٹ جاتا ہے اگر برا بھی ہوا تو برداشت اور بستی کا ہمسایہ اپنی جگہ پر جما رہتا ہے۔

الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

لوگوں کے بلوے سے پناہ مانگنا

۵۵۰۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹا میری خدمت کے لیے مقرر کرو حضرت ابوطلحہ سواری کے پیچھے بٹھائے ہوئے مجھے لے کر نکلے میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو میں آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنتا۔ یا اللہ میں بڑھاپے، رنج، عاجزی، سستی اور بخیلی، بزدلی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے بلوے کے فساد سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

فتنۂ دجال سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ